سیف مسلول

اللہ علیہم اجمعین کی تعریف عموماً اور خصوصاً کلام اللہ مین اتنے ہین کہ گنئے تو اٹھائیس سوالون سے زیادہ نہون گے اقول اگر صحابی مرد صالح اور راست باز بھی تھے یہ تعریفین اونکی ہین پر بہت سے منافق بے دین بد آئین یعنے جیسا کہ آپنے مقدمہ گفتگو مین فرمایا ہے اونکی مذمت اور برائیان شمار سے متجاوز ہین مشرکین سے زیادہ منافقین کا ذکر قران شریف مین موجود ہے اور منافق وہی لوگ ہین کہ جو بظاہر اصحاب رسول اللہ بن رہے تھے اور دلون مین مخالفت رکھتے تھے آخر وقت مین صاف ظاہر ہو گیا کہ کون کون مومن ہین اور کون کون منافق ہین منافقین کی معیار علی مرتضے تھے جو اونسے بغض رکھتا تھا وہ منافق تہا چنانچہ حدیث صحیح مندرجہ صحاح اہلسنت ہے قال رسول اللہ صلعم بعلی لایحبہ الا مومن ولا یبغضہ الا منافق پھر حضرت رسولخدا سے صاف مخالفت لوگونکی اسامہ بن زید کے ساتھ جانے کا صاف انکار کیا اور باوجود سخت اصرار رسولخدا کے نہ گئے اور مستوجب لعن ہوئے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے جہزوا جیش اسامۃ لعن اللہ من تخلف عنہا پھر مانع تحریر وصیت ہوئے عقبہ پر بعد غدیر خم رسولخدا پر حملہ آور ہوئے خدا یتعالے پر سب حال روشن تہا اسلئے صدہا مقامات قرآن شریف مین منافقین کی مذمت موجود ہے اور یہ امر باتفاق شیعہ وسنی ثابت ہے کہ منافق لوگ صحابہ ہی مین تھے چنانچہ انوار الہدے مین بھی اسکی پوری بحث لکھی ہے جسکا جی چاہے دیکھ لے پس جو آیات یا احادیث دربارہ عموم مہاجرین وانصار صادر ہوی ہین اونسے [illegible] نہین پہونچ سکتا کیونکہ اونمین دونون قسم کے آدمی موجود تھے مومن [illegible] ممکن ہے کہ آپ جنکو تعریف مندرجہ آیات مین شامل کرنا چاہتے [illegible] ہون پھر مشتبہ سند کسی کام کی نہین ہے۔

مفصل تردید اس کی ہم مذیل آیات لکہین گے **قا[illegible]**

تو گنجائش نہین پر مقدار چار یا چار آیتین شائقون کے لیے منقول ہین اقول ممکن تھا کہ بجاے دیگر ہزلیات کے وہ آیات ہے ارقام فرماتے ناظرین ذرمضمون سوال پر بھی غور فرماوین کہ سوال حکم خلافت کے بابت ہے اور جواب محض غیر متعلق ہو رہا ہے اسلیئے مولوی صاحب نے اوصاف صحابہ پیشگی تحریر فرمائے تھے معلوم ہوتا ہے کہ خلافت کے بارہ مین جب کوئی حکم نہین ملا تب صحابہ کو بیدین و بدآئین خود لکھ کر اوسکی تردید کے لیئے یہ آیات درج کئے ہین یہ تو بالکل ایسا ہوا ہے کہ جیسا ملک میواڑ مین افیون اوتارنے کا طریقہ ہے مثلا کسی شخص نے بارادہ نفس کشی افیون کھائی اور اوتارنے والون نے دیکھا کہ ہنوز مقدار سے کم ہے تو وہ آدہا پاؤ یا چھٹانک بھر افیون اور گھول کر پلاتے ہین تب اوسکو اعمال سے اوتارتے ہین اسی غرض سے مولوی صاحب نے وہ کلمات بے دین و بدآئین وغیرہ لکھے تھے کہ خلافت کے بابت تو کوئی حکم نہین ملتا اور بے دینی و بدآئینی کی تردید ہم کرینگے مگر افسوس یہ ہے کہ کچے افسون خوان کا سا قصہ ہو گیا کہ اوسنے تو زیادہ افیون اس غرض سے کھلائی تھی کہ جلد اوترے گی مگر خامی افسون کے وجہ سے وہ اوتار نسکا اور افیون خوار مرگیا اس طرح مولوی صاحب نے افسون سیکھنے سے پہلے پیشواؤنکو زیادہ افیون کھلادے اب اوسکو اوتار نہین سکتے وہ آیات کہ جنکا حوالہ دینگے وہ اونکے متعلق نہین لفظ من سے استثنا موجود ہے اب بڑی مشکل ہے کہ کلمات فرمودہ مولوی صاحب چیستان کے چیستان رہگئے نقل اول تو والسابقون الاولون من المهاجرین والانصار الذین اتبعوهم باحسان رضی الله عنهم ورضوا عنه واعد لهم جنت تجری من تحتها الانهار خالدین فیها ابدا ذلك الفوز العظیم حاصل اس آیت کا یہ ہے کہ اول ہجرت مین سبقت کرنے والے اور انصار جن لوگون نے اونکی خوبی او احسان سے

پیروی کی اللہ اونسے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے اور ابھی سے تیار کراِئی
ہین اونکے لیئے جنتین جنکے نیچے سے بہتی ہین نہرین ہمیشہ ہمیشہ وہ اوس مین رہینگی
یہ بڑی مراد ہے اب دیکھئے اللہ توبشہادت آئینہ مسطورہ اونسے راضی ہوا کہ خدا
اوسکا ہزارون حصہ بھی اور ونکو نصیب کرے پر سائل اور حضرات شیعہ تسپر راضی
نہین کبھی یہ وہی مرغی کی ایک ٹانگ ہے کہ نہین **اقول** یہ امر تو صاف ظاہر ہے
کہ محض ہجرت بغیر ایمان و درستی عقیدہ کچھ کار آمد نہین ہے فقط لفظ ہجرت پر جو فریفتہ
ہو کر اس آیت کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی شان مین بنا مزد لفض خلافت لکھا ہے
یہ محض بے سند ہے کیونکہ عام مہاجرین اس آیت کے مفہوم مین داخل نہین ہین بلکہ
اون مہاجرین سے مراد ہے کہ جو ایمان دار مطیع رسول اللہ تھے اور تا دم مرگ
ایمان پر قایم رہے لفظ من صاف استثنا ظاہر کر رہا ہے اور بول رہا ہے اور تمام
مہاجرین اس آیت کے منقبت مین داخل نہین ہین پس جبکہ استثنا موجود ہے تو بجہ
حال مہاجرین کے حالات پر نظر کرنی لازم ہوئی اور بعد تفتیش حالات کے جو بے
لوث ظاہر ہونگی وہ مصداق اس آیت کے سمجھے جاینگے اور جنکے نسبت ثابت ہوگا
کہ اونھون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخالفت کی اور عدول حکمی
کرے اور انجام کار ایمان پر قایم نہ رہے تو صاف ثابت ہے کہ وہ مصداق اس
آیت کی نہین ہے بلکہ دیگر ایات ایسے مہاجرین کے شان مین نازل ہین اور مفصل
تذکرہ انکا سورہ آل عمران رکوع دوازدہم شروع لن تنا مین مذکور ہے واذ غدوت
من اھلك الخ جس مین خدائے تعالے صاف ارشاد فرماتا ہے کہ حکم جہاد سے
پہلے تو تم لوگ خواستگار لڑائی کے تھے اور جب حکم ہوا تو تم کھڑے سیر دیکھتے ہو
پھر فرماتا ہے کہ افاین مات اوقتل انقلبتم علے اعقابکم الخ یعنے اگر پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مرجاوین یا قتل ہوجاوین تو تم لوگ مرتد ہوجاؤ چنانچہ شیخین

بروز احد مفرور ہوئے تو خبر شہادت رسول خدا صلعم سنکر ابو سفیان کی خدمت مین معافی قصور کیلئے حاضر ہوے اور حضرت عثمان رض تو تیسرے دن تلاش سے ملے پھر خدا تعالے لقد صدقکم اللہ سے تا علی فاتکم الخ یہ ارشاد فرمایا ہے کہ خدا کا وعدہ سچا تھا اور اوسوقت تک کہ تم صبر کرتے رہے ظفر تمکو تھی لیکن جب تم بدول ہوے اور حکم مین مخالفت کی اور عاصی و گنہگار ہوے اور تم مین سے جو خواستگار آخرت تھے ظاہر ہو گئے یعنے طالب دنیا مفرور ہو گئی اور طالب آخرت ثابت قدم رہے یا شہید ہو گئے پس بروے کتب صحیحہ اہل سنت شیخین و ذوالنورین کا مفرور رہونا بروز احد ثابت اور متحقق ہے شیخ عبدالحق محدث کے مدارج النبوت دیکھ لیجئے تو صاف ظاہر ہوگا کہ وہ طالب دنیا تھے اور حضرت مرتضے ع ثابت قدم رہے اسلیئے وہ طالب آخرت تھے یا جو شہید ہو گئے وہ طالب آخرت تھے جیسے امیر حمزہ ع علماے اہل سنت جہلا کو یہ دہوکہ بھی دیتے ہین کہ احد کی مفروری کا قصور معاف ہوگیا اسکا یہ حال ہے کہ ولقد عفا عنکم سے عفو تقصیر مراد لیتے ہین مگر تفاسیر معتبرہ مین اس سے یہ مراد لی گئی ہے کہ تمکو ہلاک نہین کیا اور بالکل مستاصل نہین کیا یعنے برات دنیوی مراد ہی چنانچہ تفسیر مواہب لدنیہ مین ثم صرفکم سے لیکر تا آخر آیت یہ معنی لکھے ہین کہ پس شمارا بار داشت خدا ے وروی شمارا بگردانید از قتل کافران بعد از علیہ شما بر ایشان تا بیازماید شمارا و بدرستیکہ عفو کرد در گذرانید از شما کہ بشومی مخالفت ہمہ شمارا نگشتند و مستاصل نگردانیدند و خدا صاحب فضل است بر مومنین یعنے ثابت قدمون پر فضل کرنے والا ہے پھر اذ تصعدون الخ یعنے تم پہاڑ پر بھاگ کر حد ہی تھے اور رسول اللہ کی طرف مطلق التفات نکرتے تھے حالانکہ تمہارے عقب سے رسول خدا پکارتے تھے کہ اے بندگان خدا مین رسول خدا صلعم ہون مگر تم مطلق التفات نکرتے تھے پس عوض

اسکے خدائے تعالے نے تمپر غم بعد غم کے نازل کیا اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا سب جانتا ہے پھر خدائے تعالے فرماتا ہے کہ جو مومن حاذق تھے اور ثابت قدم رہے اونپر ہمنے امن نازل کیا کہ وہ خوش گیند سبک خواب تھے اور مفروران ضعیف الایمان پر غم نازل کیا ایسے قصہ صدہا مقامات پر قرآن شریف مین مذکور ہین اسکے لیے ایک بڑی کتاب درکار ہے بطور نمونہ ایک آیت لکھدی ہے **قال** دوسری آیت الذین امنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم اعظم درجۃ عند اللہ واولئک ھم الفائزون یبشرھم ربھم برحمۃ منہ ورضوان وجنات لھم فیھا نعیم مقیم خالدین فیھا ابدا ان اللہ عندہ اجر عظیم اس آیت کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور جان و مال سے خدا کی راہ مین جہاد کیا وہ لوگ سب مین بڑے درجے والے ہین اللہ کے نزدیک اور اصل مراد کو وہی پہونچے ہین بشارت دیتا ہے اونکو اونکا رب اپنی رحمت کے اور اپنی رضامندی کے اور جنتون کے اونکے لیے جن مین ہمیشہ کی راحت اور نعمت ہے اور اوس مین ہمیشہ ہمیشہ رہینگے بیشک اللہ کے پاس بڑا اجر ہے اس آیت سے صاف روشن ہے کہ مہاجرین اولین کے برابر اس امت مین کسیکا رتبہ نہین اس مین کوی ہو امام ہوں یا امام زادے پھر تسپر شیعہ بارہ کے بارہ امام کو اورون سے افضل بنا لیکر جاتے ہین اور اوسپر بھی بس نہین کرتے فوارہ لعنت بنکر اپنی عاقبت رہی سہی بھی خراب کر لیتے ہین **اقول** کتنے بڑے موٹے سمجھ کے آدمی ہین ذرا اہل انصاف غور کرین کہ بادشاہ اپنی فوج کے سردارون کے کتنے ہی تعریف کرے لیکن باوجودیکہ کیسی ہی جانباز اور نمک حلال ہون مگر ولی عہد اور شاہزادون سے کبھی برابری نہین کر سکتے کجا ذریت رسول اللہ کجا ہما وشما عوام الناس ان لوگونکی

کیا عقل ماری گئی اور تعصب نے کیا اندھا کر دیا ہے کہ خواہ مخواہ اُمتی لوگون کے
پیچھے آل رسول اللہ کے دشمن بنتے ہین اب ہم اصل مطلب کی طرف رجوع ہوتے
ہین کہ آیت اون لوگون کی شان مین ہے کہ جن مین اوصاف مندرجہ ذیل مجتمع ہون
ایمان دار صادق الاعتقاد ہجرت کرنے والے خدا کی راہ مین جان اور مال سے جہاد
کرنے والے اب فرمایئے کہ یہ اوصاف اصحاب ثلثہ مین کہان سے آئینگے جو مصداق
اس آیت کے بتلاتے ہین اول تو ایمان اور خاتمہ بالخیر کا ثبوت کرنا اونکے نسبت محالات
اور غیر ممکن ہے رسول خدا سے مخالفت کرنا علی مرتضے ؑ سے بغض دشمنی رکھنا
قطعی ایمان کے مخالف ہے دوسرے بڑی قید جہاد فی سبیل اللہ کی ہے اور
پھر اوس مین بھی شرط جان اور مال کے ہے غزوات الہی کے حالات دیکھنے والونکو
معلوم ہے کہ ہر سہ صاحبان ہمیشہ لڑائی بھڑائی سے بچتے رہے صرف باتین بنایا کرتے
تھے کوئی عالم اہل سنت نشان تو دے کہ فلان معرکہ مین اصحاب ثلثہ نے فلان کار
نمایان کیا ہے اور فلان معرکہ مین فلان کافر سے لڑے اگر یون کہو کہ کبھی جہاد مین
کچھ مال دیدیا ہوگا اور اوسکی وجہ سے مصداق اس آیت کی ہو گئی ہون یہ بھی نہین
ہو سکتا کیونکہ باموالہم وانفسہم مذکور ہے او انفسہم نہین ہے کہ خیال کیا جاوے
کہ صرف مال دیکر یہ شرف حاصل ہو جاوے اور مال کی نسبت بھی یہ حال ہے کہ
مدارج النبوت مین لکھا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مکہ معظمہ مین دو شتر
چارسو درم کو خریدی تھی جب رسول خدا صلعم کو بوقت ہجرت سواری کی ضرورت
ہوئے تو اون مین کا ایک شتر نوسو درم کو رسول خدا صلعم کے ہاتھ فروخت کیا
اتفاق فی سبیل اللہ اسی کا نام ہے باوجودیکہ رشتہ نازک تھا اوسپر یہ لال سوداگری
تھی اگر خوف کفار نہوتا تو کسی اور جگہہ سواری خرید ہو جاتے اور اسقدر نقصان
رسول خدا کا نہوتا مگر وہ تو وہ وقت تھا جو چاہا سو لے لیا مگر حضرت مولوی صاحب اپنے

اس آیت مین خیانت پوری پوری کرے اور پھر بھی آپ کامیاب نہوے اسکا مجھے
بھی افسوس ہے اجی حضرت ایمانداری اسی کا نام ہے کہ حضرت مرتضے علیہ السلام کے
شان مین تو یہ آیت نازل ہوئی اور آیات ماتقدم مین سارا قصہ شان نزول کا درج ہے
اور آپنے اون آیات کو علیحدہ کر کے اس آیت کو فقط نقل کر دیا گیا اسی لیئے یہ جوابات
تحریر کیئے تھے کہ جامع مسجد مین دیوبند کے جاہل شیخ زادون کو جمع کر کے سنا دیجیے
کوئی جواب دینے والا نہین ہے علماء کو ہر معاملہ مین دیانت داری درکار ہے
خصوصًا معاملات خدا اور رسول صلعم مین اگر آپ خیانت کرینگے تو اپنا ٹھکانہ کہین سمجھ
رکھا ہے کتنا بڑا افسوس ہے کہ ایسا عالم و فاضل مشہور ہو کر اور ایسی چوری اور
خیانت کرے اگر انکو فضائل شیخین مین کوئی آیت دستیاب نہوئی تھی تو کسینے آپ پر
جبر نہین کیا تھا کہ آپ اونکے فضائل قرآن سے ہی ثابت کرین سوال صرف نص خلافت
کے بابت تھا آپنے خواہ مخواہ سوالات سے نتیجہ بددین اور دغاباز اور ریاکار وغیرہ
نکال کر اور پھر سرقہ اسناد سے اسکا دفعیہ چاہا یہ بڑی خطا ہے اب وہ افیون کی
اوتار کی نقل آپ پر صادق ہوگئی اب ہم مولوی صاحب کی خیانت اور سرقہ کو ظاہر
کرتے ہین واضح ہو کہ یہ سارا قصہ قرآن شریف مین اسطرح پر مذکور ہے کہ عباس بن عبدالمطلب نے
تو شیخی بگھاری کہ ہم خدمت سقایۃ الحاج رکھتے ہین اور طلحہ نے عمارت مسجد الحرام کیہ
علی مرتضے ع سے مفاخرت چاہی مگر حضرت علی مرتضے ع نے دونون کے مقابلہ پر یہی
جوابدیا کہ مین خدا پر ایمان لایا ہجرت کی اوسکی راہ مین جان و مال سے جہاد کیا تب
خداوند تعالے نے فرمایا کہ سقاء حاج اور عمارت مسجد الحرام اوسکے برابر نہین ہوسکتی
کہ جو خدا پر ایمان لایا اور جہاد فی سبیل اللہ کیا اوس ذیل مین اللہ تعالے مدارج
اور مناقب علی مرتضے ع کے فرمایا ہے جسکو آپ براہ خیانت و سرقہ حضرت ابوبکر کے
لیئے سند لیگئے چنانچہ آیات مذکورہ اسطرح پر ہین اجعلتم سقایۃ الحاج و عمارۃ

المسجد الحرام کمن امن باللہ والیوم الاخر وجاھد فی سبیل اللہ لا یستون عند اللہ واللہ لا یھدی القوم الظالمین الذین امنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم اعظم درجتہ عند اللہ واولئک ھم الفائزون ۔ انتہی تفسیر ثعلبی مین اور ابن اثیر نے جامع الاصول مین سنن نسائی سے جلال الدین سیوطی نے درمنثور مین حافظ ابو نعیم کتاب فضائل الصحابہ مین اس قصہ فخر ومباہات عباس وطلحہ یا علی مرتضے کو درج کیا ہے اور صاف لکھا ہے کہ یہ آیات شان مین حضرت علی مرتضے ع کے نازل ہوئے ہین سبحان اللہ چہ دلاور است دزدی کہ بکف چراغ دارد حضرت علی ع کے ہے مقابلہ پر گفتگو ہو رہی ہے اور انھین فضائل کو چرا کر خلفاے ثلثہ کے فضائل کے شامل کرتے ہین اگرچہ یہ مشورہ متقدمین اہل سنت کا بھی تھا کہ فضائل اہل بیت علیہم السلام کو دیکھ دیکھ کر فضائل صحابہ وضع کیا کرتے تھے مگر ایسے صریح خیانت کم ہوتے تھے قال تیسری آیت اذن الذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علے نصرھم لقدیر الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان تقولوا ربنا اللہ اسکا ترجمہ یہ ہے ہماری طرف سے اون لوگون کو بھی اجازت ہوگی جنسے کفار قتال کیا کرتے تھے کیونکہ وہ مظلوم تھے اور اللہ اونکی مدد پر قادر ہے وہ کون لوگ ہین جنکو بقصور اونکے گھرون سے نکال دیا فقط اتنی بات پر کہ وہ یون کہتے ہین کہ ہمارا رب اللہ ہے اقول یہ آیات فقرا صحابہ کی شان مین ہے جنکو کفار مارتے تھے اور اون سے قتال کرتے تھے اصحاب ثلثہ اسکے مصداق نہین ہین کسی کافر نے حضرت ابو بکر رض سے قتال نہین کیا حضرت عمر رض تو ابو جہل کے خواہر زادہ تھے اوسنے لوگون کو ہدایت کر رکھی تھی کہ کوئی شخص عمر ابن الخطاب رض کو ایذا نہ دے سکے حضرت عثمان ابو سفیان کے برادر زادہ تھے اون سے کون بول سکتا تھا علاوہ اسکے

اس آیت مین مقصد اون لوگون کے بیان سے ہے کہ جو کفار سے عیوض لینگے اور جہاد کرینگے اون پر اور خدا ے تعالے اونکی مدد کرے گا اصحاب ثلثہ صفت جہاد سے بالکل معرا اور مبرا ہین زیادہ تفصیل کا شوق ہو تو کتاب انوار الہدی کو دیکھ لو ہمنے جملہ غزوات کا مفصل حال اوس مین لکھا ہے پس ثابت ہے کہ آیت خلفا ثلثہ کے شان مین نہین ہے **قال** پھر اسکے بعد انہین لوگون کی تعریف مین فرماتے ہین الذین ان مکناھم فی الارض اقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ وامروا بالمعروف وینھون عن المنکر یعنے وہ لوگ ایسے ہین کہ اگر ہم انکو زمین کا بادشاہ بنا دین تو وہ اورون کی طرح عیش و عشرت مین نہ گذارین گے بلکہ نماز کو قایم کرینگے زکوۃ دینگے نیک مالونکا حکم کرینگے بری باتون سے منع کرینگے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ کامل مکمل اور ہادی اور مہدی ہین بذات خود ایسے کہ عبادت بدنی اور مالی دونون مین پوری اورون کے لیئے ہادی ایسے کہ بھلے کام سے چوکنے ندین اور برے کام کے پاس پھٹکنے ندین دیکھئے خدا تو مہاجرین کے نسبت علے العموم لیاقت خلافت کی گواہی دیتا ہے پر حضرات شیعہ کے کچہری مین خدا کی بھی نہین سنتی پھر بھی اندھیر نہین تو کب ہوگا خلافت و امامت مین سوا ے اسکے کہ خود اچھا اور رعب کا ہادی ہوا اور کیا ہوتا ہے نبی کا بھی یہی کام ہے خلیفہ اور امام کا کیون نہوگا ورنہ پھر آیت کے معنی کیا ہوے **اقول** جبکہ آیات ماسبق خلفاے ثلثہ کے لیئے نہین ہین تو یہ آیات بھی اونسے متعلق نہین سوا ے اسکے فحوای کلام مولویصاحب سے خود مستنبط ہے کہ یہ شہادت لیاقت خلافت جمیع مہاجرین کے لیئے ہے پھر تخصیص اصحاب ثلثہ کیسے ما ورا ے ان سب باتونکے مولوی صاحب نے جو ترجمہ مین لکھا ہے کہ وہ اورونکی طرح عیش و عشرت مین نہ گذارین گے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آیات ایسے لوگون کے لیئے ہین جو خلیفہ نہین کی گئی اور وہ امت جفا کار کے ظلم سے

اپنے دیار سے نکالے گئے امر معروف وہی منکر نسبت اصحاب ثلثہ ثابت نہین ہے
قتل سعد بن عبادہ و مالک بن نویرہ و غصب خلافت و منع وراثت بضعہ رسول اللہ
ورجم حاملہ و قصاص مجنون واذیت بضعہ رسول اللہ صلعم و نافرمانی خدا و رسول صلعم
وتخلف از پیروی اہل بیت نبوی و تخلف از نص غدیر بعد مبارکباد و حملہ بر رسول خدا
صلعم و عدم شمول تجہیز و تکفین و طمع خلافت و رعایت ابن عمر از قصاص بقتل ہرمزان
مسلمان و مداہنہ حد شرب خمر از ولید بن عتبہ و اخذ زکوۃ از شخص ممنوع الزکوۃ و واپسی
مردان خلافت حکم رسول زبان و بر طرفے صحابہ اخیار از حکومت امصار و تقرری
حداث و فساق بنی امیہ و اخراج افضل الصحابہ ابوذر غفاری بخاطر داری نطفہ حرام
ابن کلمہ الاکبار و زرائنہ مشہورہ و تعذیب اخیار صحابہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ
وتدبیر قتل محمد بن ابی بکر و دیگر معاملات یادگار امر معروف و نہی منکر صحابہ ثلثہ کے ہین
کہ زیادہ گنجایش اس عجالہ مین نہین ہے علاوہ اسکے یمکن بمعنی بادشاہت و خلافت
نہین ہے بلکہ اس سے مراد ایسا قبضہ ہے کہ جیسے مثلا ملک مصر فتح ہوا اور مسلمان
آباد ہو گئے اور مرفہ حال ہو گئے اصحاب ثلثہ کے لیئے دوسری آیت اسی بارہ
خلافت مین موجود ہے اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ ایام مرض الموت
مین رسول خدا نے مسجد مین صحابہ کو جمع کر کے نصیحت کی اور یہ فرمایا کہ تم میرے
بعد طمع دنیاوی مین ملوث ہو جاوگے اور یہ آیت اونکو سنائی فہل عسیتم
ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم چنانچہ مدارج مین
لکھا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے وصیت میکنم مہاجرین
اولین را کہ باکید یگر نیکی کنند پس خواند سورہ والعصر تا اخر و این آیت فہل
عسیتم الخ ثابت ہے کہ اصحاب ثلثہ کی خلافت مین فساد اور قطع رحم غصب
حقوق مرتضوی سے مراد ہے تعجب ہے کہ باوجود لفظ تولیتم علمائے اہل سنت

اس آیت پہ فریفتہ نہین ہوئے یہ پوری پیشین گوئی ہے اب رہا یہ امر کہ مولویصاحب نے
کامل مکمل ہادی و مہدی کا لفظ جو مہاجرین اولین کے لئے استعمال کیا ہے یہ درست
ہے لیکن اس سے مراد حضرت علی مرتضے علیہ السلام ہین نہ کہ اصحاب ثلثہ خود شاہ
ولی اللہ قول حضرت علی مرتضے علیہ السلام ازالۃ الخفا مین نقل کرتے ہین قال علی رض
رسول اللہ المنذر وانا الهادی پھر دوسرے مقام پر بروایت حاکم لکھتے ہین کہ فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی ع کے لیے لن یخرجکم من ھدای
ولن یدخلکم فی ضلال والحق مع علی حیث کان اور حدیث تجدوہا ویا مھدیا او راھل
بیتی کمثل سفینۃ نوح من رکبھا نجی ومن تخلف عنہا غرق اور انی تارک فیکم الثقلین
ان تمسکتم بھما لن تضلوا بعدی احدھما اکبر من الاخر کتاب اللہ وعترتی اور من کنت مولاہ
فعلی مولاہ پس درآنحالیکہ اون مہاجرین اولین سے جنکی تعریف مین مولویصاحب
کی زبان لال ہو گئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یون فرماتے ہین کہ اگر میرے
بعد تم قرآن اور میری اہل بیت کی پیروی کروگے تو گمراہی مین نہ پروگے اور یہ کہ
میرے اہل بیت مثل کشتی نوح ہے جو اوسپر سوار ہوا اوسنے نجات پائی اور جو اوسنے
مخالف ہوا وہ غرق ہوا پھر وہ خلیفہ اور امام کیسے جو دوسرون کی پیروی کے
محتاج ہین اور اگر بقول اہل سنت وجماعت اونھون نے پیروی اہل بیت
نبوی صلعم کے نہین کی تو وہ لوگ قطعی گمراہ ہو گئے اور اونکے ماتحت
مقلد تو اسفل السافلین مین پہونچے قال چوتھی آیت محمد رسول اللہ والذین
معہ اشداء علے الکفار رحماء بینھم تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلا
من اللہ ورضوانا اسکا حاصل یہ ہے کہ محمد صلعم اللہ کے ہین اور اونکے
ساتھی کافرون پر سخت آپس مین رحم دل جب دیکھے رکوع مین جھکے ہوے سجدہ
مین پڑے ہوے اونکی لئے اللہ کا فضل اور اوسکی رضا طلب رکھتے ہین اس آیت کو

دیکھیے تو صحابہ کے ایمان کی تعریف تینون کی جدی جدی تعریف کرتے ہین اقول
تفاسیر معتبرہ مین بتفسیر معہ آیت لکھا ہے اور متابعت نبی نسبت خلفائے ثلثہ
ثابت نہین بلکہ مخالفت ثابت ہے علاوہ اسکے معہ سے وہ لوگ مراد ہین جو
شدائد مین بھی رسول خدا صلعم سے جدا ہوے ہون نہ کہ وہ لوگ مراد ہین کہ
شدائد مین ساتھ سے فرار ہو کر الگ ہو جاوین اور تقسیم غنیمت کے وقت
گوشہ مسند دبا کر بیٹھین احد خیبر خندق حنین پر اصحاب ثلثہ خصوصاً شیخین
رسول خدا صلعم کو چھوڑ کر مفرور ہوے روضۃ الاحباب مدارج النبوت دیکھ
لیجیئے اشداء علی الکفار اور رحماء بینہم کے بھی مصداق یہ لوگ نہ تھے بلکہ اسکے مخالف
تھے اشداء علی الکفار سے یہ مطلب نہین کہ گھر مین بیٹھ کر کافرون کو گالیان دین
بلکہ میدان مین نکل کر اونکو قتل کرین سو خلفاء ثلثہ سے اسکو نسبت نہین رحماء بینہم کے
شرح خود آیت قرانی سے ثابت اور آیت بھی ایسی کہ رسول خدا صلعم اوسکو نظیر مین
بیان فرما رہے ہین فھل عسیتم جس سے قطع رحم بخوبی ثابت طلب طلبی فدک ومنع
ورثہ رسول خدا صلعم از وراثت وقتل سعد و مالک واخراج ابوذر و تعذیب عمار یاسر
وغیرہ وغیرہ یہ آیات جو مولوی صاحب نے تحریر کیئے ہین خاص حضرت علی مرتضے ع
کے شان مین نازل ہوئی ہین اور اگلے آیات کو مولوی صاحب نے معلوم ہوتا ہی
کہ قصداً ترک کر دیا مثلھم فی التورات ومثلھم فی الانجیل یعنے اونکا ذکر
توریت اور انجیل مین بھی موجود ہے پس ذکر خلفائے ثلثہ توریت وانجیل مین کہان سے
لاوینگے حضرت علی مرتضے ع کا حال بلکہ نام تک کتب سابقہ سماویہ مین موجود ہے
کہ ہم کتاب انوار الھدے مین کتب اہل تسنن ونیز خاص توریت وانجیل سے بہ نقل
ابواب وآیات درج کر چکے ہین یہ بہت بڑی خیانت کے بات ہے کہ آیات تو شان مین
حضرت علی مرتضے ع کے ہین اور براہ سرقہ وخیانت دوسرون سے منسوب کی ہین

حضرت مسیح عم خود فرماتے ہین کہ الیا او نکا تو آنے لئے سب کچھ بحال کریگا انجیل یوحنا شواہد النبوت مین دو راہو نکا قصہ درج ہے کہ ہمنے انوار اللغہ مین پوری نقل کی ہے جس مین حوالہ کتب سابقہ کا درج ہے توریت کتاب پیدایش سے بھی ثابت کیا ہے قال بشہادت احادیث ایمان تو اس سے زیادہ نہین کہ خدا کے دوست اپنے دوست ہو جائین اور خدا کے دشمن اپنے دشمن ہو جائین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین من احب للہ وابغض للہ واعطی ومنع للہ فقد استکمل ایمانہ یعنے جس کسی نے کسی سے خدا کے واسطے محبت رکھے اور خدا ہی کے واسطہ دشمنی رکھے اور خدا ہی کے واسطہ دیا اور خدا ہی کے واسطہ ہاتھ کھینچ لیا اوسنے بیشک اپنا ایمان کامل رکھا سو کوئی صاحب انصاف کرکے فرمائین کہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم کا یہی خلاصہ ہے یا نہین پھر نیت سی بدبلکہ متصور نہین کہ طالب رضا ہو عمل اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ شب و روز نماز ہی سے مطلب ہے اسپر بھی حضرات شیعہ کو پسند نہ آئین تو یہ معنی ہوے جو سب مین بڑا کافر اور بڑا زنا کار رنڈی باز شراب خوار ہوگا وہ قابل خلافت و امامت ہے اقول اگر اس حدیث کا توافق آیت اشداء علی الکفار سے ہے تو اہل سنت کی کچھ مفید نہین آیت بھی حضرت علی مرتضے عم کے شان مین ہے اور حدیث کے بھی وہی مصداق ہین خدا کے واسطے دوسرون سے محبت رکھنا دوسری بات ہے خدا و رسول صلعم سے ہی محبت شیخین ثابت نہین ہے کیونکہ دیکھو غزوہ خیبر مین جب تین روز تک شیخین برابر مفرور ہوئے تو جناب رسول خدا صلعم نے یہ فرمایا کہ کل کو مین رایت ظفر آیت اپنا ایسے شخص کو دونگا کہ جو کرار غیر فرار ہے اور خدا و رسول صلعم کو دوست رکھتا ہے اور خدا و رسول صلعم اوسکو دوست رکھتے ہین اگر شیخین مین بھی یہ اوصاف موجود ہوتے تو رسول خدا صلعم اسطرح بر نفرماتے باقیماندہ معاونان

اصحاب ثلثہ کے نسبت اگر اس آیت و حدیث کا دعوے ہے تو ظاہر ہے کہ وہ بھی
مصداق اسکی نہ تھی کیونکہ اونھون نے اوس شخص سے بغض رکھا کہ جسکو خدا دوست
رکھتا تھا اور اون لوگون سے دوستی رکھے کہ جنکو خدا اور رسول خدا صلعم دوست
نہ رکھتے تھے نیت اور طلب رضا کا حال بھی سب پر ظاہر ہے دیکھو جب سب کے
دروازہ بند کرنیکا حکم ہوا اور حضرت علی مرتضے ع کا دروازہ جو مسجد مین تھا کھلا
رہا تو ان لوگون نے کیا شور مچایا اور صاف زبان پر لائے کہ رسول خدا صلعم بوجہ
رشتہ داری رعایت کرتے ہین جسپر رسول خدا کو نہایت غصہ آیا اور خطبہ بلیغ
فرمایا کہ جذب القلوب مین شیخ عبدالحق محدث نے بہ نقل عبارت شرح صحیح بخاری
مفصل حال لکھا ہے اور ہمنے بھی کتاب انوار الہدیٰ مین مفصل مرقوم کیا ہے پھر
جنگ حنین مین رسول خدا صلعم نے حضرت علی مرتضے ع سے مشورہ کیا تو اسپر بھی
صحابہ نے غل مچایا مین سے بیجا شکایت خالد وغیرہ نے کرین حجۃ الوداع پر باوجودیکہ
رسول خدا صلعم نے جملہ صحابہ کو ہدایت کرے کہ میرے بعد پیروی اہل بیت کرنا مگر
ادن لوگون نے بوجہ عداوت کے کچھ تعمیل اوس حکم کی نہ کی بلکہ مخالفت کی پھر غدیر خم
پر نص جلی صادر ہونے پر اور مبارک سلامت ہونے پر مخالفت کی جیش اسامہ سے
تخلف کیا مانع وصیت ہوئی اگر یہی کا نام طلب رضا اور نیک نیتی ہی تو ایسی رضا
اور نیت پر بھی لعنت ہے شب و روز نماز پڑھنے پر جو استدلال کیا گیا ہے یہ درستی
نیت کی دلیل نہین ہے کیونکہ اس زمانہ مین بھی بہت سی مسجدونکے ملان اور مولوی جو رات
دن نماز ہی مین مصروف رہتے ہین مگر بے ایمان پائے جاتے ہین یتیمونکا مال حقدارونکا
حق کھاتے ہین جھوٹی گواہیان دیتے ہین مسجدون مین اغلام کرتے اور کراتے ہین
نماز فعل ظاہر ہے منافق بھی پڑھتے ہین اسلیئے اسلام کے ارکان ظاہری کسیطرح ایمانکے
دلیل نہین ہے علاوہ ان سب امور کو دیکھو جنگ خندق مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ علی مرتضے ع کے ایک خندق کی لڑائی میرے تمام امت کے
اعمال سے افضل ہے جو کچھ کہ وہ قیامت تک کرین پس بمقابلہ حضرت علی مرتضے ع
کسی کے نماز روزہ کا ذکر کرنا محض حماقت کی دلیل ہے اور اس حدیث کو ہم اسی
رسالہ مین ثابت کرینگے اور بڑے کافر اور شراب خوار رنڈی باز کے خلیفہ بنانے
پر جو شیعون پر طنز فرمایا ہے اسکے وہ ہی نقل ہے کہ نکٹون نے ناک والون کو مشابہ
عمل بھی اہل سنت وجماعت سے ہوتا آتا ہے دیکھو معاویہ ویزید وعبد الملک
وغیرہ خلفائے بنی امیہ اور ہارون رشید وغیرہ خلفائے بنی عباس سب کے سب
ہین صفات سے متصف تھے اور سنیون نے اونکو خلیفہ مقرر کیا آج کیا موچھ پر
ناک لگا کر بولتے ہین جب کہان گئے تھے کہ بمقابلہ امام حسن مجتبے ع کے معاویہ غاویہ کو
اور بمقابلہ امام حسین علیہ السلام کے یزید پلید کو خلیفہ مقرر کیا تھا آخر کیا وہ لوگ جو اوس
زمانہ مین موجود تھے صحابی نہ تھے کیسی ایمان فروشی کر کے بیعت معاویہ ویزید کرتے
وہان بھی کچھ روزہ نماز کا خیال ہوا تھا اجی حضرت جن لوگون کی آپ تعریف
کر رہے ہین وہ سخت بے ایمان لوگ تھے بھلا ہمنے انکا بھی قول تسلیم کیا کہ خلفاء
ثلثہ کو بوجہ اون کے فضائل کے لوگون نے خلیفہ مقرر کیا تھا مگر آپ ہی فرمائین
کہ یزید کے کن کن اوصاف اور فضائل پر یہ لوگ ریختہ گئے تھے اوس وقت کیا صحابیت
اونکی بہار مین گھس گئی تھی کہ ایک کافر بے ایمان شرابخوار زانی کو خلیفہ مقرر کیا تھا
اور خوشی خوشی بیعت جا کرے آپکے سمجھ کا فرق ہے کہ فقط اجماع امت کی وجہ سے
اپنے سمجھ لیا کہ جو لوگ خلیفہ مقرر ہوے وہ صاحب فضیلت تھے نہین وہ نہین وہ سب
ایسے ہی تھے کہ جیسے خلفاء مابعد اور امت یا کفار نے جنکو صحابی رضی اللہ عنہم
کہہ رہے ہو یزید وغیرہ کو بھی ویسے ہی خوشی سے خلیفہ قبول کیا جیسا شیخین کو
پس معلوم ہوا کہ خلیفہ مقرر کرنے مین اونکے دنیاوی خواہشات شامل تھین محض

اجماع امت سے خلفاء کو نیک نیت سمجھ لینا بلاشک داخل حماقت ہے دیکھو معاویہ وہی
معاویہ ہے کہ جسکو جناب علی مرتضے علیہ السلام نے بوجہ اوسکے خیانت اور بداطواری
کے شام کا حاکم رکھنا پسند نفرمایا اوسی کو صحابہ جفا کار غدار نے امیر المومنین مقرر
کیا اگر امت محمدی معاویہ و یزید وغیرہ کو خلافت سے معزول کرنا چاہتے تو غیر ممکن
تھا اوسوقت تک فوج ملازم بھی نہ تھی وہ ہی طریقہ بیعت جاری تھا ہان یزید
کو بھی اگر پہلے نہین بعد شہادت امام حسین علیہ السلام کے بھی خلافت سے سب
جمع ہوکر معزول کردیتے تو ہمکو یقین آجاتا کہ ضرور امت نے کچھ نہ کچھ افضلیت دیکھکر
اصحاب ثلثہ کو خلیفہ مقرر کیا ہوگا قال ان آیتون کے بعد یہ عرض ہے کہ صحابہ نے
جو کچھ کیا بجا کیا یا بیجا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا پھر حضرت عمر رض کو پھر
حضرت عثمان کو پھر حضرت علی ع کو اقول یہ سب کارروائی فریب و دغا سے ہوئے
یہ حسب قاعدہ خلافت اول پر اجماع ہوا ناجایز طور سے خلیفہ ثانی کا تقرر ہوا کیونکہ
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بوقت تقرر خلافت ظاہر ہوچکا تھا کہ حضرت علی مرتضے ع
دعوے دار برحق خلافت کے ہین اور عمر ابن خطاب کی کارروائی کے بسبب صاف
کہہ رہے ہین کہ تو اسلیئے کوشش کرتا ہے کہ آج مین اسکی خلافت قایم کرون کل کو
یہ مجھکو اپنی جگہہ قایم کرے گا کہ کتاب الامامت والسیاست ابن قتیبہ مین صاف یہ ذکر
درج ہے اور اوسوقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے معذرت کی کہ اگر مجھکو یہ معلوم
ہوتا کہ تم مجھ سے مضایقہ کروگے تو مین قبول نکرتا جو باوجود اس معذرت کے
مرتے وقت عمر ابن خطاب رض کو جانشین کردیا وہ پیشین گوئی حضرت مرتضے ع کے
سچی ہوئی تیسرے خلافت پر حضرت علی مرتضے ع نے کسقدر حجت کی کہ جسکا انتہا
نہین مگر عبدالرحمن بن عوف بے ایمان نے دغا کی چوتھی مرتبہ اگرچہ بیعت خلافت
حضرت علی مرتضے ع سے لوگون نے کی مگر براہ بے ایمانی بیعت توڑ توڑکر خود متصد

خلافت ہوے طلحہ وزبیر نے بصرہ مین ہجوم کیا ساتھ ہزار آدمی جمع کر لیا ام المومنین
عائشہ مادر نامہربان مومنان اپنے بھانجہ کو خلیفہ بنانے کے لیئے پھرتے تھے معاویہ
غا [illegible] ن نے الگ لشکرکشی کی اس مرتبہ بھی ان بے ایمان لوگون کو حضرت علیؑ کا خلیفہ
ہونا کب منظور ہوا جب بیعت کر کر منحرف ہوئے پھر ایسے بدمعاش لوگون کا کیا اعتبار
ہے بیعت کا لحاظ عرب مین اس درجہ تھا کہ ایام جاہلیت مین بھی کفار پاسداری کرتے
تھے اور انصار ناخداترس نے جناب معصومہ رض سے یہ عرض کیا تھا کہ آپ ہم ابوبکر سے
بیعت کر چکے اب توڑ نہین سکتے اگر پہلے علی مرتضےٰ ع ہمسے فرماتے تو ہم بیشک انسے
بیعت کرتے مگر افسوس ہزار افسوس کہ علی مرتضےٰ ع کے لیئے بیعت بھی اجلہ اصحاب نے
توڑی اور معاویہ ویزید کی بیعت تک کو توڑنا پسند نہین کیا گیا پھر حضرت علی مرتضےٰ ع
کے خلافت کا مذکور اہل تسنن کو کرتا ہے فضول ہے **قال** اگر یہ ترتیب سب مرضی
شیعہ ہے تو فبہا ورنہ یہ معنے ہوئے کہ صحابہ نے ظلم کیا دین محمدی مین رخنہ ڈالا
جنسے ہدایت متصور تھی اونکو دم نمارنے دیا جنہون نے نیا دین نیا آئین کر دیا وہ
مسند خلافت دبا بیٹھے باقی اونکے معین و مددگار ہو گئے اور چھوٹے سے لیکر بڑے تک
عاقل سے لیکر دیوانہ تک یہ بات جانتے ہین کہ جیسے ہدایت کے برابر کوئی عبادت
نہین ایسی وجہ سے انبیا سب مین بڑھکر رہے ایسے ہی گمراہ کر دینے کے برابر کوئی
گناہ نہین اسلیئے شیطان کو یہ منصب سپرد ہوا **اقول** یہ امر تو ظاہر ہے کہ بعد نبی کے
جنسے ہدایت متصور تھی وہ فقط حضرت علی مرتضےٰ ع تھے قصہ سورہ برات سے آپکو
بھی معلوم ہو گیا ہو گا کہ تبلیغ رسالت خاص نبی کا کام ہے یا اونکے اہل کا اور اسیوجہ سے
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بموجب حکم وحی ربانی اس کام کے ناقابل قرار پائی اور
حضرت علی مرتضےٰ ع سورہ برات دیکر مکہ شریف کو بھیجے گئے پھر بھی انکو شبہہ رہا تو بد
قسمتی آپکی ہمنے پورا حال اسکا انوار الہدیٰ مین مدارج النبوت اور ازالۃ الخفا سے

لکھا ہے اور یہ بھی وجہ تھی کہ رسول خدا صلعم نے حجۃ الوداع اور خم غدیر مین
جملہ صحابہ کو یہ حکم دیا کہ میرے بعد تم اگر قرآن و اہل بیت کی پیروی کروگے تو گمراہی
مین نہ پڑوگے یہ حکم نبوی ہے کسی عام آدمی کا بیان نہین ہے مگر بالآخر دروغ نکلے
یہ امر تم خود ہی جانتے ہو کہ صحابہ نے اس آخری وصیت رسول خدا کی تعمیل نہین کی
بلکہ اوسکی پوری پوری مخالفت کی حکم نبی کب خالی جاتا تھا جبکہ ان لوگون نے حکم
نبی کو نہین مانا خود ورطہ ہلاکت اور گمراہی مین پڑگئے یہ امر بھی ظاہر ہے کہ شیطان
ہر ایک فرد بشر کے پاس بہکانے کو نہین جاتا بلکہ دو چار اپنے ملتے اور گمت کے
آدمی تلاش کرکے اونکو تعلیم کرتا ہے وہ اوسکے نائب ہوکر دنیا کو گمراہ کرتے ہین اس
امر خاص مین ہمنے حضرت یوحنا حواری مسیح علیہ السلام کے کتاب مکاشفات اور پیشین
گوئی حضرت خاتم الانبیا سے اس امر کو ثابت کیا ہے کہ شیطان کو آدم کی اولاد کی
عداوت معمولی کے سوا حضرت خاتم الانبیا کی اولاد سے زیادہ تر خصومت کی یہ
وجہ ہوئی کہ وہ ملعون بروز تولد جناب سرور کائنات آسمانون سے نکالا گیا اور
اس رنجش مین وہ ذریت جناب رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑنے اور عیوض
لینے چلا یہ سب اوسی ملعون کی کارروائی ہے کہ لوگون کو حضرات اہل بیت کی خصومت
پر ایسا برانگیختہ کیا کہ اونکو نہ کوئی حکم خدا و رسول صلعم یاد رہا نہ قرابت رسول اللہ
صلعم کی رعایت کے بمقابلہ اصحاب ثلثہ علی مرتضے صلوات اللہ علیہ کے اس امت
نابکار کی کیا شکایت کرتے ہو اون تینون صاحبون کا بسبب ظاہر تو کوئی فعل ناجائز
اور خلاف طریقہ اسلام کے نہ تھا لیکن بمقابلہ یزید لعین اور امام حسین علیہ السلام کے
کہ باوجود اسکے سب کے نزدیک یزید ملعون کھلا ہوا ظاہری فاسق و فاجر تھا آپکے
صحابہ اور تابعین نے جنکی روایات پر غش ہو جنکی پیروی قرآن و اہل بیت کی پیروی سے
اعلے سمجھتے ہو کیا انصاف کیا تم جسطرح پہلون کے افعال چھپاتے ہو ویسے ہی پچھلون کے

لیئے جان دیتے ہو پس ظاہر ہے کہ اونکے ساتھ رہنے مین تمہارا ایمان بھی بہ گیا قال
سو در صورتیکہ ترتیب معلوم غلط اور خلفاے ثلثہ ظالم بیدین ہون اور باقی صحابہ
اونکے مددگار تو یہ معنی ہون کہ نعوذ باللہ خدا نے اخوان الشیاطین کی اتنی تعریف کی
کہ اولیاء کو بھی نصیب نہین **اقول** یہ تو آپنے چار آیات ہی بیان فرماے ہین جو صالحین
صحابہ کے شان مین نازل ہین باقی صدہا مقامات پر جو قرآن شریف مین مذمت منافقین
صحابہ کی ہے اسکی یہی وجہ ہے کہ صحابہ مین منافقین بکثرت تھے جو لوگ غریب آدمی
اور مساکین مین سے صحابہ تھے وہ اپنے ایمان پر برابر قائم رہے جیسے حضرت سلمان رض
فارسی ابوذر غفاری رض عمار بن یاسر مقداد بن اسود ابو ایوب انصاری وغیرہ وغیرہ لیکن
جنکو آپ اکابر و مہاجر انصار کہتے ہین وہ دنیادار لوگ تھے اونھون نے بمقابلہ ایمانکے دنیا کو
اختیار کیا دیکھو وہ بھی صحابی تھے کہ بعد غدیر خم کے قصہ کے عقبہ پر رسول اللہ صلعم کے
قتل کرنے کو چڑھ گئے شواہد النبوت مین اور دیگر کتب معتبرہ مین یہ سارا قصہ درج ہے
کہ دوسرے روز اسید بن حضیر نے رسول اللہ صلعم سے عرض کیا کہ آپ اونکے نام
بتادین ہم اونکو قبول کرینگے تو رسول خدا نے یہ جواب دیا کہ لوگ یون کہینگے کہ دیکھو
جب لڑائی ختم ہو چکی تو محمد صلعم اپنے اصحابون کو قتل کرتے ہین مرض الموت مین رسولخدا
صلعم نے یہ جواب اکابر مہاجر سے متوجہ ہو کر فرمایا کہ تم عاقبت پر دنیا کو اختیار
کروگے اور اونکے حال مین یہ آیت پڑھی فھل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا
فی الارض وتقطعوا ارحامکم یعنے شاید کہ اگر تم اولے الامر ہو جاؤ تو زمین پر
فساد کرو اور آپس مین قطع رحم کرو وہ بھی اکابر مہاجر تھے جنکو اسامہ کے ساتھ
جہاد مین جانے کا حکم دیا اور وہ بوجہ اپنے بعض مصلحتون کی نہ گئی اور حکم سے
تخلف کیا جنکے نسبت رسول خدا صلعم نے فرمایا تھا کہ لعن اللہ من تخلف عنہا
یقین نہ ہو مدارج النبوت مین دیکھلو پھر چلیئے ذرا صحیح بخاری ملاحظہ فرمائیے کہ یہ

حدیث درج ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ھلموا اکتب لکو کتابا لو تضلوا بعدی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول خدا صلعم نے یہ چاہا کہ ایک وصیت ایسی لکھاون کہ جسکے وجہ سے امت میری بعد گمراہی سے بچ جاوے اور یہ امر خود بشہادت صحیح بخاری ثابت ہے کہ آپکے اکابر مہاجرینے اس حکم سے مخالفت کی اور وہ وصیت نہ لکھنے دی تو حضرت یہ کلام بنی تھا بے وجہ ارشاد نہ تھا اگر آپکو بھی اپنے اسلام کی طرف رسول اللہ پر دروغگوئی کا گمان ہے تو یہ امر دوسرا ہے اور اگر آپکے عقیدہ مین بنی راست باز اور صادق القول تھے تو ظاہر اور روشن بات ہے کہ اوس وصیت کی عدم تحریر کے وجہ سے امت گمراہ ہوگئی اور باعث گمراہی اگرچہ دراصل شیطان ہے لیکن وہ تو نتکاری دینے والا شخص ہے مگر باسباب ظاہر تمام صحابہ کے گمراہی کا باعث وہ شخص ہوا جسنے وصیت لکھنے نہ دی اور اگر صحابہ یا اونکے پیروکار باوجود عدم تحریر وصیت گمراہ نہوئی تو بنی کے قول پر الزام دروغ گوئی لگتا ہے مگر چونکہ آپ دراصل امت محمدی نہین ہین بلکہ امت خلفائے ہین اسلیئے آپ نبی پر ہی الزام لگائین گے اور اپنے اسلاف کو بچائینگے لیکن دل مین اپنی سمجھہ کر ضرور شرماوٗگے پس آپ لوگون کو سمجھا جائے کہ یہ جو تعریفات قرآن شریف مین ہین یہ خدا اور رسول صلعم کی فرمان برداروں مطیعونکے ہین نہ کہ سرکشون اور متخلفون کے **قال** آپ حضرات شیعہ کی خدمت مین یہ عرض ہے کہ خدا کے قول قرار کا اعتبار ہے یا بھول چوک تقیہ کا احتمال ہی اگر خدا کو خدا اور کلام اللہ کو کلام اللہ سمجھے ہو تو ایمان لاوٗ اور شیطان کے ان وسوسون پر نجاوو ورنہ اپنا کہین اور ٹھکانہ بتاوٗ **اقول** یہ بات تو مولوی صاحب نے اولٹے بیان کی خدا اور رسول صلعم کی نافرمانی تو اونھین لوگون نے کرے کہ جنکو آپ اکابر مہاجر کہتے ہین اور خدا کے اور رسول صلعم کے احکام پر کذب و دروغ و ہذیان وغیرہ کا گمان بھی آپ

لوگون کے نصیب ہوا ہے شیعہ لوگ اگر تمام اہل بیت نبوی پر جان قربان کرتے ہین
تو برعایت خدا اور رسول اللہ صلعم کے کرتے ہین اپنے ذاتی تعلقات کا معاملہ نہین
ابتدا سے بھی یہ ہے قصہ چلا آتا ہے دیکھو وہ زمانہ کہ سارا ملک فرمان خدا اور رسول سے
پھر کر حضرات خلفائے کے ساتھ ہو گیا اور حضرت علی مرتضے ع کے نصرت ترک کر کے
مخذول ہو گئے لیکن جو لوگ خدا کے پیارے تھے وہ اوس وقت بھی خدا اور رسول
صلعم کے فرمان پر قایم رہے پھر دیکھو بنی امیہ و بنی عباس رض کی سلطنت مین تمام سب
لوگ مخالف اہل بیت نبوی رہے لیکن جن ایماندارون کو پاس و لحاظ خدا اور رسول
صلعم اوسکے کا تھا وہ اہل بیت کے فرمان بردار رہے باوجودے کہ تم لوگون سے
بہت سی سختیان کھینچین مگر مطیع اہل بیت رہے دیکھو ایک وقت مین آپ لوگ عمر
ابن سعد کی ماتحتی مین ساٹھ ہزار سے زیادہ تھے مگر پھر بھی بہتر آدمی خدا کے بندے
ایسے ایماندار تھے کہ امام حسین علیہ السلام پر اپنی جان قربان کر دے طالب عقبی اہلبیت کے
ساتھ رہے اور طالب امارت و حکومت خلفا کے فرمانبرداری مین رہے مولوی صاحب
کے قول سے آپ بھی حسبنا کتاب اللہ و مخالفت رسول اللہ صلعم کے بو آتی ہے کتنی
بڑی کم سمجھی ہے کہ جب تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و سلم کے حکم کو نہ مانین گے
خدا اور کتاب اللہ پر ایمان کیسے ہو گا خدا نے نہین فرمایا یا نبی نے ارشاد نہین کیا کہ
کہ خلفا پر ایمان لانا بلکہ خلفا مذکور کو یہ حکم دیا کہ میرے بعد میرے اہل بیت کی پیروی
کرنا اور علی مرتضے ع کو بجاے میرے سمجھنا پھر کس دلیل سے مخالفان خدا اور رسول
صلعم پر ایمان لانا دلیل رستگاری ہو سکتا ہے بڑی اولٹی سمجھ ہے کہ جو لوگ طمع
دنیاوی سے مخالف خدا اور رسول صلعم ہوئے اونکی نسبت وسوسات شیطانی تو
منسوب نکئے جاوین اور جو لوگ محض بخوف خدا و برعایت رسول اللہ صلعم دنیا بندی
پیرو اہل بیت نبوی صلعم کے ہوے اور دنیا پر جوتی مارے عاقبت اختیار کی اونکے

نسبت وسوسات شیطانی کا گمان کیا جاتا ہے سچ ہے شیطان اسیطرح اندہا کرتا ہے
قال صاحبو بندہ نے کلام اللہ کا حوالہ دیا ہے کسی پنڈت کے پوتہی کا اشلوک
نہین پڑہا تسپر اگر بوجہ وساوس معلومہ تردد ہے تو ہم جانین خدا کا بھی اعتبار نہین
ہے پر آگے پیچھے وہ ہی جواب دین لینگے **اقول** پنڈت کے پوتھی کا حوالہ تو نہین دیا
بلکہ ربانی کلام سے تہون کے مناقب ثابت کرنا چاہا سو یہ کب ممکن تھا ضمیر قریش تو سنا
ہوگا کہ کن سے مراد ہے **قال** ہان اگر یہ مطلب ہے کہ کلام اللہ پر ایمان اور صحابہ کے
اعتقاد سے سر سے پانک معمور ہین **اقول** سبحان اللہ کیا ایمان ہے کہ نبی واہل بیت کے
اعتقاد کا ذکر تک نہین جو کچھ ہین صحابہ ہین افسوس ہے کہ آپنے آمنت باللہ مین کیون
بجائے خدا ورسول کے صحابہ داخل نہ کرلیا اجی حضرت جیسے وہ امتی تھے ویسی ہی ہم بھی
ہین کوئی تخصیص اون مین نہ تھی نبی کے موجودگی مین نبی کے احکام سے اونھون نے
عدول کیا بعد نبی کے نبی کو بھول گئے اگر یہ لوگ صادق الاعتقاد تھے اور پکے
دیندار ہوتے تو ہماری طرح اہل بیت نبوی کے خاک پا ہو جاتے بہ نسبت انکے
تو آپکو ہمارا اعتقاد رکھنا غالبًا عاقبت مین مفید ہوگا **قال** یہ اگر بطور تحقیق غرض
سوالات ہی یہ غرض نہین ہے کہ دل کے پھپولے پھوڑے اور سوال کے پردہ مین
طعنے تورے بہت سے سوال لکھ بھیجے کسی سُنی کو کیا غرض پڑی ہے کہ اپنی اوقات
خراب کریگا آپکے سوالون کے جواب مین کتاب کی کتاب لکھیگا **اقول** بس
مولوی صاحب کے اس فقرہ پر ساری بحث کا خاتمہ ہوگیا جو بطور تحقیق وطلب
ہدایت سوال کرے تو کسی سُنی کو کیا غرض ہے کہ جواب لکھے واقعی ہدایت انبیا کا
کام ہے اور بعد اونکے اونکی پیروی کرنے والون کا اگر کوئی شیطان سے اُمید
ہدایت کرے تو حماقت ہے وہ تو اور اولٹے سمجھا دیگا اصل یہ ہے کہ یہ سوالات
صرف بطور تحقیق ہے لکھی گئی تھی لیکن جوابات جو مولوی صاحب نے تحریر فرمائے

اونکے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ سوالات میرے لاجواب تھے اور دراصل اہل تسنن کے
پاس اونکا کچھ جواب نہین ہے صرف ہٹ دہرمی ہے جو اونکی عادت ہے حقیقت کو
قبول نہین کرتے اور جوابات غیر معقول جو بادی النظر مین بے وقعت مین ہنا رکھے
ہین سب کے سب نے تکی جو آپ دیکھ کر میرا دل اہل سنت جماعت مذہب سے کھٹک گیا
اگرچہ ہدایت تو خدا کی طرف سے ہے مگر کبھی مخالف کی بُرائیاں جاگزین ہوکر ہدایت
ہوجاتی ہے جیسا کہ خدا تعالے کے اوصاف جاننے سے ایمان قائیم ہوتا ہے
ویسا ہی اکثر اس نام کی بُرائیان دل مین قائیم ہوکر خدا کا راستہ معلوم ہوجاتا ہے
ایسا ہی ان جوابات نے کام دیا کہ بیشتر جن جن امور مین صحابہ کی طرف سے صرف
اشتباہ تھا وہ بعد جوابات مبدل بہ یقین ہوگئے اس بارہ مین البتہ مولوی صاحبکا
شکریہ ادا کرتا ہون آیندہ اب مولوی صاحب کیسے صحابہ کے حالات پر روغن قاز
ملتے ہین قال اب آپکی تسکین دو باتون مین ہوئی جاتی ہے سورہ کہف مین
سولوین سپارہ مین شروع مین دیکھے حضرت موسے علیہ السلام اور حضرت خضر کا
قصہ سفر نامہ سطور رہے دیکھے خضر نے کشتی کو توڑ ڈالا پھر کشتی بھی کسکی جنھون نے
بے لیئے دیئے سوار کیا دریا سے پار کیا کیا یہ بھی کوئی قصور ہے بیوجہ اونکی کشتی
توڑ ڈالی اور آگے چلیئے آگے بڑھیئے تو کیا کیا ایک بیگناہ نابالغ لڑکے کو ذبح کیا گناہ نہین
قصور نہین کسی کا خوبصورت بچا کھیل ہی رہا تھا یا سر کہین ہے دھڑ کہین ہے
دیکھیئے یہ افعال حضرت خضر کے جسمین سر مو شائبہ گناہ نہ تھا حضرت موسے علیہ السلام
جیسے نبی کے سمجھ مین نہ آئے عقل کیسی نور نبوت کسقدر تھے پھر حضرت خضر کے پاس گئے مگر بالاہم
صواب کو خطا اور فعل نیک کو گناہ ہے سمجھا جب حضرت خضر نے بتلایا تو جانا کہ کشتی کا
توڑ ڈالنا ہے کشتی والون کے حق مین اچھا تھا ورنہ پیچھے کشتیون کے پکڑ تھی اگر
صحیح و سالم دیکھتے تو حاکم کے پیادے کھینچ لیجاتے بیچارے ملاح اپنی روزی سے

ہاتھ دہو بیٹھے ایسے ہی طفل مقتول اگر جوان ہوتا تو جیسے شیر بھیڑیہ سانپ کا بچہ
بعد جوانی اپنے ہی اطوار سیکھتا ہے یہ بھی کفر اختیار کرتا اور ماں باپ کو بھی کافر بنا
ڈالتا سو جیسے سانپ شیر بھیڑیے کے بچون کا قبل جوانی ہے مار ڈالنا مناسب ہے
ایسے ہی اوس لڑکی کا مار ڈالنا بھی مناسب تھا اسی صورت مین گو کسی قدر اوسکے
مان باپ کو رنج فراق کا صدمہ ہوا ہو پر اونکے حق مین یہ رنج ایسا ہوگا کہ جیسے
پھوڑے مین نیشتر مار کر جراح پیپ نکالتا ہے تو تکلیف تو ہوتی ہے پر ہمیشہ کی
تکلیف کے عیوض اول تو اوس تھوڑی تکلیف پر ٹلتی ہے مادہ فاسد نکل جاتا ہے
تو اوسکی جگہہ اچھا مادہ پیدا ہوتا ہے اور تولید مادہ فاسد موقوف ہو جاتا ہے یہان
بھی بعد مقتول ہو جانے طفل مذکور کے اوسکے مان باپ کو ایک دختر صالح ملی جیسے
ایک نبی پیدا ہوا وہان اگر طفل مذکور نہ مارا جاتا تو پھر کوئی صورت تولد نبی کے
نہ تھی بالجملہ حضرات شیعہ اگر کلام اللہ کا اعتبار اور خدا کے قول قرار پر اعتماد ہے
تو حضرات صحابہ کے سے ایسی طرح معتقد ہو جائے جیسے موسے خدا کے کہنے سنے
سنانے ہی سمجھہ کو ایک طرف طاق مین دہر کر حضرت خضر کے معتقد ہو گئے تمہین
کہو کہ اگر خداوند کریم حضرت خضر کے ان باتون کی ہندی کی چندی نہ بتلا دیتا تو پھر
حضرت خضر سے زیادہ برا کون تھا جب خدا کا اتنا اعتقاد ہے کہ حضرت خضر کے
ایسے ایسے فعلون کے معتقد ہوے تو صحابہ محمدی کے تو اس سے زیادہ ہی ہونا
چاہیے اول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس مین تعریف اونکی خوبی
حضرت ہی کا فیض صحبت سمجھا جائیگا ورنہ تمہین کہو رسول اللہ صلعم کو کوئی
کیا کہیگا عجب صاحب تاثیر تھے جیسے ساری عمر مین چار پانچ سے زیادہ مسلمان
نہوے اور ہوے بھی تو ایسے دنیا دار کہ خدا پناہ مین رکھے دوسرے خدا کی بات
بھی بنی رہیگی ورنہ آپ ان عیب جیئون مین خدا کا یہی اعتقاد لنعوذ باللہ نرکھیگی

اور کتاب ہاے خدانے حضرت خضر کی تعریف مین فقط اتنا فرمایا عبداً من عبادنا اتیناہ
رحمتہ من عندنا و علمناہ من لدنا علماً جسکا حاصل فقط یہ ہے کہ فقط ایک بندے
تھے ہمارے بندون مین سے جسے ہمنے اپنے پاس سے رحمت عطا کی تھی اور اپنی یہانسے
علم تعلیم کیا تھا سو انصاف کر کے تمہین فرماؤ کہ صحابہ کی اون تعریفون سے جو اوپر ہوئے
ہین ان دو باتون کو کیا نسبت پھر اگر اپنی غلط فہمی سے عار لگتی ہے تو اول تو تم حضرت
موسے علیہ السلام سے زیادہ نہین وہ کچھ سمجھ گئے اگر تم اولٹا سمجھ گئے ہو تو کیا قباحت
ہے تسپر اگر تسکین نہو تو خدا کے اعتبار کے بھروسے اونھین روایات کی تکذیب کرتے
جنسے خطاء صحابہ سمجھ مین آتی ہے اون روایات کے بھروسے خدا کی تکذیب تو
کچھ ثواب کا کام نہین ہے **اقول** وبہ نستعین اس بیان سے مولوی صاحب
کے یہ امر تو بخوبی منکشف ہوگیا کہ اصحاب ثلثہ سے کچھ افعال مذموم صادر ہوئے
دیکھو ہمنے اپنے سوالات مین اونکے افعال ذمیمہ سے مطلق بحث نہین کی تھی مولوی صاحب
خود ہی مقبل ہوے ہین **مصرعہ** جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے۔ لہذا یہ امر تو صاف
ہوگیا کہ اصحاب ثلثہ وغیرہم سے افعال مذموم صادر ہوے لیکن مولوی صاحب کو
اب اسمین یہ گفتگو ہے کہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ظاہر مین لوگون کی نظر مین
صریح ایک فعل زبون نظر آتا ہے لیکن وہ درحقیقت فعل ثواب ہوتا ہے جیسے
کسی درویش کی نقل ہے کہ وہ پاخانہ کے کیڑے کھایا ہوا اہل دنیا کو نظر آتا تھا مگر
حقیقت مین وہ باورچیخانہ جناب باری کے پکے ہوے مزعفر کے چاول تھے لیکن
انکشاف اصلیت عوام کو نہین ہوا کرتی جو شخص اوسی درجہ کے پاخانہ کے کیڑے
کھانے والا ہو اوسکو اوسکی رموز سے آگاہی ہوا کرتی ہے مولوی صاحب نے
اس بارہ مین جو نظیر حضرت خضر علیہ السلام کے دی ہے وہ اونکے قول کے بالکل
موید نہین ہے ہان اتنا تطابق البتہ ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے ملاح کی کشتی کو

باوجود اوسکے احسان کے توڑا اور صحابہ نے بھی اپنے بڑے محسن رسول اللہ صلعم کی کشتی سے جو بشہادت حدیث (اهل بیتی کمثل سفینة نوح من رکبها نجی ومن تخلف عنها غرق) اونکے اہل بیت سے تخلف ہی نہین کیا بلکہ اوسکو شکستہ بھی کیا یا جیسا کہ خواجہ خضر نے ایک نابالغ لڑکی کو قتل کیا تھا ویسی ہی ان لوگون نے اہل بیت نبوی کے بہت سے معصومون اور بیگناہون کو شہید کیا خواجہ خضر کے افعال کی توہندی کی چندے خدائے تعالے نے بیان فرمائے تھے کہ جس سے حضرت موسے علیہ السلام کے شکوک رفع ہوے مگر معلوم نہین کہ صحابہ کے افعال ناقص کے تاویلات کی ہندی کی چندی کسنے بتائی قرآن شریف مین اسکا ذکر نہین رسول اللہ صلعم کے وقت وفات تک افعال ذمیمہ خود بمقابلہ سرور کائنات صحابہ سے صادر ہوتی ہے بعد وفات بہی افعال مشعر اذیت وتلف حقوق اہل بیت نبوی اون سے صادر ہوے پھر فرمائے کہ اونکے افعال کی تاویلات بجز اونکے یا اونکے معاونونکی اور کسنے بیان کیے ہون گے کہ جو اونپر اعتبار کیا جاوے اور اگر بعد مین کسینے افعال ذمیمہ کے بہتر تاویلات لگائے ہین تو یہ القاء شیطانی ہے اسکی تشبیہ القاء رحمانی سے دینا کفر ہے اب ہم پوچھتے ہین کہ حضرت خضر علیہ السلام نے تو کشتیونکی پکڑ کی وجہ سے اپنے محسن ملاح کی کشتی کو توڑا تا کہ سرکاری لوگ کشتی کو نہ پکڑ لین لیکن صحابہ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عدول حکمی کس فائدہ کی غرض سے کرے اور سفینہ اہل بیت نبوی کو کس غرض سے شکستہ کیا یہ مثال تو اوسوقت صادق آتی کہ خواجہ خضر بھی پیشہ ملاحی کرنیکا ارادہ کرتی اور اپنے جدی کشتی بناتے اور اس نیت سے کہ پیشہ ملاحی سُنی مین ہے ممتنع ہون دوسرے غریب ملاح کی کشتی توڑ ڈالتے تا کہ وہ سواری کے کام کے نرہے اور اوسکو شکستہ دیکھکر اوسکے مسافر بھی ہماری کشتی مین چلے آوین اور ہمکو نفع حاصل ہو کجا قصہ خواجہ خضر کے

حالات صحابہ اس مین کوئی راز مستتر نہین ہے بڑی صاف بات ہے کہ صحابہ نے طمع دنیاوی سے حکم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نمانا اور بعد رسول اللہ صلعم کے اونکے اہل بیت کی پیروی نہین کی بلکہ اونسے جبراً اپنی پیروی کرائی اگر ایسی ہی فرضی اور طبعی تاویلات بنایا چاہین تو ابو جہل ابو لہب و شداد و نمرود وغیرہ سب کے نسبت بیان کر سکتے ہین لیکن ایسے معاملات مین خدا اور رسول صلعم کے بتائے ہوئے تاویلات معتبر ہوا کرتے ہین تم ہی کہو کہ اگر حضرت خضر کے افعال کے تاویلات خداوند کریم بیان نفرماتا تو حضرت موسے ع کو کیسے یقین آتا اگر صحابہ کے افعال کے بھی خداوند کریم تاویلات فرماتا یا رسول اللہ صلعم ارشاد فرماتے تو البتہ سب لوگ اعتبار کر لیتے آیات جو آپنے تحریر فرمائے ہین وہ اصحاب ثلثہ سے متعلق نہین اونکا نام اوس مین درج نہین وہ صفات جو آیات مین مذکور ہین اونکے حالات سے اونکے مطابقت نہین ہوتی عام مہاجرین ومجاہدین کا اگر بیان ہے تو جو اس صفت مین اونسے اعلے وافضل ہین اونسے متعلق ہین مہاجرین مین بہت سے منافق ہونا قرآن مجید سے ثابت ہے بڑی شناخت منافق کے رسول خدا صلعم نے یہ بیان فرمائے کہ جو شخص حضرت علے مرتضے علیہ السلام کا بغض رکھتا ہو وہ منافق ہے حضرت علی مرتضے ع سے بغض ہونا ان لوگون کا اچھی طرح ثابت ہے آیندہ بات بات پر رسول خدا صلعم سے مخالفت کرتے تھے حضرت علی مرتضے ع کے فضائل سے حسد کر کے جل جاتے تھے خود قرآن شریف مین اللہ تعالے ایسے لوگون کی تعریف مین فرماتا ہے وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افائن مات او قتل انقلبتم علے اعقابکم باتفاق جمہور مفسرین اہل سنت وجماعت یہ آیت ودیگر آیات ماقبل ومابعد اسکے مفروران غزوہ احد کے مذمت مین ہین اور یہ امر بھی باتفاق مفسرین ومحدثین ومورخین اہل سنت ثابت ہے کہ حضرت ابو بکر رض وحضرت عمر رض وحضرت عثمان رض تینون صاحب میدان احد مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ

وسلم کو تنہا چھوڑ کر مفرور ہو گئے یقین نہو محدث دہلوی کے مدارج اور جمال الدین
محدث کے روضۃ الاحباب دیکھ لیجیئے پس جبکہ خدا ے تعالے یہ فرماتا ہے کہ کیا اگر رسول
صلعم مرجائے یا قتل ہو جائے تو تم پھر اپنے مذہب آبائی پر پھر جاؤ گے یہ خوب سمجھو کہ
تمہارا مرتد ہو جانا خدا کو کچھ ضرر نہین پہونچا سکتا یہ امر ظاہر ہے کہ کلام ربانی کسیطرح
دروغ نہین ہو سکتا ضرور بعد وفات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ لوگ
دین وایمان پر قایم نہین رہے ظاہر متابعت اسلام جو یہ لوگ کرتے تھے محض بغرض
طمع خلافت وامارت کے کرتے تھے اور ڈرتے تھے کہ مبادا لوگ ہمسے منحرف ہو جاوین
اور رسول خدا نے بھی آخری ارشاد مین ان لوگون سے یہ بھی فرمایا تھا کہ مجھکو یہ خوف
نہین ہے کہ تم میرے بعد بت پرستی کروگے لیکن طمع دنیاوی مین ملوث ہو جاوگے
اور آیہ فہل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ارحامکم
اونکو پڑھکر سنایئے یہ روایت بھی اہل تسنن کی ہین پھر بڑے تعجب کا مقام ہے کہ افعال
ذمیمہ کے تاویلات حسنہ کہانسے اخذ کیے گیے ہین اگر کوئی آیت یا حدیث اس مضمونکے
ہووے کہ فلان فلان افعال ذمیمہ جو صحابہ سے سرزد ہوے ہین اونکی یہ تاویل حسنہ ہے
اور اوس مین یہ راز مستتر تھا تو مضائقہ نہین ہے کہ قصہ خضر سے کچھ مشابہت پیدا ہو
جاوے اور بغیر اسکے یہ فرمایا کہ خدا کے قول کے اعتبار پر حضرت خضرع کے ایسے ایسے
فعلون کے معتقد ہو تو صحابہ محمدی کے تو اس سے زیادہ ہونا چاہیے محض لغو ہے التماس
ہے جب خدا کے ہی قول پر اعتماد ٹہرا تو پھر کسی جگہ ثابت کیا ہوتا کہ صحابی مسجد کے
اندر دروازون کو بند ہونے مین جو حسد حضرت علی مرتضےٰع کی کری اوسمین یہ رمز بھی مشورت
حنین کا شکوہ اسوجہہ سے تھا حدیث ثقلین وخطبہ غدیریہ سے انحرافی اسوجہہ سے درست
تھی عقبہ پر رات کو رسول اللہ صلعم کے قتل کا ارادہ اسوجہہ سے جائز تھا جیش اسامہ سے
تخلف اسلیئے بہتر تھا اور تخلف کنندگان پر جو رسول اللہ صلعم نے لعنت کی ہے وہ

اسوجہ سے بمعنی رحمت سمجھی جاتی ہے اُسامہ کی امارت پر انکار کرنا اسوجہ سے دلیل
رضا تھا آخری وصیت کے تحریر سے مانع ہونا اسلیئے بہتر تھا بوجہہ عدم تحریر وصیت
بقول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ گمراہی مین پڑے وہ گمراہی بائین وجہ
دخل ہدایت تھے باقی یہ اعتراض حضرت رسول خدا صلعم پر نہین ہوسکتا کہ فیض ہدایت
ان لوگون پر کیون موثر نہوا یہ نئی بات نہین ہے اور مرسلین کے صحابہ سے بھی افعال
ہوئے ہین دیکھو نقبا بنی اسرائیل مین سے صرف دو شخص یوشع بن نون اور کالب
وصیت موسے علیہ السلام پر قایم رہے اور باقی سب سے انحرافی وقوع مین آئے
حضرت مسیح عہ کے حواری نبے تھے مگر اون مین سے ایک حواری نے چند درم کے
طمع پر خود حضرت مسیح علیہ السلام کو گرفتار کرایا سعادت وشقاوت ازلی بات ہے جو سعید
ازلی ہین اگرچہ زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکو نہین ملا مگر ایمان وعقیدہ
اونکا کامل رہا اور جو شقی ازلی تھے اونکو صحبت رسول خداؐ نے کچھ فائدہ ندیا بلکہ قربت
لنسب دیکھو ابولہب کے حالات مین کچھ اثر نکر سکے دنیا مین زوجہ سے بڑھکر کوئی شخص
صحبت حاصل نہین کر سکتا لیکن نبی صلعم کے ازواج مین سے جنکے قلب راستی سے
منحرف تھے اونکو اوس صحبت دیرینہ سے کچھ فیض نہین ہوا یہانتک کہ بے عائشہ رض
اور حفصہ کے شان مین اور اونکے مان باپ کے ذکر مین سورہ تحریم نازل ہوئے
لقد صغت قلوبکما اونہین کے شان مین وارد ہوا یہ شبہہ جو مولوی صاحب کو
ہوا ہے کہ صحبت نبی کا اثر کیون نہین پڑا معلوم ہوتا ہے کہ پہلے ضعیف الایمان
لوگون کو بھی یہ شبہہ ہوا تھا اور خدائے تعالےٰ نے خود اسی سورہ مین اونکو دندان
شکن جواب دیا تھا اور نظیر مین حال زوجہ نوح اور زوجہ لوط علیہما السلام کا ذکر
کیا ہے کہ یہ نئی بات نہین ہے سعادت وشقاوت صحبت پر نہین ہے دیکھو نوح عہ
ولوط عہ کے زوجہ کافرہ ہوئین اور زوجہ فرعون مومنہ تھی دوسرے بڑے سخت

تعجب کا مقام ہے کہ مولوی صاحب نے صحابہ کو حضرت خضر علیہ السلام پر بوجہہ سے فضیلت دی ہے کہ خواجہ خضرؑ کی تعریف مین تو اللہ تعالے نے فقط دو باتین فرمائین ایک عبداً من عبادنا یعنے ایک بندہ تھا ہمارے بندون مین سے اور اعطیناہ رحمۃ من عبدنا اور رحمت عطا کی تھی اوسکو ہمنے اپنے پاس سے وعلمناہ علماً من لدنا اور اپنے یہان سے اوسکو علم سکھلایا تھا اور صحابہ کی تعریف مین طومار کے طومار موجود ہین معلوم ہوتا ہے کہ یہ راے مولوی صاحب کی بوجہہ ناواقفیت ہے صحابہ کو انبیاء سے کچھہ نسبت نہین ہے حضرت خضر علیہ السلام کی تعریف مین جو دو باتین اللہ تعالے نے فرمائی ہین اونکو بچشم حقارت نہین دیکھنا چاہیئے یہ دو باتین تھوڑی نہین ہین جو لوگ طرز عبارت کتب سماویہ سے واقف ہین اونسے اون الفاظ کے وقعت دریافت فرمائے سوائے علی مرتضے ع کے کہ وہ جانشین اور نائب برحق تھے رسول اللہ صلعم کے۔ اور کس صحابی کا درجہ انبیاء کے درجے سے برابر ہوسکتا ہے کبھی حضرت ابوبکر رض کے لیے بھی اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ وہ میرا بندہ ہے اور اوسکو رحمت اور علم ہمنے دیا ہے یا کبھی اونکو علم لدنی حاصل ہوا ہے اور رحمت خدا عطا ہوئی ہے عبداً من عبادنا کو مولوی صاحب نے بہت کم وقعت لفظ سمجھا ہے اور واقعی وہ اسکے رمز کو کیا سمجھے جب خود اونھون نے اس رمز کو نہین سمجھا جنکے مولوی صاحب مقلد ہین تو خود کیا سمجھتے مجھے ایک موقع یاد آیا کہ جب بعد وفات رسول خدا صلعم کے صحابہ نے ترک نصرت حضرت علی مرتضےٰ ع کی کرے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بیعت کرے اور جناب حضرت علی مرتضےٰ ع کو خلیفہ صاحبان نے مسجد نبوی مین تخلف بیعت کا جواب لینے کو طلب کیا اور آپ مسجد مین تشریف لائے تو آپنے آتے ہی یہ فرمایا کہ انا عبد اللہ واخاء رسول اللہ حضرت عمر رض یہ سنکر جل گئے لیکن لفظ عبد اللہ کے رمز کو وہ کیا سمجھہ سکتے تھے

اسلیئے اسکو تو بے وقعت لفظ سمجھکر نعم فرمایا اور اخاء رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے نسبت اونھون نے روح و قدح کے اور صاف کہا کہ تم رسول اللہ
صلعم کے بھائی نہین ہو چنانچہ ابن قتیبہ دنیوری نے کتاب الامامت والسیاست
مین قول حضرت عمرؓ کا لکھا ہے قال عمر اما عبد اللہ فنعم واما اخا رسول اللہ
فلا حالانکہ حضرت علی مرتضے ع کے شان مین حدیث صحیح وارد ہے
انت اخی فی الدنیا والاخرہ بوقت وفات مدارج النبوت مین لکھا ہے
کہ فرمایا رسول خدا صلعم کہ برادر من علی را بیار ید۔ شواہد النبوت مین ایک روایت
لکھی ہے کہ ایک روز حضرت علی مرتضے ع نے منبر پر بیٹھ کر فرمایا انا عبد اللہ واخو
رسول اللہ صلعم وارث بنی الرحمۃ منھم ناکح سیدۃ النساء اھل الجنۃ
منم ہر کہ غیر از من این دعوے کند خدائے تعالے او را ابدی گرفتار گرداند اسلیئے
عبد امن عباد نام او بندگان خاص سے ہے کہ جو انبیا یا وصی مرسلین ہین
امت محمدی مین یہ لفظ سوائے اہل بیت نبوی ص کے اور کسی صحابی کے لیئے مستعمل
نہین ہوا علی ہذا علم لدنی انبیا و مرسلین کے لیئے مخصوص ہے اور امت محمدی
مین سوائے علی مرتضے ع اور اونکی اولاد امجاد دوازدہ امام علیہم السلام کے
اور کسی کو حاصل نہین ہوا صحابہ کو اسکی ہوا بھی نہین لگی پھر بڑے تعجب کا مقام ہے
کہ ایک فاضل اجل ایسے جاہلانہ گفتگو کرے اگر دوازدہ امام علیہم السلام کے لیئے
یا خاص حضرت علی مرتضے علیہ السلام کے لیئے یہ کہیتے کہ اونکو حضرت خضر پر فضیلت
ہے تو مضائقہ نہ تھا کیونکہ حضرات حسنین ع کے لیئے جناب رسول خدا صلعم نے
فرمایا ہے کہ وہ تمام جوانان بہشت کے سردار ہین مگر دو انبیا علیہم السلام یعنے
حضرت مسیح و یحیے علیہما السلام کو اس سے مستثنے کیا اور پھر حضرت علی مرتضے ع کو
اونپر بھی فضیلت دے اسطرح پر وابوھما افضل منھما حضرت علی مرتضے علیہ السلام

وحسنین علیہم السلام ذریت رسول صلعم اور اونکے جانشین مطلق ہین اونکو انبیاء پر
فضیلت دینا بیجا نہین ہے لیکن ہما وشما امتی لوگون کو بے وجہ ایسا بڑھا دینا البتہ داخل
معاصی ہے مولوی صاحب کا جو یہ ارشاد ہے کہ خدا کے اعتبار پر اونھین روایات کے
تکذیب کرو جنسے خلفاء صحابہ مین خطا آئی ہے اگر کلام ربانی مین اصحاب ثلثہ کا نام ہوتا
یا من کے استثنار نہونے یعنے قرآن سے یہ ثابت ہوتا کہ ساری صحابی بہتر ہین تو مضایقہ
نہ تھا کہ مولوی صاحب کے ارشاد کی تعمیل کیجائے لیکن جبکہ تعریفات کی آیات مین تو لفظ
استثنار موجود ہے اور اون سے دس گونہ مذمت کے آیات موجود ہین تو صاف معلوم
ہوگیا کہ مہاجرین وانصار ساری ہے نیک ور بہتر نہین ہین بلکہ اونمین اکثر برے اور
منافق بھی ہین اور نام کسی کا قرآن شریف مین مذکور نہین نیک وبد کے نام سے
امتیاز نہین ہے تو آپ نیک وبد کی شناخت کا ذریعہ روایات ہے باقی رہین پس
روایات سے جنکے حالات اچھی طرح معلوم ہونگے وہ نیک سمجھے جاوینگے اور جنکے
خراب حالات پلئے جاوینگے وہ برے اور بد اور منافق تصور کیئے جاوینگے اسکے
سوائے اگر کوئی اور ذریعہ اندرونی آپکے پاس ہو تو ارشاد کیجیئے پھر آپ روایات کے
تکذیب کرنے کا کیا استحقاق رکھتے ہین ہمکو خواہ مخواہ آپسے ضد نہین ہے راہ کی
بات جو آپ فرمادین اوسکو ہم قبول کرین لیکن آپ بھی تو انصاف کرین کہ جب خود
قرآن شریف سے مومن ومنافق دو گروہ صحابہ کے ثابت ہین اور تفصیل اسماء مومنین
ومنافقین قرآن مین درج نہین ہے تو آپ کس ذریعہ سے مومن ومنافق کی تمیز کرسکینگے
اگر یہ کہو کہ ہمکو اسکی تشخیص کی کیا ضرورت ہے تو اسے کا نام ظلم اور گمراہی ہے چھونکو
برا کہنے کا جسقدر گناہ ہے اوتنا ہی برون کو اچھا کہنے کا گناہ ہے پس صحابہ کے
افعال ذمیمہ کے تو خود بیشتر اقراری ہو چکے ہین اور جس وسیلہ سے آپ افعال
ذمیمہ کو حسنہ سمجھہ رہے تھے وہ احلام شیطانی نکلا تو اب اس مین کیا ارشاد فرمائیگا

قال یہان تک تو جواب اجمالی تھا اور اہل انصاف کو اسکے بعد انشاء اللہ تعالے اور کسی بات کی حاجت نہین ہان کج فہمان نا انصاف کا جواب جنکی بات وہی مرغی کی ایک ٹانگ ہو ہم سے نہین دیا جاتا موافق مثل مشہور گوہ کے وار د موت خوارج سے اپنی تسکین فرمالین ہم کسکو بہلا کہین کسکو برا اہل بیت رسول اللہ صلعم اور صحابہ کرام ہمارے نزدیک تو دونون مثل چشم و گوش قابل اتباع ہین اونکی محبت اونکے اعتقاد ایمان کے لیئے ایسے ہین جیسے جانورون کے دو پر ہون تو اوڑے اور ایک بھی ہو تو گر پڑے اقول واہ حضرت مولوی صاحب ایک ٹانگ کے مرغی پر تو ابھی آپ دلیل کر رہے تھے آپ خود ہی ایک پر کا کوا اوڑانے لگے آپ ہی انصاف کرین کہ وہ صحابہ جنکے آپ مقلد ہین اہل بیت نبوی ص سے دشمنی رکھتے تھے تو اونکا پر قینچ ایمان کیسے بہشت مین پہونچا ہوگا اب آپ اونکی ذریت ہوکر دعویدار محبت اہلبیت ہین مگر یہ آپکا ادعا باطل ہے آپکے طرز کلام سے دشمنی اہل بیت نبوی ٹپکتی ہے خوارج کا نام بدنام کیون کرتے ہو آپکے دل مین جو پہوے ہین اونکو بھی توڑ لو آپکو خاندان نبوی ص سے جو کچھ محبت اور تعلق ہے وہ ظاہر ہے باوجودے کہ رسول خدا صلعم نے اپنے بعد اپنے اہل بیت کی پیروی کا حکم دیا اور آپ اوس سے صاف طور پر تخلف کرتے ہین آپکے اسلاف نے جو تخلف کیا تو یہ ہی فائدہ اوٹھایا کہ دنیا کمای خلافت حاصل کی لیکن آپ لوگون کے وہ نقل ہوی شکاری شکار کہلین چوتیا ساتھ پھرین اگر اونہون نے دین کو طاق مین رکھا تھا تو دنیا کمائی تھی آپنے اہل بیت ع سے تعلق ترک کرکے کیا کمایا وہ ہی نقل ہوی دہوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا اب تک بھی اہل بیت نبوی ص کے نام سے آپکو اس قدر عداوت ہے کہ دیکھو آپکے والدین نے خدا اون پر رحمت کرے آپکا نام قاسم علی رکھا تھا مگر آپکو اسم علی سے یہ نفرت ہوئی کہ قصداً اوسکو ترک کیا ایسے ہی آپکی ذریت نے یعقوب علی سے علی

اور عابد حسین سے حسین نکال ڈالا آپکے اسلاف اگر ایک پر کے کوے لشہادت حسبنا کتاب اللہ اوڑاتے تھے آپ ماشاء اللہ بحسب قول خود بے پر کے کبوتر اوڑانے لگے نبی نے قرآن واہل بیت کی پیروی کا حکم دیا تھا بعیوض اوسکے آپنے صرف صحابہ کا اعتقاد قبول کر لیا قرآن کو تو اپنے ہی قول سے چھوڑ چکے اہلبیت کے محبت کا ادعا باطل ہے بلکہ دشمنی آپ رکھتے ہین تو قرآن واہل بیت دونون کا تمسک آپسے قطع ہوا صرف صحابہ کا اعتقاد باقی رہگیا جو کسی طرح منزل مقصود پر نہین پہونچا سکتا بقول سعدی خلاف پیمبر کسے رہ گزید * کہ ہرگز بہ منزل نخواہد رسید قال صاحبو حضرات شیعہ اور اہل سنت کا مقابلہ ایسا ہی جیسا نصاری اور اہل اسلام کا مقابلہ ہم تو جیسے رسول اللہ صلعم کی نبوت کے معتقد ویسے ہی حضرت عیسے علیہ السلام اور حضرت موسے عم کے نبوت کے مقر نہ انھین برا کہہ سکین نہ اونکو پر نصاری حضرت خیر البشر صلعم کے نسبت گستاخیان کر کرا اپنے اعمال نامہ سیاہ درستیان کر لیتے ہین ایسا ہی اہل سنت کو تو ایک سے ایک زیادہ سبھی کے ثناخوان پر شیعہ حضرات صحابہ کے نسبت وہی عمل کرتے ہین جو یہود و نصارا لے حضرت خیر البشر صلعم کے نسبت کرتے ہین اقول یہ مثال مولوی صاحب نے واجبی نہین دے مگر بحمد اللہ اس امر سے اقبال ہو گیا کہ سنے مقلدان خلفا ہین اور شیعہ مقلدان اہل بیت نبوی ہین اب اہل سنت اپنی مذہب کی حقیت خود اپنے کتابون سے ثابت نہین کر سکتے اور شیعہ اپنے حقیت اہل تسنن کی کتابون سے بوجہ احسن کر سکینگے خود حدیث ثقلین سند کافی موجود ہے علاوہ اسکے اہل انصاف کو یہ خیال کرنا چاہیے کہ اسود عنسی یا مسیلمہ کذاب کے پیروانکے بھی وہ ہی نظیر ہو سکتی ہے یا نہین جو مولوی صاحب نے نصاری واہل اسلام کے بیان کی ہے یا ذریت دجال سے بھی مشابہت پیروان باطل کو ہو سکتی ہے یا نہین ایسے ہی مثال جو آپنے اوپر بھی

اولٹ سکتے ہو عقلمند نہین دیا کرتے یہودی حضرت مسیح کو برا کہتے ہین نصاری
اس امر مین اونسے عاجز ہین اہل اسلام مسیلمہ کذاب کو ملعون کہتے ہین اوسکی امت
ہمارے حضرت کے رسالت کے قایل ہی تو کیا اس نظیر سے اہل تسنن کو کچھ فایدہ
پہونچ سکتا ہے مگر معلوم یہ ہوتا ہے کہ مولوی صاحب کا دل چاہتا ہے کہ حضرات
اہل بیت کی شان مین گستاخی کرین مگر مین یہ کہتا ہون کہ صحابہ و تابعین جنکی پیروی
اہل تسنن کرتے ہین اونھون نے تو بموجود گی حضرات اہل بیت علیہم السلام کے
گستاخیان کی ہین اب اگر آپ گستاخی کرین تو کون امر آپکو مانع ہے جناب سیدہ کو تا
کو اذیت پہونچائے معاویہ جسکو آپ جلیل القدر صحابی کہتے ہین جناب امیر ع سے
بہتر لڑائیان لڑا یزید اوسکا پسر کہ آپکے نزدیک وہ بھی صحابی ہے ایسا ہی عمر ابن
سعد عبد اللہ ابن زیاد و شمر وغیرہ صحابیت و تابعیت سے بقول آپکے خالی نہین ہین
کیسے کیسے مرتکب گستاخیون کے ہوے آپ اونھون کی تو تعریف پیروی کرنے
والے ہین اور حدیث بیان کرتے ہین کہ میرے اصحاب نجوم ہین اون مین سے
جسکی پیروی کروگے ہدایت پاؤگے پھر اگر آپ بھی مرتکب گستاخی ہونگے
تو ناخلف نہ کہلائینگے **قال** اب یہان سے جوابات تفصیلی یعنے **جواب سوال
اول** حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خلافت کے لیے حکم خداے تعالے
اور حکم پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم دونو ہوے پر فہم کی ضرورت ہے ورنہ
کج فہمی ہے تو اوسکے جواب کے لیے یہ شعر مثنوی مرقوم ہے چو بشنوی سخن اہل دل
مگو کہ خطا ست ✽ سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجا ست ✽ خدا کا حوالہ **اقول** سبحان
اللہ حضرت ابو بکر رض کے خلافت کے احکام کیا جنی زبان مین صادر ہوے کہ اونکا
سمجھنا دشوار ہے اب اہل انصاف اس تمہید سے ساری بحث کو قیاس کرلین یہ تو
نمونہ از خروارہ خداے تعالے نے جس نبی کو جس ملک کے لوگون پر مبعوث

گیاہے وہ بھی اوسی زبان کا بولنے والا ہوا ہے کلام ربانی اوسی ملک کے سلیس
وعام فہم زبان مین نازل ہوا ہے حکم سے مطلب یہی ہے کہ سب خورد و کلان
عالم و جاہل اچھی طرح سمجھ لین کبھی خدا یا رسول اللہ نے کوئی حکم بطور چیستان کے
نہین فرمایا پھر کیا حضرت ابو بکر رض کے خلافت کے لیئے ہے چیستان بیان فرمانا
ضرور تھا کہ کسی کے سمجھ مین نہ آئے معلوم ہوا کہ خدا اور رسول صلعم کو انسے دشمنی تھی
ان پر لعن و تبرا کرانے کے لیئے چیستانی احکام نازل فرمائے تاکہ کسی کے سمجھ مین
نہ آوین اور لوگ انکو کاذب اور غاور اور خاین سمجھین پس جبکہ خدا اور رسول ص کو یہی
منظور تھا تو اہل تسنن کو بھی خدا اور رسول صلعم کی مخالفت کرنی کیا ضرورت ہے
تعجب یہ ہے کہ جب خود مولوی صاحب کو یہ یقین تھا کہ ہمارے ہزلیات بھنگ
نوشون کے سی زٹل ہے اور قابل تفہیم نہین ہین تو اونکا لکھنا کیا ضرور تھا سیدھی
بات تھی کہ خلافت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بارے مین حکم خدا اور رسول صلعم صادر نہین
ہوا امت نے جمع ہوکر خلیفہ کر دیا اس کہنے مین کیا شیخی ماری جاتی تھی اجماع ہونیکے
تم خود قائل ہوا اور یہ بھی کہتے ہو کہ جس امر مین حکم خدا اور رسول صلعم نہوا وسکو امت
بذریعہ اجماع فیصل کرتے تھے بروز اجماع حضرت ابو بکر رض نے کسی حکم پر استدلال
نہین کیا کارسازی سے کارروائی کرے افسوس ہے کہ خود آپ آپنی خلافت کے
حکم سے لاعلم رہے اور مولوی صاحب کو خواب مین مبتلا گئے ٹھیک ٹھیک خواب
غفلت کی بات ہے جب ہی تو کسیکے سمجھ مین آنے کے قابل نہین ہے **قال** یہی
مطلب ہے تو لیجئے **اقول** سامعین سنبھل جائیو اب نص خلافت حضرت ابو بکر
صدیق رضی اللہ عنہ بیان ہوتی ہے دیکھو کوئی سننے وجد مین اگر بیہوش نہو جاوے
خوشی کے مارے شادی مرگ نہو جائے تیرہ سو برس کے بعد ایک سپوت ایسا
پیدا ہوا کہ جسنے مردون کے داغ دہوئے بڑون کو کبھی نہ سوجھی تھی سقیفہ بنی

ساعدہ مین ہیبت مرتضوی سے بھول گئے تھے اب خواب مین مولوی صاحب سے بیان کی ہر دھوڈھن اقوال خلافت کے لیئے افضل الناس ہونا افضل ہے میانجیو کا خلیفہ وہی لڑکا ہوتا ہے جو اوسکا شاگرد رشید ہوتا ہے بنی کے خلیفہ مین یہ بات بدرجہ اولے چاہیئے۔ میانجیو اور لڑکون کے مثال کے اسلیئے ضرورت ہوئی کہ حضرات شیعہ کے عقل لڑکون سے کچھ کم نہین شاید اگر سمجھین تو مکتب کی بات سمجھ جائین بہرحال خلیفہ کا افضل ہونا افضل ہے اقول و بہ نستعین سبحان اللہ دیکھیے تو کس اصرار سے یہ حکم بیان ہوا ہے اور کیا معقول نص خلافت ہے اب تو اہل انصاف کو تامل نہ رہا ہوگا کہ بزرگون کا قول سچ ہے کہ ملان کی عقل لڑکی لیجاتی ہین اور ملان لڑکون کو عقل دیکر محض ایسے احمق رہ جاتے ہین کہ اصلا مادہ عقل گم ہو جاتا ہی بہلا کجا نص خلافت کجا یہ چنڈو خانہ کی گپ افضل الناس ہونا ابوبکر صدیق کا کیسے ثابت ہوتا ہے ہمنے اس بحث کو انوار الہدے مین نہایت تشریح کے ساتھ لکھا ہے اور ایک سو ساٹھ روایت سے افضل الناس ہونا علی مرتضے ع کا ثابت کیا ہے ازانجملہ یہ روایت بسند صحیحہ کتب اہل سنت مین درج ہے کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ ع سے فرمایا کہ خدائے تعالے نے سارے مخلوق سے دو شخصون کو برگزیدہ کیا ہے ایک باپ تیرا اور دوسرا شوہر تیرا فاختار رجلین احدھما ابوک والآخر بعلک عبارت شواہد النبوۃ یہ ہے اے فاطمہ ع خدائے تعالے فضیلت نہاد شوہر ترا بر سائر خلایق اگر فضیلت قربت نبوی صلعم پر منحصر ہے تو یہ ارشاد نبوی ہے انہ منی وانا منہ ولحمہ لحمی ودمہ دمی انا و علی من نور واحد وغیرہ وغیرہ خود حضرت ابوبکر رض کو قصہ تبلیغ سورہ برات پر خبر ہو گئی تھی اور اگر فضیلت منحصر باعمال ہے تو ظاہر ہے کہ ایک خندق کی لڑائی حضرت علی مرتضے ع کی تمام امت محمدی کے

اعمال سے جو وہ قیامت تک کرینگے افضل ہے ثبوت اسکا اسی رسالہ مین عنقریب آتا ہے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا امت محمدی مین داخل ہونا خود مولویصاحب نے انھین جوابات مین قبول کر لیا ہے اب رہا یہ امر کہ میانجیو کا خلیفہ سے وہی لڑکا ہوگا جو اوسکا شاگرد رشید ہوتا ہے ہم بھی اسکو تسلیم کرتے ہین مگر یہ کہتے ہین کہ لڑکے تو بقول مولوی صاحب بے وقوف ہوتے ہین اونکی تشخیص کا تو کیا اعتبار ہے اسلیئے لڑکون کے رشد و افضیلت کی تشخیص استاد کو کرنی چاہیئے یہ قاعدہ نہین ہے کہ اوستاد کے خلاف مرضی آپس مین لڑکے کسیکو چھانٹ کر اپنا خلیفہ کر لین، ہمنے انوار الہدیٰ مین بھی یہ مثال لکھی ہے کہ لڑکے اپنے اعتبار سے مکتب کا خلیفہ مقرر نہین کر سکتے ہان یہ تو ہوتا ہے کہ کھیل کود مین سب لڑکے جمع ہو کر ایک کو کوتوال یا بادشاہ بناتے ہین کوئی سپاہی بنتا ہے کوئی بادشاہ کا وزیر بنتا ہے لیکن جب اوستاد کے روبرو اسکا حال ظاہر ہوتا ہے تو وہ کوتوالی اور بادشاہت برے رستہ نکلتی ہے اتنی جوتیان پڑتی ہین کہ سر پیلا ہو جاتا ہے پس ایسا ہی حال بقول مولوی صاحب خلفاء ثلثہ کا ہوا کہ بلا مرضی میانجیون کے لڑکون نے کھیل مین اونکو بادشاہ بنایا ایک صاحب وزیر ہو گئے دوسرے صاحب سپہ سالار بنگئے لیکن جب رسول خدا صلعم کے پاس پہونچینگی تو بیشک ویسے ہی سزا پاوینگے جو ایسے بد ذات لڑکے پایا کرتے ہین الغرض مولوی صاحب نے اس بڑے اہتمام سے جسطرح کوئی کسی بڑے تحفہ کو صندوق مین سے صندوقچہ مین اور صندوقچہ مین سے ڈبا اور ڈبہ مین سے ڈبیا مین اور اوس مین سے کمخواب کی اور زربفت کے تہہ در تہہ غلاف کھول کر نکالتا ہے تا کہ دیکھنے والون کو شوق زیادہ ہووے اس تحفہ نادر یعنی خلافت کو نکالا اور بالکل ایسے نقل کیے کہ جیسے نقال یا مسخرے لوگ براہ تمسخر کسی ذلیل اور کثیف شے کو تہہ در تہہ بہت غلافون اور صندوق

اور صندوقچون مین رکھ کر ہنسی کے لیئے دکھلاتے ہین اسقدر اہتمام اور تاکیدات
اور اصرار کے بعد یہ نص ظاہر فرمائے کہ خلیفہ کا افضل الناس ہونا افضل ہے
مگر یہ نہ کھلا کہ مولوی صاحب نے نعوذ باللہ مثل خداوند صندوق متعلق دعوے
خدائی کر کے اس قول کو نص قرآنی قرار دیا ہے یا مثل مشمشن نام رسل کی طرح دعوے
رسالت کر کے اپنے قول کو حدیث تصور کیا ہے لیکن ہم اس مین بھی مولویصاحب کو
مات دے چکے اور ثابت کر چکے کہ بعد النبی افضل الناس علی مرتضے علیہ السلام تھے
ابوبکر رض تو مثل ہمارے تمہارے ایک امتی لوگ تھے اونکو افضل الناس ہونے سے کیا
علاقہ مگر مولوی صاحب نے اس اپنے لغو بیان کو ایسے ہی دلائل سے آیندہ ثابت
کیا ہے جسکو ہم انشاء اللہ تعالے تار عنکبوت کی طرح اپنے بار قلم کے تھپیڑے سے
تار تار کیئے دیتے ہین قال سو حضرت ابوبکر صدیق رض کا افضل ہونا دو طرح سے
ثابت ہوتا ہے اور تنگی وقت اور تقاضا جواب نہو تو شاید ہم اور بھی عرض
کرنے یہ آپ دو ہی باتون پر ٹلتے ہین اقول تین ماہ کے عرصہ تک رات دن
سر مارا اور اب بھی تنگی وقت اور تقاضائے جواب کے شکایت ہے ذرا انصاف
پسند لوگ غور کرین کہ اگر مولوی صاحب کسی دوسرے مخالف مذہب کے
کتب سے اثبات افضلیت کرنا چاہیئے تو کیا تیہر ڈالتے اپنی مذہب کے کتابون سے
اسقدر عرصہ مین آپنے مسلمہ عام مسئلہ کو ثابت نکر سکے اور تنگی وقت کو بہانہ جان
بیٹھے مین آمد پکڑا مین سچ عرض کرتا ہون کہ کتاب انوار الہدی مین فی البدیہہ
ایک سو کئی طرح پر بروایات صحیحہ اہل سنت وجماعت مین نے فضیلت جناب
امیر علیہ السلام کو بمقابلہ صحابہ ثابت کیا ہے اور سب روایات ایسے مستند اور
معتبر ہین کہ اہل سنت کو موقع دم زدنی نہین ملسکتا بوجہ خوف طوالت ونکو
اس موقع پر درج نہین کر سکتا قال ایک تو بشہادت آیہ ان اکرمکم عند اللہ

الاتقاء سب مین افضل وہ ہے جو سب مین زیادہ متقی ہے پھر سورہ واللیل مین حضرت ابوبکر صدیق رضہ کے شان مین آپ ہی ارشاد فرماتے ہین وسیجنبہا الاتقی الذی یؤتی مالہ یتزکی جسکے معنی ہین کہ بچایا جاوے گا بھڑکی ہوئی آگ سے وہ شخص جو بڑا متقی ہے کون جو اپنے مال کو پاک ہونے کے لیئے دیتا ہے کیسکا احسان کا بدلہ نہین یعنے حضرت بلال کا ذکر آزاد کرنا محض للہ فی اللہ خدا کے لیئے ہے حضرت بلال کے کسی احسان کا بدلہ نہین تطویل سے ڈرتا ہون ورنہ مین بہت کچھ ابھی انشاء اللہ آپکی خدمت مین عرض کرتا پر کیا کرون ادہر موانع اودہر آپ فقط اتنا ہی پوچھتے ہین کوئی حدیث ہو تو بتلاو سو مین نے آیت بتلائی الخ اقول تمہید بے محل ہے یہ موقع بھی خالی نرہا ماشاء اللہ ہزلیات زٹلیات امثال بے موقع قصص بے محل مین تطویل کا خوف نہوا احکام ونصوص مین آپکو تطویل کا خوف ہوا خیر بھڑکتے اور جلتے ہوئے آگ کے اندر سے اسوقت آپنے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خوب نکالا مگر یہ معلوم نہوا کہ وہ کس قصور مین اوس بھڑکتی ہوئی آگ کے اندر ڈالے گئے ہین اونکے احسان مین کچھ شک نہین آپنے تو مین کے معنی بھی اونکے خاطر سے چورالیئے تھے اور ٹھیک ترجمہ یہ نہین لکھا تھا کہ بہت جلد الگ کیا جاویگا جو دلالت کرتا ہے دوزخی کے لیئے سبحان اللہ خلف الصدق ہون تو ایسے ہون اس موقع پر مجھ کو ایک ایسے ہی احمق ملا کی نقل یاد آئی کہ وہ خوش نویس تھے اور قرآن لکھا کرتے تھے کسینے امراؤ مین سے قرآن لکھنے کو اونسے فرمایش کی مگر جب وہ قرآن لکھکر لائے تو یہ بھی فرمایا کہ اس قرآن مین مین نے یہ التزام بھی کیا ہے کہ شیطان اور دیگر کفار کے نام کو مین نے اس متبرک کلام مین درج کرنا پسند نہین کیا بلکہ جہان کہین شیطان اور دیگر فرعون وغیرہ کا نام تھا بجائے اونکے کہین آپکا نام کہین اپنا نام درج کر دیا ہے امیر صاحب ایسے قرآن کو لیکر بہت خوش ہوئے ہونگے ویسے ہی غالبا حضرت ابوبکر صدیق رضہ بھی

ایسے خلاف الرشید کی کارروائی پر نہایت درجہ خوش ہوی ہونگے ہی سے تو کہتا تھا کہ ملاؤنکی عقل اڑکے لیجاتے ہین صرف لفظ اتقی پر فریفتہ ہو کر بے سوچے سمجھے تحریر کر دیا اب اگر سیاق سورہ واللیل پر غور کیا جاتا ہے تو یہ آیات عام ہین اور نیک و بد کی جزا و سزا کا بیان ہے یہ آیات اسطرح پر نازل ہین ان سعیکم لشتی فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنے فسنیسرہ للیسری واما من بخل واستغنی وکذب بالحسنے فسنیسرہ للعسری بدرستی کہ جزاے سعی تمہارے کے تمہارے اعمال و کردار مین مختلف ہے یعنے نیکی کی جزا ثواب ہی اور بدی کی سزا عذاب ہے پس جس کسی نے راہ خدا مین اپنا مال دیا اور خدا سے ڈرا یا شرک و کبائر سے پرہیزگار رہے کی اور تصدیق کے کلمہ نیکو تر یعنے لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کے پس بہت جلد ہم اوسکو آسانی دینگے اور جس کسی نے کہ بخل کیا خدا کی راہ مین دینے سے اور لا پروائی برتی خدا کی راہ مین اور کلمہ نیک کی تکذیب کے تو ہم جاری اوسکے لیے سختی اور دشواری مہیا کرینگے وما یغنی عنہ مالہ اذا تردی ان علینا للھدی بہ تحقیق کہ ہمارا ہی کام ہے کہ نیک و بد بتلا دین یعنے یہ اچھا کام ہے اوسکو کرو اور یہ برا کام ہے اسکو مت کرو ہمارا کام یہ ہدایت کر دینے کلہے وان لنا للاخرۃ والاولے اور بہ تحقیق دنیا و آخرت ہماری ہی ہے جسکو ہم چاہین دیوین فانذرتکم نارا تلظی پس آتش شعلہ زن سے تمکو ڈراتے ہین لا یصلیھا الا الاشقے اوس آتش جہنم مین ہمیشہ کے لیئے بڑا شقی رہے گا وسیجنبھا الاتقی الذی یوتی مالہ یتزکے اور بہت جلدی دور کر دیا جاوے گا اوس آتش شعلہ زن سے وہ بڑا متقی جو اپنا مال پاک ہونے کے لیئے دیتا ہے اور اصل اس سورہ مین سخاوت کا ثواب اور بخل کا عذاب مذکور ہوا ہے کسی خاص شخص کے لیئے نازل نہوی فاما من اعطی واما من بخل دو شاہد عادل اس امر پر موجود ہین کوئی سخاوت کرے کوئی

بخیلی کرے اس سورت کی مصداق ہے یعنے مفسران اہل سنت نے اس سورہ کو
شان مین ابو بکر صدیق رضہ کے لکھا ہے مگر یہ اونکا گمان ہے براہ حماقت ہے
شاید بے وقوفون نے صدق کے لفظ پر اور صدیق نام پر دہوکہ کہا کر لکھدیا ہے
اونکو سیاق عبارت پر نظر کرنا لازم تھا اور غالبًا منشاے آیت محولہ مولوی صاحب کا
یہ ہے کہ جو شخص سخی ہے اور خدا کی راہ مین مال اپنا بدل واحسان کے دیتا ہے خواہ
وہ مسلمان بھی نہو تاہم آتش سوزان یعنے دوزخ سے نکال لیا جائے گا اور بخیل
دوام کے لیئے دوزخ مین رہے گا چنانچہ اکثر احادیث نبوی بھی اس امر مین وارد
ہین اور جبکہ دوزخ سے جلدی نکال لیا آیت مین صاف درج ہے تو اسکے سوا اور
مطلب نہین ہوسکتا دیکھو اہل ایمان کے جود وسخا کا جہان کہین مذکور ہے
وہان کیسے کیسے شرح اور تفصیل کے ساتھ وعدہ بہشت درج ہے سورہ ہل اتی کو
ملاخطہ فرمائیے کہ جناب علی مرتضے علیہ السلام کے سخاوت کے عیوض مین خدا تعالے
کیسے کیسے جنت اور حریر اور چشمہ ہاے بہشتی اور قندیل اور آراستگی مکانات کا
جو اوس سخاوت کے عیوض مین عطا کیئے گئے ہین خداے تعالے فرماتا ہے خیر
ہمکو اس سے کیا مطلب ہے اگر ہم اس امر کو فرض بھی کرلین کہ آیت حضرت ابو بکر رضہ
کے شان مین نازل ہوئی تو بھی مفید خلافت نہین ہے کیونکہ اس آیت سے تو مولوی صاحب
کا فقط یہی منشا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق کو بڑا متقی قرار دین اور بوجہ اتقی ہونیکے
بشہادت آیہ ثانی بزرگ قرار دین کیونکہ اللہ کے نزدیک بزرگی اتقا سے بھی ہے
اور بیشک یہ بات سچ ہے کہ جو شخص سب سے زیادہ متقی ہے وہ ہی سب سے زیادہ
بزرگ ہے اور اگر ہم بھی اس آیت کے ذریعہ سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بڑا
متقی فرض کرلین تو بھی خلافت اپنے مرکز پر قرار پاتی ہے یعنے اس دلیل سے
بھی حضرت علی مرتضے ع ہی خلیفہ برحق قرار ہین دیکھو شاہ ولی اللہ کے کتاب

ازالۃ الخفا مین جسکے مطالعہ کی ہدایت مولوی صاحب نے عاصی کو ہی رسالہ مین جابات فرمائے ہے یہ حدیث درج ہے کہ اخراج الحاکم فی المستدرک عن عبد اللہ بن سعد بن زرارہ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم اوحی الی فی علی ثلث انہ سید المومنین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین ازالۃ الخفا صفحہ ۲۶۳ مقصد دوم مطبوعہ مطبع صدیقی بریلی باہتمام مولوی محمد احسن برادر مولوی محمد قاسم مجیب اب فرمائے اگر ابو بکر صدیق متقی اور اتقی ہین تو جناب علی مرتضے ع اونکے بھی امام اور سردار ہین اگر اورون نے حضرت علی مرتضے ع کے خلافت وامامت سے تخلف کیا تو ایسے گنہگار نہین ہوے جیسے حضرت ابو بکر گنہگار ہوئے کیونکہ اگر یہ متقی تھے تو خدائے تعالے اور رسول اللہ صلعم نے بالتخصیص انکا سردار اور امام علی مرتضے ع کو مقرر کیا تھا اگر ان بیچارہ کو عوام مین رہنے دیتے اور متقی پن کا لالچ نکرتے تو اینز بحالت تخلف زیادہ حجت قایم نہوتی اور لوگ تو یہ کہہ کر شاید تخفیف عذاب کے مستحق ہو جاوین کہ ہم تو متقی نہین لیکن آپ فرمائے کہ حضرت ابو بکر رض کیا کہکر بچینگے اور بالفرض وہ قیامت کے دن متقی ہونے سے انکار بھی کرین تو مولوی محمد قاسم صاحب گواہ بھی پیدا ہو گئے ہین مولوی صاحب نے متقی بنا کر اور غارت کیا جہان ایسے دوست ہون تو پھر دشمنو کیا حاجت ہے دیکھو شیعہ حضرت ابو بکر رض کے دانا دشمن تھے کہ اونکو اس بڑے مخمصہ سے بچائے تھے اور آپ نادان اور کم عقل اونکے دوست ہین آپنے اونکو متقی بنا کر سخت جواب دہی مین پھنسا دیا اب تو فرماؤ مولوی صاحب کہ شیعہ عقلمند رہے یا آپ خیر اب اس ملامت سے کیا فائدہ ہے لیکن آپکے اور اونکے دیگر دریات اور معتقدونکی خدمت مین یہ عرض ہے کہ آپکو اس معاملہ مین محض طرفداری اور جنبہ داری صحابہ ثلثہ کی اور عداوت اہل بیت نبوی کی ہے یا انصاف کو بھی آپکے مذہب و عقیدہ مین

کچھ دخل ہے اگر انصاف کو آپ پسند کرتے ہین تو یہ خیال نفرماوین کہ مین ایسا بڑا
عالم و فاضل ہون اور مجھ کو اس امر مین مغالطہ ہوا اور بوجہ شرمندگی اور حیا کے اب کچھ
بھی اپنے بات کی پیروی یہ خیال تو محض فضول ہے دیکھو شیطان آپسے بھی زیادہ
عالم و فاضل تھا مگر اوسکی رائے کیسی غلطی پر نکلے کہ جسکے وجہ سے وہ رانده درگاه
ہوگیا پس اب یہ خیال کرنا تو دخل تکبر و غرور ہے کہ ایک محض ناخوانده شخص نے
ہمکو راستہ بتلایا ہے ہم اوسپر نہ چلین اور یہ بھی بیجا ہے کہ ہمکو لوگ کیا کہینگے دیکھو کوئی
کسی کے قبر مین نہ سووے گا اب آپکو ضرور حق کی طرف رجوع ہونا چاہیئے اسکا مضائقہ
نہین انسان سے خطا واقع ہوتی ہے آپنے بیشک اسی آیت پر لحاظ کرکے حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بڑا متقی سمجھہ لیا تھا اور واقعی یہ قرینہ آپکے سمجھنے کا بیجا نہ تھا کہ
جو شخص بڑا متقی ہے وہ ہے خلیفہ رسول اللہ ہونے کے لیاقت رکھتا ہے مگر جبکہ آپکو
یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالے نے رسول اللہ صلعم پر یہ وحی نازل فرمائی ہے کہ علی مرتضےٰ ع
سب متقی لوگون کے امام اور سردار ہین تو پھر اب آپکو تخلف کرنا کسیطرح مناسب
نہین ہے ضرور حضرت علی مرتضےٰ ع کو بعد رسول اللہ صلعم کے بلا فصل خلیفہ سمجھو اگر
میرے لکھے کا آپکو یقین نہ آوے تو آپ اپنے قرآن ثانی ازالۃ الخفا کو دیکھہ لو مین نے
اسلیئے صفحہ تک کا حوالہ لکھدیا ہے ادہوری میان ایک شبہہ اور بھی پڑ سکتا ہے
دیکھو کسی رافضی کے مطبع مین تو یہ کتاب نہین چھپی شاید رافضیون نے یہ حدیث
داخل کردی ہو مگر ہائے افسوس یہ حجت بھی حل نہین ہوسکتی مولوی صدیق حسین خانصاحب
سے دہلی کے چھپوائے ہوئے خود مولوی صاحب کے بھائی صاحب محب
تبلیث کے چھپائے ہوئے اور صحیح کی ہوئی کتاب کا مین نے حوالہ دیا ہے اب انصاف
مقتضی اس امر کا ہے کہ جو امر بوجہ ناواقفیت آپکے ذہن نشین ہو رہا تھا جب وہ رفع
ہوگیا ہے اور حق بات کھل گئی ہے اور خود آپکی ہی دلائل سے خلافت بلا فصل حضرت

علی مرتضی ع کے ثابت ہو گئے ہے اور یہ امر ظاہر ہو گیا ہے کہ حضرت علی مرتضی ع امام ہین اور ابوبکر صدیق رض ماموم ہین تو پھر اب آپکو اپنے عقیدہ باطلہ سے ضرور توبہ کرنی چاہیے مگر ہمکو مولوی صاحب سے تو امید انصاف نہین ہے لیکن جن لوگونکے ارواح نے بروز ازل قالوبلی کہا ہے اونسے التماس انصاف ہے **قال** دوسری آیت جو صدیق اکبر کی فضیلت پر دلالت کرے وہ یہ ہے کہ الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ ھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لاتحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ علیہ واید ہ بجنود لم تروھا وجعل کلمۃ الذین کفروا السفلی وکلمۃ اللہ ھی العلیا حاصل یہ ہے کہ اگر تم ہمارے رسول صلعم کی مدد نہ کروگے تو کیا ہوگا اللہ نے اوسیوقت مین اوسکی مدد کی ہے جسوقت اوسکو کافرون نے نکال دیا تھا جس حالت مین کہ ایک وہ تھا اور ایک اوسکے ساتھ مین یا فقط اور تھا جبکہ وہ دونون غار مین تھے جبکہ وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ تو غمگین مت ہو اللہ ہمارے ساتھ ہے پھر اللہ نے اپنے تسلی نازل فرمائی اور ایسے لشکرون سے تائید فرمائی جو تمنے نہین دیکھے اور اللہ نے کافرون کی بات نیچے کر دی اور اللہ کا ہی بول بالا ہے اس مین دیکھے حقائق ودقائق تو بہت ہین پر غرض مختصر یہ ہے کہ ان اللہ معنا فرمایا ان اللہ معی ومعک نفرمایا اس سے صاف ظاہر ہے پر آنکھین نہون تو کیا کیجیے کہ جسطرح کی معیت خدا کی رسول اللہ صلعم کے ساتھ تھی اوسیطرح کے حضرت ابوبکر رض کے ساتھ تھے ان اگر دو لفظ ہوتے تو یہ بھی احتمال تھا کہ یہ اور قسم ہے اس صورت مین بجز اسکے ممکن نہین کہ رسول اللہ صلعم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مقام برابر ہو یا اوپر نیچے سو بہر حال فاصلہ کی گنجایش نہین سو برابری تو ممکن نہین ہے یہی ہوگا کہ رسول اللہ صلعم کی سرحد سفلی اور صدیق اکبر رض کی سرحد اعلے دونون سطے

ہوے ہون سو ظاہر ہے کہ اسی صورت مین حضرت ابو بکر رض کا رتبہ امتیون سے
بلند ہوگا اقول افسوس ہے کہ مولوی صاحب نے یہ آیت بھی ایسی تلاش کر کے
لکھی ہے کہ جس سے کمال مذمت اور برائی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی
ثابت ہوتی ہے ذرا اہل انصاف غور کرین کہ اول تو یہ آیت سورہ توبہ مین جسکو
سورہ برات کہتے ہین نازل ہے کہ بوجہ غضب الٰہی بسم اللہ الرحمن الرحیم تک اوسمین
نازل نہین دوسرے اوپر سے سیاق عبارت کو ملاحظہ کیجیے کہ خداوند کریم ضعیف الایمان
لوگون سے مخاطب ہوکر فرماتا ہے کہ اگر تم ہمارے رسول اللہ صلعم کی مدد نکروگے تو
تمہارے امداد کا محتاج نہین ہے ہمنے اوسکو ایسے مقامات پر مدد دی ہے دیکھو جبکہ ہمارا
رسول صلعم اکیلا فقط ایک آدمی اوسکے ساتھ غار مین تھا اور وہ ساتھی بھی دلیر و بہادر
نہ تھا بلکہ نہایت بزدلہ کہ ڈہارین مار کر روتا تھا اگر براہ انصاف دیکھا جاے تو
ہمراہی کی معاونت اوسوقت یہ تھی کہ اگر خدانخواستہ جناب رسول خدا صلعم کی طبیعت
مبارک پر کسی طرحکا ہراس پیدا ہوتا تو وہ ساتھی ہمت بندھواتا تسکین دیتا یہ کہتا
کہ آپ مطلق نہ گھبراوین جب تک میرے دم مین دم ہے آپ پر آنچ نہ آنے دونگا
پہلے مین اپنی جان فدا کرونگا مگر برخلاف اسکے وہ ساتھی اور روتا تھا اور دیکھو ہمارا
رسول صلعم اوسکو تشفی دیتا تھا اور کہتا تھا کہ تو مت غمگین ہو خدا ہمارے ساتھ ہے تو یہ بات
کیون تھی اسلیے کہ ہمنے اپنی تسلی اپنے رسول صلعم پر نازل کی تھی پس دیکھو تم لوگ کہ جیسا
اوس ہمراہی غار نے امداد رسول صلعم کو ترک کیا اور خود ہی رسول اللہ صلعم سے
طالب امداد ہوا ایسا ہی اگر تم بھی اوسکی مدد نکروگے تو کوئی مضرت خدا کو نہین پہونچیگی
مولوی صاحب نے مطلب آیات پر مطلق لحاظ نکر کے لفظ ان اللہ معنا پر فریفتہ ہوکر
اس آیت کو حجت فضیلت مین لکھدیا لیکن اس آیت سے قطعی معیت خدا بسبب حضرت
ابو بکر رض ثابت نہین ہے یہ ترجمہ مولوی صاحب نے غلط کیا ہے اور لوگونکو دہوکہ

دیا ہے کہ اللہ ہم دونون کے ساتھ ہے معنا بصیغۂ متکلم مع الغیر ہے دو کے معنی مین نہین ہے ہزارون ہمراہیون پر بھی اسیکا اطلاق ہوسکتا ہے اور یہ صرف محاورہ بول چال کا ہے ورنہ ہرگز اسکا منشا نہین ہے کہ ہمراہی کے ساتھ بھی معیت خدا تھی کیونکہ اگر اونکے ساتھ بھی اسی طرح خدا ہوتا جیسے رسول اللہ صلعم کے ساتھ تھا تو کب ممکن تھا کہ حضرت ابوبکر اوسوقت گریہ وزاری کرتے اور رسول خدا صلعم اطمینان فرماتے نہین دونون کی کیفیت یکسان ہوتی اور نزول سکینہ کے ضمیر بھی واحد نہوتی بلکہ علیہ کی جگہہ علیہما ہوتا معیت خدا کا حضرت رسول خدا صلعم پر تو یہ اثر نہ کہ خود گھبراوین نہ اور کو مضطرب ہونے دین اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر اوسی معیت کے یہ تاثیر کہ ڈہارین مار مار کر رووین کسی صاحب عقل کی سمجھہ مین آنے کے قابل نہین ہے اور اوسپر غضب یہ ہے کہ مولوی صاحب شیخی ہین اگر معیت خدا بھی ایک ہی درجہ کے قرار دی گئی اس سے تو وہ ہی بہتر تھا کہ معی و معک جدا جدا دو لفظ ہوتے اگر یہ امر تسلیم کر لیا جاوے کہ حضرت ابوبکر رض کے ساتھ بھی ویسے ہی معیت خدا تھی لیکن اونھون نے اوس معیت پر اعتبار نکیا اور مطمئن نہوے تو یہ منافی ایمان ہے اور کچھ بعید نہین ہے کہ مولوی صاحب نے اسی لیئے درجہ معیت یکسان قرار دیا ہے مولوی صاحب بھی عجب محب صحابہ ہین دشمنون سے بھی زیادہ ہین یہ بھی شکر کا مقام ہے کہ آپ محب اہل بیت نہوے اب ہم ایک عام مثال مین مولوی صاحب کی تسکین کیئے دیتے ہین کہ ہم لوگون کا بھی روزمرہ محاورہ ہے کہ اکثر بصیغۂ متکلم مع الغیر گفتگو کرتے ہین اور خصوصًا ایسے مواقع پر ضرور بولا جاتا ہے تمثیل فرض کیجے کہ ایک شخص بہادر شہسوار جرار کرار پانچون ہتھیارون سے آراستہ مسافرت مین چلا جاتا ہے اور ایک جولاہا ڈرپوک کم ہمت بزدلا نامرد ہیجڑا بھی اوسکے ساتھ ہمسفر ہے کسی منزل کی راہ مین سنا گیا کہ ڈاکو لوگ راستہ مین لوٹتے ہین جب اوس مقام کے

قریب پہونچے تو حالانکہ ابھی کوئی ڈاکو یا چور نظر نہین پڑا لیکن وہ نامرد جولاہا غل
مچا مچا کر واویلا کرنے لگا ہائی مارڈالا ہائی لوٹ لیا پس وہ بہادر سوار اوس جولاہا غل
مچانے والے کم ہمت سے کہتا ہے کہ تو کیون مرا جاتا ہے ہمارے ساتھ ہتیار ہین
پس خوب سمجھ لو کہ وہ ہتھیار در حقیقت کسکے پاس ہین اور مجازاً اون ہتھیارون کے
معیت کا اطلاق کس کس پر ہوسکتا ہے اگرچہ بطریق مجاز اسلحہ کی معیت کا اطلاق
اوس جولاہہ پر بھی ہوسکتا ہے لیکن اوس بہادر کی کمر سے کھل کر جولاہہ صاحب کی کمر
تلوار نہین بندہ جاوے گی اب رہا یہ امر کہ اعتبار اور اطمینان اون اسلحہ سے کسکو ہوگا
یہ امر ظاہر ہے کہ جسکے پاس ہتھیار ہین اور جو اونکے استعمال کرنے کا طریق جانتا ہے
وہی اوس پر مطمئن ہوگا جولاہہ غریب سے ہر چند کہو کہ یہ تلوار ایسی کاٹ کرتی ہے اور
اور یون فوراً سر قلم کردیتی ہے لیکن چونکہ اوس مین استعداد استعمال اسلحہ کی نہین ہے
اسلیئے اوسکو کبھی اطمینان نہوگا اور نہ کبھی اوسکو ہمت بندھے گی بلکہ جہان تک ممکن ہوگا
اوس بہادر کی ہمت مین بھی خلل ڈالیگا پس ایسا ہی اگر مجازاً اطلاق معیت خدا کا
حضرت ابوبکر رضی کی نسبت بھی قرار دیدو تو کچھ کارآمد نہین ہے بالکل ایسا ہی اطلاق ہے
کہ جیسا وہ بہادر سپاہی بنظر مزید اطمینان جولاہہ کے اپنی کمر سے تلوار کھول کر جولاہہ کی
کمر سے باندہ دے تو کچھ بھی جولاہہ کی ہمت و جرات مین بیشی نہوگی علاوہ اسکے
معلوم ہوتا ہے کہ جناب رسول خدا صلعم کا محاورہ تھا کہ بصیغہ متکلم مع الغیر بولتے
تھے دیکھو حدیث قدسی کہ معراج مین رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ السلام علینا
وعلی عباد اللہ الصالحین اور محققان اہل سنت کا یہ قول ہے کہ علینا مین گنہگاران
امت مضمر ہین اور اس معیت مین چندان فخر بھی نہین ہے کیونکہ قرآن شریف مین
اکثر مقامات پر خاین اور گنہگاران کے نسبت بھی یہ ارشاد ہوا ہے کہ واللہ معہم پھر
اسمین کیا فوقیت ہے چنانچہ سورہ نسا مین گنہگاران و خائنان کی نسبت خدا تعالے

فرماتا ہے یستخفون من الناس ولا یستخفون من اللہ وھو معھم جواب
فرماے کہ جب معیت خدا ایسے گنہگارون کے ساتھ بھی تھے پھر کونسا فخر و
نازش کا مقام ہے خدا سبکے ساتھ ہے اثر معیت اونھین پر ہوتا ہے جو اوسپر
بھروسا رکھتے ہین دیکھیے اگر حضرت ابو بکر رض کو بھی معیت خدا پر بھروسا ہوتا
تو وہ ہرگز واویلا نکرتے اور رسول خدا صلعم کو جتلانے کی بھی ضرورت ہوتی
مطلب اس فرمانے سے رسول خدا صلعم کا یہ تھا کہ مین بحکم خدا ہجرت کرتا ہون
ہرحال مین خدا میرے ساتھ ہے تو کیون گھبراتا اور غمگین ہوتا ہے پس یہ معیت
کسیطرح موید قول مولوی صاحب نہین ہے **قال** یہ دونون آیتین تھین اب
حدیث کیجیے پھر پہلے سن لیجیے کہ کلام اللہ یا حدیث مین یہ کہین نہین کہ مان باپ کی
جوتیان مت مارو ہان یہ ہے لاتقل لھما اف ولا تنھرھما یعنے باپ کے روبرو
اف بھی مت کرو اور جھڑکو بھی مت مگر ہر عاقل اتنی بات سے سمجھ جاتا ہے کہ جوتیان
مارنے بدرجہ اولے منع ہے ہان دینداران شیعہ بوجہ کم عقلی کچھ متامل ہون
تو ہون مگر ہم جانتے ہین وہ بھی نہ ہون گے ایسا ہی کیا عقل کا قحط پڑ گیا
اقول یہ ہر آیت وحدیث کے بعد تمہید غضب ہوتی ہے مولوی صاحب آپکے
کلام مین اثر کیا خاک ہو جس نص یا حکم کو بیان کرتے ہو پہلے آپ ہی اوس سے
بدگمان ہو جاتے ہو یہ دلیل تو آپکی عقلمندی کی نہین ہے کہ خود ہی بیان کر نیسے
پہلے شک ظاہر کرتے جاتے ہو اور خود ہی یہ بھی سمجھی ہو کہ شاید دوسرا اس
بھید کو نہین سمجھے گا فرمائیے تو جب آپ ہی خود قبول کرتے جاتے ہو کہ یہ دلایل ہمارے
لغو اور محض تاویلی بات ہین پھر خصم کے روبرو ایسی لچر بات کب قابل پذیرائی
ہو سکتی ہے جسکو تم خود پوچ و لچر سمجھے ہوا وسکو مخالف کیسے قبول کرے گا بھلا
جب تک آیت وحدیث مین صاف صاف کوئی امر موجود نہ ہو اوسوقت تک اوسکی

متابعت کیسی واجب ہو سکتی ہے اس تقریر سے آپکے یہ معلوم ہو گیا کہ حضرت ابوبکرؓ
کا نام لیکر خلافت کے لیئے کوئی حکم نہین ہے پھر تاویلات بیان کرنے سے کیا فایدہ
یہ بندہ عرض کرتا ہے کہ قرآن وحدیث مین اگر خلافت کا نام نہوتا اور پھر آپ ایسا
فرماتے تو تاویلات بھی آپکی سماعت کے قابل ہوتین دیکھیے احادیث مین کیا صاف
حکم حضرت علی مرتضےؑ کے خلافت کا ہے کہ فرمایا رسول صلعم نے کہ علے
میرے بعد تم لوگون کا سردار ہے دوسرے موقع پر وھو ولی کل مومن
ومومنة من بعدی کہ وہ ہر مومن ومومنہ کا سردار ہے اور امام ہی میرے بعد
اور پھر ایک موقع پر فرماتے ہین انا سید ولد ادم وعلی سید العرب یعنے مین
سردار اولاد آدم ہون اور علی سردار عرب ہے اور پھر ایک موقع پر
وارد ہی قول علی مرتضےؑ کا رسول اللہ المنذر وانا الھادی پھر رسول خدا
صلعم فرماتے ہین وارثنا ابن عمی دون عمی پھر غزوہ تبوک کو جاتے ہوئے فرماتے
ہین انت منی بمنزلة ھارون من موسی الا انه لا نبی بعدی وانت
خلیفتی ووصی پھر فرمایا من کنت مولاه فعلے مولاه یعنے جسکا مین مولا ہون
اوسکا علی مولے ہے اور یہ حکم ایک بہت بڑے مجمع کو جمع کرکے سنایا گیا پھر حدیث
ثقلین کہ صاف صاف حکم پیروی کرنے کا صحابہ کو ہی کہ میرے بعد میرے اہلبیت
و قرآن کی پیروی کرنا جس مین حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہ بدرجہ اولےٰ مامور
اور مطیع وفرمان بردار اہل بیت قرار دیے گئے ہم لوگ تو بعد مین بھی اس حکم کے
تعمیل کرنے والے ہین لیکن اونکو تو مونھہ در مونھہ رسول خدا صلعم نے حکم سنایا
پھر یہ فرمان اھل بیتی کمثل سفینة نوح من رکبھا نجی ومن تخلف
عنھا غرق دیکھیے کیا صاف صاف احکام خلافت ہین اور واللہ آپ تو تطویل کا
بہانہ ہی کیا کرتے ہین مگر مین نے بخوف تطویل ہے اس موقع پر اختصار کردیا ورنہ

کتب معتبرہ اہل تسنن سے چودہ مرتبہ کا استخلاف علی مرتضیٰ ع کا ثابت کرچکا ہون
اور باقی احکام دالہ پر خلافت ولنصوص فضیلت کے کیئے سو لکھ چکا ہون اور
یہ سب انوار الہدے مین درج کرچکا ہون صفت ہشتم خلیفہ برحق کو دیکھ لیجیئے یہ
سب روایات زبانی یاد سے بیان کررہا ہے اگر انوار الہدے پیش نظر ہوتے تو
دو چار صفحہ اس مطلب کے نقل بھی کردیتا مگر آپنے باین ہمہ علم وفضل یہ دو آیتین
جو آج تک نہ کبھی خود مشار الیہ کو سوجھین نہ کسی عالم اہل تسنن نے انکو سند خلافت
گردانا تین منہی کی عرصہ مین سوچ سوچ کر ظاہر فرماتے ہین یہ آپکا ہی کام تھا
مگر افسوس یہ ہے کہ آپکے شیخ چلی کے سے خیالات کا بنا بنایا گھر امام المتقین کے گھر کے
نے برباد کردیا خیر اس قضیہ سے کیا مطلب ہے مین عرض کرتا ہون کہ کیا خلافت
ایسی شے ہے کہ اسکے لیئے صاف حکم کی حاجت ہو قاعدہ احکام وادیان کا یہ ہے
کہ اصول کے بابت حکم ہوتا ہے فروعات اوسکے اوسی پر متفرع ہو جایا کرتے ہین
اسلیئے کہ فروعات لا انتہا ہوا کرتے ہین اونکی گنجایش تحریر و تقریر کو نہین ہوسکتے
جو حکم در بارہ والدین آپنے لکھا ہے یہ اصولی حکم ہے اور اسکے فروع بے شمار
ہوتے ہین جیسے بقول آپکے مان باپ کے جوتیان مارنا گالیان دینا لاٹھیان مارنا
دہپ مارنا لات مارنا اینٹ مارنا پتھر مارنا وغیرہ لکوکہا بلکہ کرورہا اسکے فروعات ہین
بوجہ طوالت احکام سے متروک ہوا کرتے ہین اور اپنے اصل پر متفرع ہو جاتی ہین
یہ آپکی نادانی اور عدم واقفیت کا باعث ہے جو آپ خلافت کے حکم کو کیسی فرع
سمجھے ہو خلافت ہرگز کسی شے کے فرع نہین ہے بلکہ اسکے فروعات ہزارہا ہین
اگر یہ فرع بھی ہے تو نبوت کی ہے پس لامحالہ نبی پر اسکا خاص اور صاف حکم دینا
فرض ہے اگر قرآن مین صاف حکم ہووے تو اعتراض اس وجہ سے نہین ہوسکتا
کہ نبوت کی فرع ہے لیکن نبی پر اسکا حکم دینا فرض عین ہے اور یہ ہی وجہ ہے

کہ بار بار رسول اللہ صلعم نے صاف حکم خلافت و امامت کا نسبت علی مرتضےٰ کے دیا ہے
جس مین صاف لفظ امام سید خلیفہ رسول وصی رسول وارث رسول مولا مومنین ولی مومنین
ہادی مہدی وغیرہ مستعمل ہوے ہین بہلا جبکہ ایسے صاف صاف احکام دوسرونکے
لیئے موجود ہین تو آپکے ہر لیات و بیجر تاویلات کے دلایل کو کون معتبر کہہ سکتا ہے یہ
جو آپ بار بار شیعون پر نظر عنایت فرماتے ہین آپ اپنے ذہن مین خود عقلمند اور دنکو
بے وقوف سمجہتے ہین میرے نزدیک تو یہ آپکے بے وقوفی کی دلیل ہے چاہے کسی
عقلمند سے پوچھ لینا **قال** بہر حال ایساہی صدیق اکبر کی خلافت کو بھی سمجہے یعنے
قریب وفات حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدیق اکبر رض کو نماز کا
امام بنایا ہر عاقل نے پہچان لیا کہ جو دین کا امام وہ ہے دنیا کا امام یعنے خلیفہ
وقت وہی ہوگا کیونکہ شیعون کے طور پر تو سواے افضل و اشرف کسی اورکا امام
بنانا جایز ہی نہین اور سنیون کے نزدیک گو جائز ہے پر افضل یہی ہے کہ افضل
ہو تسپر اس اہتمام سے کہ کچھ اور لوگ اورون کے لیئے کہین اور آپ باصرار تمام
صدیق ہی کو نماز پڑہانے کو فرمائین **اقول** سبحان اللہ کجا خلافت کجا نماز پڑہانا اگر
ایسا ہی ہوتا تو عبد اللہ ابن ام مکتوم آپکے قول کے بموجب زیادہ تر مستحق خلافت ہوتا
آپ ماشاء اللہ علم مناظرہ سے بھی خوب واقف معلوم ہوتے ہین فرع سے اصل کو
ثابت کرنا چاہتے ہین مثلا مثلا ایک شئے بادشاہت ہے اور اوسکے فروعات
ملک و سپاہ و رعیت و دولت مال خزانہ وغیرہ ہین جب یہ سب فروعات ملک و سپاہ
و رعیت ایک شخص مین جمع ہون تب بادشاہ کہلائیگا اگر انمین سے ایک بھی موجود
نہو یا چند موجود ہون تو کسی طرح بادشاہت کا اطلاق اوسپر نہوگا جیسے مثلا زمیندار
لوگ رعیت رکھتے ہین محض وجود رعیت سے بادشاہ نہین کہلا سکتا یا کسی کے پاس
فقط روپیہ و دولت ہو تو وہ بادشاہ نہین ہے بلکہ ساہوکار یا سوداگر کہلاتا ہے

بڑے شہرون کے تاجر و ساہوکار اسوقت ایسے موجود ہین کہ بادشاہون کے خزانون سے زیادہ اونکے پاس خزانے ہین یہان تک کہ محض جسکے پاس سپاہ ہو وہ بھی بادشاہ نہین ہے بلکہ جمعدار افسر سپہ سالار وغیرہ کہلاتاہے یہ تو حماقت کی دلیل ہے کہ کسی شے فرعی سے اثبات اصول کیا جائے مگر ان سب دلائل و وجوہات سے قطع نظر کرکے کہتے ہین کہ یہ فقط رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تہمت لگائی گئی ہے ورنہ آپنے ہرگز حضرت ابوبکر رض کو نماز پڑہانے کا حکم نہین دیا ہم از قبل ثابت کرآئے اس امر کے اوسوقت کی کارروائی اور عمل درآمد پر گفتگو کرتے ہین دیکھو اس کارروائی بیش نمازی سے پیشتر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جیش اسامہ کی روانگی حکم دیچکے ہین اور حضرت ابوبکر صدیق رض اور حضرت عمر و عثمان رض وغیرہ کو بماتحتی اسامہ روانگی کا حکم دیچکے ہین اور باوجودے کہ آپ بیمار تھے مگر اوس حالت مین نشان اپنے ہاتھ سے بنایا اور سخت تاکید روانگی کے اور باوجودے کہ حضرت ابوبکر صدیق وغیرہ نے اس بات سے بہت برا مانا اور علی الاعلان رسول خدا سے شکایت کی کہ دیکھو ہم اکابر مہاجرین کو ایک چھوکری کے ماتحتی مین متعین کردیا اور جب یہ خبر رسول خدا صلعم کو پہونچی تو آپکو نہایت درجہ غصہ آیا اور بہت ہی رنجیدہ ہوئے اور منبر پر تشریف لیجاکر پھر تاکید فرمائی اور تاکید مین یہان تک اصرار کیا کہ یہ فرمایا لعن اللہ من تخلف عنہا اور تادم واپسین حکم روانگی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ملتوی نہین کیا گیا پھر ہم کیسے یقین کرین کہ جناب رسول خدا صلعم کو حضرت ابوبکر کا خلیفہ کرنا مدنظر تھا علاوہ اسکے ہم یہ کہتے ہین کہ اگر یہ امر صحیح ہوتا تو سقیفہ بنی ساعدہ مین اور بوقت حجت حضرت علی مرتضے ع کے کیون معاونان صدیقی اس حکم نماز کو ظاہر نکرتے لہذا یہ امر ضرور ہے کہ یہ روایت اہل تسنن کی ضعیف ہے اور ہمکو بھی اس روایت کے نسبت ایک عرصہ تک خلجان رہا مگر بعد مین جب اصل روایت کو

دیکھا اور یہ معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلعم نے کسی شخص کے لیئے نام لیکر نماز پڑہانے کو
نہین فرمایا تب اطمینان ہوی صرف یہ بات تھلی کہ جب رسول اللہ صلعم مین طاقت
مسجد مین تشریف لیجانے کی نرہی تب آپنے یہ فرمایا کہ کسی کو کہدو نماز پڑہادے راوی نے
حضرت عمر رض کو جو اوسیوقت سامنے اونکے آگئی تھی نماز پڑہانے کو کہدیا یہ حضرت اونچی
الصوت تھے اور بیماروں کو سخت آواز سے نفرت ہوا کرتی ہے آپ نے بوجہ ناگواری
طبع یہ فرمایا کہ اسکو نماز پڑہانے سے منع کردو کسی دوسرے سے کہدو کہ نماز پڑہاوے
چنانچہ حضرت پس پا ہو گئے اور حضرت ابو بکر رض نے نماز پڑہانی شروع کی حضرت عمر رض کو یہ گمان
ہوا کہ شاید رسول خدا صلعم نے کسی شخص کا نام لیکر نماز پڑہانے کا حکم دیا تھا اور اسنے
مجھے ذلیل کرانے کو کہدیا اس امر کی شکایت کی تو راوی نے اوسوقت خدا کی قسم کہا کر
یہ کہا کہ مجھے رسول اللہ صلعم نے کسی شخص کا نام لیکر نماز پڑہانے کو نہین فرمایا بلکہ عام
بات کہدی تھی کہ کسیکو کہدو کہ نماز پڑہادے سو تم مجھکو اول ملگئے اسلیئے مین نے
تمسے کہدیا چنانچہ مدارج النبوت مین شیخ عبد الحق محدث بصفحہ ۹۴۳ مطبوعہ نولکشور
لکھتے ہین و روایت است از زہرے کہ فرمودہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
عبد اللہ بن ربیعہ وملاقات کرد عمر ابن الخطاب رض را وگفت با دی بگذار نماز با مردم پس
گذارد عمر رض نماز با مردم و بود وی رضی اللہ عنہ جہیر الصوت پس شنید آن حضرت صلعم
آواز عمر را فرمود آیا ہست این آواز عمر گفتند بلے یارسول اللہ صلعم فرمود ابا دارد
خدا آنرا و مومنان باید کہ بگذارد ابو بکر رض کذا وکذ فی المنتقی و در روایتے آمدہ کہ
بلال رض اذان گفت برائے نماز در زمان مرض آن حضرت صلعم پس فرمود آن حضرت
صلعم مر عبد اللہ بن ربیعہ را بیرون آئی و بگو مر ابو بکر رض را کہ بگذارد نماز با مردم پس
بیرون آمد عبد اللہ و نیافت بر وزنگر عمر را جماعتے کہ نیست در ایشان ابو بکر پس
گفت یا عمر بگذار نماز با مردم پس چون تکبیر برآورد عمر و بود وے مردی سخت آواز

پس شنید آن حضرت ع آواز را پس فرمود آیا دارد خداے تعالے وا با دارند مسلمانان مگر آیا بکر را سه بار فرمود این کلمہ را و گفت عمر مر عبد اللہ ربیعہ را بد کاری کہ کردی تو من دانستم کہ آن حضرت صلعم امر کرد ترا کہ امر کنی مرا گفت عبد اللہ لا و اللہ امر نکرد مرا کہ امر کنم کسے را ہی یہ صنعت علماے اہل تسنن کی دیکھنی چاہیے کہ ذرا سے معاملہ کو پہاڑ بنا کر دکھلاتے ہین دنیا مین پر کا کبوتر بنانے کی نقل مشہور ہے مگر یہ لوگ بے پر کا کبوتر بناتے ہین روایت ثانی مین ملاحظہ فرمانا چاہیے کہ جو اصل راوی عبد اللہ بن ربیعہ ہے وہ تو قسم کھا کر یہ کہتا ہے کہ مجھکو ہرگز رسول خدا نے یہ حکم نہین دیا کہ فلان شخص سے نماز پڑہانے کو کہدے بلکہ عام بات کہی تھی اور راوی ما بعد ابو بکر کا نام لکھ رہا ہے ہمیشہ دروغ گویون کی یہ کیفیت ہوتی ہے الغرض روایات ہر دو مذہب اہل سنت و جماعت مین نہایت معتبر سمجھے جاتے ہین اوس مین صاف صاف موجود ہے کہ کسی کو نام لیکر نماز پڑہانے کو نہین کہا۔ دوسرے روایت سے بھی کہ قسمیہ انکار عبد اللہ بن ربیعہ کا ہے اسی روایت کی تائید ہوتی ہے پھر فرمایے کہ ایسا حکم جو مخصوص اونکے لیے اور بالقصد نہ تھا کب مفید خلافت ہو سکتا ہے یہ علماے اہل تسنن کی ہٹ دہرمی ہے کہ صاف صاف احکام خلافت مرتضوی کو مخفی کر کر ایسے ہزلیات کو توجیہات پیدا کر کے احکام خلافت مین شمار کرتے ہین ورنہ اہل انصاف غور فرماوین کہ نماز پڑہانے کو خلافت سے کیا علاقہ ہے خلافت تو رسالت کی نیابت ہے اور نماز پڑہانے والے خود رسول خدا کے زمانہ مین صدہا آدمی تھے مدینہ کے دیگر مساجد مین بھی پنجگانہ جماعتین ہوتی تھین بیرونجات مین سب جماعت کی بھی نماز پڑھتے تھے حضرت کی غیبت مین عبد اللہ ام مکتوم نماز پڑہایا کرتے تھے بلکہ خود حضرت نے ایک صحابی کے پیچھے نماز پڑھی ہے کبھی اس امر مین کسی قسم کا اصرار نہین ہوا اور خلافت رسول اللہ صلعم جو فے الواقع ایک قسم کی تبلیغ رسالت اور اونکے

کام کی شرکت ہے ہر کس وناکس کے متعلق نہین ہوسکتی دیکھو قصہ تبلیغ سورۂ
برأت مشہوری قصہ ہے خود حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مقابلہ مین ہے یہ امر
بروی وحی سماوی طی ہوچکا ہے کہ کار تبلیغ رسالت کو ابوبکر رض انجام نہین
دیسکتے بلکہ خود رسول اللہ صلعم انجام دین یا بغیبت اونکے حضرت علی مرتضے ع
انجام دین اور یہی وجہ سے حضرت ابوبکر رض اس کام سے معزول کیئے گئے اور
حضرت علی مرتضے ع انکو روانہ کیئے گئے نماز پڑہاتے ہین ان امور کی کچھ قید
نہین ہے اور کسطرح ہوسکتی تھی کہ ہر جگہہ رسول خدا صلعم ہی نماز پڑہاوین اگر فرض سے
بھی کر لیا جاوے کہ حضرت ابوبکر کو نماز پڑہاتے کا حکم دیا گیا تو اوس سے خلافت
کس طرح مراد ہوسکتی تھی اور جبکہ ایک مرتبہ بالاعلان حضرت ابوبکر نا قابل انصرام کار
تبلیغ رسالت قرار پاچکے اور حضرت علی مرتضے ع اوسپر متعین ہوچکے تو پھر کوئی ایسی
بات شبہہ پیدا ہونیکی بھی نہین ہوسکتی صرف ضد کی بات ہے اور جبکہ رسول خدا
صلعم کو اپنے وقت آخر مین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا مدینہ مین بھی رکھنا مد نظر
نہ تھا اور ہر وقت تاکید روانگی کے فرماتے تھے اور اس قصہ نماز کے بعد بھی وہ ہے
اصرار قائم تھا تو عجیب حماقت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا وسوسہ
بھی طبیعت مین آوے اور طرہ یہ ہے کہ موضوعی روایات نماز کے اویہ بی بی عائشہ
ہین اور بی بی حفصہ معاون ہین جنکے لیے خداے تعالے نظیر زوجہ نوح و زوجہ
لوط کے دیتا ہے اور اس نظیر مین بڑا نکتہ ہے وہ بی بیان بھی اسی طرح اپنے باپ
بھائیون کے کہنے مین تھین اور برخلاف انبیاء علیہ السلام کے اپنے قوم اور
رشتہ دارون سے سازش رکھتی تھین جیسے کہ ہمارے حضرت کی دونون بیبیان
عائشہ وحفصہ رکھتے تھین مگر افسوس یہ ہے کہ یہ موضوعی روایات سے بھی
اصلیت پیدا ہوجاتی ہے یعنے یہ امر تو ہر روایت سے ثابت ہے کہ حضرت عمر رض کو

نماز پڑہانے سے روکا گیا اور پھر اوسی سازش کی وجہ سے خود فرمائے حضرت
ابوبکر بغیر کہے سنے نماز پڑہانے کھڑے ہو گئے اور جبکہ آپکو کسنی اسکے اطلاع ہوی
تو آپ ہرگز ضبط نکرسکے اور باوجود کمال ضعف و نقاہت کے مجبور دو آدمیونکی
شانونکے اوپر ہاتھہ رکھہ کر مسجد مین تشریف لائے اور ابوبکر رضہ کا نماز پڑہانا
گوارا نفرمایا اور خود نماز پڑہائی اور عین نماز ہی مین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو
پیشنمازی سے معزول کیا۔ اس روایت مین کسی کو کلام نہین ہے پس ہم کہتے
ہین کہ اگر حضرت ابوبکر رضہ کو نماز پڑہانے کا حکم دیا تھا تو خود تکلیف فرمانیکی کیا حاجت
تھی اس سے صاف مترشح ہے کہ جب اول حضرت عمر رضہ کی آواز کان مین پڑی
جب بھی آپکو اونکا نماز پڑہانا ناگوار ہوا اور بعد مین جب حضرت ابوبکر رضہ کی آواز
آئی اوسوقت بھی آپکو مکروہ معلوم ہوئی اور سمجھے کہ اس مین کچھ سازش اور
بھید ہے اسلیئے خود تکلیف فرماکر مسجد مین گئے سازش وہی ہے کہ بی بی عائشہ نے
غفلت رسول خدا صلعم مین کہدیا کہ ابوبکر نماز پڑہاوین اور حفصہ نے اپنے باپکی
نسبت حکم دے دیا اسی پر تو رسول خدا صلعم نے فرمایا انکن صواحب یوسف
وان کیدکن عظیم اور یہ بھی اشارہ مولوی صاحب کے جواب مین ہے کہ پھر اور لوگ
اور لوگون کے لیئے کہین یہ بھی شان خدا ہے کہ حق نہین چھپتا اتفاقاً قلم
سے مولویصاحب کے نکل گیا مگر پھر بھی گول گول بیان کیا صاف ذکر نہین کیا قال
اب حضرات شیعہ انصاف فرمائین مرتے وقت تو عام لوگ بھی خوف خدا کرتے
ہین کسی کا بار اپنی گردن پر نہین لیجاتے ہین اگر حضرت امیر عہ کا حق ہوتا تو اور
کوئی دلاتا نہ دلاتا پر سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ بھی ایسے وقت مین
ضرور اونکا حق دلاکر جاتے اقول حضرت سید المرسلین صلعم نے اظہار حق مین
کچھ کمی نہین رکھی یہانتک کہ خداوند کریم کے فرمان کے بموجب بہتر ہدین مرتبہ

غدیر خم پر مجمع عام کرکے مولاے مومنین حضرت علی مرتضے ع کو کر دیا مگر اسکو
سید المرسلین ع کیا کرین کہ منافق بے دین بد آئین ہیو فاسر اپا دغا نیتون مجے خراب
مبارک کیا دتک دے دیگر حکم خدا اور رسول صلعم سے پھر جاوین اور صاف طور پر
عدول حکمی رسول خدا کی کرین اور مونھہ پر سخت کلامی سے پیش آوین اور بقول
محدث دہلوی یہ لفظ کہین کہ شخص در شدت مرض چیزہا میگوید کہ از اختیار او بیرون
است وشاید کہ این سخنان نیز مثل آن سخنان باشد بعد وفات رسول خدا صلعم کے
منافق لوگ قطعی امیر مومنان سے پھر گئے اور پورے پورے مرتکب ارتداد کے
ہو گئے اور کیسے نہوتے کیا خداے تعالے کا فرمانا دروغ ہو سکتا ہے یہ ہے
حضرات تو ہین جنکی نسبت خداے تعالے نے فرمایا تھا افائن مات او قتل
انقلبتم علے اعقابکم یہ لوگ تو پورے پورے مصداق اس آیت کے ہو گئے
اور یہ لوگ کیا معنی عام اہل سنت مخالف رسول خدا صلعم کے ہین بہلا وہ لوگ
تو خلافت اور مال و دولت کے پیچھے مخالف حدیث ثقلین کے ہوے مگر اور
لوگون کا اس مخالفت مین بعینہ وہ نقل ہوئی کہ شکاری شکار کھیلین اور
بیوقوف ساتھ پہرین رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چونکہ افعال صحابہ کا
جو بعد مین وقوع مین آنے والے تھے سب کچھ علم تھا اور اوسی لیئے یہ چاہا تھا
کہ مفسد لوگون کو اسوقت اسامہ کی ماتحتی مین تعینات کرکے باہر نکال دیا جاوے اور
تخلف کرنے والون پر لعنت تک کہی مگر مفسد لوگون نے اپنی جگہہ نچہوڑے
رسول خدا صلعم سواے اسکے کیا کہ حجت تمام کر دین اور کیا کر سکتے تھے آخری
وقت مین بھی دیکھو تحریر کرانا چاہا اور ویسے ہی لوگون نے جنکی تعریف ہم بقول
آپکے اوپر کر چکے ہین نزاع برپا کر دیا اور مرتکب گمراہی اہل اسلام کے ہوے اور
درحقیقت اسلام مین جو کچھ واقعات اور حادثات اور اختلافات واقع ہوئے

اون سب کا بار اوسی شخص یا اشخاص کی گردن پر ہے جو مانع تحریر وصیت کا ہوا اقول
حضرات شیعہ کچھ انصاف فرمائین جیسے جنیون کے نسبت صاف ممانعت سے
زیادہ ہے کہ اُف کرنے اور جھڑکنے سے منع فرمایا اس سے صاف خلیفہ بنا دینے سے
یہ زیادہ ہے کہ اونکو عام امام مقرر کر دیا ہے یہی وجہ ہوئی کہ حضرت علی علیہ السلام ہمیشہ
اونہین کے پیچھے نماز پڑھتے رہے اقول یہ سخت بہتان ہے کہ حضرت علی مرتضے ع
نے کبھی اصحاب ثلثہ کے پیچھے نماز نہین پڑھی یہان تک کہ جنازہ کی نماز سردار پڑہایا
کرتے تھے مگر آپنے مردون کے جنازہ پر بھی انکو نہین انے دیا اس سے زیادہ اور
کیا ثبوت ہو سکتا ہے آپ ایک وقت کی نماز ثابت نہین کر سکتے کہ اصحاب ثلثہ کی
پیچھے پڑھی تھی اور کیسے پڑھی مولوی صاحب اگر آپنے کبھی بیرو کے اندھے کے
پیچھے نماز پڑھی ہوگی تو وہ بھی پڑھتے ہونگے کب ممکن ہے کہ ایک شخص اعلم ہوکر
جاہلون کے پیچھے نماز پڑھی دیکھو جناب فاطمہ کے جنازہ کا قصہ تو آپکو معلوم ہی ہی
مگر مین بہت سے ثبوت اونکے پیچھے نماز نہ پڑھنے کے دیسکتا ہون اور آپ پڑھنے کا
ثبوت نہین دیسکتے دیکھو ہمنے شواہد النبوت سے ایک قصہ بزبان حضرت عمرؓ کا
لکھا ہے کہ جمعہ کی نماز پڑہاتے ہوے خطبہ کی اندر یا ساریۃ الجبل اپنے فرمایا جسپر
لوگون کو تعجب ہوا اور حضرت علیؑ سے آکر ذکر کیا کہ آج نماز جمعہ مین عمر ابن خطابؓ
سے ایسا وقوع ہوا پس جبکہ نماز جمعہ تک بھی علی مرتضے علیہ السلام انکے شامل پڑھتے
تھے تو اور نمازون کے نسبت کیسے کہہ سکتے ہین قال اور اگر بالفرض
یہ آیتین اور یہ حدیث نہوتی تو کیا تھا خلافت کے لیئے وحی کی ضرورت نہین فقط
اتنی بات دیکھ لینے ہین کہ نبی کے شاگردون اور مریدون مین کون زیادہ لایق ہے
سو یہ بات معاملات سے اسی طرح معلوم ہو جاتی ہے جیسے کسی کا بڑا حکیم ہونا یا
بڑا بہادر ہونا علے ہذا القیاس چونکہ یہ بحث جوابات اربعہ مین کسی قدر بسط سے

لکھ چکا ہون اور وہ بھی ساتھ ہی مرسل ہین تو یہان اتنے ہی پر اکتفا کیا گیا **اقول**
واقعی حضرت ابوبکر رضی اللہ کے علم و حکمت اور شجاعت کے قدردان حضرت عمر رض
اور ابو عبیدہ ہی تھے جنھون نے سب سے پہلے بلا کسی صلاح و مشورہ کے
بیعت کر لے علم کا تو یہ حال ہے کہ عائشہ رض تک نیم مجتہدہ خیال کیجاتی ہین مگر یہ
غریب چوتھائی مجتہد بھی نہوئی بہادری آپکی ظاہر و مشہور ہے جمیع غزوات سے
مفرور ہوے ایسے معاملات کو زبان سے نکالتے ہوے ذرا شرم کرنی چاہیئے یہ
باتین تو اہل انصاف مین ہوتی ہین کہ لیاقت اور قابلیت دیکھتے ہین دیکھو ہمنے
انوار الہدا ے مین عبارت کتاب الامامۃ والسیاست اور روضۃ الاحباب کی نقل کے
ہے کہ جس مین خود ابو عبیدہ علم اور فضل اور استحقاق اور قربت نبوی مین حضرت
علی مرتضے ع کو ابوبکر رض پر ترجیح دیتا ہے یہی لوگ اور انکی اولاد اوسوقت تھی کہ
جب بمقابلہ حضرت علی مرتضے ع معاویہ کو اور بمقابلہ امام حسین علیہ السلام یزید
پلید کو ترجیح دے رکھی تھی اہل بیت نبوی ص کے لیئے تو اس امت غدار نے کبھی انصاف
نہین کیا جوابات اربعہ کا خوب بہانہ ہے حالانکہ میرے پاس نہین پہونچی **قال** غرض
ایک جواب تو فقط با صواب جسکے ہر پہلو سے اطمینان ہو کہ امام بنا دینا خلیفہ بنا دینے
سے زیادہ ہے علے ہذا القیاس ایک حکم تو فقط حکم ہی ہوتا ہے اور ایک اصل مطلب سے
بڑھ کر کہا کرتے ہین جیسے لا نقل لہما سو یہ نماز کا امام بنا دینا بھی ایسا ہی ہے
اقول مان باپ کے جوتیان آپکے ہردم ورد زبان ہے خیر تو ہے کیا معاملہ ہے
جو ہردم اونھین بیچارون کو گھسیٹتے ہو نماز کا حکم تو آپکا مصنوعی اور براہ افترا
پردازی ثابت ہوا دیکھو وہ احکام جو اصل مطلب سے بڑھ کر ہوتے ہین اس
قسم کی ہوا کرتی ہین جیسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بوقت تبلیغ رسالت
تمہارا کام ہے یا تم خود کر سکتے ہو یا حضرت علی مرتضے ع کر سکتے ہین کہ وہ تمسے ہین

اور تم اولئے ہو یہان سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلعم کا نائب سوا ے حضرت علی مرتضے علیہ السلام کے اور کوئی شخص ہوئے نہین سکتا اگر کوئی دعوے بھی کرے تو فقط یہ ہے حکم اوسکو باطل کر دے گا **قال** علاوہ براین بخاری شریف مین ایک حدیث ہے اوسکو سب کو نہین لکھنا بر تقدیر ضرورت اوس مین سے ایک جملہ منقول ہے لقد ہمت اوردت ان ارسل الی ابی بکر وابنہ واعہد ان یقول القائلون او تمنی المتمنون حاصل معنی یہ رسول اللہ صلعم فرماتے ہین کہ تحقیق ارادہ کیا تھا مین نے اس بات کا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ علیہ والہ وسلم اور اونکے بیٹے کو بلاون اور عہد پیمان کر کرا دون تا کہ کل کو بولنے والون کو کچھ گنجایش نرہی اور کسی تمنا والے کو تمنا نہو یہان تک ترجمہ حدیث کا لکھ کر پھر بلا نقل حدیث مولوی صاحب نے فقط ترجمہ پر ہے اکتفا فرمایا فرماتے ہین کہ پھر مین نے کہا اللہ اور اہل ایمان و دون سوا ے حضرت ابو بکر رض کے اور کسی کے روادار ہی نہونگے اور بخاری اور مسلم مین ایک حدیث کی دوسری روایت مین لفظ اعہد الخ کتبت کتابا فانی اخاف ان یتمنی متمنین و یقول قائل الخ ہے اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ خلافت ابو بکر صدیق رض کا لکھوانا منظور تھا پر یون سمجھ کر کہ نہ خدا کو اور کوئی پسند آئیگا نہ مسلمانون کو آپ چپ ہو رہے **اقول** یہ ایسا سمجھ کر چپکے ہو رہے کہ پھر بھی قیامت تک لکوک ہا کرو رہا مومنین آپکو برا و سب کرتے رہینگے ہم بارہا انوار الہدے مین ثابت کر چکے ہین کہ اہل تسنن نے بر معاملہ فضائل وغیرہ مین بمقابلہ احادیث متعلقہ اہل بیت نبوی وضع کیے ہین اور جب وہ بمقابلہ اہل شیعہ لا جواب ہوئے ہین اوسوقت درپے موضوعات ہوے ہین دیکھو حدیث نور مین اہل تسنن نے کارسازی کے اور بجاے انا و علی من نور واحد کے اصحاب ثلثہ کے لئے بھی وضع کے حالانکہ ہر شخص جانتا ہے کہ اصحاب ثلثہ کو اوس سے کچھ علاقہ نہین پھر سبقت اسلام مین حضرت ابو بکر رض

کے لیئے حدیث وضع کی اور شناخت کرنے والون نے پہچان لی پھر حدیث الحسن والحسین سید الشباب اہل الجنۃ مین کہول الجنۃ اور شیوخ الجنۃ وضع کے پھر حدیث انا مدینۃ العلم وعلی بابہا مین دیوارین اور چہت وغیرہ بنائے حدیث ثقلین کے بمقابلہ براقتدو باللذین وضع ہوے پھر کیا وجہ ہے کہ محبان صدیقی حدیث دوات قلم کو خالی چھوڑ کر بے فکر ہو جاتے اور وضع نکرتے مگر خدا کی شان وضعی حدیث نہین چھپ سکتے ہم کہتے ہین کہ اگر حضرت ابو بکر کی خلافت کے لیئے عہد نامہ لکھواتے تھے تو دونون باپ بیٹے کی طلب کرنے کی کیا حاجت تھی کیا دونون کو خلیفہ کرتے تھے یا انکو خلیفہ کرکے عبدالرحمن کو ولیعہد اونکا کرتے تھے مولوی صاحب نے کسیقدر اس روایت مین خیانت بھی کی ہے یہ چوری مین چوری کہلاتی ہے محدث دہلوی نے بھی اس روایت کو مدارج مین نقل کیا ہے مگر اونھون نے صرف عبدالرحمن بن ابی بکر رضہ کو مع دوات قلم وکاغذ کے طلب کرنا لکہا کہ عہد نامہ لکھوائین تا کہ اختلاف واقع نہو غرض تحریر مولوی صاحب اور مدارج النبوت سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کوئی نوشت یا عہد نامہ لکھواتی تھے اب جائے غور ہے کہ اگر رسول خدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم اپنا فرمان یا اپنی طرف سے نوشت لکھانا چاہتے تو دلیل اس بات کی تھی کہ شاید کسی کو خلیفہ مقرر کرتے ہونگے لیکن حضرت ابو بکر رضہ سے نوشت لکھانا چاہتے تھے تو صاف ظاہر ہے کہ دربارہ عدم دست اندازی خلافت مرتضوی ع کے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مچلکہ لکھوانے تھے یہ امر تو یقین ہے کہ عوام مین بھی مشہور ہو گیا ہو گا کہ حضرت ابو بکر رضہ خلافت متمنی ہین ورنہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بروے علم ماکان ومایکون معلوم ہو گیا ہو گا کہ حضرت ابو بکر رضہ خلافت کی تمنا رکھتے ہین اور اوسکی تدابیر مین سرگرم ہین اہی وجہ سے باوجود صدور لعن جیش اسامہ سے تخلف کیا ہی

اور یوم غدیر سے تو علی الاعلان رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام حکام سے تخلف کرتے تھے اسلیئے اگر رسول خدا صلعم نے یہ چاہا ہو کہ انسے محلکہ درباب بدخلت کرنے خلافتہ مین لکھالیا جاوے تو بعید نہین ہے اور اگر کوئی یہ سمجھے کہ اس سے تقرر خلافت صدیقی مراد ہے یہ ممکن نہین ہے گو واضع نے اسی نیت سے حدیث وضع کی ہے اور صاف صاف اسلیئے نہین بنایا کہ خود خلیفہ صاحب نے کبھی اسپر استدلال نفرمایا نہ سقیفہ مین اس کا ذکر ہوا نہ حضرت علی مرتضے علیہ السلام کے مقابلہ مین حجت کی وقت زبان سے نکلا مگر یہ بھی معجزہ نبوئی ہے کہ واضع حدیث کبھی کامیاب نہین ہوتا کچھ نہ کچھ ایسی بات باقی رہ جاتی ہے کہ جس سے وضع ہونا حدیث کا ثابت ہو جاتا ہے ذرا غور کا مقام ہے کہ اگر خلافت صدیقی منظور ہوتی تو عبد الرحمن سے تحریر کرانا کیا معنے قاعدہ کلیہ ہے کہ سند غیر کے ہاتھ کی تحریر کی ہوئی معتبر ہوتی ہے اگر حضرت علی مرتضے ع کے ہاتھ سے لکھوانا چاہتے تو بیشک یہ سمجھا جاتا کہ خلافت صدیقی مرکوز خاطر تھی اور جبکہ حضرت ابی بکر رض یا عبد الرحمن بن ابی بکر رض سے لکھوانا چاہا تو کافی دلیل خلافت مرتضوی کے ہے ماسوا اسکے خود محدثان اہل سنت اس روایت کو ضعیف قرار دیتے ہین اور صحیح اور مشہور روایت وہی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دوات وقلم وکاغذ لاؤ کہ تمہارے لیئے وصیت لکھاون تاکہ میرے بعد گمراہ نہو جاؤ چنانچہ شیخ عبد الحق محدث نے اول روایت طلب عبد الرحمن بن ابی بکر لکھ کر اس روایت کا بین الفاظ تحریر کیا ہے وازان جملہ واقعہ مشہورہ کہ در کتب صحاح مذکور ومسطورہ ہست اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ روایت سابق نہ مشہور روایت ہے نہ کتب صحاح مین مندرج ہے روایت ثانی مشہور عام ہے کہ جمعرات کے دنکا قصہ ہے اور روایت اول جو وضعی ہے وہ بھی اوسی دنکے بیان کی گئی ہے دوسرے دلیل موضوعی ہوتی

اس روایت کے یہ ہے کہ ہمنے بقول صاحب کتاب الامامت سیلیلت انوار الہدے
مین یہ امر ثابت کیا ہے کہ جناب علی مرتضے علیہ السلام نے حضرت عمر رضہ سے یہ بات
کہی کہ تو آجکے روز اوسکی خلافت کو مضبوط کرتا ہے وہ کل کے روز تجھکو اپنی جگہ
قایم کرے گا اور کارروائی سقیفہ بنی ساعدہ اور تشاجرات مابعد سے اس بارہ
خلافت صدیقی مین یہان تک کوشش حضرت عمر رضہ کے ثابت ہے کہ اونھون نے
اس کارروائی من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو کے عیوض مین ایمان تک کا بھی
پاس نہین کیا دیکھو جناب فاطمہ رضی اللہ عنہ کا گھر جلانے کو بھی تیار ہو گئے تھے
اور حضرت ابوبکر رضہ تو بعض اوقات تبرکا کر ساکت بھی ہو جاتے تھے مگر آپ ماشاءاللہ
وہ ہی نقل کرتے تھے مدعی سست گواہ چست پس جبکہ آپکے سعی و کوشش کی یہ
کیفیت تھی تو بھلا کب ممکن تھا کہ وہ مانع تحریر ہوتے اونھون نے تو اوسی
وصیت کی تحریر کو منع کیا جو گمراہی سے بچانے والے تھے کہ خود دیدہ و دانستہ
اور ونکو بھی اپنے ساتھ لیا اور یہ امر بروایت صحیحہ و متواتر ثابت ہو گیا ہے کہ
بنی کے بعد گمراہی سے بچانے والے دو چیز جلیل القدر ہین ایک پیروی قرآن
دوسرے پیروی اہل بیت **قال** اس صورت مین ظاہر ہے کہ جس روز آپنے
دوات قلم منگایا اور بزعم شیعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مانع ہوئے کتابت صدیقی
مراد ہے پھر سنجانے کیون شیعہ برا مانتے ہین اگر شکایت ہو تو سنیان صدیقی کو
شیعون کو حضرت عمر رضہ کی داد دینی چاہیئے کہ دامادی سے پہلے حق مرتضوی
ادا کیا باقی اسکا جواب کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منع کیا یا نہین اور بجا کیا یا بیجا
آگے آتا ہے فقط اسقدر قابل غرض ہے کہ یہ فرمایا کہ مین لکھ دیتا اگر کچھ حاجت نہ تھی
خلیفہ کر دیتا ہے یا نہین **اقول** سبحان اللہ مانع وصیت حضرت عمر رضہ بزعم شیعہ
ہائین کیا بخاری بھی شیعہ ہے صحاح مین صاف طور پر یہ قصہ درج ہے مدارج النبوۃ مین

محدث دہلوی نے پوری روایت درج کی ہین اور یہ روایت موضوعی جو آپنے
تحریر فرمائے ہین اس مین حضرت عمر رضؓ کی ممانعت کہان درج ہی واقعی حق زبان پر
جاری ہو جاتا ہے دیکھو مولوی صاحب نے اصلی روایت کو بہت ہی اخفا
کرنا چاہا اور بجائے اوسکے موضوعی روایت کو درج فرمایا لیکن آخری فقرہ اصلی
روایت کا تو بھی زبان سے نکل ہی گیا یعنی یہ امر کہ شیعہ کیون بُرا مانتے ہین یہ بھی
مولوی صاحب کے وسوسات ہین شیعون کو بُرا ماننے سے کیا غرض ہے اگر
آپکو کچھ سمجھ ہو تو سمجھ لو کہ حضرت رضؓ نے فرمانے سے یہ امر ظاہر ہوتا تھا کہ جو وصیت
تحریر کی جانی چاہتے سے وہ امت کو گمراہی سے بچانے والے تھے پس جن لوگون نے
تحریر نہ ہونے دی وہ خود اپنے پیرون سے چاہ گمراہی مین گرے کسی کا کیا بگاڑا
یہ بھی سمجھ لیجئے کہ شیعہ لوگ جو رات دن حضرت عمر رضؓ کے مزاج پرسی کرتے ہین
اسکے باعث خود وہی حضرت ہین اگر تحریر ہو جاتی تو اسقدر اختلافات کیون پیدا
ہوتے اس مین اگر کچھ نقصان حقیقتاً ہوا ہے تو اصحاب ثلثہ کا ہی ہوا ہے جنکے
باعث اہل تسنن اب تک سر پکڑ کر روتے ہین دیکھو دنیاوی عیش و عشرت تو چند
روزہ تھی وہ خلافت و امامت کہان گئی اب خدائے تعالے کے حضور مین غصب
حقوق کے باعث تو جدا مواخذہ ہو رہا ہوگا اور کروڑہا سنی مسلمان جو گمراہ ہوئے
اگر وہ وصیت تحریر ہو جاتی تو یہ بیچارہ بقول شخصے ناحق چوٹ جولاہہ کھائے کیون
گمراہ ہوتے اور حضرت ابو حنیفہ کوفی تک باوجود اس زہد و تقوائے کے اس کارگاہ
بے ثبات سے گمراہ ہو کر بادیہ ضلالت مین کوچ کر گئے انکا بار بوجہ کسکے گردن پر
رہا یہ سب مواخذات تو عقبیٰ مین ہو رہے ہونگے لیکن دیکھو دنیا ہی مین کسقدر
مورد طعن و ملامت ہوتی ہین اگر رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے
نزدیک سچے نبی ہین تو تم بھی اقرار کرو کہ سوائے اہل بیت نبوی صلعم اور اونکے

شیعان کے باقی امت محمدی قطعی گمراہ ہوگئے خصوصًا اصحاب ثلثہ کہ جنھوں نے
قصدًا اور عداوتًا وصیت رسول خدا صلعم سے انحراف کرکے بنی وہ اپنی اور ساری
امت کے گمراہی کے باعث ہوے مولوی صاحب نے جو یہ ارشاد فرمایا کہ شیعونکو
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی داد دینی چاہیئے یہہ اوپر کے دل سے فرمایا ہے ہمکو
کیسے یقین ہو کہ خلافت صدیقی کے مانع ہوئی تھی ہان ہمکا مضائقہ نہین ہے
کہ سنی لوگ اس علت مین اونکو برا بھلا کہین تو شیعہ اونکو اس کارروائی
بابت داد دین اور ایسے احمق تو پھوٹی شہر مین رہتے ہونگے کہ خلافت تو اور دونکے
جما دین اور داد شیعہ دین مولوی صاحب نے اسکے بعد ایک اور فقرہ نازیبا بھی تحریر فرمایا ہے
کہ جس سے ہتک حرمت اہل بیت نبوی مضمر ہے اجی حضرت ابو بکر کا جنوای کہتے ہوئے
ہوے آپکو کنوین شرم آتی ہے وہ ام کلثوم اسما بنت عمیس کے بطن سے حضرت
ابو بکر رضی اللہ عنہ کی دختر شریفہ ہین اور خواہر حقیقی محمدؐ بن ابی بکر رضؓ کے ہین قصور
اگر تھا تو بھائی کا تھا بیچاری بہن نے کیا خطا کی ہے کہ اوسکے نسب کے منکر ہوتے
ہو مگر تربیت اہل بیت نبوی صلعم کا اثر اون مین بھی تھا سنا ہے کہ اوس مومنہ نے
باوجود خوردسالی خلیفہ صاحب کے مونہہ پر اس زور سے طمانچہ مارا تھا کہ مونھ
پھر گیا یہی وجہ ہے کہ آپنے جو روایت حضرت ابو بکر رضؓ کے عہد نامہ کی بابت
تحریر کی اوس مین حضرت عمرؓ کے مانع ہونے کا ذکر نہین ہے یہ دامادی کا ہی
سبب تھا کہ حضرت عمر رضؓ نے خلافت دلادی حضرت ابو بکر رضؓ آدمی صاحب
نصیب تھے خدا نے اچھی جنوائی دی تھی کہ ایک کے تو زبردستی وارث بنے
اولاد ورثہ کی نسبت تو آپنے دروغ روایت بنائی کہ یہ محروم الارث ہین اور
خود جنوائی کی جگھہ داب بیٹھے دوسرے جنوائی نے خود کوشش کر کے خلافت
پر متسلط کیا مگر غیرت دار اور حیا والون کے نزدیک تو ڈوب مرنے کا موقع ہے

جو انسان غیرت دار ہوتے ہین وہ بیٹی کے گھر کا پانی تک نہین پیتے مولوی صاحب نے
عیب چھپانے کے لیئے اولٹی طنز کی ہے یا در حقیقت اس سے نا واقف تھے یہ معاملہ
اگرچہ فیما بین شیعہ و سُنی متنازعہ تھا مگر حضرت عمر رضہ کی پیروی سے ذہین لوگ سمجھہ گئے
کہ یہ ام کلثوم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی دختر تھی جو اونکے وفات کے چند روز
بعد پیدا ہوئے اور عمر بھر مین حضرت ابو بکر رضہ کو اسی لڑکی کے بابت پیشین گوئی کا
موقع بھی ملا کہ انوار الہدیٰ مین ہمنے مفصل حال اسکا لکھا ہے یہ اور طرہ ہے کہ آپ
الزام منع وصیت نسبت حضرت عمر رضہ کے منکر بھی ہین اور پھر اس دست اندازی بیجا کے
نسبت جا اور بیجا ہونے کے بھی گفتگو کرتے ہین عجیب دعوے اسلام ہے کہ ایک اونکے
صحابی کے الزام رفع کرنے کے لیئے رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نسبت
ہذیان وغیرہ جائز رکھتے ہین حالانکہ تحریر وصیت اگر سرسام اور خلل دماغ کا مریض
بھی لکھوانا چاہے تو دلالت ثبات عقل پر کرتی ہے **قال** دوسری حدیث ہے
بخاری اور مسلم بھی کے ہی عن جبیر بن مطعم قال اتیت النبی صلے اللہ علیہ
والہ وسلم امراۃ فکلمتہ فامرھا ان ترجع الیہ قالت یا رسول اللہ ارایت
ان جئت ولم اجدک کانھا ترید الموت قال فان لم تجدینی فائتی ابا بکر
حاصل معنی یہ ہین کہ ایک عورت رسول اللہ صلعم کی خدمت مین آئے اور کسی باب
مین ایسے کچھ عرض کی آپنے فرمایا پھر آنا اوسنے عرض کیا کہ اگر آپکو نہ پاون یعنے انکا
انتقال ہوجاوے آپنے فرمایا ابو بکر رضہ کے پاس آنا آپ ہی فرمائین کہ یہ خلیفہ بنا دینے
سے زیادہ ہے یا نہین غرض اس قسم کی اور بہت روایتین ہین جو آپکے خلافت پر دلالت
کرتے ہین اور وقت استخلاف صدیق اکبر رضہ صحابہ کو ملحوظ رہے سو ہو تو کتاب
ازالۃ الخفا ملاحظہ فرمائین **اقول** بڑا افسوس ہے کہ یہ عورت بوقت استخلاف
صدیقی خاموش رہے اور ادا ارشہادت نکی زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ بی بی عائشہ تک

اس خوشخبری سے محروم رہی حالانکہ تمام مرض الموت مین وہ اسی ایک لفظ کے
منتظر رہین اور ایک مجہول الاسم عورت سے ایسے راز کی بات رسول خدا نے
فرمائے جو بقول اہل تسنن دریافت کرنے پر بھی رسول اللہ صلعم نے صاف ارشاد
بڑے بڑے اکابر صحابہ سے نکیا ایسی حدیث کے موضوعی ہونے کی دلیل یہی ہے کہ تا ایام
خلافت خلفاے اربعہ کبھی اظہار اس حدیث کا نہوا نہ عورت کا نام کہلا اگر یہ روایت
سچی ہوتی تو وہ عورت چاند کی گواہون کی طرح کھنچے کھنچے پھرتی اور اوسکا نام
تو درکنار نسب نامہ تک اوسکا لوگ باگ یاد کر لیتے افسوس اسی قدر ہے کہ واضع نے
نام ایجاد نہین کیا یہ کہدینا کب مغنی ہو سکتا ہے کہ ایک عورت سے ایسا فرمانا دوسرے
دلیل موضوعیت اس حدیث کے بہت بڑی یہ ہے وہ بیچارے کسی سے اسکو بیان
نکرتے اور کوئی متنفس بھی اوس سے استماع اس حدیث کا کرنا یہ تو ممکن ہی نہین ہے
کہ رسول خدا صلعم کے پاس سے نکلتے ہوے وہ عورت گونگی ہوگئی تھی یا فوت ہوگئی
تھی اور اگر وہ عورت کسی سے یہ حال بیان کرتے تو ضرور اوس سے سننے والے اسکے
روایت کرتے سو کوئی روایت اوس عورت کے زبانی درج کتب نہین ہوے جو راوی
اس حدیث کا ہے وہ نہ عورت کا نام بتلاتا ہے کہ جس مین اوسنے رسول خدا سے
عرض کی یہ تو ممکن ہے کہ راوی اوس عورت کا نام نجانتا ہو لیکن وہ یہ امر سن سکتا تھا
کہ رسول خدا صلعم نے ایسا فرمایا تو وہ اصل معاملہ کو بھی سن سکتا تھا کہ فلان امر کے
نسبت گفتگو تھی پس جبکہ عورت بھی مجہول معاملہ گفتگو تھی مجہول تھی اور پھر عورت کے
زبانی کوئی روایت نہین تو مولوی صاحب سے فرمائین کہ پھر ایسے لغوبات کا کیا
اعتبار ہی رہا یہ امر کہ عورت نے یہ کہا کہ اگر آپکا انتقال ہو جاوے تو مین کسکے پاس
اٰون ایسے فقرات اہل نظر کی نگاہ مین گوزشتر سے کم نہین ہین بھلا اہل انصاف غور
کرین تو کہین دنیا مین ایسا دستور بول چال کا ہے خصوصًا انبیا و سلاطین کے روبرو

ایسی گفتگو کون کرسکتا ہے وہ حضرت تو نبی تھے مین آپسے ہی پوچھتا ہون کہ کبھی
ایسے بھی کسینے اس جواب پر کہ پھر آنا یہ کہا ہے کہ جو تم مرجاؤ تو کسکے پاس اون جس
صاحب عقل کے روبرو یہ قصہ بیان کیا جائیگا وہ صاف اسکو موضوعی بیان
کریگا راوی سخت احمق تھا اوسکو وضع کرنے کی بھی تمیز نہوئی اگر بجای عورتکے
وہ اعرابی یعنے دیہاتی گنوار لکھدیتا تو بیشک قرینہ اسکا ہوسکتا تھا کہ وہ لوگ
بے تمیز اور بے ادب ہوتے ہین شاید ایسا اوسنے کہدیا ہو علاوہ اسکے راوی نے
کوئی زمانہ اس روایت کا بیان نہین کیا اگر بایام مرض ایسا قصہ پیش آنا بیان کیا
جاتا تو امر دیگر تھا لیکن بیماری کے حالت مین بھی کوئی شخص کسی ادنے آدمی سے
بھی ایسی گفتگو نہین کرتا طرہ دوسرا یہ کہ عورت کا کلام صرف اسقدر بیان کیا گیا ہو
کہ اگر مین آؤن اور آپ نہ ملین اوسکی تاویل راوی صاحب نے اپنی طرف سے خوب
لگائی ہے پس جائے غور ہے کہ عورت مجہول معاملہ مجہول سوال عورت مجہول
پھر کس دلیل سے ایسی روایت سچی سمجھی جاسکتی ہے اور بطور محال فرض کیا جاوے
کہ عورت نے یہ کہا ولو اجدک تو اس سے موت مراد نہین ہوسکتی مثلاً فرض کیجیے
کہ ایک بوڑھیا میرے پاس آوے کہ مجھے تھوڑی لید گھوڑے کی درکار ہے مین اوس سے
کہون پھر آنا وہ در جواب کہے کہ اگر مین اور آپ نہ ملین تو مین یہ کہون کہ رام بختا
سائیس کے پاس آنا تو کیا یہ گفتگو دلالت کسی کے مرنے اور سائیس کے جانشین ہونے پر
کریگی اور قطع نظر ان سب باتون کے یہ ساری روایت نتیجہ ایک خبر دیتی ہے
اور اس سے کوئی فائدہ حضرت ابوبکر رض کو نہین ہوسکتا محض خبر دینے سے خلافت
کا حق پیدا نہین ہوسکتا یہ روایت اگر مفید ہے تو صرف اس امر کے لیئے ہے
کہ حضرت رسول اللہ صلعم کو علم ما کان و ما یکون حاصل تھا اگر محض خبر اور پیشین
گوئی کے ذریعہ سے حقیت پیدا ہوتی تو دجال کے خروج کے بھی خبر حضرت صلعم نے

دی ہے اسلیئے ایسی روایتین قطعی کارآمد خلافت کے لیئے نہین ہے

سوال دوئمی

اجماع اہل حل وعقد کی صفت بیان کیجیئے اور یہ کہ کس صورت مین ہوتا ہی

جواب معہ تردید جواب

اجماع اہل حل وعقد کی صفت تو اتنی ہے کہ اہل حل وعقد ایک بات پر متفق ہو جائین اس مین پوچھنے ہی کی کونسی بات ہے جو حضرت نے سبون کو دہمکایا ہایہ پوچھنا مد نظر ہے کہ اہل حل وعقد کسکو کہتے ہین تو اسکا جواب ہمسے لیجیے آدمی دو قسم کے ہوتے ہین ایک ہمسے جیسے بے سروسامان نہ کوئی ہمارا نہ ہم کسی کے ایک وہ لوگ تھوگ دار ہوتے ہین جیسے نواب یا رئیس یا چودہری کم سے کم ایسے سمجھو جیسے دیوبند کی دولتمند جنکے کسی کام مین کھڑے ہو جانے سے دس آدمی کھڑے ہو جاوین بیٹھ جانے سے بیٹھ جاٴین سو ایسے آدمیون کو اپنی اپنی حیثیت کے موافق حل وعقد کہتے ہین حل کے معنی کہولنا عقد کے معنی باندہنا سو یہ لوگ ایسے ہی ہوتے ہین کہ جنکے کہلے کھلتی ہے اور باندھے بندھتی ہے ایسے لوگ اگر کسی کے ساتھ عہد وپیمان کر لیتے ہین تو اونکے ساتھ اونکے مرتبہ دیکھنے والون اور پیچھے چلنے والون اور تابعدارون کے ذمہ بھی وہ عہد لازم ہو جاتا ہے علیٰ ہذا القیاس اگر کوئی پیر یا کوئی مدرس کسی سے عہد وپیمان کرے تو اوسکے مریدون اور شاگردون کے ذمہ بھی اوسکے وفا لازم ہے چنانچہ مشاہدہ اور تجربہ سے بھی عیان ہے کہ سارے جہان مین یہ ہی دستور ہے اور اس قانون کو ہر ایک نے تسلیم کر رکھا ہے یہان تک کہ اگر دو بادشاہون مین لڑائی یا لڑائی کے بعد صلح ہوتی ہے تو وہ لڑائی اور صلح ہر ہر سپاہی اور ہر ہر منشی کے صلح اور لڑائی سمجھی جاتی ہے مگر اہل اسلام

فرض ہوگیا ہوگا اگر کوئی قافلہ کا افسر کسی سے کچھ عہد وپیمان کرے گا تو وہ عہد وپیمان
اوسی کے اتباع اور تابعداروں کے ذمہ لازم ہوگا ایک کا عہد وپیمان دوسرے
کسی قافلہ کے افسر یا اوسکے اتباع وخدام کے ذمہ لازم نہوگا اسلیئے حضرت
سید الشہدا شہید کربلا رضی اللہ عنہم کے نسبت منکروں کو گنجائش حرف گیری
نہیں کیونکہ وہ بجائے خود ایک سردار اعظم اور افسر عالم تھے اور ونکی بیعت سے
یزید کی بیعت اونکے ذمہ لازم نہوئی تھی جسکو کوئی عقل کا پورا جسکو دستورہ کے
بھی ضرورت نہو وہ بوجہ بیعت اہل شام جو یزید پلید کے ہاتھ پر ہوچکی تھی
حضرت امام ہمام علیہ السلام پر اعتراض کرے یا مذہب اہل سنت پر آوازہ
پھینکے ہاں اتنی بات باقی ہے کہ بعض بزرگ بوجہ کمال خاکساری اپنے آپ کو
سب سے کمتر سمجھکر گوشہ عافیت قبول کرتے ہیں اور بعض اپنی طرف ہرگز
گمان نیک نہیں کرتے جیسے حضرت امام زین العابدین علیہ وعلی اباءہ الکرام السلام
بوجہ کمال خاکساری بوقت دعاے اس قسم کے مضامین کہا کرتے تھے الہی شیطان
نے میری باگ پکڑی ہے اور میرے اوپر غالب آگیا ہے چنانچہ صحیفہ کاملہ میں کہ منجملہ
معتبرہ شیعہ بھی اس قسم کی دعائیں موجود ہیں سو اس قسم کے لوگ بوجہ خاکساری
اپنی بیعت کی ضرورت نہیں سمجھتے اور اوپر کے لوگ بوجہ کمال عقیدہ اونکے بیعت کو
سب سے زیادہ ضروری سمجھتے ہیں اور خود اسکے مثال ایسے ہی جیسے اہل دیوبند
اپنے بیماروں پر دم کرانے کے لیئے حاجی عابد حسین صاحب کا قدم رنجہ فرمانا
غنیمت سمجھتے ہیں اور خود حاجی صاحب سے پوچھیے تو بوجہ کمال خاکساری
اپنے سے بڑا کسیکو سمجھتے ہی نہیں **اقول** یہ بعینہ وہی نقل ہوئی کہ سوال از
آسمان وجواب از ریسمان کجا صفت اجماع کجا یہ چنڈوخانہ کے ہزلیات مطلب
صرف یہ تھا کہ کس حالت میں اجماع ہوتا ہے یعنے جس امر میں نص یعنے حکم خدا

یا حکم رسول اللہؐ صادر ہوتا ہے اوس مین اجماع نہین ہوتا ہے اور خلافت
حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے بروی اجماع قائم ہونا کہتے ہو تو پھر حکم خدا اور فرمان
رسول اللہ صلعم جو آپنے بیان کیئے کیسے ہین اگر نص موجود تھے تو اجماع کیون ہوا
معلوم ہوا کہ آپکے نصوص موضوعی اور جعلی ہین اور جو لوگ موضوعی نصوص بناتے ہین
یا جو لوگ آئندہ جو اونکے پیروی کرتے ہین وہ صاف سلام سے منحرف اور دوزخی ہین
باقی رہا یہ امر کہ جسکو اجماع نہ تھا شرعی کہتے ہین ویسا اجماع بھی خلافت حضرت ابوبکر
رضؓ پر واقع نہین ہوا کیونکہ جو قصد اونکے استخلاف کے وقت پیش آیا وہ جائز اجماع
نہ تھا بلکہ سازشی اور فریبی کارروائی تھی جائز اجماع وہ ہوتا ہے کہ اول ہر قبیلہ
اور خاندان کے آدمی رئیس رئیس جمع کیئے جاتے ہین اور اونکی مجلس مین یہ معاملہ
پیش ہوتا کہ نبی کے خلافت کے قابل کون شخص ہے اوسوقت ہر شخص کی راے
لیجاکر جسکی طرف کثرت راے ہوتی وہ خلیفہ مقرر کیا جاتا مگر حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کے
لیے صرف عمر ابن خطابؓ اور ابو عبیدہ گھر سے خلیفہ صاحب کے ہمساز ہو کر چلے
اور انصاریون مین سے ایک شخص بشیر کو ساتھ کر رکھا تھا فقط انصار سے اسیقدر
گفتگو طی ہونے پر یہ خلافت قوم قریش مین ہونی چاہیئے نہ کہ انصار مین باشارہ
چشم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مطلع ہو کر فوراً بیعت
کر لی پھر ابو عبیدہ رضؓ نے کیا قریش مین یہ ہے دو شخص اہل حل عقد تھے کیا وجہ ہوئی
کہ اور لوگون کو اوسوقت جمع نہین کیا اور کیا وجہ ہوئی کہ جناب رسول اللہ صلعم
کے اہل بیت اور خاندان اور قوم قبیلہ اور رشتہ داران مین سے کسیکی راے نہ لی
کیا تمام بنی ہاشم مین سے کوئی بھی قابلیت شرکت اجماع کے نہ رکھتا تھا گو بعضے بزرگوار
بقول آپکے کسر نفسی اور خاکساری سمجھنے لگین گے اور وہ خود بوجہ خاکساری اپنے
آپکو اہل حل وعقد نہ سمجھے تھے لیکن امتی لوگون کو تو اونکا بولانا اور اون سے

مشورہ لیناضرورتھا یہ تو غور فرمائے کہ نبی کی خلافت پر اجماع ہوا اور نبی کے اہلبیت
اور رشتہ دار اور خاندان و قبیلہ والے اوس مین شامل نہ کیئے جاوین اور بالا بالا
دو ایک آدمی سازشی کارروائی کرلین ہم کہتے ہین کہ اگر معاملہ صاف ہوتا تو بنی ہاشم
کی کیون رائے نہ لی جاتی ابو عبیدہ رضؓ اور عمر خطاب رضؓ ایسے کہان کے رئیس زادہ تھے
مولوی صاحب نے اس سوال کے جواب کو باتون مین ٹالا ہے ورنہ درحقیقت یہ
سوال لاجواب ہے پہلے سوال کے جواب کا استیصال بھی اسنے کر دیا ہی پر تو مولویٔصاحب
خفا ہوئے کہ سینیون کو دہمکا مارا سو حضرت ہم کیا دہمکا مارینگے خدا ہی مارے گا
ایکا زور تو قدیم سے ہی دیکھو اول خلیفہ کی اطاعت تم سب لوگون نے کر لی اور حضرت
علی مرتضےٰ ع کے ساتھ کل سترہ آدمی تھے ایسے ہی معاویہ کے ساتھ تم لوگ جمع ہو گئے
اور پھر امام حسن علیہ السلام کو تنہا چھوڑا پھر دیکھو امام حسین علیہ السلام کو تم لوگون نے
کیسی کیسی اذیتین دیکر شہید کیا تم لاکھون تھے حضرت کے ساتھ ستر یا بہتر ہی آدمی
تھے آج تم یزید کو پلید کہنے لگے جب تمہارے بزرگ اوسکا پاخانہ چاٹتے تھے دیکھو
عبد اللہ ابن عمر رضؓ نے حضرت علی مرتضےٰ ع کی خلافت کی بیعت نکی اور یزید سے
بیعت کی مگر خداوند کریم نے اوسکے مونھ پر کیا شیطان کا چوبہ لگوایا کہ جب ابن عمرؓ
صاحب یزید کی بیعت کو اوسکے پاس گئے تو اوسنے اپنا پیر دراز کر دیا کہ اس سے
بیعت کرو بہلا صاحب آپنے جو فقط اہل شام کی بیعت کا ذکر کیا کیا وہ سنی مسلمان
نہ تھے اور کیا اہل مدینہ اور اہل مکہ نے اوسکی بیعت نہ کی تھی ارے ظالمو خدا سے
ڈرو اگر تم سب یزید کے غلام نہو جاتے تو حضرت امام حسین علیہ السلام مدینہ
کیون چھوڑتے مکہ سے کیون تشریف لیجاتے اوس زمانہ مین تمہارے بزرگ کیا
عقیدہ رکھتے تھے کیا صحابی و صحابی زادی جہنم کو چلے گئے تھے ہزارہا بے ایمانونکا
نام احادیث کے راویان مین دیکھا جاتا ہے کہ وہ صحابی نہ زادہ تابعی تھا مگر سب کے

سب یزید کی امت تھی جنکہ پیروی مین آجکے دن تم اپنا ایمان بھی خراب کرتے ہو
یہ نہین سوچتے کہ جن بے ایمانون نے آل رسول صلعم کو چھوڑکر یزید کی بیعت
اختیار کی اور اوسی بے دین کو اپنا خلیفہ اور آقا قرار دیا وہ ایماندار کسطرح تھے مگر کچھ نہین
جیسا قدیم سے آجتک جھک مارتے چلے آئے ہین ویسا ہی تا لب گور جھک مارتے چلے
جاوگے خدا کے روبرو جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمسے سوال کرینگے اور فرمائینگے
کہ اسے بدبختو دور ہو جاو میرے پاس سے کہ تم میری امت سے نہین ہو جاو انہ
باطل خلیفاون کے پاس دوزخ مین اوسوقت سواے پشیمانی کے کچھ بھی حاصل نہو گا
تم لوگون کو نہ خوف خدا ہے نہ دنیا کی شرم ہے دنیاوی طمع سے تم ایسے لاچار ہوئے
کہ جس نبی کے کہلاتے تھے اونکو چھوڑ چھوڑکر خلفاء باطل کے پیچھے ایسے پڑگئے ہو
جیسے تمہارے اکابر خلفاء احد کے دن رسول اللہ صلعم کو تنہا چھوڑ چھوڑکر ابو سفیانکو
ڈھونڈھتے پھرتے تھے کہ قصور معاف کرائین یا لوٹ کے مال پر رال ٹپکی جاتی تھی تم
لوگون نے اوس شخص کی نصرت کو ترک کیا ہے جسکے لیئے رسول خدا صلعم فرمایا ہی
اللھم انصر من نصرہ واخذل من خذلہ اور تم اون شخصون سے لڑتے
ہو جنکے لیئے رسول اللہ صلعم فرماتے ہین انا حارب لمن حاربھم وانا سلم
لمن سالمھم دیکھو جنگ جمل مین تمہارے کتنے بزرگوار حضرت علی مرتضے ع کے
ہاتھ سے مقتول ہو کر دار البوار کو سدھارے کیا تم اونھین ناکثین کے پیرو کار
نہین ہو کیا تم اونکو مصداق اجمالی کالنجوم نہین سمجھتے ہو خصوصاً طلحہ و زبیر تو آپکے
معتبر مقتدیان مین داخل ہین پس جبکہ وہ آپکے آگے چلنے والے سردار ہین تو کیا
تم اونکے پیچھے پیچھے اپنے بازگشتیون کی طرف نجاوگے انشاء اللہ العزیز وسیعلم الذین
ظلموا ای منقلب ینقلبون **قال** سو ایسے ہی حضرت علی ع کے اول
بیعت نکرنے کو خیال فرمایا اقول عجب اولٹی سمجھ کے لوگ ہین یہ مثال اوسوقت صادق

آتے کہ حضرت علی ع اپنے آپکو ابو بکر رض سے کمتر سمجھ کر بیعت کر لیتے اور جبکہ بشہادت
کتب معتبرہ اہل سنت یہانتک طلب خلافت مین اصرار حضرت علی مرتضے علیہ السلام کا
ثابت ہے کہ نوبت بہ سخت کلامی پہونچی اور اسقدر آپنے گفتگو فرمائی کہ حضرت ابو بکر رض
لاجواب ہو گئے چنانچہ ابن قتیبہ دینوری نے کتاب الامامت والسیاست مین اور
جمال الدین محدث نے روضۃ الاحباب مین مفصل اس قصہ کو لکھا ہے اور ہمنے
انوار الہدے مین دونون کتابون سے نقل کیا ہے تو پھر حضرت علی ع کا بیعت
ابو بکر رض سے انکار کرنا کسطرح جب مثال مولوی صاحب سمجھا جاسکتا ہے یہ ابلہ
فریب باتین جہلاء اہل تسنن پر بیشک افسون کا کام کرتے ہین مگر واقفان حال کے
روبرو گوز شتر سے کم نہین ہین یہانتک نوبت پہونچی کہ حضرت علی علیہ السلام کو
بیعت کے لیئے متخلفین حکم نبوی نے طلب کیا اور قنفذ غلام کے ہاتھ پیغام بھیجا
کہ خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمکو بولاتے ہین حضرت علی ع نے جواب دیا کہ
بہت جلدی رسول خدا صلعم پر تمنے بہتان لگایا اونھون نے کب اوسکو خلیفہ کیا ہے
یہی حال قنفذ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا تب یہ کہلا بھیجا کہ امیر المومنین ع
بولاتے ہین اوسپر حضرت علی ع نے فرمایا کہ وہ شخص ایسے امر کا ادعا باطل کرتا ہے کہ
جو اوس مین نہین ہے پھر علی الاعلان یہ فرمایا کہ اے لوگو اگر تم خدا پر ایمان رکھتے
ہو تو محمد ص کی سلطنت اونکے گھر سے نکال کر اپنے گھر مین مت لیجاؤ اور مین زیادہ تر
مستحق خلافت ہون تمسے اور تمنے جس حجت پر انصار سے خلافت حاصل کی تھی
وہی حجت قربت نبوی مین تمسے کرتا ہون اور خاص عمر ابن الخطاب رض سے مخاطب
ہو کر فرمایا کہ تو کیون خلافت ابو بکر رض کے لیئے کوشش نکرے گا آج تو اوسکے لیئے
کوشش کرے گا اور خلافت اوسکی مضبوط کرتا ہے وہ کل تو تجھ پر رد کریگا یعنے
اپنا جانشین کرے گا اگر باوجود اس کیفیت کے بھی مولوی صاحب یہی فرما دین

کہ حضرت علی علیہ السلام نے بوجہ کسر نفسی ضرورت نہ سمجھہ کر بیعت نہین کری تھی تو
دو حال سے خالی نہین یا تو مولوی صاحب درحقیقت معاملہ فہمی کی عقل نہین رکھتے
یا دیدہ و دانستہ لوگون کے بہکانے کو دغا و فریب کام مین لاتے ہین اور غالباً شق
ثانی ہی صحیح ہے مگر ایسے دام فریب مین وہی احمق آتے ہین جو سخت بے وقوف ہوتے
ہین اور مسجد کے صحن مین مولوی صاحب کے روبرو جوابات سن سن کر ولا سمجھے واہ
واہ کے نعرے بلند کرتے تھے کوئی اون گدہون سے پوچھے کہ تم کیا سمجھتے تھے جو واہ
واہ کر رہی تھی **قال** با این ہمہ جہان دوستی اور محبت ہوا کرتی ہے وہان رنج ہوا کرتا ہے
پر اس رنج مین اور اعدا کے رنج مین زمین آسمان کا فرق ہے یہان جوش محبت ہوتا ہے
وہان روز عدالت اول جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو لوگون نے سقیفہ بنی
ساعدہ مین بیعت کے لئے گھیر لیا اور اوسوقت چار ناچار اونکو بیعت کا کرنا اسیطرح
ضرور ہوگیا جیسے بارہا حاجی صاحب کو بمنت و سماجت اہل دیوبند کے جامع مسجد کا
اہتمام سر پر لینا ضرور ہو جاتا ہے یا مولوی محمد یعقوب باوجود اس شدت انکاری کے
وعظ کا فرمانا **اقول** آپنے اپنے اہتمام مدرسہ کی ہے نظر کیون ندے واقعی یہ نظرین
حسب حال ہین جیسے آپ لوگون نے مسجد و مدرسہ کا اہتمام جبراً گلے پر چھری رکھ کے
لیا ہے ویسے ہی حضرت ابو بکر رض نے بھی خلافت کا اہتمام لیا تھا ماشاء اللہ چشم بد دور آپ
لوگون کو بھی طمع دنیاوی اس امر مین دامنگیر ہوتے تھے نہ آپکے اسلاف کو ہوے جو
لوگ آپ لوگونکے سابقہ مباشرت اور کیفیت سے آگاہ ہین وہ آپکے دونون زمانون کی
کیفیت کا مقابلہ کرسکتے ہین غیر لوگ تو کیا سمجھین مگر مین بھی تھوڑا بہت سب کے
حالات سے واقف ہون مسجد اور مدرسہ سے پہلے یہ پلاو قورمی اور چاء کے پیالے
کہان تھے یہ اولوالعزمیان جو آج کل ہین پانچ سات برس پہلے کہان تھے دو دو
سو روپیہ ماہوار کے تحصیلدارون کے گھرون مین یہ رونق نہین ہے جو مسجد اور

مدرسہ کے بدولت آپ لوگونکے گھرون مین چاندیان ہین پس یہی طمع دنیاوی وہان تھی جو جیسا کہ امام غزالی نے کتاب سر العالمین کے مقالہ چہارم مین بذیل حدیث من کنت مولاہ فعلے مولاہ نسبت صحابہ کے جب ریاست کی طمع غالب ہونا جھنڈونکا ہلنا اور لشکرون کا جمع ہونا خوش لگنا لکھ کر فنبذو الحق وراء ظھورھم واشتروا بہ ثمنا قلیلا فبئس مایشترون تحریر کیا ہے ہم اس سے قطع نظر کرکے کہتے ہین کہ اگر حضرت ابوبکر رض کو لوگون نے گھیر ہی لیا تھا تو حضرت عمر رض کو اشارہ کرکے کیون اپنی بیعت کرائے اور گھیرنے والا سواد ان دونون ہمراہیون کے کون تھا ذرا اپنے کتب کو ملاحظہ فرمائے کہ سوائے دو یاجوج ماجوج کے اور کسنے آپکی خوشامد کی تھی کہ آپ خلافت کرلین اگر جبراہی منظور کی تھی تو جب حضرت علی ع دعویدار ہوے اوسوقت اگر کوئی کہتا کہ نہین حضرت آپ ہی خلافت کرین تو ہمارا ذمہ اگر فقط مجبور رہا ہے اپنی خلافت قبول کی تھی تو جمال الدین محدث روضۃ الاحباب مین کیون لکھے ہین چون ابوبکر دید کہ حجت علی ع بہ محکم و استوار و یک کلمہ مقابل صد بلکہ صد ہزار است برفق دمدارا در آمد اس سے زیادہ بدنیتی کا اور کیا ثبوت ہوگا کہ باوجود اظہار دعوے برحق کے پھر بھی اپنے ادعاء باطل پر قایم اور مقرر رہے **قال** تو اوسوقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اونسے ایسا رنج ہوا جیسے دیوبند کی شادیون مین کسی بے خبری کی باعث بھاجی اوٹھ جاتے ہین **اقول** سبحان اللہ اپنے تو گلے پر چھری رکھ کر خلیفہ بناتا کہہ رہے تھے یا شادی مبارک کی دہوم دھام ہونے لگی اچھا شادیون کا اوبھ منوایا نکالا اجی حضرت یہ نظر کیون نہین دیتے کہ بادشاہ کے فوت ہونے پر روزانمک حرام باغی ہوگئے اور ولی عہد کو محروم کرکے خود بادشاہ بنگئے پس جیسے اوس ولیعہد اور روزانمک حرام کے درمیان تعلق دوستی یا دشمنی کا ہوسکتا ہے ویساہی اون مین تھا کہ خود حضرت علی مرتضے ع خطبہ شقشقیہ مین فرماتے ہین کہ اگر چالیس آدمی صاحب عزم مجھ کو ملتے تو مین ابوبکر رضی اللہ عنہ سے قتال کرتا اور خطبہ

آپنے اپنے خلافت کے زمانہ مین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مرنے کے پچیس برس کے
بعد بیان فرمایا ہے اسی سے دوستی و دشمنی ملاحظہ کر لیجیے **قال** تھوڑے ہی دن گذرے
مولوی ذوالفقار علی صاحب کے بڑے صاحبزادے کی شادی مین برادری کے بھائی
اتنی بات پر اوٹھ گئے کہ کھانے کا انتظام طالب علمون کے کیون سپرد ہوا یہ کام ہمسے
کیون نہ لیا سو جیسے ان صاحبون کے مولوی صاحب سے خدانخواستہ کچھ رنج تھا
ہان نازبرداری کبھی اسلیئے تھوڑی سے تملق کے بعد شیر و شکر کی طرح رل مل کر ولیمہ کا
کھانا نوشجان فرماگئے اور اون سبکے تدارک و تلافی مین آپنے بڑی عزت لیگئے ایسے
حضرت علی علیہ السلام کو خیال فرمائے اس ظاہر کی بے اعتنائی پر جو واقع مین ایسی ہی
بے اختیاری تھی جیسے مولوی صاحب کے بے اعتنائی کہ کچھ جان بوجھ کر بھائیونکے
ضد سے نہ تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر صدیق رضہ سے رنج ہوگیا سو وہ
رنج نہ تھا ناز و محبت تھا اسلیئے حضرت ابوبکر صدیق رضہ عرض حال کے بعد وہ رنج
مبدل بخوشی ہوگیا اور علی الاعلان یہ فرمایا کہ ہمکو ابوبکر صدیق رضہ کے فضائل مین
کلام نہین اونکی بزرگی کا رشک نہین ہان ہمکو یہ امید نہ تھی کہ بیعت کے وقت ہمکو
پوچھینگے ہی نہین اور پھر مجمع عام مین بیعت کی اودہر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
نے وہ قدرشناسی کے کہ کاہیکو ہوتی ہے کہ منبر پر کھڑے ہوکر بقسم یہ کہا کہ مجھکو
جتنا قرابت نبوی صہ کا پاس و لحاظ ہے اور اونکے ساتھ محبت ہے اتنا اپنی قرابت کا
پاس و لحاظ نہین نہ اوتنی محبت اور اپنا عذر بیان کیا غرض مثل شیر و شکر دونون
ایک ہوگئے مگر وہ مثل ہے کہ مدعی و مدعا علیہ تو راضی ہوگئے مگر ایرا غیرا پچکلیان
راضی نہین ہوتے یہ تحقیق موافق مذہب اہل سنت ہے **اقول** نظیر مولوی ذوالفقار علی
صاحب کی شادی کے جب درست ہوتے کہ حضرت ابوبکر رضہ کے پسر یا دختر کی شادی
ہوتی اجی حضرت غصب خلافت معاملہ ہے مولوی صاحب ابھی کوئی آپکی نیاز نگی ہوئی
ہے

لنگی جو چار پانچ ٹکے سے زیادہ قیمت کی نہین ہے وہ ایسے چھین لے تو آپکو حقیقت
معلوم ہو یہ نزاع خلافت ہے آپ اسکی قدر نہین جانتے آپ تو اون لوگون مین ہین
کہ کسی احمق بادشاہ نے سپاہ کو موقوف کرکے بے وقوف ملان لوگون کو دعا کا لشکر
جمع کرنے کے لیئے بھرتی کر لیا تھا جب غنیم نے شکست دی اور ملک جاتا رہا تو بادشاہ
کہتے ہین کہ اپکا ملک گیا اوسکا ایمان گیا دونون برابر رہے اچھے اب تو شادی کے
ڈومنی بنے کیجا بیاہ شادیون کا ناز و نخرا کیجا غضب حقوق ذرا سمجھ کر ثابت کیا کرو کیون
لوگون کو دہوکہ دیتے ہو اگر ایسے قسم کا رنج ہوتا تو دیکھو مشکواۃ شریف مین جو صحیح
مسلم سے روایت لکھی ہے اوس مین یہانتک لکھا ہے کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ کو
جناب فاطمہ رضہ کے جنازہ پر الی کا اذن نہ ملا اور پھر یہ لکھا ہے کہ جناب فاطمہ علی مرتضے
کے لیئے ایک کافی وجہ تھی کہ جس سے لوگ اونسے بول نہین سکتے تھے پس جبکہ اونکا
انتقال ہو گیا تو رخ آدمیون کے اونسے بدل گئے تب اونھون نے ابو بکر رضہ سے
مصالحہ کی ٹھرائی اب آپ ہی فرمائے کہ تقیہ اسکے سوا اور کہانسے ہے اگر مصالحہ حضرت
علی علیہ السلام نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کیا تو نے شک دفع الوقتی اور براہ
تقیہ کیا اور بروایت معتبرہ اہل تسنن تقیہ حضرت علی مرتضے ع ثابت ہوا پھر آپکو شیعو پر
حرف گیری کا کیا موقع ہے اور یہ جو آپنے فرمایا کہ حضرت ابو بکر رضہ نے منبر پر کھڑے
ہو کر فرمایا کہ مجھ کو جسقدر محبت قرابت نبوی سے ہے اور جتنا اونکا پاس و لحاظ ہے
اتنی محبت اور لحاظ اپنے قرابت سے نہین ہے حضرت سلامت یا تو روایت دروغ
ہے اور اگر روایت صحیح ہے تو بگفتگو حضرت ابو بکر رضہ نے تقیہ فرماتے مگر تقیہ اونکو
جائز نہ تھا تو یون کہو کہ منافقانہ گفتگو کی اور جھونٹ بولا حضرت ہم جب جانتے کہ
عائشہ رضہ مر جاتین اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دوسرے روز خبر ہوتی کیسی سی
ظلم کی بات ہے کہ آپکے انتقال سے دوسرے روز آپ حضرت علی ع کے مکانپر آئے

اور اولٹی شکایت کی کہ ہمکو خبر وفات کی نہ کی ہائے افسوس عجب اصحاب رسول اللہ تھے
اوس روز جبد الجہر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بغیر تجہیز و تکفین چھوڑکر
خلافت کرنے چلے گئے جناب فاطمہ عہ کی یہ بھی خبر نہ لی کہ زندہ ہین یا وفات ہوگئے
سبحان اللہ وہ بڑاہی گدہا ہے جو ایسے دشمنان رسول خدا صلعم کو اونکی امت مین خیال
کرے باعث یہی ہے کہ وہ بھی مسلمان نہین ہے اگر مسلمان ہوتا تو ایسے دشمنونکو
رسول خدا صلعم کا دوست نہ سمجھتا مدعی علیہ کی رضامندی کی جو نظیر دی گئی ہے
شکر ہے کہ مولوی صاحب کے زبان سے اسقدر تو نکلا مدعی علیہ تو قائم کی گئے
مگر رضامندی کا حال اصلی تو عزیزون اور دوستون ہی کو معلوم ہوتا ہے گھسیارون
اور چرکٹون کو کیا معلوم ہے کہ یہ رضامندی کیسی ہے اور کس وجہ سے رضامندی
ہوی یہی تو وجہ ہے کہ شیعیان اہل بیت عہ کو اصلی حال معلوم تھا کہ یہ لوگ جو
بظاہر بطمع دنیاوی اصحاب رسول اللہ بن رہے ہین دلو نمین دشمن رسول اللہ
اور اونکی اولاد کے ہین مگر جبکہ زمانہ ناہنجار اونکے موافق ہوگیا تو بقول شاعر ۔
ناسزاے راچو بینی بختیار ۔ عاقلان تسلیم کردند اختیار ۔ حضرت علی مرتضے عہ
خاموش ہورہے لیکن اہل تسنن کو جو رسول اللہ اور اونکے اہل بیت عہ سے
محض اجنبی اور غیر ہین اور بمقابلہ عزیزون اور اولاد کے حکم ایرا غیرا کا رکھتے ہین
اور مقربونکے مقابلہ مین مثل چرکٹون اور گھسیارون کے ہین کیا حال اصلیت
معاملہ کا معلوم ہوسکتا ہے اونھون نے تو خاموشی حضرت علی مرتضے عہ کو صلح
کر دلیل گردان لیا خانگی حالات اور راز اور اسرار کے اونکو کیا خبر اوس سے
تو بہر حال اونکی اولاد یا مقرب اور دوست ہی واقف ہین یہ وجہ اہل تسنن کی
جہل کی ہے ان امور سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا خاندان نبوی سے بہ تقتضاے
محبت ہی تھا کہ بالکل جھوٹھی حدیث بناکر جناب فاطمہ رض کو ترکہ پدری سے

محروم کردیا کہ شرح مشکوٰۃ مین شیخ عبدالحق محدث کے طرز کلام سے صاف ظاہر ہے
کہ یہ حدیث دروغ بیان کی گئی ہے **قال** پر موافق اصول شیعہ کے اور جواب ہے
یعنے اول حضرت علی ع کا ارادہ ہی نتھا کہ بیعت کیجیئے اور کیون کیجیئے اپنا حق کیسکو
کیون دیجیئے مگر آخرکار موافق سنت خداوندی نعوذ باللہ یہ امر واقع ہوا یعنے یہ سمجھ
مین آیا کہ حق میرا نہین ہے ابوبکر رض اس منصب کا مستحق ہی ہین نہین اور کیونکہ
نہ سمجھتے شیعون کے مانند بدفہم تو نہ تھے جسکو خدا اتقی کہے رسول اللہ صلعم امام
نماز بنائین پنج سارے خلیفہ مقرر کرین وہ بھی خلیفہ نہو تو اور کون ہو دنیا مین
تین ہی حاکم ہین خدا رسول ص یا تیسرے پنج جسے شریعت مین اجماع کہتے ہین
حضرت علی ع کی طرف تو ایک بھی نہ تھا بہرحال اول سے منعقد خلافت خلیفہ اول
کہو یا بعد مین سمجھو حضرت علی ع کے شریک بیعت ہونے مین کچھ شک نہین **اقول**
کتب اہل سنت کے یہ صریح خلاف گفتگو ہے کیونکہ حضرت علی مرتضے علیہ السلام نے
اپنے حق کے اظہار سے کبھی خاموشی اختیار نہین کی بر خلافت کے تقریر پر آپ دعوٰی
خلافت کرتے رہے بلکہ حضرت عباس نے ایکمرتبہ یہ کہا کہ تم کیون اظہار دعوٰی کرتے
ہو جبکہ یہ لوگ نہین مانتے تو آپنے فرمایا کہ مین بھی جانتا ہون کہ یہ مجھکو خلیفہ
نکرینگے لیکن اپنی حجت تمام کرتا ہون وجہ مصالحہ کی ہم حدیث صحیح مسلم سے جو مشکوٰۃ
شریف مین بھی ہے لکھ چکے ہین سمجھدار کے لیئے ضرور کافی ثبوت ہے اور وہ
حدیث وجہ مصالحہ کو خود پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ جناب فاطمہ علیہا السلام علی
مرتضے ع کے لیئے بڑی ارا اور حمایت کی وجہ تھی اونکی وفات کے بعد لوگون کے
رخ اونسے بدل گئے اسلیئے آپنے ابوبکر رض سے مصالحہ کی ٹھرائی جواب اتقی اور امامت
نماز۔ تردید جواب اول مین ہم کر چکے ہین اور ثابت کر چکے ہین کہ اگر ابوبکر رض
اتقی بھی ہوون تب بھی حضرت علی مرتضے ع اونکے امام ہین اور حضرت ابوبکر رض

اور اونکے سارے ہمراہی اور معتقد غرض کہ تمام امت محمدی جسقدر اعمال حسنہ قیامت تک کرینگے وہ سب ملکر حضرت علی ع کے ایک حملہ جنگ خندق کے برابر نہین ہین پھر کسی شخص کے ایک دو عمل حسنہ کا مقابلہ کرنا محض حماقت ہے اور نہایت بدفہمی کی دلیل ہے اور مولوی صاحب نے جو دنیا مین تین حاکم قرار دے ہین خدا اور رسول صلعم پنج یہ بالکل خلاف احکام الہی ہے خداے تعالے چند مقامات پر فرماتا ہے کہ خدا اور رسول و علی مرتضے ع کے سواے کوئی ہمارا حاکم نہین ہے آیہ انما ولیکم اللہ اسکے شاہد ہے تفاسیر اہل سنت دیکھنے چاہیئے کہ یہ اس آیت مین وہم راکعون کس سے مراد ہے دوسرے مقام پر تاکیدا یہی حکم کے اطیعوا اللہ وا طیعوا الرسول واولے الامر منکم نازل ہے رسول اللہ صلعم نے جب کبھی امت کو اپنے بعد پیروی و متابعت کا حکم دیا تو اہل بیت کی متابعت و پیروی کا حکم دیا پنچون کی اطاعت و فرمان برداری کا حکم نہین دیا شرع مین بھی یہ رواج نہین ہے ہان رزیل اور پاجی اقوام مین البتہ پنچون کو خدا اور رسول ص سے بھی زیادہ مانتے ہین سو مولوی صاحب کو شاید وہ ہی خیال رہا اور یہ نہین سمجھے کہ اگر اجماع کسی قابل ہوتا اور خدا کا خوف اوسوقت کے پنچون کے دلون مین ہوتا اور وہ لوگ مسلمان اور دیندار ہوتے تو کیا امام حسین علیہ السلام کے مقابلہ پر یزید کو قبول کرتے اور اونکو ایسے شدائد اور عالم تنہائی مین شہید کرتے آپکا یہ کہنا کہ حضرت علی کی طرف تو ایک بھی نہ تھا مقر استحقاق مرتضوی نہین ہے ایسے واقعات پیشتر بھی انبیا سے ہوے ہین کہ امت ناہنجار سب کے سب مخالف ہوگئے اور بیگناہ آپکو قتل کردیا اور کوئی اونکا ہمراہی نہوا اگر اجماع مردم دلیل حق ہوا کرتے تو حضرت نوح وابراہیم و موسے و یحیی و زکریا و عیسے السلام کبھی سچے نبی قرار نہ پاتے اور نمرود شداد و فرعون و بخت نصر و گمراہان بنی اسرائیل اپ جیسے عقل والون کے نزدیک

بنی گیا یعنی سچے خدا قرار پاجاتے یہ ہی خدا کا شکر ہے کہ آپ حضرت نوح کے زمانہ مین نہوے اگر ہوتے تو ضرور کہتے کہ اونکی طرف تو ایک آدمی بھی نہین ہے وہ سچے بنی نہین ہین ایسے ہی حضرت ابراہیمؑ بنی کی تنہائی دیکھکر آپ ضرور نمرود کو سجدہ کرتے اور یہ دلیل لاتے کہ اجماع امت اُسکی طرف ہے ایسے ہی احمقون نے امام حسینؑ کا ساتھ ندیا بہت سے لوگ تو بوجہ اپنے منفعت یا ذاتی عداوت کے اونسے منحرف ہوگئے اور بہت سے خارجی آپکی طرح اجماع پر غش ہوکر راندہ درگاہ ہوگئے بھلا صاحب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نسبت آپ آقا اور پیش نمازی پر آپکے اجماع نے استدلال کیا اور حضرت عمر رضہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور معاویہ غاویہ اور یزید وغیرہ کے نسبت کون کون فضائل آپکے پنجون کے پیش نظر تھے **قال** باقی یہ عذر پوچ کہ تقیہ تھا ابوبکر صدیق رضہ حضرت عمر رضہ کی زبردستی تھی قدردان مرتضوی کے سامنے گوز شتر کے بہا وبکتا ہے اس متاع بے بہا اور گوہر یکتا کو پوڑیا مین باندہ کر رکھ چھوڑا کے لکھنؤ کی نوابی جب کبھی بحال ہوگی کام آئے گا غضب ہے نہین کہ شیر خدا گیدڑ سے بدتر کر دیا اور شاہ مردان کو عورتون سے بھی زیادہ بے غیرت بنا دیا صاحبزادے ایسے غیرت مند کہ عراق کے تیس ہزار فوج جرار کرار سے نہ چھپی جان ناز مین پر کھیل گئی خانمانکو غارت کر دیا عزت دنیا کو خاک مین ملا دیا پر اپنی بات سے نہ ٹلے اور اودہر سے فقط یہی درخوست تھی کہ ایک بیعت کر لو پھر جو چاہو سو کرو اگر یہ ہی تقیہ تھا تو کسدن کے لئے تھا آپکو تو چاہئے تھا کہ بیٹی سے دو چار نمبر زیادہ ہی رہتے **اقول** نہایت افسوس کا مقام ہے کہ مولوی صاحب کو ابتک باوجود اس علم و فضل کے اصول تقیہ اور جہاد کا بھی علم نہین یا تو جان بوجھ کر مولوی صاحب دہوکہ دیتے ہین یا عقل ہی خدا نے کم دی ہے اجی حضرت اکیلا آدمی ہزارون لعینون کے مقابلہ پر کیا کر سکتا ہے دیکھو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بارہ برس تک مکہ مین رہے اور کیسی کیسی مصیبتین

اوٹھائین اور شدائد کفار کے ہاتھہ سے اوٹھاتے رہے کوئی شکنبہ شتر حضرت پر عین نماز مین ڈالتا ہے کوی دوپٹہ گلے مین ڈالکر کھینچتا ہے کوئی اس حرکت پر منع کرنیسے قریش بیچارے حضرت ابوبکر رضہ چوبون سے مارتا ہے مگر رسول خدا صلعم بجز صبر کے اور کچھہ نہین کر سکتے تھے خود بھی صاحب جرأت تھے حضرت علی مرتضے ع بھی موجود تھے جو آپکے ہی قول کے بموجب سب کو کافی تھے اور وہ ایران توران کو مسلمان کرنیوالے صاحب بھی موجود تھے اور یہی لوگ صحابی موجود تھے غالبًا سب نہین تو چند جرے دلاور بھی ہونگے کیون حضرت نے بزن نہ بولدیا کیون رات کو چھپکر غار مین پوشیدہ ہوے جو لوگ معاملات کے اصول کو نہین سمجھتے اونکو مثل جانورون کے سمجھنا چاہیے سچ تو یون ہے کہ ملاؤن کی عقل زایل ہوجاتی ہے وہ معاملات دقیق رسالت و امامت کو کیا سمجھہ سکتے ہین اجی حضرت رسول ہو یا بادشاہ ہو مقصد یہی ہوتا ہے کہ لوگ راستی پر آوین یا اطاعت قبول کرین انبیاء کا مقصد بعثت یہ نہین ہے کہ ایک سرے سے لوگون کو قتل عام کردین بلکہ یہ مطلب ہے کہ جسطرح ممکن ہوا ونکو ہدایت کیجاوے ایسا ہی دستور بادشاہون کا ہے کہ لوگون کو کبھی ملائمت سے کبھی سیاست سے دائرہ اطاعت مین لاتے ہین اگر بادشاہ ایک دم سے رعایا کا قتل عام کردے تو بادشاہت کیا وحوش و بہائم پر کرے گا ہان یہ امر رسول خدا صلعم کے وقت مین بھی ممکن تھا کہ نابہجاران قریش کو قتل کرتے اور حضرت علی ع کے زمانہ مین بھی ممکن تھا مگر اونکے قتل سے کیا نتیجہ برآمد ہو سکتا تھا شیطان نے تو اونکے دلونکو سخت منحرف کر رکھا تھا بعد قتل اگر دوزخ مین جاکر وہ پشیمان بھی ہوتے تو کیا مطلب نکلتا حضرت علی مرتضے ع خطبہ شقشقیہ مین فرماتے ہین کہ اگر چالیس آدمی صاحب عزم مجھ کو ملتے تو مین ابوبکر رضہ سے قتال کرتا لیکن یہ امر آپکو بھی معلوم ہے کہ ستر آدمی سے زیادہ آپکے معین و انصار نہ تھے اور شرعًا اس مقدار انصار پر جہاد جائز نہین ہے کم سے کم ستر

آدمی ہوتے چاہین یہ وجہ حضرت علی مرتضےٰ ؑ جہاد نکرنے کی تھی اور امام حسینؑ کے تقیہ نکرنے کا جو حوالہ آپنے دیا ہے یہ بھی آپکے سمجھ کی بات ہے امام حسین علیہ السلام کے تقیہ نکرنے کے بہت سے وجوہات ظاہری اور باطنی ہین ازان جملہ ایک یہ کہ آپکو معلوم تھا کہ یہ وقت میرے شہادت کا ہے پھر تقیہ جو محض جان بچانے کی غرض سے کیا جاتا ہے کیا ضرور تھا اور علم زمانہ شہادت اور مقام شہادت بذریعہ اطلاع ملائکہ و وحی ربانی کے رسول خدا صلعم کو ہوا تھا اگر آپکو شبہہ ہو تو شاہ عبد العزیز صاحب کے سر الشہادتین دیکھ لو آپکے ایک شاگرد و رشید مولوی احمد یار خان بریلوی کو بھی اسبارہ مین شک ہوا تھا اور بلکہ اونکو اس امر پر اصرار تھا کہ سر الشہادتین مین ایسا درج نہین ہے کہ اونھون نے اسے خیال سے ایک اقرار نامہ بھی تحصیل پڈہانہ ضلع مظفر نگر مین لکھکر روبرو تحصیلدار صاحب منشی احمد حسن کرت پوری کی تصدیق کیا تھا کہ اگر سر الشہادتین مین ایسا نکلے تو مین دوام کے لیئے شیعہ ہوجاونگا مگر بحمد اللہ کہ وہ عبارت بجنسہ سر الشہادتین مین نکلے اور لوگون نے اونکے مونھہ مین گوہ دیا اور بہت نادم ہوے خدا جانے اونھون نے اپنے معاہدہ کی تعمیل کا اظہار کیا یا نہین یا وہ بھی تقیہ مین ہی رہ گئے دوسرے یہ کہ اگر امام حسینؑ تقیہ کرتے تو اظہار حق کی کوی صورت نہ تھی دیکھو معاویہ کو تم باوجودے کہ وہ حضرت علی مرتضےٰ علیہ السلام سے عرصہ دراز تک لڑا خلیفہ رسول اللہ صلعم سے باغی ہوا رافضی ہوا ام المومنین عائشہ رضہ کو کہنہ مین ڈالکر چونہ سے پھکوایا امام حسن علیہ السلام کو زہر دلوایا مگر باوجود ان حرکتون کے تم اسوقت تک اسکو رضہ ہی بولتے ہی رہے اگر یزید بھی اسی طرح آپکا پیشوا بنا رہتا تو کوئی شک نہین ہے کہ اظہار حق کا کبھی کسی کو موقع نہ ملتا اور ان سب کو تم برابر حضرت علی مرتضےٰ ؑ اور حسینؑ پر فضیلت دیتے معاویہ بہتر لڑائیان حضرت علی مرتضےٰ ؑ سے لڑا اہل ایمان نے تو اوسے جب ہی کافر سمجھہ لیا

لیکن جو فرقہ ظاہری مسلمان ہے اوسنے اوسے صحابی ہی سمجھا اگر امام حسین عم شہید
نہوتے تو تم یزید کو بھی ویسے ہی صحابی سمجھتے اور جو کچھہ معاویہ کے فضائل ہین بوجہ
تعلق یزید و جنگ و جدال با خلیفہ برحق تمہاری نظرون مین تحقیر ہوی ہے وہ بھی
مبدل بہ تفضیل ہوجاتے تیسرے یہ کہ امام حسین علیہ السلام کے پاس شتر سے زیادہ
انصار موجود تھے تقیہ کا موقعہ نتھا جو تھے یہ کہ جو شرائط جہاد فی سبیل اللہ کے ہین
وہ سب امام حسین علیہ السلام پوری کرچکے تھے لیعنے وطن مالوفہ سے بارادہ جہاد
ہجرت کرچکے تھے شتر سے زیادہ انصار ساتھہ ہجرت مین تھے کوفہ مین بیعت خلافت
بعض لوگ آپکی کرچکے تھے اب جبکہ اہل کوفہ بیعت توڑکر منتشر ہوگئے یا ہمراہیان مین سے
کچھ لوگ علیحدہ ہوگئے تو اوسوقت جہاد سے مونھہ موڑنا قطعی حرام ہے جو لوگ
ہمیشہ جہاد و غزوات مین بھاگتے آئے ہین وہ ہی ایسے موقعہ سے بھاگ سکتے ہین
اور جنکے خاندان مین یہ بات ہوتی آئی ہے کہ جب ارادہ جہاد کرلیا تو پھر سر قلم
ہوجاوے مگر قدم پیچھے کو نہ ہٹے وہ کیسی ترک جہاد کرتے اور کیون تقیہ فرماتے
حضرت علی مرتضے علیہ السلام سے جب لوگون نے بیعت خلافت کرے اور پھر
ملعون لوگ بیعت توڑ توڑکر اوباشون کا جرگہ باندہ کر بصرہ مین پہونچگیے اور
حضرت علی مرتضے علیہ السلام نے بھی بغرض جہاد مدینہ سے ہجرت کی تو ظاہر ہے
کہ کل اڑہائی سو آدمی اہل مدینہ سے آپکے ساتھہ ہوا تھا ایسے ہی امام حسین عم نے
مدینہ سے ہجرت کی ارادہ جہاد مستقل ہوچکا بعد ارادہ جہاد کے اور بعد وقوع
ہجرت تقیہ کیسا کیا حضرت مولوی صاحب آپنے اونکو بھی مثل اون لوگون کے سمجھا
تھا کہ غزوات مین عین بوقت کارزار مفرور ہوے یا اپنے نفس کا قیاس اونپر بھی
کیا تھا کہ جیسے غدر مین آپ اور آپکے ہمراہی جہاد کرنیکو تھانہ بہون اور دہلی مین
پہونچے اور جب سرکار انگریزی کو غلبہ ہوا تو بھاگ کر گھر مین چلے آئے تقیہ اوسیوقت تک ہی ہے

کہ جب تک ارادہ جہاد ظاہر نکیا جاوے جیسا کہ وہابی لوگ فی الحال تقیہ کرتے
ہین کہ ہندوستان کو دار الجہاد بھی کہتے ہو اور مار کھانے کے لیئے پڑے ہوے
ہو اور خوف کے مارے کان نہین ہلا سکتے ہو دار الجہاد مین رہنا اور تقیہ نہ ہونا صاف
دلیل کفر و ارتداد ہے یا تو تقیہ تسلیم کیجیئے یا اپنے کفر پر فتوے دیجیئے یقین ہے کہ اب
تو آپکو اطمینان ہو گئی ہو گی کہ حضرت علی مرتضے علیہ السلام کے صبر کرنے کی کیا وجہ تھی
اور جناب امام حسین علیہ السلام کے تقیہ نفرمانے کا کیا سبب تھا امام حجۃ اللہ ہوتا ہے
ہر معاملہ مین قاعدہ اور شرع کی پابندی ملحوظ ہوتی ہے آپکی سی عقل نہین ہوتی حضرت
علی مرتضے ع لوگون کے قتل کرنیکے لیئے طالب خلافت نہ تھی بلکہ ہدایت کے لیئے **قال**
پھر اس قصہ کو اور اوس قصہ کو زمین و آسمان کا فرق یزید فقط دشمن دنیا ابوبکر رض
و عمر رض حسب مقولہ شیعہ دشمن دین اسلیئے تبرا کے وقت انہین کو نشانہ بناتے ہین
اور اپنی تعریفین اونکی شان مین سناتے ہین **اقول** معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی مرتضے
نے اسی لیئے ان لوگون کو زندہ چھوڑ دیا تھا کہ قیامت تک ہمارے دوستدار ونسے
جہاد زبانی کرتے رہین اور تجربہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دیکھو جو لوگ کربلا مین
امام حسین علیہ السلام کے یا اونکے انصار کے ہاتھ سے قتل ہوے وہ اگرچہ شقاوت
مین یزید و شمر سے زیادہ تھے لیکن چونکہ وہ سزا د قتل پا چکے تھے اسلیئے محبان
اہل بیت اونکو لعن کے وقت بالتخصیص یاد نہین کرتے ایسا ہی جو یہ لوگ حضرت
علی مرتضے علیہ السلام کے ہاتھ سے قتل ہو جاتے تو تبرا کے وقت اس جہاد
لسانی سے بچ جائے اور حضرت علی مرتضے ع کو انکا اس دائمی عذاب سے بچانا
منظور نہ تھا غالبا خاص اسی وجہ سے حضرت علی علیہ السلام نے اونکو قتل نہین کیا
ہم کہہ نہین چکے کہ امام حجۃ اللہ ہوتے ہین اونکے افعال حکمت سے خالی نہین ہوتے
دیکھو اس امر مین کتنا بڑا دقیق نکتہ نکلا **قال** اور اس غیرت و بی غیرتی کی بات بھی

جانے دو حکم خدا بھی یہی ہے کہ خدا کی راہ مین جان پر کھیل جائے غیرت کا پاس
نکرے کسی کے بھلا برا کہنے سے نہ ڈرے چنانچہ اچھے ہندون کی تعریف مین فرماتے
ہین یجاھدون فی سبیل اللہ لا یخافون لومۃ لائم جسکے یہ معنی ہین کہ
خدا کی راہ مین جہاد کرتے ہین اور کسیی کے ملامت سے نہین ڈرتے اس سے
ہر کوئی سمجھہ گیا ہوگا کہ اچھون کو نہ خوف جان چاہے نہ پاس آبرو ایسی ہی صحابہ کو
سنا کر فرماتے ہین وکاین من نبی قاتل معہ ربیون کثیر الخ جسکے یہ معنے
ہین کہ بہت ایسے نبی گذرے ہین جنکے ساتھ بہت سے اللہ والون نے کافرونسے
جہاد کیا تسپر وہ نہ سست ہوے اور نہ ہارے اور نہ گھبرائے اور نہ گھبرا کر کافرو نکے
سامنے لجاجت کرنے لگے سو آپ ہی فرمائے کہ تقیہ مین سوا ان تین باتون کے اور
کیا ہوتا ہے **اقول** ماشاء اللہ ہنوز مولوی صاحب بسم اللہ کے گنبد مین ہین اصول
جہاد اور تقیہ کو قطعی نہین جانتے بعد ارادہ جہاد کے اگر کم ہمتے یا نامردی کرے
یا عین معرکہ جہاد مین مثل شیخین و ذوالنورین مفرور ہو یا آپکی طرح مجاہدین مین
داخل ہوکر گھر کو بھاگ آئے تو البتہ بے غیرتی اور بزدلاپن بھی ہے اور خدا کا گنہگار
بھی ہوتا ہے اور جب تک ارادہ جہاد نہو ہجرت واقع نہو اور سوقت بغیر انصار کافی
ایسے جرأت کرنا مذموم اور خدائے تعالے کے نزدیک بھی باعث بازپرس ہے اگر
امام حسین علیہ السلام قبل از ہجرت تقیہ کرکے یزید کی بیعت کر لیتے تو کوئی ہرج
نتھا معاویہ و یزید مین کیا فرق تھا لیکن جبکہ ہجرت کر چکے پھر تقیہ قطعی ناجائز تھا
حضرت علی مرتضے ع کو انصار کافی بہم نہین پہونچے اسلیئے ارادہ جہاد نہین کیا دیکھو
قبل از ہجرت جناب رسول خدا صلعم کیسے کیسے ایذائین اور سختیان اوٹھاتے تھے اور
خاموش تھے ہرگز جرأت و دلیری کو کام نفرماتے تھے بھلا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے حالات سے تو تمکو کیا مطلب ہے مین اونھین کی نظیر دیتا ہون جنکے تم

پیروکار ہو دیکھو خاص حرم کعبہ مین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ایک مشرک نے
جوتیون سے مارا اور اوس بزرگوار نے خاموشی اختیار کی ہو حضرت مولوی صاحب
جہاد کے مقام پر جہاد کیا جاتا ہے حلم کے موقع پر حلم برتا جاتا ہے یہ آیت جو آپنے
درج فرمای ہے یہ مفروران اُحد کی عبرت دلانے کے لیئے ہے نہ کہ دار الجہاد کے
رہنے والون کے لیئے ہے یہ آیت تو صاف صاف کہہ رہی ہے کہ شیخین ذو النورین
کی تہدید کے لیئے اللہ تعالے فرماتا ہے کہ پہلے انبیاء ع کے ہمراہیون نے بھی جہاد
کیئے ہین لیکن وہ تمہارے طرح نہ سُست ہوے نہ ہارے نہ کھبرا کر کافرون کے
سامنے لجاجت کرتے گئے جیسے کہ تم لوگ ابوسفیان کی خدمت مین معافی قصورات
کے لیئے منت کرنے کو گئے اگرچہ یہ قصہ ہمنے کتب تواریخ مین ہے دیکھا تھا کہ شیخین
معافی قصور کے لیئے ابوسفیان کی خدمت مین پہونچے یا بعض مفسران نے بھی
لکھا تھا لیکن آپکے بدولت معلوم ہوا کہ قرآن شریف مین بھی درج ہے **قال**
ہان اگر کلام اللہ مین کہین بھی نامردون اور کم ہمتون اور بے غیرتون کی تعریف
ہوتی تو یون ہی سہی **اقول** یہ قول تو ہمارا ہے کہ قرآن مین نامردون کی مذمت
اور برائی درج ہے تعریف نہین کی گیی ہے لیکن آپ لوگون کا قول ہے کہ قران مین
کم ہمتون نامردون بزدلون کے فضائل درج ہین پھر بڑا افسوس ہے کہ اپنے
مسلمہ امر کے برخلاف گفتگو کرتے ہو دیکھو آپنے ہی اس رسالہ مین منجملہ فضائل
صدیقی کی آیت غار کو درج کیا ہے اور حزن و بکا و نامردی و کم ہمتی حضرت ابوبکر رض
کو آپنے فضائل مین داخل کیا ہے گو یہ ذکر حزن و بکا کا بطور مذمت قرآن شریف
مین ذکر ہے اور ہم اپنے موقع پر اسکو ثابت کرائے ہین لیکن آپ اوسکو زبردستی
فضیلت مین ہے داخل کرتے ہین پھر جبکہ یہ قصہ داخل فضیلت ہو تو اسکے یہی
معنے ہوے کہ خدائے تعالے نے نامردون زنخون ہیجڑون کی تعریف فرمائی ہے

پھر اسکے برخلاف آپ گفتگو نہین کرسکتے ہین **قال** اور اگر یہی سچ ہے کہ خدانخواستہ تقیہ تھا تو پھر اگر رسول صلعم نے حضرت علی علیہ السلام کو امام کیا بھی ہوگا تو خدا نے معزول کردیا کیونکہ ایسی جان بچانے والون سے آگے کو کیا اُمید اور منتظر اُمید ہائے دور دراز شیخین کو خلیفہ کردیا ہو سو یہی سچ معلوم ہوتا ہے کیونکہ بحمد اللہ ویسا ہی ظہور مین آیا روم شام درکنار ایران کو بھی مسلمان کردیا **اقول** اب تو منصف کو کوئی شک نہ رہا ہوگا کہ فرقہ اہل سنت وجماعت صرف برائے نام رسول خدا صلعم کی امت ہین بلکہ درحقیقت وہ شیخین کی امت ہین رسول خدا صلعم کو قطعی ان لوگون کی نے ترک کردیا ہمکو بڑا تعجب اس امر مین تھا کہ رسول خدا صلعم نے تو آپنے بعد قرآن اور اہل بیت کی پیروی کا حکم دیا اور اُن لوگون نے کیون اوسپر عمل درآمد نہین کیا انکے ائمہ اربعہ نے صرف اجتہاد فاروقی کو تدوین کیا اجتہاد اہل بیت ع کو قطعاً ترک کردیا اوسکی وجہ آج ہی سمجھ مین آئی ہے کہ یہ لوگ قائل رسالت جناب سرور کائنات کے نہین رہی بلکہ شیخین کو اونپر فوقیت دینے لگے سبحان اللہ ذرا اس عقیدہ کو ملاحظہ فرمایا جاوے کہ رسول خدا صلعم تو بحکم وحی ربانی حضرت علی مرتضےٰ علیہ السلام کو مقرر کرین اور اہل سنت یہ خیال کرین کہ خدا نے برخلاف رسول خدا کے ہوکر شیخین کو مقرر کیا اور حضرت علی مرتضےٰ ع کو معزول کردیا اجی حضرت سلامت خدائے تعالیٰ کے باتون سے اگر یہ خیال کرتے ہو تو اس سے پہلے بھی بہت اسکی نظیرین ہوچکی ہین اکثر انبیا و مرسلین پر خدائے تعالےٰ نے کفار جبار کو غلبہ دیا ہے دیکھو شداد نمرود بخت نصر ہردو لین ہطوس بلاطوس فرعون ابوجہل ابو سفیان وغیرہ حتے کہ معاویہ و یزید وغیرہم کو مرسلین و انبیا و اوصیا پر غلبہ ہوا ہے تو محض غلبہ کی وجہ سے یہ سمجھ لینا کہ نمرود و شداد و فرعون خدا کے پیارے تھے بڑی بھاری جہالت ہے خداوند تعالےٰ ہمیشہ اپنے بندون کی ازمایش کیا کرتا ہے وہ فقط ہم لوگون کے

آزمانے کے لیے کفرہ وفجرہ کو اپنے بندگان خاص پر غلبہ دیدیتا ہے جن لوگوں کی شامت
اعمال دامنگیر ہوتی ہے شیطان مت مار دیتا ہے وہ ظاہری غلبہ اور شان شوکت
دنیوی پر فریفتہ ہو کر دار البوار کو سدہار جاتے ہین اور حق و باطل مین تمیز نہین کرتے
ایسے ہی خیال ہو جاتے ہین کہ اگر ابراہیم ع برحق ہوتے تو کیا یہی بادشاہ نہو جاتے
اور اگر نمرود مردود برحق نہ ہوتا تو بادشاہ کسلیئے ہو جاتا اہی قسم کے جاہل لوگ سلطنت
اور دنیاوی شوکت کو محمول برضامندی خدا سمجھ کر کفار جبار کو برحق اور انبیاء و اوصیاء
برحق کو معزول و ناحق سمجھ لیتے ہین مشرکین ہند کیون غارت ہوے جس راجہ کو صاحب
شوکت دیکھا اوسی کو خدا مان لیا محبوب خدا و رسول پر معاندان و دشمنان خدا و رسول
صلعم کو فوقیت دینا اور پھر دعوائے اسلام کرنا بری بے حیائی ہے دیکھو یہ امر بارہا ثابت
ہو چکا ہے اور اس رسالہ مین بھی ہم ثابت کرینگے کہ جناب رسول خدا صلعم نے حضرت ابو بکر رض
اور حضرت عمر رض کے مقابلہ پر بروز خیبر حضرت علی مرتضے علیہ السلام کے نسبت یہ فرمایا ہی
یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ یعنے خدا و رسول صلعم کو دوست رکھتا ہے اور خدا
و رسول اوسکو دوست رکھتے ہین پس دقیقہ شناسان پر منکشف ہو گیا تھا کہ تین
روز بیشتر سے جو لوگ جنگ سے مفرور ہو کر آتے ہین وہ خدا و رسول کو دوست
نہین رکھتے نہ خدا و رسول صلعم اونکو دوست رکھتے ہن پس یہ سمجھنا بری بیحیائی ہے
کہ ایسے نامحبوبان کی وجہ سے خدائے تعالے نے اپنے محبوب کو معزول کر دیا ہو
سبحان اللہ یہ نقل سچ ہے کہ آسمان کا تھوکا حلق مین گرتا ہے ابھی تو شیعون پر بداء کا
اعتراض تھا اور ابھی خود قائل ہو گئے منصف لوگ ذرا خیال کرین کہ معاملہ تبلیغ
سورہ برات مین اجماع اہل سنت وجماعت اسبات پر ہے کہ اول جناب رسول خدا
صلعم نے تبلیغ سورہ برات کے لیئے حضرت ابو بکر رض کو مقرر کیا تھا مگر خدا تعالی نے
اونکو ناقابل انصرام کار رسالت سمجھ کر معزول کیا اور وحی بھیجی کہ یہ کام رسالت ہے

اسکو تم خود انجام دیسکتے ہو یا حضرت علی مرتضی ع انجام دیسکتے ہین ایرا غیرا
پچکلیان اس کام کی لیاقت وقابلیت نہین رکہتے اس تاریخ تک تو علم خداوندی
یہ تھا کہ ابو بکر رض لیاقت نیابت رسالت کے نہین رکھتے اونکو معزول کرنا چاہیے
اور علی مرتضے علیہ السلام ہین اس امر کی لیاقت ہے اونکو مقرر کرنا چاہئے پھر چند
روز بعد وہ پہلی رائے غلط ٹھری اور خداے تعالے نے نعوذ باللہ یہ سمجھا کہ ہم سے
بڑی غلطی ہوی تب اوسکے برعکس سمجھ مین آیا پہلی رائے کے وحی تو حضرت
ابو القاسم علیہ الصلوۃ والسلام پر نازل ہوئی تھی اوسکے برعکس وحی مولوی
قاسم پر اوتری تو اسکو خواب شیطانی کے سواے اور کیا کہا جاے گا۔

سوال سویم

حضرت ابو بکر رض کے خلافت پر جو اجماع واقع ہوا وہ بموجب طریقہ معینہ اسلام کے واقع ہوا یا نہین

جواب معہ تردید

قال المولوی محمد قاسم واقعی حضرت ابو بکر رض کی خلافت پر ایسا اجماع
واقع ہوا کہ جیسا اہل اسلام مین چاہیے بلکہ کسی اور بات مین ایسا اجماع ہوا ہے
نہین یہانتک کہ چھوٹے سے لیکر بڑے تک متفق ہو گئے حضرت علیؑ نے جب
دیکھا کہ میری بیعت نکرنے سے لوگون کو یہ شبہ ہوتا ہے کہ حضرت علی ع ابو بکر رض
کو خلیفہ برحق نہین جانتے خود حضرت ابو بکر صدیق رض کو بلا کر تنہا شکایت دوستانہ
کر کے وعدہ معتبر کیا اور اسکلے روز مجمع عام مین آکر بیعت کی اگرچہ جی مین نہ تھی
تو اوسوقت تک خدانخواستہ کسی نے گلے پر چھری نہ رکھی تھی اور اگر رکھی تھی
تو کیا تھا امامون کی موت موافق عقیدہ شیعہ اور بشہادت کلینی اونکے اختیار مین ہے
باقی شیعون کا یہ رانڈون کا سا رونا کہ یون گلے مین رسی ڈال کر لائے اور یون

ظلم و ستم کیا شیطانی خواب ہے جن حضرات کا ہم ذکر کرتے ہین وہ دس یا پانچ سے
تو کیا سارے جہان سے بھی چھپنے والی نہ تھی **اقول** یہ صریح بہتان ہے ہرگز اجماع
جائز واقع نہین ہوا اجماع اس کارروائی کا نام نہین ہے کہ عمر ابن خطاب رض
اور ابو عبیدہ اور بشیر ہم ساز ہوکر گھر سے چلے نہ کسی سے پوچھا نہ مشورہ کیا آنکھ کا
اشارہ ہوتے ہی بیعت کرلی اکابر مہاجرین و قریش جو بنی ہاشم تھے بعد اونکے بنی
امیہ بعد ازان اکابر انصار مثل سعد ابن عبادہ و ابو ایوب انصاری وغیرہم کسی کو
اطلاع تک نہین کی گئی دو چار آدمیون نے بیعت کرکے مشہور کردیا کہ فلان شخص
سے بیعت ہوگئی قاعدہ اجماع جائز کا یہ ہے کہ سب اکابر لوگ جمع ہون باہم
صلاح مشورہ کرکے ایک امر قرار دین یہ دستور نہین ہے کہ مہینون اور برسون
تک سلسلہ اجماع و بیعت کا قائم رہے یہ اجماع ہوا یا سلسل البول کا مرض ہوا خود
تحریر مولوی صاحب سے بھی ظاہر ہے کہ حضرت علی ع اجماع مین شریک نتھے کتاب الامامت
والسیاست و روضتہ الاحباب وغیرہ مین سارا قصہ اس دغا فریب کا مندرج ہے
جسکو آپ اجماع کہہ رہے ہین پس اگر بقول مولوی صاحب اجماع جائز واقع ہونا
تسلیم کیا جاوے تو نصوص باطل ہوتے ہین اور اگر نصوص صحیح ہین تو اجماع باطل
ہے اور در اصل نصوص تو تسلیم اجماع سے باطل ہو چکے ہین اور اجماع در اصل
جائز طور پر نہین ہوا تو جو خلافت بغیر نص اور بغیر اجماع کے ہوئے تسلیم اجماع سے
باطل اور اوسکا ناحق ہونا خود ثابت سوا اس صرف اجماع کے بابت تھا مگر چور کی
داڑھی مین تنکہ بغیر حضرت علی مرتضے ع کے ذکر کیئے مولوی صاحب کو چین نہ آیا
اور پھر حال بھی آپنے وہ لکھا جو مبطل اجماع ہے۔ شکایت دوستانہ عجب آبلہ فریب
فقرہ ہے پھر یہ تو فرمایئے کہ حضرت علی علیہ السلام نے بیعت کیون نہین کی تھی جو
لوگ سنگدلون مین ناحق شبہ عدم استحقاق خلافت خلیفہ اول کا ڈالا اور وہ شکایت

دوستانہ کیا تھی اور کیون تھی حضرت علی ع کا کیا نقصان کیا تھا کہ جسکی شکایت تھی افترا پردازی کی تحریرات انکی مسقط ہین ہے کام دیسکتی ہین ہمنے حدیث مشکوۃ کے حوالہ سے تقیہ اور وجہ مصالحہ ثابت کردی ہے آپکی تحریر بے سند پر کون اعتبار کرسکتا ہے اور گلے پر چھری رکھنے کے جو آپنے پھپولے پھوڑے اور دل کے بخار نکالے بڑا ہے آپکے دل مین اہل بیت نبوی کی طرف سے غبار تھا کہ کربلا مین بھی نہ نکل سکا ہے اور اب بھی باقی ہے شیعون پر جو آپنے اعتراض کیا ہے یہ عین آپکی جہالت کی دلیل ہے انبیاء اور اوصیاء ہمیشہ مجمع اضداد ہوتے ہین شجاع اور بہادر بھی ایسے ہوتے ہین کہ دنیا مین کوئی اونکا مقابلہ نکر سکے اور حلیم اور بردبار بھی اسقدر ہوتے ہین کہ سید الصابرین لقب پاتے ہین غنی اور سخی ایسے ہوتے ہین کہ قطارین اونٹون کے سائل کو بخشدیتے ہین محتاج بھی اسقدر ہوتے ہین کہ تین تین دن صاف مع اہل وعیال روزہ پر روزہ رکھتے ہین شکم پر پتھر باندہ لیتے ہین یہ بات ادنے درجہ کی دنیا کے لوگون مین ہوتی ہے کہ وہ ایک ہی صفت سے موصوف ہون جو بہادر ہین پس اون مین بہادری ہی ہے اور جو حلیم وصابر ہین اون مین فقط حلم اور صبر ہی ہے اور ذات انبیاء واوصیاء مجمع اوصاف متعددہ ہوتے ہین دلیری کے وقت غایت درجہ کے شجاع ہین حلم اور صبر کے وقت نہایت درجہ صابر وحلیم ہین دیکھو حضرت علی مرتضے ع کی شجاعت غزوات مین اور ایسی ہی حلم وصبر انکا دیکھو کہ قصاب نے طمانچہ مارا اور آپنے صبر کیا دوسرے ایک پہلوان نے زیر ہونے کے وقت آپ پر تھوک دیا اور آپنے کمال حلم سے وسکو چھوڑ دیا کہ مثنوی مولوی روم مین اس امر کی کس درجہ تعریف لکھی ہے۔ او خیو انداخت بر روے علیؑ افتخار ہر نبی و ہر ولی۔ کیا تم ان حضرات کو اپنے خلیفہ صاحبان پر قیاس کرتے ہو کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بڑے رفیق القلب تھے حضرت عمر رض شدید القلب تھے حضرت عثمان صاحب حیا تھے ایسے تو ایک ایک تعریف ہر شخص مین ہوا کرتی ہے کوئی جری ہوتا ہے کوئی

کوئی حیز ہوتا ہے کوئی حلیم ہوتا ہے کوئی غصہ ور ہوتا ہے یہ حالات اہل دنیا کے ہین
اور جو خداے تعالے کے بندگان خاص ہوتے ہین وہ ہمیشہ مجمع اضداد اور متصف
بجمیع صفات ہوتے ہین مگر افسوس ہے کہ اندھے کے آگے روے اپنی آنکھین کھووے
آپکے سامنے ایسی باتین کرنا بعینہ بھینس کے آگے بین بجانا ہی

سوال چہارم

اجماع اہل حل وعقد جو خلافت حضرت ابو بکر صدیق رضہ پر
واقع ہوا اوس مین کون کون سے فضائل حضرت ابو بکر صدیق کے
قابل امامت خیال کیے گئے تھے

جواب معہ تردید

قال المولوی محمد قاسم جتنی باتین خلیفہ مین چاہین وہ سب ہین قال المولوی
محمد قاسم جتنی باتین خلیفہ اول مین موجود تھین علم الناس افضل الناس اشجع الناس
اتقی الناس ازہد الناس ارحم الناس اعدل الناس **اقول** خدا ستیاناس کرے ایسے
کاذب کا اجی حضرت مین نے کچھ اور سوال کیا اب قل اعوذ برب الناس ہے پڑھنے لگے
جب ساری ہی قل اعوذ برب الناس ختم کی تھی تو خناس کیون چھوڑ دیا یہ میری طرف سے
شامل کیجیے گا مین یہ پوچھتا ہون کہ اہل اجماع نے بھی کچھ فضائل کی بابت تحقیقات
کی تھی یا الائمۃ من القریش پر بھی خاتمہ بالخیر ہو گیا تھا جسقدر آپنے صفات ہونا حضرت
ابو بکر رضہ مین لکھا ہے یہ سب دروغ ہین اون مین تو ایک بھی صفت انہین کی نہ تھی
آپکے علما، تو اونکو زمرہ مجتہدین مین بھی شامل نہین کرتے پھر آپ ایک جاہل شخص کو عالم
چھوڑ کر اعلم کسطرح کہہ سکتے ہین ذرا ازالۃ الخفا کو تو ملاحظہ فرماؤ کہ صحابہ مین سے
کون کون مجتہد قرار دیے گئے ہین اور اپنے کتب احادیث کو دیکھو کہ حضرت علی مرتضےٰ ع
سب سے زیادہ اعلم قرار دیے گئے ہین جنکو آپکے علماے نے مجتہد قرار دیا ہے وہ بھی

دیکھو بوقت درپیش آنے مشکل سوالات کے کسکی طرف رجوع کرتے تھے ہمنے انوار الہدے
مین اسبات کو جدا لکھا ہے ملاحظہ کرنا چاہیئے علے ہذا افضل الناس ہونا حضرت علی مرتضے کا
بروایات صحیحہ ہمنے انوار الہدے مین ثابت کیا ہے اور ایک سو کئی فضائل کتب اہل
سنن سے ایسے نسبت حضرت علی مرتضے ع کے ثابت کیئے ہین کہ اون مین سے ایک بھی
خلیفہ اول مین نہ تھا۔ اشجع الناس ہونا ابو بکر صدیق کا قرآن سے بھی کھل جاتے گا
لاتحزن خود شاہد عادل ہے پھر غزوات سے فرار ہونا کافی ثبوت ہے ایسے ہی صفات
اتقاء وغیرہ دروغ منسوب کیے گئے ہین اتقی الناس وہ شخص ہے کہ جسکے نسبت
خداے تعالے نے امام المتقین فرمایا رسول اللہ نے اسکی شہادت دی زہد کی بھی
محض تہمت ہے کبھی جو کون محتاجون یتیمون پر رحم نہین آیا جبکہ خود رسول خدا ص کے
یتیم دختر پر رحم نہ آیا تو پھر کس پر آیا ہوگا عدل بھی انکا مشہور ہے کہ سعد بن عبادہ
سا شخص ہجوم بیعت مین پامال ہو کر مر جائے مالک بن نویرہ سا صحابی ظلم سے قتل
کیا جاے اور اوسکی زوجہ مومنہ مثل قیدیان کفار تصرف خالد مین آئے اور نالش دایر ہونے
پر انصاف نکیا جاوے اور اپنی خلافت جمانے کے لیئے خالد کی رعایت کیجائے
یہ سب امور کتب اہل سنت مین مذکور ہین بحوالہ کتب ہمنے انوار الہدے مین لکھے ہین
قال اور سواے اسکے جتنے اصول شیعون نے خلافت کے لیئے تجویز کیئے ہین سب
اون مین تمے سند مطلوب ہو تو جواب سوال سویم منجملہ جواب سوالات اربعہ کہ جو
ان اٹھائیس جوابون کے ساتھ مرسل ہے ملاحظہ فرمالیجئے **اقول** اچھا برات عاشقان
بر شاخ آہو کا مضمون ہے مین نے آجتک سواے ان جوابات اور جواب جمالی کے
جو اول تحریر فرمایا ہے دیکھا بھی نہین ہین اس معمہ چیستان کو نہین سمجھتا جوابات اربعہ
کیسے ہین اور کسکے سوالات کے جواب ہین اور اصول مقررہ شیعہ کے نسبت تو
آپکا زبان سے نکالنا ہی لازم نہین ہے اور اصول خلافت کی مجھکو خبر نہین لیکن

آٹھ صفات نائب برحق کے جو ہمنے انوار الہدے مین قایم کیئے ہین اون مین سے ایک
بھی حضرت ابوبکر رضہ مین بروئے کتب اہل سنت پائے نہین گئے اور بفضلہ تعالیٰ وہ سب
سبکے سب دوازدہ امام علیہم السلام مین پائے گئے ہین اوّل صدور معجزہ دویم
عصمت و طہارت سوم ملوث نہونا کفر و شرک مین مدت العمر چہارم قائل ہونا دیگر
طبقات موجودات کا امامت پر سوائے انسان کے پنجم علم لدنی حاصل ہونا ششم
علم قران و سنت بدرجہ اتم حاصل ہونا ہفتم بروے نسب و بروے افعال ذاتی و
بحسب فرمودہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے افضل ہونا خدا اور رسول
صلعم کو سب سے زیادہ دوست رکھنا ہشتم نص خلافت موجود ہونا استخلاف
بحین حیات بھی واقع ہوتا ان مین سے آپ ہی فرمائے کہ فلانی صفت حضرت ابوبکر
مین پائے جاتے تھے پھر ویسے ہی بلا کسی سند کے بک دینا گوز شتر سے سمجھا جاتا ہی
ہم جب جانتے کہ کسی سند سے بیان کرتے اور یون تو نقل مشہور ہے کہ کسی کمہاری
نے اپنے گدھے کا نام سوہن رکھ لیا تھا مگر اوسکے کہدینے سے گدھا سوہن نہین ہو گیا

سوال پنجم

آیا کوئی فضیلت حضرت ابوبکر رضہ مین ایسی تھی جو حضرت مرتضے
علیہ السلام مین نہین تھی

جواب مع تردید

قال المولوی محمد قاسم اس سوال کا اگر یہ مطلب ہے کہ اوصاف حمیدہ مین سے
کوئی ایسا وصف بتلاؤ کہ جو حضرت ابوبکر رضہ صدیق مین ہو اور حضرت علی مین نہ ہو
گو ہم نہین کہہ سکتے فلانی خوبی اون مین تھی اور ان مین نہ تھی پر اس سے
سائل کو کوئی نفع نہین اقول خوب جواب دیا ہے آپکو میرے نفع نقصان سے
کیا غرض ہے اگر کوئی فضیلت بھی ایسی نکال دو کہ حضرت ابوبکر رضہ مین تھی اور حضرت

علی ع مین نہ تھی تب تو ہم بھی سمجھین ورنہ دیکھیے کہ اس جواب مین آپکو کیسی نالہ جھانکنے پڑے
اسی سے تو کہتے ہین کہ مرد کی گردہی بہتر ہے اور نامرد کی صحبت بھی بُری ہے بجز اسکے
اور آپ کیا فضائل بیان کرسکتے ہین کہ غزوات مین رسول خدا صلعم کو چھوڑ منفرور
ہوگئے غار مین رونے لگے آخر وقت مین ایسی بزرگی ملی کہ رسول خدا صلعم کے احکام کو خاطر مین
نہ لاتے تھے **قال** اگر دو شخصون مین برابر اوصاف ہون تب جیسے خلیفہ بناوین
بجا ہے **اقول** نعوذ باللہ من تو الٹی گنگا بہانے لگے اپنی بجا راجہ بھوج ہوش مین او غلام
وانشا کیا برابری ہے دیکھو ہم تردید جواب ششم مین فضائل مرتضوی مین سے
ایک شبہ بیان کرین گے انشاء اللہ تعالے حاسدون کی آنکھین اندھی ہوجائینگی **قال**
اور اگر یہ مطلب ہے کہ کمی و بیشی کا فرق اونمین تبلاو تو یہ ہمارا ذمہ ہے **اقول**
سبحان اللہ سوال از آسمان و جواب از ریسمان اجی حضرت آپ تو بالکل بدحواس ہوگئے
ہین کیا سوال کرتا ہون آپ کیا جواب دیتے ہین مزاج پرسی کے جواب مین ٹال
بچون کا بہرتہ بنانے لگے **قال** مگر ہم جواب سوم منجملہ جوابات اربعہ مین بالاجمال
اوسکا جواب دیچکے ہین **اقول** مین تو کسی کا جواب نہین پونچھتا کہ آپ اجمال و
تفصیل لے دوڑے میرا تو سوال بہت صاف تھا کہ آپ کوئی ایسی فضلت حضرت
ابوبکر رض کے بیان کرین کہ حضرت علی ع مین وہ نہ تھے **قال** الغرض اکثر اوقات مین
بلکہ ابوبکر رض صدیق سارے صحابہ سے بڑھ کر تھے اوس مین حضرت علی ہون یا اور
کوئی **اقول** عجب ہذیان ھی کہے نہین سکتے فرق تبلانا اپنا ذمہ بھی کرنے چلتے
ہین اکثر اوقات سقیفہ سے زیادہ تو اور کوئی وقت آپکے خلیفہ صاحب پر نگذرا اگلی
سی مصیبت تمپر کبھی عمر بھر نہ پڑی ہوگی پھر وہ اوصاف کسدن کام آئینگے کیون نہین
کہدیتے ہو اونکے چھپانے سے کیا مطلب ہے کیا کسی پُریا مین باندھکر نواب صدیق حسین
صاحب کی نذر کے لیئے رکھ چھوڑے ہین عجب حماقت ہے کہ دس مرتبہ قصد کرچکے

اور زبان وقلم سے نکلا دیکھو یہ معجزہ آل نبی ہے کہ مجال نہین کہ لب کشائی ہوسکے اور مولوی صاحب یہ تو سمجھا ہوتا کہ کسی رئیس کے سو غلام ہین اگر اون مین سے ایک کو کسی وجہ سے آپ اون سب غلامون پر فضیلت دینگے تو غلامون پر فضیلت ہو نہ ایسے رئیس کے بھائی بلکہ اونپر غلام افضل نہو سکے گا اتنا تو سمجھتے ہوگے کہ حضرت علی رسول اللہ کے بھائی تھے داماد بھی فضائل ذاتی بھی رکھتے ہین پھر آپنے ایک ادنے شخص امتی سے مقابلہ اونکا کردیا **قال** چنانچہ خود حضرت علی ع ہی فرماتے ہین کہ سب مین افضل ابو بکر ہین مہین سند مطلوب ہو تو بخاری مین دیکھ لیجیے بروایت محمد بن الحنفیہ فرزند ارجمند حضرت شیر خدا یہ روایت موجود ہے **اقول** سبحان اللہ کیا خوب دعوے بے دلیل ہے حضرت علی مرتضے علیہ السلام بموجب تحریر کتب اہل تسنن برابر اونکے نسبت فرماتے ہین غادر خائن کاذب چنانچہ بخاری مین ہے بروایت عمر ابن الخطاب رض یہ حدیث درج ہے درباب واپسی فدک ونزاع عباس رض کے افسوس ہے کہ آپنے بخاری کو ملاحظہ فرمایا اور راوی کا نام تک لکھدیا مگر حدیث نکلی نقل کی مولوی صاحب محدث ہونا مشکل بات ہے اول تو بیان آپکا محض دروغ ہے دیکھو ایام خلافت خلیفہ اول جب ان امور کی تحقیقات وتفتیش ہی درپیش تھی دیکھو انکار بیعت کے وقت حضرت علی مرتضے ع نے کیا فرمایا اور ابو عبیدہ نے دیکھو اس امر کو تسلیم کیا کہ بیشک آپ افضل ہین اور باوجود طرفداری کہ ابو عبیدہ کوئی فضیلت خلیفہ اول کے بیان نکر سکے کتاب الامامت والسیاست اور روضۃ الاحباب کو ملاحظہ فرمائے علاوہ اسکے یہ تو سمجھو کہ اگر کوئی آقا اپنی نوکر دن مین سے کسیکی تعریف کرے کہ فلانا سب سے بہتر ہے تو کیا یہ سمجھا جائے گا کہ وہ نوکر یا غلام آقا سے بھی افضل ہے معلوم ہوتا ہے کہ اگر رسول خدا ایسا فرماتے تو آپ اون پر بھی خلیفہ اول کو ترجیح دیتے جبکہ روایات صحیحہ ثابت ہے من کنت مولاہ فعلی مولاہ یا وھو ولیکم بعدی

دیا وهو ولی کل مومن و مومنۃ من بعدی تو پھر حضرت علی مرتضے ع کے آقا ہونے اور
حضرت ابو بکر کے نوکر یا غلام ہونے مین کیا کلام ہے خود رسول اللہ یہان تک فرما چکے
کہ جو شخص اپنا آقا اور حاکم مجھکو سمجھتا ہے وہ علی کو اپنا حاکم و آقا سمجھے پس جو شخص
حضرت علی مرتضے ع کے حکومت وولایت سے انکار کرے وہ صاف رسول خدا ص کی
حکومت سے انکار کرتا ہے فہو الکافر **قال** بالجملہ اور عالم تھی تو ابو بکر اعلم تھے اور
زاہد تھے اور راحم تھے تو ابو بکر رض ارحم تھے علے ہذا القیاس **اقول** مولوی صاحب نے
زاہد کا افعل التفضیل بیان نہین فرمایا اللہ اکبر بڑے دیر مین جھجک کر کس ساکر
شرم کھاکر یہ فقرہ آپکی زبان سے نکلا مگر آپکی ندامت وخجالت خود شاہد مدعا ہین۔

سوال ششم

حضرت علی مرتضے ع مین کون کون ایسے فضائل ہین جو حضرت ابو بکر رض یا دیگر صحابہ مین نہ تھے

جواب مع تردید

قال اس سوال مین سوال پنجم ہی کو اولٹ لیا ہے سو اسکا جواب بھی اوسی کے
جواب مین آگیا **اقول** اس سوال کے جواب پر تو بھلا کیون آپکی زبان اوکستی مگر ہم خود
اپنے سوال کا جواب لکھتے ہین اگرچہ رسالہ انوار الہدی مین ہمنے بشرح وتفصیل اسباتکو لکھا ہے اور اس
رسالہ کو بھی ضمیمہ اوسی کا کردیا ہے مگر تاہم اس موقع پر مختصراً لکھا جاتا ہے دیکھو فضائل
مندرجہ ذیل حضرت علی مرتضے ع مین ایسے ہین کہ حضرت ابو بکر رض یا کسی دوسرے صحابی
مین نہ تھے **اول** توحد نور مصطفوی و مرتضوی بشہادت حدیث انا و علی من نور
واحد **دویم** خلقت مصطفے و مرتضے ع از یک طینت **سویم** قریب نسب با رسول خدا
صلعم **چہارم** توحد خون و گوشت بیت اللہ مین پیدا ہونا اول آنکھ کھول کر
رسول خدا صلعم کو دیکھنا شیر مادر سے پہلے زبان رسول خدا صلعم سے لعاب چوسنا

غسل تولد رسول اللہ کے ہاتھ سے پانا صغیر سنی مین رسول خدا کے ہاتھ سے پرورش
پانا سابق ایمان ہونا سب سے پہلے رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھنا قبل از بلوغ
مسلمان ہو کبھی بت کو مثل شیخین سجدہ نکرنا کبھی حرام شے کو مثل شراب وغیرہ کھانا
برخلاف شیخین کے کہ چالیس برس کی عمر تک سور اور شراب کھاتے رہے بتونکو سجدہ کرتے ہی دین دنیا
مین رسول خدا کا بھائی ہونا خدا کی راہ مین جان بیچڈالنا ملائکہ پر اس امر مین فوقیت
لیجانا جنگ بدر مین کار نمایان کرنا احد کے دن برخلاف شیخین ثابت قدم منقبت انت
منی وانا منہ حاصل کرنا فرشتون کا آپکے مناقب پڑھنا لا فتی الا علی لا کرار لا سیف
الا ذوالفقار غزوہ خندق مین یہ فخر کرنا کہ ایک لڑائی آپکی تمام امت محمدی کے
اعمال سے جو وہ قیامت تک کرینگے بہتر و افضل ہے اور امت مین حضرت ابوبکر
بھی منجملہ کرورون درکرورن کے ایک امتی ہین۔ غزوہ خیبر مین شیخین پر مفخر و ممتاز ہونا
منقبت یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ حاصل کرنا در خیبر کو دو انگلیون سے اکھاڑ
ڈالنا بجائے سپر کے کام مین لانا خندق کو مجاہدین کا کیواڑ پر رکھہ کر عبور کرانا نادعلی نازل ہونا
غزوہ حنین مین باوجود مفروری شیخین قایم رہنا دوش رسول اللہ پر سوار ہونا حرم کے
بت توڑنا جمیع غزوات مین صاحب رایت ہونا جمیع سرایا مین سردار ہونا آیت تطہیر
شان مین نازل ہونا باب مدینہ علم النبی ہونا جنات کو زیر کرنا اونکو مسلمان کرنا اعلم علم
لدنی و عالم قران وسنت ہونا قران پر ایسا عبور کرنا کہ ایک رکاب مین پیر دینے کے
وقت تلاوت شروع کرین دوسرے رکاب مین پھر پہونچتے پہونچتے قرآن ختم کر دینا
اچھا و کامل حاصل ہونا منقبت اقضاکم علی حاصل کرنا مثل ادم اعلم ہونا منجملہ دس
حصون علم کے نو حصہ آپکو ملنا اور ایک حصہ مین تمام عالم کا شامل ہونا تقوے آپکا
مثل تقوے نوح ہونا خلت مین آپکے مثل خلت ابراہیم ہونا ہیبت انکے مثل ہیبت موسے کے
ہونا عبادت مین مثل عیسے ع کے ہونا دوبار آپکے لیئے رد شمس ہونا مظہر العجائب

والغرائب ہونا میکائیل و جبرئیل کا نسبت ہجرت آپکا پہرہ دینا بروز احد آپکے یمین و یسار رہنا جبرئیل کا آپکے صاحبزادونکے گہوارہ جنبانی کرنا جبرئیل کا آنا سنکر کہنا رسول اللہ کا یہ کہنا کہ جسکا مین حاکم ہون اوسکا علی حاکم ہے یہ فرمانا وھو ولیکم بعدی یہ فرمانا وھو ولی کل مومن و مومنۃ من بعدی خلیفتی و وصی و وارثی فرمانا وانت ابن عمی و ودون عمی فرمانا انت منی بمنزلۃ ہارون من موسے فرمانا القران مع علی و علی مع القران فرمانا الحق مع علی فرمانا آپنے بعد اپنے حضرت علی مرتضےٰ ع کی پیروی کرنیکا امت کو حکم دینا رسول اللہ کو غسل میت دینا بشرکت ملائکہ قران مین بلفظ نفس رسول اللہ تعبیر ہونا مثل رسول اللہ تبلیغ سورہ برات سے مثل رسول اللہ کے بحالت جنابت مسجد مین جاسکنا درود شریف مین شامل رسول اللہ کے ہونا سوائے آپکے دروازہ کے اوروں کے دروازونکا مسجد کے اندر سے بند ہو جانا زمین کا ایسے باتین کرنا رسول خدا کے اولاد کا آپکے نسب سے چلنا وقت وفات نبی قائم مقام نبی ہونا نبی کا وصی ہونا خاتم جناب سرور کائنات آپکو ملنا سوائے اسپ دستار ولباس واسلحہ آپکو عنایت ہونا رسول اللہ کا آخری وقت آپکے زانو پر ہونا سید العرب امام المتقین قاعد الغر المحجلین سید المومنین ہونا سخاوت کی تعریف سورہ ہل اتے اور آیہ انما ولیکم اللہ مین ہونا جنت کا آپکے لیے مشتاق ہونا چشمہ ہائے بہشتی آپکو دیا جانا اول حوض کوثر پر رسول اللہ کے پاس پہونچنا قیامت کے زور لوائے حمد آپکے ہاتھ مین ہونا محبت آپکی ہر مسلم پر فرض ہونا آیات کثیرہ آپکے شان مین نازل ہونا بارہ مرتبہ استخلاف آپکا عمل مین آنا بغض علی دلیل منافق کے ہونا بغض علی عین بغض نبی اور محبت علی عین محبت نبی ہونا تولائے علی مسلم پر فرض ہونا کہ بغیر اسکے ایمان قبول نہین ہوتا پنجتن پاک کا قیامت کے دن ایک درجہ مین ہونا باغات متعددہ آپکو بہشت مین ملنا آپکی طرف سے مہر فاطمہ مین

امت عاصی کی بخشش ہونا صرصائیل فرشتہ کی کتف پر بعد محمد رسول اللہ کے علی
مقیم الحجتہ تحریر ہونا عرش پر بعد کلمہ طیبہ کے نام علی مرتضے کا لکھا ہونا کتب سماویہ سابقہ
مین آپکا ندکور وپیشین گوئی ہونا تمام عالم سے مثل رسول خدا کے آپکا برگزیدہ ہونا زیارت
علی داخل عبادت ہونا آپکے فضائل بیان کرنے سے ثواب عظیم حاصل ہونا بغیر تولا
علی وتبرا از دشمنان ایمان قبول نہین ہوتا شہادت اخطب خوارزم نام آپکا مثل
رسول خدا مشتق اسم الہی سے ہونا سب سے محبوب رسول اللہ ہونا محبوب خدا
ہونا ملائکہ کا آپکو غسل میت دینا کفن پہنانا خود بخود تابوت چلنا غرض کہانتک بیان
کرون خوف تطویل ہی وہی نقطون پر اسبات کو ختم کرتا ہون کہ خطب خوارزم
نے باسناد صحیح لکھا ہے اس حدیث کو قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم لو ان الریاض اقلام والبحر مداد والجن حساب والانس کتاب
ما احصوا فضائل علی ابن ابی طالب علیہ السلام یعنے تمام دنیا کے
درختون کے نوقلم بنائے جاوین تمام دریاؤنکی روشنائی بنای جاوین تمام جنات
حساب کرین تمام انسان لکھین تو بھی فضائل علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا احصا
اور شمار نہو سکے پھر فرمائے کہ مین کس گنتی مین ہون اور منکرون کو اب کیا موقع
انکار ہے جسقدر مجھ سے فقط زبانی فضائل بیان ہوسکے ہین انہین سے ایک کے
مانند بھی اب کسی دوسرے شخص مین ثابت نہین کرسکتے پھر تم بھی انصاف کرو کہ
چہ نسبت خاک را با عالم پاک کا مضمون ہے یا نہین یون حسد وعناد کی وجہ سے
تم بظاہر منکر ہوجاو لیکن اپنے دل مین توضرور شرمندہ ہوتی ہوگے کہ لکوک ہا
فضائل مرتضوی مین سے ایک کے مثل بھی ابوبکر رض مین پایا نہین جاتا پھر فرمائے
کہ خلافت اونکی باطل ہی یا نہین

سوال ہفتم

سواے حضرت علی ع کے کسی اور صحابی کے لیے ردشمس واقع ہوا

جواب مع تردید

قال المحمد قاسم آفتاب کا غروب ہوکر پھر نکل آنا طبرانی اور طحاوی نے بار طور
نقل کیا ہے کہ خیبر کی راہ مین بعد عصر رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم حضرت
علی ع کے زانو پر سر مبارک رکھکر سو گئے بعد غروب آنکھ کھلی تو حضرت علی سے
پوچھا تمنے عصر کی نماز پڑہی یا نہین پڑھی آپنے عرض کیا کہ کوئی نہین آپنے دعا
فرمای خدانے آفتاب کو بڑہایا چارون پر دہوپ نظر آنے لگی اس روایت کا
ہر چند صحاح ستہ مین پتہ نہین اور ابن جوزی نے جو بڑی محدث ہین اس روایت
منجملہ موضوعات یعنے جہوٹی بنا ے ہوے احادیث کے لکھا ہے پر اور محققون نے
اسکی تصحیح بھی کی ہے سو ہمین بھی یہی بات پسند ہے کچھ اپنے محبت کا تقاضا اور
شیعونکے خاطر ہے اسپر بھی وہ سمجھین تو اونسے خدا سمجھے پر ہمین نہین معلوم
اس سوال مین سائل نے کیا فائدہ سمجھا ہے اگر یہ تمنا ہے کہ یہ معجزہ حضرت
علی ع کے نام لگجاے تو اسکی امید بیجا اگر ہی تو رسول اللہ صلعم کا معجزہ ہے
ہان حضرت علی ع کی کارگذاری اور خاطرداری البتہ باعث دعاء مذکور ہوئی
سو یہ کونسی بڑی بات ہے رسول اللہ صلعم کے نزدیک یہ ایک ادنے بات ہے
اس سے پہلے کفار کے استدعا پر معجزہ شق القمر واقع ہوا تھا تو کفار کی
کیا فضیلت نکلی تھی اور اگر اس مین کچھ فضیلت ہے تو فقط اتنی ہے کہ اونکی
یہ خدمت پسند آئی سو رسول اللہ صلعم کو ابوبکر کی خدمت گذاریان اس سے
زیادہ پیش نظر تھین بخاری و مسلم وغیرہ صحاح مین موجود ہے کہ جناب سرور عالم
صلعم نے یون ارشاد فرمایا کہ جتنا ابوبکر رض کا احسان میرے ذمہ ہے اتنا کسی کا
نہین **اقول** آہا آپکو ماشاء اللہ دعوے محبت مرتضوی بھی ہے خدا کا ذب کا

رو سیاہ کرے دعوے محبت مین دشمنی کے شرارے اوٹھتے ہوے آپکے ہی
کلام مین نظر آئے شیعون کے خاطر تو ہم جب سمجھین کہ جیسا آپنے تو باوجود دعوے
محبت نصاری ویہود کی طرح تحریف وتصحیف بھی فرمای ہے بڑھی مردہ دلی اور
افسردہ خاطری سے آپنے اس حدیث کی تصحیح کو مانا حالانکہ محققین علماے اہل سنت
برابر اس حدیث کو مانتے آئے ہین اور ابن جوزی تو کھلا ہوا آپکی طرح دشمن آل رسول
تھا اوسنے تو تمام فضائل کو موضوعات مین داخل کر دیا ہے مگر محققین علما کے
لعن وطعن کو ملاحظہ نہین کیا کہ اوس مادر بخطا کے خطاے شنیع ثابت کرتے ہین
ابن حجر سے سنگدل نے شرح صحیح بخاری مین ابن جوزی کے خطاے شنیع قبول
کی ہے شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے مدارج النبوت مین اسی حدیث کے بارہ مین
نسبت ابن جوزی کے لکھا ہے ابن جوزی مستعجل است وحکم موضوع وادعاے
ان وثوق ہست بقول وے درین باب اور تصحیح کی ہے اور اس قصہ رد شمس
اور اس احادیث اسما بنت عمیس کے طحاوی نے شرح مشکاۃ الانوار مین اور
قاضی عیاض نے شفا مین اور تخریج مین کیا ہی اسکو ابن منذر وابن شاہین نے
حدیث اسما بنت عمیس سے اور ابن مردویہ نے حدیث ابی ہریرہ سے صاحب
مواہب نے بھی تصحیح اسکی کرے طبرانی نے معجم کبیر مین ذکر کیا باسناد حسن اور لکھا
شیخ الاسلام بن عراقی نے شرح تقریب مین اسما بنت عمیس سے اور تصحیح کی احمد
بن صالح مصری نے اور ذکر کیا اسکا محمد بن یوسف دمشقی صالحی نے حرز مزیل اللبس
عن حدیث رد الشمس مین حافظ ابن سید الناس نے بشری اللبیب مین حافظ
علاء الدین مغلطای نے کتاب یہ الباسم مین حافظ جلال الدین سیوطی نے حرز
کشف اللبس عن حدیث رد الشمس مین اور نیز کتاب الدرر المنتثرہ فی الاحادیث
المشتہرہ مین اور امام ابو الفتح ازدی اور ابو زرعہ بن العراقی نے بھی تصحیح اسکی کی ہے

اگر اب بھی بوجہ ناصبیت اس سے انکار کرو تو آپکے کلام کا وثوق کیا ہے اگرچہ آپنے
چار و ناچار اس حدیث سے اقرار کیا لیکن اس امر کے تو آپ نکاری ہی ہین کہ اسمین
حضرت علی مرتضے علیہ السلام کی فضیلت نہین نکلتی تمام محدثین اور مورخین کا اسپر
اتفاق ہے کہ یہ رد شمس خاص حضرت علی مرتضے کے لیئے اور اونھین کے دعا سے
واقع ہوا اور جو کسی ایسے ہی ناصبی نے دعا یوشع کا ذکر بھی کیا ہے تو اس سے بھی
خاطر داری حضرت علی مرتضے عم کے ہے ثابت ہے چنانچہ عبارت مدارج نقل کیجاتی
ہے کہ رسول خدا دعا کرد کہ آلہی اگر علی در طاعت تو و رسول تو بود براے وے
آفتاب بگردان کہ نماز عصر بگذارد اس مین کسقدر خاطر داری اور افضلیت حضرت
علی مرتضے علیہ السلام کے ثابت ہوتی ہے کہ دیکھو خداے تعالے اور رسول خدا
صلعم کو اسقدر خاطر منظور تھی کہ اونکے لیئے رد شمس جو محض خلاف عادت امر ہی
واقع ہوا اور یہ جو آپ فرماتے ہین کہ یہ اُمید نہین رکھنی چاہیئے کہ یہ معجزہ حضرت علیؑ
کے نام لگجاوے سو یہ تو آپ غور فرماوین کہ چندبار اکثر صحابہ بلکہ خود رسول اللہؐ
کے نمازین قضا ہوئین اور کبھی حضرت علیؑ کیطرح خواستگاری رد شمس کی نفرمائے
چنانچہ بایام جنگ خندق ظہر و عصر قضا ہوئین اور آفتاب لوٹانی کی دعا نفرمائی
اسی خیبر کے سفر مین صحابہ کی نماز بھی قضا ہوئین کہ مدارج مین بالتخصیص نام حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ کا لکھا ہوا ہے اور رد شمس نہوا اسکی ظاہرا یہی وجہ ہے کہ
اگر اوسوقت مین بھی آفتاب لوٹایا جاتا تو بہت سے لوگون کی نمازین قضا ہوئی ہین
آپ لوگون کے کہنے کی گنجایش ملجاتی شاید بے غیرتی سے کہہ اوٹھتے کہ حضرت ابوبکر
یا حضرت عمر رض کی خاطر سے رد شمس ہوا کیونکہ حضرت کے لیئے تو کوئی حاجت نہ تھی
اونکی نماز قضا نہین ہوسکتی اگرچہ وہ بچشم ظاہر خواب مین ہون مگر دل بیدار اونکا
ہر وقت یاد الہی مین رہتا ہے تم برابر یہ بول اوٹھتے کہ دیکھو حضرت ابوبکر رض

وغیرہ کی رعایت سے ایسا ہوا اسلیئے دیگر مواقعہ پر نہ رسول اللہ نے ایسا ارادہ
کیا نہ خداے تعالے نے چاہا اور دیکھو خداے تعالے اون نمک حرام لوگونکے
روسیاہ کرنے کے لئے جو اوسکے بندگان خاص کے فضائل کو کالعدم کرنا چاہتے
ہین ایسے افعال کو باصرار و تاکید تمام دو دو مرتبہ وقوع مین لایا ہے تاکہ منافقین
کو کسیطرح کی حجت نرہی دیکھو ملان جامی صاحب شواہد النبوت سنت جماعت تھی
ایسا ہی صاحب دلائل النبوت سنی تھے وہ صاف لکھتے ہین ذکر مناقب و معجزات
مرتضوی مین کہ خداے تعالے برائے وے دوبار رد شمس کرد یکے بعد رسول
صلعم و دیگر خاص بعہد خلافت او قصہ اول کہ جو بروایت اسمار بنت عمیس ہی
شواہد النبوت و دلایل النبوت وغیرہ کتب مین بذیل معجزات جناب سرور کائنات
صلعم کے نہین لکھا بلکہ خاص بذیل معجزات جناب حضرت امرتضے علی علیہ
الصلوۃ والسلام تحریر کیا ہے اور صاف لکھا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے جب
معلوم کیا کہ نماز عصر علی مرتضے ع نے اشارونسے ادا کی تھی پڑہے ہا نہین ہا ہے
تو فرمایا کہ اے علی دعا کہ خداے تعالے سے کہ وہ آفتاب کو لوٹا وے تو وقت
پر نماز عصر ادا کرے چنانچہ حضرت علی مرتضے ع نے دعا کی اور آفتاب لوٹایا گیا
دوسری مرتبہ بعہد خلافت جناب حضرت علی مرتضے صلوات اللہ علیہ کے اسطرح
شواہد النبوت مین لکھا ہے کہ کو جاتے ہوے کسی دریا کے عبور کرنے مین توقف
ہوگیا کہ نماز عصر کا وقت جاتا رہا اصحاب آپکے شاکی ہوے آپنے دعا کی آفتاب
لوٹ آیا سب نے نماز عصر وقت پر ادا کی دیکھو خداوند کریم منکرون کے مونہہ پر
اسطرح جوتیان لگواتا ہے اب فرماؤ تو کہ تمکو کیا گنجایش جواب کی رہی اب کیسے
داخل معجزات مرتضوی نکروگے ہان اگر آپکو اسکا مقابلہ کرنا تھا تو آپکے پاس یہ
سہل جواب تھا کہ جیسا حضرت علی مرتضے ع کے لیئے آفتاب لوٹایا گیا ویسی ہی

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور دیگر اہل کفار قریش کے لیئے شق القمر ہوا آپ
تو اونکے خاطر رسول اللہ صلعم سے بھی منحرف ہوئے جاتے ہین یہ نہ سمجھے کہ اگر حضرت
علی علیہ السلام سے بھی یہ معجزہ واقع ہوا تب بھی حضرت رسول اللہ ہی کا فخر ہے
مگر آپکو تو رسول اللہ صلعم اور اونکے اہل بیت سے سروکار ہی نہین صحاب
ثلثہ کی محبت مین بالکل مثلث پرست ہو گئے ہو اصحاب ثلثہ کی محبت تھی یہانتک
ڈاڑہی بھی جو نکلے تو وہ بھی کھوسی نکلی دنیا ہی مین دیکھ لو تین کانی بازی غارت کراتے
ہین شیعیان ائمہ اثنا عشر کے یہان بھی پو بارہ ہین اور وہان بھی پو بارہ ہین اونسے
منحرف ہوکر انسان شش جہت مین روسیاہ ہو جاتا ہے تعجب بد نصیب جو سر
بازون پر ہے کہ تین کانون کو پسند کرین اور پو بارہ کو چھوڑ دین آنکا یہ احتجاج کہ
رسول اللہ صلعم نے یہ فرمایا کہ ابو بکر رض کا جتنا احسان مجھپر ہے وتنا کسی کا نہین
ہے حضرت بخاری و مسلم کے کہدینے سے کوئی جھوٹی بات سچی نہین ہو سکتی یون
تو آپ بھی فرما رہے ہین اس حوالہ سے کیا ضرورت تھی اپنے نزدیک تو سگ زرد
برادر شغال ہے مگر انصاف تو جب ہی کہ آپ یہ امر ثابت کرین کہ فلان فلان احسانات
حضرت ابو بکر رضی اللہ نے کیئے ہین ورنہ آپ ہی انصاف کرین کہ تمام محدثین اہلسنت
مین بخاری و مسلم سے بڑہ کر خارجی کوئی نہین ہے ہزارون جھوٹی روایات فضائل
صحابہ کو لکھدیا ہے اور فضائل اہلبیت کو قصداً ترک کر دیا ہے اور حنفی مذہب درحقیقت ایک قسم خوارج سے
ہے اسلیئے وہ اوسی محدث کو پسند کرتی ہین کہ جو اہل بیت نبوی صلعم سے عداوت
رکھتا ہو نفس معاملہ کو اگر آپ ثابت کرتے تو مضائقہ نہ تھا سو بجز اسکے آپ کوئی
احسان بیان نہین کر سکتے کہ بی بی عائشہ رض کا ازدواج رسول اللہ صلعم سے
کر دیا مگر حضرت عمر رض کی روٹیان بھی اس ذریعہ سے پیدا کر لین دنیا مین کسی جگہ داماد کا
جانشین سسرا ہوتے ہوئے نہین دیکھا سو بیٹی دیکر جانشین بن گئی پھر آپ ہی

فرماوین کہ احسان کیا رہا باقی رہا یہ امر کہ ہجرت کی اور رسول خدا صلعم کے ساتھ
رہے سو جسقدر لوگ ایمان لائے تھے سب نے ایسا کیا ہان اوس شخص کا تو البتہ
احسان سمجھنا چاہیے کہ بغیر ایمان لانے اور بغیر مسلمان ہونے کے حضرت کی ہمراہ
رہا ہو سو اگر آپ اس امر کو قبول کرین کہ حضرت ابوبکر رضہ ایمان نہین لائے اور
مسلمان نہین ہوئے صرف خاطر اور احسان کرنے کو رسول اللہ صلعم کے ساتھ
ہجرت کی تھی تو البتہ احسان تسلیم ہوسکتا ہی باقی رہا یہ امر کہ غزوات مین کبھی جان بازیکی
ہو رسول اللہ صلعم کے اڑے وقت کام آئے ہون تو یہ بات نہین کسی غزوہ مین زخم
سوزن بھی جسم نازک پر نہین کھایا جہان دباؤ پڑا بھاگ نکلے اب رہا احسان متعلقہ
مال و زر سو جسدن مکہ سے ہجرت کر کے تشریف لائے تھے اوس دن کو ملاحظہ
فرمائے اور جسدن آپنے وفات پائی اوسکو دیکھے کہ رسول اللہ صلعم کے بدولت
آدمی بنگئے بہت سے اونٹ گھوڑے گھر پر بندہ گئے باندی غلام ملگئے سو یہ
رسول اللہ صلعم کا احسان ہے لیکن بڑا احسان رسول اللہ صلعم کا سارے
مسلمانون اور دینداروں پر یہ ہے کہ اونکو ایمان و اسلام کی ہدایت فرمائی اور اسکی
کچھ مزدوری اور بدلہ مسلمانون سے نہ لیا سو اس حساب سے اونکو بھی ہدایت ہوئی
تھی تو رسول اللہ صلعم کے ممنون و احسان مند ہونے چاہئین نہ کہ برعکس ہاں
رسول اللہ صلعم نے مومنین سے اجرہ رسالت بھی لیا ہے کیا محبت اہل بیت
نبوی صلعم سے رکھنا لیکن جن لوگون نے مودت اقربای نبوی اپنے ذمہ لازم نہین
رکھی اونھون نے اجرت نبوی ادا نہین کی سو وہ ایمان کے تعلیم مین بلاشبہ اونسے
بھی کم درجہ پر رہے جو اوستاد کو کو دون دیکر پڑھے ہون پس جن لوگون نے
رسالت کا اجرہ و معاوضہ بھی نہین دیا ہے اور پھر بھی وہ رسول اللہ کے احسانمند
نہین ہین تو اونکو مسلمانی سے خارج سمجھنا چاہیے علاوہ ان سب دقیق باتون کے

ایک موٹی بات یہ ہے کہ ہجرت کے وقت جبکہ رسول خدا صلعم کو سواری کی حاجت ہوئی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹ کو جو دوسو درم کا خرید اتھا حضرت رسول اللہ صلعم سے نوسو درم لیکر رسول خدا صلعم کے ہاتھ فروخت کیا ہائے غضب ظالم یہی سمجھتا کہ ایک اونٹ بیٹی کی جہیز مین ہی دیا خاک پڑے غیرت پر اگر طمع سے لاچار تھے تو اوتنی ہی قیمت کو دینا تھا جسقدر لاگت لگی تھی اوسکو بھی جانی دو زمانہ کے دستور کے موافق ڈیوڑہے دام لیکر ہی صبر کرنا تھا نکہ دوسو درم کو اونٹ خریدین اور نوسو درم کو ایسے نازک وقت مین فروخت کرین ہان سچ ہے کہ وہ وقت ایسا ہی تھا کہ مونھ مانگے دام ملتے پھر کیون چھوڑتے پھر بھی احسان کا نام لیتے ہوے اگر شرم نہ آئے تو بڑی ہی بے غیرتی ہے **قال** پر اونکو قضا نماز کا کبھی اتفاق نہ ہوا تھا ورنہ اونکے لیئے بھی دعا کرتے تو مغرب چھوڑ مشرق سے آفتاب نکل اتا **اقول** حضرت سچ تو یون ہے کہ جو نماز پڑہیگا قضا بھی ضرور ہوگی اور جو یہ دعوے کرے کہ فلان شخص کی نماز کبھی قضا نہین ہوئی تو اسکے صاف یہ معنی ہوے کہ اونھون نے کبھی نماز ہی نہین پڑھی کتنی بڑی ہٹ دھرمی کی ہے کہ جناب رسول خدا صلعم کی نماز قضا ہو جانے کے تو قائل ہین اور حضرت ابو بکر رض کی نماز قضا ہونا بیان کرتے ہین تو بس یہ نقل ہوئی کہ نہ پڑہین نہ قضا ہو دیکھو محدثین و مورخین اہل سنت قائل ہین اس بات کے بایام غزوہ خندق ایک روز جناب رسول خدا اور صحابہ کی نماز ظہر وعصر قضا ہوئی پھر اسی سفر خیبر کے واپسی مین ایک روز صبح کی نماز قضا ہوئی اب رہا یہ امر کہ حضرت ابو بکر رض بھی اون مین شامل تھے یا نہین کتب اہل سنت سے ثابت ہو سکتا ہے چنانچہ مدارج النبوت مین یہ قصہ درج ہے اور بحمد اللہ کہ اوس مقام پر نام کہ جنکی نماز قضا ہوئی صرف بفضل خدا سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ہے درج ہے چنانچہ محدث دہلوی باین عبارت لکھتے ہین و خواب کرد آن حضرت و یاران وے و ابو بکر صدیق

در آسمان بود پس اب اس مضمون کو غور کرنا چاہیے کہ مولوی صاحب نے شیخی
بہگار کر اور جہونٹ بولکر کسدرجہ لوگونکے نظرون مین اپنے وقعت کو کہولیا وہ یہ
سمجہے تھے کہ شاید نماز قضا ہونے کا ثبوت بہم نہ پہونچے اسلیے کہ ایک چھوٹی سی بات
عام امیتون مین سے ایک شخص کے ہی کسنے لکہا نہوگا بڑے آدمیون کے تو چھوٹی سی
بات بھی مشہور ہوجاتی ہے عوام الناس کے بڑے واقعات بھی عام لوگون تک
کم پہونچتی ہین مگر اسکا نام تائید غیبی ہے اور یہ معجزہ مرتضوی ہے کہ بہ تشریح تمام
ہمنے ثبوت دیدیا اب رہا یہ امر کہ جناب رسول خدا صلعم کی نماز قضا ہوئی تھی لیکن انبیاء
خواب عام لوگون کی بیداری اور یاد الہی سے بہتر ہے وہ خواب مین ہون یا بیداری
مین ایک لحظہ یاد الہی سے غافل نہین رہتے اب رہے دیگر صحابہ التبہ اونکی نماز ین
قضا ہوئین لیکن یہ امر کہ اکیلے حضرت علی ع کے لئے ردشمس واقع ہوا اور اوس روز
جمیع صحابہ کے لیے نہوا اسکا سبب یہی ہے کہ تا سب لوگ سمجہہ جاوین کہ حضرت
مرتضے علیہ السلام کے خاطر خداوند کریم کو بھی عزیز ہے اوس روز بھی اگر ردشمس
ہوجاتا تو معاندین کو جائے سخن ہوجاتے اور اوس ردشمس سے کچھ شرف اور
افضلیت جناب امیر علیہ السلام کے متصور نہوتی **قال** با این ہمہ تو یہ دعا تھی
اور دعا مین اپنی بے اختیاری ظاہر ہے خدا کو اختیار ہی چاہے قبول نکرے
اور قبول کرے تو خدا کے نزدیک کچھ بڑی بات نہین **اقول** لعنت اس ناصبیت پر
اجی حضرت یہ کون کہتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یا حضرت مرتضے
نے نعوذ باللہ بخلاف حکم خدا کے خود یا باختیار خود سورج لوٹا دیا مطلب تو یہ
ہے کہ خدا سے تعالے کو ایسی خاطر عزیز تھی کہ ایسے خلاف عادت امر کو
کر دیا اور یہی تو ہے کہ دعا بھی برگزیدہ لوگون کی قبول ہوتی ہے اور خدا سے
تعالے بھی اپنے نیک بندونکے دلجوئی اور خاطرداری کرتا ہے ورنہ آپ ہی فرماوین

کہ کبھی آپکے معبودان باطل کے بھی کوئی دعا ایسی خلاف عادت قبول ہوئی ہے
یا کوئی معجزہ اونسے صادر ہوا ہی یا کبھی کوئی پیشین گوئی اونکی سچی ہوئی ہے دیکھو
عمر بھر مین حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بروز جنگ حنین پیشین گوئی کی تھی سو بھی
خدا نے اولٹ دی آپکے اس فقرہ کا مطلب کچھ اور عجیب و غریب معلوم ہوتا ہے
رسول اللہ صلعم کی نسبت بھی آپکے عقیدہ ماشاء اللہ اور ہی طرح کے ہین ہم سمجھتے تھے
صرف اہل بیت نبوی سے ہے عداوت رکھتے ہو لیکن اب معلوم ہوا کہ جناب رسول خدا
صلعم کے فضائل بھی ناگوار خاطر ہوتے ہین **قال** پر قابل تعریف یہ بات ہے کہ خدا
ساتھ ہو جانے کو تم بھی جانتے ہو کہ ان اللہ معنا کے کیا معنے ہین اور یہ آیت کسکی شان مین
ہے یار غار کون تھا اور سکینہ خداوندی کس پر نازل ہوئی **اقول** جاننا چاہیے کہ
خداوند تعالے ہر مسلم و ہر کافر کے ساتھ اور نہایت قریب تر ہے چنانچہ نحن اقرب
من حبل الورید اسکا شاہد ہے سوائے اسکے قرآن شریف مین خدا تعالے اقرار
فرماتا ہے معیت کا گنہگارون کے اور صاف مذکور ہے کہ خائن و گنہگار خدا سے
نہین ڈرتے دنیا کے لوگون سے شرم کرتے ہین حالانکہ خدا اون کے ساتھ ہی صاف
لفظ معہم موجود ہے اور یہ معیت جسکا ذکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
غار مین فرمایا ہے حضرت ابو بکر رض سے ذرا بھی متعلق نہین جسکا معیت خداوندی کا
اونپر عکس بھی پڑتا اور نہ اس اعتبار پر کہ رسول اللہ صلعم کے ساتھ تھی تو یہ بھی
ایک طرح کی مجازی معیت کہلاتی ہے لیکن اونکی کیفیت تو بالکل اس نامرد کی سی
ہوئی جو جوانمرد کے ساتھ ہم سفر تھا اور جوانمرد کے اسلحہ سے اوسکو کچھ اطمینان
نہو اور نہ آپ ہی غور کرین کہ اگر حضرت ابو بکر رض معیت خداوندی اور نزول سکینہ مین
شریک رسول اللہ صلعم ہوتے تو وہ بھی مثل رسول اللہ صلعم کے قوی دل اور مطمئن ہوتے نہ کہ یہ ہوتا
کہ حضرت تسلی دیتے ہین اور وہ برابر روتے ہین اور مطلق تسکین نہین ہوتی مولویصاحب

اس معیت کے دعوے سے درگذرو ورنہ ایمان کے جانے کا بھی خوف ہے کیونکہ اگر
بغیر معیت خداوندی حزن وبکا تھا تو کچھ اندیشہ کی بات نہین تمام ضعیف الاعتقاد لوگونکی
یہی کیفیت ہوا کرتی ہے لیکن جبکہ معیت خداوندی ثابت کرتے ہو اور پھر اوس معیت پر
عدم اعتباری ہے تو یہ مزیل ایمان ہے فھو المطلب اور تسکین کے نزول مین جو آپنے
خیانت فرمائی یہ کب چل سکتی ہے صاف طور پر علیہ کا لفظ موجود ہے جو تن واحد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ضمیر ہے اسی پر قیاس معیت کو کر لو کہ اگر معیت خدا دونون سے
متعلق تھی تو سکینہ خداوندی بھی دونون پر نازل ہوتی **قال** اور اسکو بھی جانے
دیجیئے **اقول** بسم اللہ کیا خوب آپکا طرز مناظرہ ہے اپنے دلایل خود ہی درجہنم کرتے
جاتے ہین بھلا یہان تک تو دلائل آپکے رد ہوئین **قال** اگر یہ آفتاب کا لوٹنا حضرت
علی ع کے خاطر ہوا تھا رسول اللہ صلعم کے خاطر نہ تھا آپکے دعا کا اسمین اثر نہ تھا
اور تھا تو برائے نام تھا ظاہر کا بھانہ تھا ورنہ اصل مین حضرت علی ع کے خاطر ہوا تھا
رسول اللہ صلعم کے خاطر نہ تھا آپکی دعا کا اسمین اثر نہ تھا تو پھر کیا اس سے افضلیت
لازم نہین آتی ورنہ حضرت علی ع اور صحابہ تو درکنار رسول اللہ صلعم سے بھی افضل
ہو جائینگے **اقول** ماشاء اللہ کیا دقیقہ سنج آپکی عقل ہے ناصبیت نے بالکل عقل کا
چراغ گل کر دیا اجی حضرت رسول اللہ صلعم اور علی مرتضے ع کے خاطر مثل اغیار
جدا جدا نہین ہے علی مرتضے ع کو ذات رسالت پناہی سے باطنی اور ظاہری توحد
حاصل ہے اودہر نور ایک ادہر بشہادت حدیث لحمک لحمی ودمہ دمی گوشت پوست
ایک پھر آپکے اور اونکے خاطر کا کیا مذکور یہ باتین تو اغیار کے لیئے کہنے چاہئین علاوہ
اسکے کیا تم یہ نہین جانتے کہ حضرت علی مرتضے ع کو جو کچھ شرف حاصل ہوا ہے وہ
صرف بوجہ قربت ویگانگت وخلوص عقیدت وصدق متابعت جناب رسالتمآب
صلعم کے حاصل ہوا ہے آفتاب لوٹنے کی بھی تو یہی وجہ ہوئی کہ آپ اطاعت

رسول اللہ صلعم مین بصدق دل مشغول تھے اور لوگون کے لیئے جو ایسے فضائل
حاصل نہوے اوسکی یہ وجہ تھی کہ بتصدیق قلب ایمان نرکھتے تھے چنانچہ اہل سنت کے
اس دعا مین دو قول ہین ایک یہ کہ خود رسول اللہ صلعم نے دعا فرمائی کہ الہی اگر
علی مرتضے ع تیرے اور تیرے رسول ص کی اطاعت مین تھا تو آفتاب کو لوٹا دے
جیسا کہ ازالۃ الخفا مین اور مدارج النبوت مین مذکور ہے دوسرا قول یہ کہ حضرت علی
مرتضے ع سے ارشاد کیا کہ تم خدا تعالے سے دعا کرو کہ آفتاب لوٹا دی ذرا اپنے فہم پر
نظر ہین تو کرو کہ معاملہ تو کیا ہے اور اعتراض آپنے کیا فرمایا مقصد ہمارا اس حدیث سے
یہ ہے کہ جیسے علی مرتضے ع دل سے فرمانبردار خدا و رسول صلعم کے تھی اور جیسے یہ
محبوب خدا و رسول ص تھے اور جیسے آپ افضل و اعلے تھے ویسا امت محمدی مین اور
کوئی نہین ہوا کیونکہ اگر کوئی اور بھی ایسا محبوب خدا و رسول ہوتا اور ایسا سچا فرمانبردار
ہوتا تو اوسکے لیئے بھی ایسا کبھی ہو جاتا حالانکہ اور صحابہ کے لیئے کئی نمازین قضا
ہو جانی ہم ثابت کر چکے ہین مگر کسی کے لیئے مغرب چھوڑکر مشرق سے بھی کہ عادت
معہودہ تھی آفتاب نہ نکلا **قال** ادہر یہ معجزہ اول حضرت سلیمان کے خاطر واقع
ہوا ہے اسی صورت مین حضرت نوح حضرت ابراہیم حضرت عیسے و حضرت موسے علیہ السلام
افضل ہین یا حضرت سلیمان شفاعت کی حدیث تو سنی ہوگی اوسمین دیکھیے خلائق
کس کس کی طرف بغرض شفاعت جائیگی اوس مین کہین سلیمان کا ذکر نہین **اقول**
اجی حضرت مولوی صاحب کہان ہو سوتے ہو جاگتے ہو بہنگر خانہ کو مات کیا علمائے
نامدار کے اقوال پر اعتبار کرتے ہین جب آپ ہی ایسا صریح غلط بیان تحریر فرمائینگے
تو کیا ٹھکانہ ہے تاریخ دانی آپ پر ہی ختم ہو گئی کیا آپ اون شاہ صاحب کے مرید ہو گئے ہین
کہ جنہون نے سکندر جلکرنین کی امام حسن حسین سے دیوال کھہ لکھا یہ لڑائی دیکھی
تھی قبلہ رد شمس اول حضرت یوشع بن نون وصی و نائب موسے علیہ السلام کے لیئے

واقع ہوا ہے اور بعد اسکے حضرت علی مرتضے ع کے لیئے دو مرتبہ واقع ہوا ہے یعنے
ایک بعہد رسول اللہ صلعم دوسرا خاص بعہد خلافت جناب امیر ع تاکہ خداوند کا وہ
کلام پورا ہووے کہ جو توریت شریف مین ارشاد ہوا ہے کہ موسے علیہ السلام فرماتے
ہین کہ اے اسرائیل خداوند فرماتا ہے کہ تمھارے بھائیون مین سے تیرے مانند ایک
نبی پیدا کرونگا چنانچہ منجملہ اور تشبیہات کے یہ تشبیہہ بھی تامہ ہے کہ جیسا حضرت موسے ع
کے وصی کے لیئے ردشمس ہوا ویسا ہی محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے
وصی کے لیئے ردشمس ہوا اوس مین ایک دوسرے پر فضیلت ہونے کا کوئی محل نہین
ہے خصوصًا رسول خدا پر کیسی فضیلت ہوسکتی ہے درانحالیکہ اونکے نائب کے لیئے
ایسا ہوچکا ہی پر دیگر انبیاء علیہم السلام کو قیاس کرو ممکن تھا کہ اور انبیاء بھی درخواست
کرتے تو خدا ے تعالے منظور فرماتا لیکن ذکر اسبات کا ہے کہ گروہ صحابہ کی نماز قضا
ہوجانی پر حضرت نے درخواست ردشمس نفرمائی اور صرف تنہا حضرت علی مرتضے ع کے لیئے
ایسی درخواست کی اسکی یہ ہی وجہ تھی کہ جیسا خود جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے
کہ حضرت علی مرتضے ع کے ایک خندق کی لڑائی میرے تمام امت کے اعمال سے افضل ہے
جو کچھ کہ وہ قیامت تک کرین باقی حدیث شفاعت کا جو آپنے مذکور کیا ہے اوس مین
لفظ خلائق ایسی ہی ہل مل یقین لوگون سے مراد ہے کہ جیسے آب ہین کہ عید بقرعید
بھی کرین ہوتی دیوالی بھی مناوین کہ خدا جانے وقت پر کس سے کام پڑ جاوے اور یہان
تو حضرت ایک درستحکم پکڑ رکھا ہے اونھین کی شفاعت ہمارے لیئے کافی ہے وہ خود
ہمکو بلاکر ہماری شفاعت کرینگے ہمکو تلاش کرنے اور دربدر بھٹکنے کی ضرورت نہین
در در وہ ہی لوگ مارے مارے پھرینگے کہ جنکو رسول اللہ صلعم اپنے حوض کے
اوپر سے نکلوا دینگے کہ ہم آپکے اصحاب ہین اور رسول اللہ فرماینگے کہ دور ہوجاؤ
اے ملعونو کہ ہین تمکو نہین پہچانتا ابس وہ لوگ مع اپنے ذریات کے ادہر سے اودہر

مارے مارے پھرینگے اور کوئی اپنے پاس کھڑا ہونے نہ دیگا اوسوقت مولوی صاحب
کو ان اعتراضات واہیہ کی خبر ہو گی اور یہ ہی وجہ دربدر بھٹکنے کی معلوم ہوتی ہے کہ
ایسے نالائق لوگ خجالت زدہ کیا مونہہ لیکر رسول خدا صلعم کے پاس جائینگے کہ کسی اور ہی
نبی کے معرفت سفارش خدائے تعالی سے کرادین مگر یقین ہے کہ وہ انبیا ردورہی سے انکو
نکلوا دینگے غرضکہ جواب انکا محض پوچ ہے اگر کسی امتی کے لیئے ردشمس کی نظیر دیتے
توشاید ہارج فضیلت مرتضوی ہوجاتا

سوال ہشتم

حضرت علی ع کے لیئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا یا نہین
کہ وہ خدا اور رسول خدا صلعم کو دوست رکھتے ہین یا یہ کہ خندق
کے حضرت علی ع کی لڑائی میری تمام امت کے اعمال سے افضل ہے
جو قیامت تک کرین

جواب مع تردید

قال واقعی رسول اللہ صلعم نے حضرت علی کے شان مین فرمایا کہ وہ اللہ کو دوست
رکھتے ہین اور اللہ اونکو دوست رکھتا ہے اور یہ ہمارا عین ایمان ہے پر اس سے
افضلیت کا ثابت کرنا ایسا ہی جیسا کسینے کہا ہے چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا
کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا اقول اول تو مولوی صاحب کے
ناصبیت نے یہ ہی زور کیا حدیث کا نصف حصہ ترک کیا ساری روایت محبت کی
جو منجملہ حدیث طویل عطائے رایت فتح خیبر کی ہے اسطرح پر ہے یحب اللہ ورسولہ
ویحبہ اللہ ورسولہ یعنے اللہ اور رسول اوسکو دوست رکھتے ہین اور وہ اللہ اور رسول
کو دوست رکھتا ہے مولوی صاحب نے دوستی رسول اللہ کو مثل اپنے قلب کے
حدیث سے بھی نکالا پھر اسپر بھی صبر نہ ہوا انکار فضیلت کیا دیکھو ابتدائے اس حدیث کی

کہ جب حضرت خیبر مین پہونچے تو تین روز تک متواتر حضرت ابوبکر رضؓ و حضرت عمر رضؓ
سردار لشکر ہو کر جنگ پر گئی اور روز مرہ ہزیمت اوٹھا کہ فرار ہوے حضرت علی مرتضےؑ
مدینہ مین تھے مگر شب کو جب تیسری بار حضرت عمر رضؓ مفرور ہو کے آے جناب
سرور کائنات نے یہ فرمایا کہ صبح کو مین رایت ظفر ایسے شخص کو دونگا جو کرار غیر فرار ہے
اور خدا و رسول اُسکو دوست رکھتے ہین اور وہ خدا و رسول کو دوست رکھتا ہے
صبح ہوتی بروے معجزہ حضرت علی مرتضےؑ داخل لشکر ہوے اور جناب سرور کائنات
نے علم ظفر توام عنایت کیا کہ آپنے جاتی ہی نہایت دلیری سے قلعہ فتح کر لیا اب اہل
انصاف غور فرماوین کہ جب تین روز تک لوگ مفرور ہو کے آے اور اوسپر آپنے
یہ فرمایا کہ کل کو مین نشان لشکر کا غیر فرار کو دونگا تو جاے غور ہے کہ یہ خبر صحیح
غیر فراری کی بمقابلہ مفروران کے ہوگی یا اور لوگون کے جبکہ آپنے یہ فرمایا
کہ کل غیر فرار کو امیر لشکر کرونگا تو صاف بات ہے کہ پہلے امراء فرار تھے ایسے ہی
شیخین کے مقابلہ پر یہ منقبت مرتضوی ارشاد ہوئی ہے کہ وہ خدا اور رسول
صلعم کو دوست رکھتے ہین اور خدا و رسول اونکو دوست رکھتے ہین اس سے
پایا جاتا ہے کہ تین روز پہلے جو صاحب لڑائی پر جاتے تھے اون مین یہ وصف
نہ تھی ورنہ باین الفاظ ارشاد فرمانے کی ضرورت ہی کیا تھی سیدھی بات تھی کہ یہ
فرماتے کہ کل علی کو نشان دونگا ذکر محبت سے صاف منشاء رسول اللہ صلعم کا
ظاہر ہو گیا کہ شیخین جو بھاگ بھاگ آتے ہین اور حارث و مرحب ملعونان کے مقابلہ پر
نہین ٹہرتے ہین تو اسکی یہی وجہ ہے کہ انکو محبت خدا و رسول نہین ہے پس ہمارا
بھی یہی مطلب ہے کہ جب بمقابلہ دو شخصون کے ایک کے نسبت کوئی خاص بات
کہی جائیگی تو صاف اوسکا منشاء یہی ہوتا ہے کہ دوسرے سے وہ امر متعلق نہین ہے
قال صاحبو اول تو خداے تعالے ہر متقی کی نسبت فرماتا ہے ان اللہ یحب المتقین

دوسرے متبعان سنت کو ہدایت ہے ان کنتم یحبون اللہ ویغفرلکم ذنوبکم واللہ غفور الرحیم جسکے یہ معنی ہین اگر تمکو اللہ سے محبت ہے تو میری پیروی کرو اللہ کو تمسے محبت ہوجاوے گی اور اللہ تمہارے سب گناہ بخشدے گا اور اللہ غفور الرحیم ہے اس سے ظاہر ہے کہ یہ سب ہر مومن کو نصیب ہو سکتی ہے ورنہ ہدایت کے کیا معنے ہین اگر یہ بات ممکن نہ ہوتی تو پھر یہ ارشاد ایسا تھا جیسے یون کہتے تم خدا ہوجاؤ اقول مولوی صاحب ذکر تو یہی ہے کہ ہر مومن اور ہر صحابی کے لئے ممکن تھا کہ وہ ایسے افعال کرتا کہ محبوب خدا ہوجاتا مین نے یہ عرض نہین کیا کہ محبوب خدا ہونا محال ہے مگر یہ کہتا ہون کہ حضرت علی مرتضےٰ محبوب خدا تھے اور ابوبکرؓ وغیرہ محبوب خدا اور رسول نہ تھے یہ جو آپنے دلائل پیش کیے ہین انسے تمنے اور بھی اور بیچارون کو غارت کر دیا یعنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہدایت کر چکے تھے کہ اگر تم میری پیروی کروگے تو محبوب خدا ہوجاوگے اور خدا نے بھی حرص دلوائی تھی کہ مین متقیون کو دوست رکھتا ہون مگر پھر بھی آپکے حضرت نے ایسے افعال نہ کیے کہ محبوب خدا ہوجاتے اگرچہ آپنے درجہ محبوبیت کو اس بحث مین بہت حقارت کی نظر سے دیکھا اور انحصار اوسکا عوام مین بھی کر دیا مگر اب معلوم ہوا کہ شیخین آپکے دلیل سے بھی مثل عوام کے ایمان وتقوے نہ رکھتے تھے جواب کے تو یہ معنی تھے کہ آپ یہ لفظ شیخین کے لیئے کسی روایت سے ثابت کرتے لیں جبکہ محبت خدا ورسول صلعم آپ نسبت شیخین ثابت نہین کر سکتے تو یہ امر بدرجہ اولے ثابت ہوگیا کہ شیخین نہ متقی تھے نہ مطیع رسول اللہ تھے کیونکہ اگر ایسے ہوتے تو انکے مقابلہ پر حضرت علی مرتضےٰ ع کی منقبت مین یہ لفظ شامل نہ ہوتا حضرت یہ وہ نقل ہوئی کہ نماز بخشوانے گئے اور روزے گلے پڑی یہان آپکے دلیل اتقاد کے بھی غارت ہوگئے اور کھلم کھلا نفاق ثابت ہوگیا قال اور ہمنے مانا یہ امر اور ونکے

لیئے حاصل نہین ہے یا بدشواری حاصل ہے پر اسکو کیا کیجیے خدائے تعالے حضرت
ابوبکر صدیق رضا اور اونکے ہمراہیون کے شان مین اس سے زیادہ فرماتا ہے یاایہا
الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ اذلۃ
علی المومنین اعزۃ علی الکافرین یجاہدون فی سبیل اللہ ولایخافون لومۃ
لائم ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ واسع علیم حاصل معنی یہ ہے کہ
ایمان والو اگر تم مرتد ہوجاوگے تو اللہ اور ایسے لوگون کو لے آوے گا جنھین
خدا کی محبت ہوگی اور خدا کو اونسے محبت ہوگی مومنون کے سامنے ذلیل کافرونکے
روبرو بڑی عزت والے خدا کی راہ مین جہاد کرینگے اور کسی کے برا کہنے سے نڈرینگے
یہ اللہ کا فضل ہے اول تو یہ آیت دوسرے اسمین فقط محبت طرفین ہی کا ذکر نہین
یہ اتنے لمبے چوڑے فضائل اور بھی ہین اور پھر کس انداز سے فرماتے ہین یہ ہمارا فضل
ہے ہر کسیکو نہین ملتا جسکو ہمارا جی چاہے اوسیکو دیتے ہین بہرحال آیت حضرت
ابوبکر صدیق اور اونکے ہمراہیون کے شان مین پہلے سے فرمائے گئے **اقول**
مولوی صاحب آیت کے معنی بھی سمجھے ہو یا فقط لفظ ارتداد پر فریفتہ ہوکر حضرت
ابوبکر رض کو رہا سہا غارت کرتے ہو یہ تو ہمارا مقولہ ہے کہ یہ آیت اور دوسری اسکے
مانند آیت انقلبتم علی اعقابکم حضرت ابوبکر رض وغیرہ کی شان مین ہے مگر حضرت
یہ تو سخت مذمت اور ناراضی خدا ہے جسکو آپ حضرت ابوبکر رض کے لئے تسلیم کر رہے
ہین کیا حق برزبان جاری میشود کا مقولہ صحیح نکلا واقعی اگر حضرت ابوبکر رض کے
اور بھی دو چار دوست ایسے پیدا ہوجاوین جیسے آپ ہین تو پھر شیعون کو لب کشائی
کی کچھ بھی حاجت نہین اور دیکھیے آپ اسدرجہ تسلیم کرچکے ہین کہ فقرہ آئندہ مین اس آیت کے
تعمیل ہوجانے کے بھی قایل ہوے ہو اجی حضرت مولوی صاحب یہ امر تو صحیح ہے
کہ یہ آیت حضرت ابوبکر رض اور اونکے ہمراہیان کے شان مین ہے مگر آپنے اوسکے

مطلب کو بھی سمجھا ہے کہ اللہ جل شانہ بقول آپکے حضرت ابوبکر وغیرہ صحابہ پر جو معرکہ
ہاے جنگ مین بزدلی اور سستی کرتے تھے اور دباو پڑنے پر بھاگ جاتے تھے ناراض
ہوکر یہ فرمایا ہے کہ ایمان والو اگر تم مرتد ہو جاوگے تو اللہ تعالے اور ایسے لوگونکو
لیے آوے گا جو خدا کو دوست رکھتے ہین اور خدا اونکو دوست رکھتا ہے اور
وہ خدا کی راہ مین خوب جہاد کرینگے اب فرمائیے کہ اگر آپ حضرت ابوبکر وغیرہ کو زمرہ
مخاطبین الذین آمنوا مین سمجھتے ہو تو صریح اونکی مذمت ہے کسیکو جاے گفتگو نہین
ایک عرصہ دراز کے نزاع کو آپنے طے کردیا اور اگر آپ حضرت ابوبکر رض کو اوس زمرہ
مین سمجھتے ہین کہ جنکے لانے کا اللہ تعالے اس آیت مین وعدہ فرماتا ہے تو یہ قول
آپکا بروے اجماع امت مردود ہے کیونکہ جب آپ سبات کے قایل نہین کہ حضرت
ابوبکر رض اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے مسلمان ہو گئے تھے اور بوقت نزول
آیت زمرہ اہل اسلام مین موجود تھے اور بوقت ہجرت وہ بھی مکہ کو چھوڑکر رسولخدا کے
ساتھ آگئے تھے اور غزوات مین بھی طوعاً و کرہاً گو دباو پر بھاگجایا کرتے تھے موجود
رہتے تھے پھر گروہ موعود سے اونکو کیا علاقہ ہے گروہ غیر موجودہ مین جسکا
خداے تعالے بحالت ارتداد صحابہ وعدہ فرماتا ہے کہ مین لے آونگا حضرت ابوبکر رض
وغیرہ کسی طرح داخل ہی نہین ہو سکتی اور تم بھی تو سمجھو کہ جب وہ موجود و حاضر تھے
تو غیر موجود مین کیسے شمار ہو جاینگے اور یہ تو اقرار بلکہ اصرار ہے آپکو کہ یہ آیت حضرت
ابوبکر رض و اونکے ہمراہیون کے شان مین تھی تو بس اب ظاہر ہے کہ وہ اوسی گروہ
مین ہین کہ جو موجود اور خداے تعالے اونسے مخاطب ہوکر فرماتا ہے تو بفضلہ تعالے
ہمارا مطلب پورا حاصل ہو گیا کہ آپکے قول کے بموجب بھی حضرت ابوبکر رض محبوب
خدا نہ تھے اور بمقابلہ شیخین کے حضرت علی مرتضے ع اس صفت مین مرجح تھی اور اس
آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جہاد فی سبیل اللہ وہی لوگ کرتے ہین جو خدا و رسول ص کو

دوست رکھتے ہین اور خود محبوب خدا ہین اور ظاہر بات ہے کہ جو شخص محبت رکھتا ہوگا
وہ عمی اپنی جان پر کھیل جاے گا اور جو لوگ محض محبت ظاہر وار باتون کے بنانیوالے
ہوتے ہین اونکا تو یہی وطیرہ ہوگا کہ ذرا دباؤ پڑا اور جان بچا کر بھاگ نکلے سو حق
جہاد فی سبیل اللہ جیسا کہ چاہیے حضرت علی مرتضے عہ نے ہی ادا کیا ہے اور اسلیئے اونکو
یہ فضل ملا اور کچھ بعید نہین ہے کہ آیت معرکہ خیبر کی بھی خبر دیتے ہو کہ جنکے مرتد ہونیکا
ذکر ہے وہ وہی لوگ ہین کہ تین روز تک متواتر مقابلہ حارث سے مفرور ہوے اور پھر
واپس ہوے اور جنکے لے آنیکا وعدہ خداوند کریم فرماتا ہے وہ حضرت علی مرتضے سہ
سلام اللہ علیہ ہین کہ اس سفر مین ہمراہ رسول خدا صلعم کے تشریف نہ لائے تھے اور مقام
خیبر پر موجود نہ تھے اور اللہ تعالے اونکو آن واحد مین مدینہ سے خیبر مین لے آیا نزول
نادعلی اسی موقع پر ہے کہ رات کو تو جناب رسول اللہ صلعم نے اسی آیت کے ہم مضمون
الفاظ سے مطلع فرمایا کہ کل کو مین نشان ایسے شخص کو دونگا جو کرار غیر فرار ہے اور
خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور خدا اور رسول صلعم اوسکو دوست رکھتے ہین وہ
بغیر فتح کیئے نہین لوٹیگا یہ حدیث مبحوث عنہ بلا شبہ تفسیر اسی آیت کی ہے جبکا آپنے
نشان دیا ہے قال یہی دلیل مطلوب ہے تو سنئے اس آیت سے دو باتین معلوم
ہوتی ہین ایک تو کچھ لوگ مرتد ہو جاوینگے دوسرے یہ کہ اونسے وہ لوگ لڑینگے جو
خدا کے پیارے اور ایسے اور ایسے ہونگے سو آپ ہی فرماے کسکے زمانہ مین لوگ
مرتد ہوے اور کون اونسے لڑا باقی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اگر نعوذ باللہ مرتد
کہتے ہو تو یہ فرمائے بجز کفار اور کون لڑا حضرت علی لڑے یا حسین لڑے اور
آپکے نزدیک کفار ہی خدا کے پیارے اور موصوف باوصاف مذکورہ ہین تو مبارک
یاد ہم ہارے تم جیتے باقی خوارج کو مرتد نہین کہہ سکتے وہ مذہبی تھے مرتد جب
ہوتے جبکہ کلام اللہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منکر ہوتے سو

کلام اللہ کے نسبت اونکا اعتقاد تو اونھین حدیثون سے ثابت ہے جنسے اونکی مذمت نکلتی ہے ہان یہ بات جدی ہے کہ بدعت کس درجہ کی تھی کفر کے درجہ کو پہونچ گئی تھی یا ابھی سرحد اسلام ہی مین تھے بہر حال مرتد ہونا اور ہے بدعتی ہونا اور جیسے شرابی اور ہے زانی ہونا اور اگر بالفرض اسکو بھی ارتداد ہی کہتے ہین تو وہ ارتداد اہل ارتداد برابر نہین سلیئے خوارج کے قاتل ایسے عظیم المرتبہ نہونگے جیسے قاتلان مرتدان زمانہ صدیق اکبر اور حق یہ ہے کہ خوارج بدعتی ہین پرلے درجہ کے بدعتی جیسے شیعہ ویسے خوارج ہان بوجہ سب وشتم افضل الصحابہ اگر روافض کو خوارج سے بدتر کہیئے تو بجا ہے حدیثون مین جو روافض کی مذمت ہین وہ خوارج کی مذمتون سے بڑھکر ہین ہائے افسوس یہ فرقہ بھی اگر اسطرح لشکر آرائی کرتا اور صحابہ سے برسر پرخاش ہو کر سر قلم کراتا تو کیا اچھا ہوتا کہ یہ جھگڑا ہی چک جاتا اقول سبحان اللہ آپکے معاملہ فہمی تو بالکل ولایتی کی سی شعر فہمی ہے کہ کسی نے ولایتی کے روبرو زلف معشوق کی تعریف مین شعر پڑھا اور پوچھا کہ خان اسکا مطلب سمجھے وہ بولا ہان ہان ابی اب سمجھا کہ سب وہ فعل کرنیکا بات اجی حضرت یہ دو مفہومات آپنے کہان سے پیدا کیئے ایک تو کچھ لوگ مرتد ہو جائینگے اگر یہ قطعی پیشین گوئی تھی تو کچھ لوگ کی تشریح کیجیے کون لوگ دیکھو مخاطبین یعنے مسلمانان موجودہ وقت نزول آیت مین سے کچھ لوگ مراد ہین کہ لفظ منکم صاف شاہد ہے جن لوگون کے ارتداد کے آپ آڑے آتے ہین وہ کبھی اس آیت کے مخاطب نہین ہوے نہ آیۃ کا یہ مفہوم ہے کہ اون مرتدون سے کچھ لوگ لڑینگے آیت کے صاف معنی ہین آپنے ہی ترجمہ کیا ہے کہین یہ مذکور نہین ہے جو آپ سمجھ رہے ہین بلکہ اس آیت سے دو امر ظاہر ہو سکتے ہین ایک محض تہدید کہ جسکے جمہور مفسران اہل سنت وجماعت قایل ہین اور کہتے ہین کہ خداوند تعالے صحابہ کو تہدید کرتا ہے کہ جہاد مین جو سستی کرتے ہو اور دل سے احکام خدا کی تعمیل

نہین کرتے ہو یہ مت سمجھو کہ ہمنے مسلمان ہو کہ خدا اور رسول صلعم کا کوئی فائدہ کردیا ہے
بلکہ اگر تم مرتد ہو جاؤ گے تو ہم تم سے بہتر اور لوگ لے آوینگے کہ وہ خدا کی راہ مین
جہاد کرینگے پھر دیکھئے آپکا مطلب اسمین کیا ہے دوسرے پیشین گوئی جسکے آپ
قائل ہین ہو سکتی ہے لیکن نہ اوس معاملہ کی پیشین گوئی کہ جسکو تمنے وضع کیا کیونکہ وہ
اہل روم مخاطبین آیت مین سے نہین ہین بلکہ وہ لوگ اس آیت کے نازل ہونے سے
عرصہ کے بعد مسلمان ہوئے تھے یعنے بعد فتح مکہ کے دوسرے اہل روم سے
لڑنیکا تعلق نہین بلکہ تیسری قوم موعود بوقت نزول آیت غیر موجود ثابت ہے
اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود تھے اسلیئے وہ مصداق اسکے نہین ہو سکتے ہان
اگر پیشین گوئی ہے تو معاملہ جنگ خیبر کی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضہ نے
بزدلے سے تین روز تک حملہ کیا اور ناحق حارث وغیرہ سے چند مسلمانون کا خون
کرایا اور پھر تاب مقابلہ کی نہ لائے اور مفرور ہو کر ڈیرہ مین چلے آئے مورخون نے
حضرت عمر رضہ کا حال یہان تک لکھا ہے کہ جب حارث نے چند مسلمانون کو شہید کیا
تو حضرت عمر رضہ نے اورون کو حکم لڑنے کا دیا مگر اونھون نے یہ بات کہی کہ آپ
سردار ہین آپ زیادہ استحقاق اس امر کا رکھتے ہین کہ حارث و مرحب سے نکل کر لڑو
مگر تب بھی حضرت کو غیرت نہ آئی اوسوقت خداوند کریم نے یہ فرمایا ہے کہ اگر تم مرتد
ہو جاؤ گے تو یہ مت سمجھو کہ تمہارے وجود سے دین اسلام یا خدائے تعالے کو
کوئی نفع پہونچتا تھا اور تمہارے مرتد ہو جانے سے دین خدا کو مضرت پہونچیگی
بلکہ اگر تم لوگ اسیطرح جہاد مین سستی کرنے سے مرتد بھی ہو جاؤ گے تو خدائے
تعالے تمہاری جگہہ ایسے لوگون کو لے آوے گا جو خدا و رسول صلعم کو دوست
رکھتے ہین اور خدا اور رسول اونکو دوست رکھتے ہین اور وہ خدا کی راہ مین
جہاد کرینگے چنانچہ خدا کا کلام جو بطور پیشین گوئی تھا اسطرح سے پورا ہوا کہ جب

تیسرے روز بھی شیخین سے وہی امر ظہور مین آیا تب آپنے امت کو اطلاع دی کہ دیکھو اب وہ آتا ہے کہ جسکا وعدہ خداوند کریم نے بے آنی کا بعد تمہارے ارتداد کے فرمایا ہے اور اوسکی یہ تعریف بیان کی ہے کہ وہ خدا کو دوست رکھتا ہے اور خدا اوسکو دوست رکھتا ہے چنانچہ صحاح ستہ مین یہ فرمان نبی کریم صلعم کا درج ہے لاعطین الرایۃ غدا رجلا کرارا غیر فرار یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ لا یرجع الا لفتح اللہ علے یدیہ اب فرمائے کہ بعینہٖ وہ ہے مضمون جناب رسالت مآب صلعم نے فرمایا ہے کہ جو عبارت آیت ہے اور اب بھی پیشین گوئی پورا ہو جانے کے قایل ہین کہ یا نہ جو ذکر خوارج و مرتدین آپنے کیا ہے یہ بھی آپکے سمجھ کا قصور ہے ہر شخص جسنے عمدًا فرمان الٰہی یا حکم الٰہی و حکم رسالت پناہی سے سرتابی کی وہ بھی مرتد ہوگیا جہاد سے بھاگنا تو بڑے درجہ کا ارتداد ہے اسمین جمہور امت کا اتفاق ہے باقی یہ دلیل آپکی کہ حضرت ابو بکر رضہ سے کون لڑا اور وہ کس سے لڑے یہ آپکی ناواقفیت کا باعث ہے وہ بیچارے لڑنے کے لایق ہوتے تو ایسے لعن طعن کیون کھاتے نہ وہ کسی سے لڑے نہ کوئی اونسے لڑا خوارج کو جو خدا و رسولؐ کا مقرب بیان کرتے ہو یہ اور بھی حماقت ہے جب اونھون نے خدا و رسولؐ کا حکم ہی نہ مانا پھر وہ تو صاف منکرون مین شمار ہوگئے خدائے تعالے نے صاف حکم دیا ہے کہ رسول اللہؐ کی اطاعت کرو پھر رسول اللہؐ صاف حکم دیرہے ہین کہ میرے اہل بیت و عترت کی اطاعت و پیروی کرو جیسا مجھکو اپنا حاکم سمجھتے ہو ویسا ہی حضرت علی مرتضےؑ کو سمجھو اور اون لوگون نے مطلق اس حکم کو نہ مانا تو آپ ہی مرتد ہوئے لیکن یہ بحث بھی آپکی محض بے وقت کا راگ ہی پہلے آیت کے معنی کسی عالم سے سمجھو اوسوقت گریبان مین مونھ ڈالکر دیکھو کہ یہ آگ گھر کو ہی لگتی ہے کیا مولوی صاحب یہ بھی علم و فضل مین داخل ہے کہ جب آپ سوالات مین لاجواب ہوگئے تو رانڈ عورتون اور دشمنون کی طرح کوسنا شروع کردیا اجی حضرت دین حق تو قیامت تک برابر

قایم رہے گا اور آپکے بزرگون نے اہل حق کے قلع وقمع مین کونسا دقیقہ فروگذاشت کیا
تھا دیکھو کربلا مین یہ خدا کی محض قدرت تھی کہ امام زین العابدین علیہ السلام زندہ بچے
کہ دین حق کی بنیاد قایم رہگئی ورنہ آپ لوگون نے آل رسول اللہ صلعم کے بیخ کنی مین
کیا کسر باقی رکھی تھی بعد اونکے تمام خلفا بنی امیہ اور بنی عباس نے اسیطرح قتل
سادات اور شیعیان اہل بیت مین غایت درجہ کی سعی کی تو آپ ہی غور فرمایے کہ جب ایسی
ایسی کوششون کے بعد خدا نے دین حق کو قایم رکھا تو آپکے کوسنے سے کیا ہو سکتا ہے
بقول شخصے کتون کے کوسنے سے گاے بیل نہین مرتی مگر مولوی صاحب بڑی بے ایمانی ہے
کہ شیعون کو تو آپ کوستے ہین اور معاویہ کو جو بڑا بھاری رافضی اور خارجی تھا دعا دیتے
ہین خدا کے روبرو اسکا کیا جواب دوگے **قال** اب رہی یہ بات کہ ایک جہاد خندق تمام
اعمال امت سے بڑہ جاے یہ اونکی گڑھی ہوئی بات ہے حدیث اور کلام اللہ مین کہین اسکا
پتہ نہین **اقول** عجب ناصبیت ہے کہ فضائل مرتضوی کا ایسا جلد انکار کرتے ہین کہ آپنے
کتابون کو بھی نہین دیکھتے اور دشمنان اہل بیت نبوت کے لیئے محض وضع اور افترای
باتون کو کیسی شد و مد سے بیان کرتے ہین مین سخت متعجب ہون کہ الہی یہ گروہ کیسے
مسلمان تھے کہ جنکو خود جناب رسالتمآب صلعم اور اونکے اہل بیت سے ایسا سخت
عناد ہے کہ اونکے فضائل سننے کی طاقت نہین رکھتے نعوذ باللہ من ذالک خدا وندا
ایسے گروہ ناہنجار و نابکار کو دنیا اور عاقبت مین دونون جگہہ اپنے عذاب الیم مین گرفتار
کرا مین **تتمہ** امین - مولوی صاحب نے یہ فرمایا کہ حدیث مین کہین اسکا پتہ نہین یہ اونکی
گڑھی ہوئی بات ہے گو صاف نہین لکھا کہ کن کی گڑھی ہوئی بات ہے مگر طرز بیان سے
یہ مفہوم ہوتا ہے کہ شیعو نکی گڑھی ہوی بات ہے اصل یہ ہے کہ جہان دو چار قصہ حدیث
کی کتابون پڑہین اور اوسکو دعوے اجتہاد پیدا ہوا یہی کیفیت مولوی محمد قاسم
صاحب کی ہوئی کہ اندھون مین کانے سردار ہو گئے ورنہ معلوم ہوتا ہے کہ اونکو

کسی فن و علوم سے مس بھی نہ تھا مناظرہ آپکا ماشاء اللہ آجتک آداب مناظرہ سے بھی
واقف نہین تحقیقات آپکی اس درجہ بڑھی ہوئی کہ گھر کی خبر نہین لوگون سے مناظرہ کرنکو
نکل پڑے ابھی مولوی صاحب چہتہ کی مسجد کے گنبد مین ہین دنیا کی خبر نہین وش بینی
احمقون نے کہدیا کہ آپ ایسے پس پھولے نہ سمائے اب مین کہتا ہون کہ اگر آپکو اس
حدیث کی خبر نہ تھی تو لکھنا واجب تھا کہ میری نظر سے ایسی حدیث نہین گذری مین تحقیقات
کرونگا صاف طور سے جو آپنے انکار کر دیا وسوقت یہ خیال نہین آیا کہ اگر ہماری مذہب کے
کسی عالم نے اسکو قبول کر لیا ہو یا یہ حدیث کتب اہلسنت مین موجود ہوے تو پھر
کچھ ندامت بھی حاصل ہوگی یا نہین مگر حقیقت یہ ہے کہ غیرت اور حیا ایمان کے ساتھ
تھی دیکھو یہ حدیث شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے مدارج مین اور نیز مولانا جمال الدین
محدث نے روضۃ الاحباب مین نقل کی ہے اور یہ دونون اس درجہ کے عالم و فاضل
اور محدث و محقق اہل سنت مین گذرے ہین کہ مولوی محمد قاسم صاحب اون کے
شاگردان شاگرد کے برابری نہین کر سکتے چنانچہ واسطے مزید اطمینان کی عبارت مدارج
معہ بتہ مفصل نقل کیجاتی ہے مدارج جلد دوم صفحہ ۷۰ اخصوصاً از علی مرتضے در ین
غزا مبارزہا و مقابلہا واقع شد از حد قیاس و عقل بیرون چنانکہ در اخبار وارد
شدہ است بمبارزت علی ابن ابی طالب یوم الخندق افضل من اعمال امتی الی یوم القیامت
کذافی روضۃ الاحباب اہل انصاف غور کرین کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور مولانا
جمال الدین محدث اکابر علماء اہل تسنن سے ہین پھر مولوی کا یہ فرمانا کہ اونکے گڑھی
ہوئی بات ہے کیا وقعت رکھتا ہے جاننے والے سمجھ گئے کہ مولوی صاحب نے کیون
اس حدیث سے انکار کیا جو آپ تک نہین سمجھے وہ تھوڑی دیر مین جبکہ سوال نہم کو
ملاحظہ کرینگے بخوبی سمجھ جائینگے کہ مولوی صاحب نے کیون اس حدیث سے انکار کیا
اگر مولوی صاحب اس حدیث سے انکار نکرتے اور اقرار کر لیتے پھر اونکو ہٹ دہرمیونکا

موقع کیسے ملتا بہت پرانا نزاع رفع ہو جاتا یعنے سوال نہم یہ ہے کہ حضرت ابوبکر رض وغیرہ داخل امت محمدی مین داخل ہین پس جبکہ حضرت علی مرتضے ع کی ایک لڑائی خندق کی تمام امت محمدی کے اعمال قیامت تک سے افضل ہے تو اسی پر اونکی قرابت کو قیاس کر لیا جائے پھر کہان رہے ابوبکر رض اور کہان رہے شیخین سارا شیخ چلی کا سا گھر بنا بنایا لوٹ جاتا

سوال نہم ۹

شیخین و دیگر صحابہ داخل امت محمدی ہین یا نہین

جواب مع تردید

قال شیخین اور دیگر صحابہ داخل امت محمدی کیا سر دفتر امت محمدی ہین اعتبار نہ اے تو کلام اللہ کی سند لیجیئے خداوند کریم سورہ تحریم مین فرماتا ہے کہ یوم لا یخزی اللہ النبی والذین امنوا معہ اس آیت کے معنی اوپر کے ٹکڑے سمیت یہ ہین اے ایمان والو اللہ کی طرف خالص کرو شاید تمہارے گناہون کا بھی اللہ کفارہ کر دے اور داخل کر دے تمکو ایسی جنتونمین جنکے نیچے سے نہرین بہی ہونگی کسدن جسدن کہ نرسوا کرے گا اللہ نبی کو اور اون لوگون کو جو اوسکے ساتھ ایمان لائے پھر اوسکے بعد اور تعریف بھی فرماتے ہین مگر ہمین اختصار منظور ہے مطلب یہ ہے کہ تمام مومنونکو یہ ارشاد ہے کہ اگر توبہ خالص کرکے لاوگے تو شاید تم بھی نبی صلعم اور صحابہ رضوان اللہ عنہم کے ساتھ جنتون مین داخل ہو جاؤ اب دیکھیے الذین امنوا معہ کا ترجمہ یہ ہے کہ جو لوگ ایمان لائے نبی کے ساتھ سو تمہین فرماؤ کہ وہ صحابہ ہین یا مین اور آپ ہان اگر آمنو فقط فرماتے تو یہ بات سب کو عام ہو جاتی مگر اس صورت مین یہ کلام لغو ہو جاتے اسواسطے کہ اوسوقت مین اس شاید کے کیا معنی تھے عام لوگون کا جو حال ہوگا وہ عام لوگون کے لیئے ہے

دوسرے اتنی بات کے لیئے توبہ کرانیکی کیا ضرورت تھی تیسرے عام لوگون کو نبی کے
ساتھ مشارکت کی اُمید کہان ہے بہت سے نام کے مسلمان اوس روز رسوا ہونگی
اور بہت سے رسوائیون کے بعد کہین جنت مین جائینگے بہر حال الذین آمنوا معہ کے
مصداق صحابہ ہین اور وہ باین وجہ سرفراز امت ہین کہ اونکے لیئے روز قیامت
رسوائی کا اندیشہ نہین اور دوسرون کو اونکی معیت بشرط توبہ خالص میسر آئے
تو اے ورنہ استحقاق کے تو کوئی صورت نہین چنانچہ اسی لیئے غیبی کے لفظ کو بیچ مین
لائے ورنہ فقط اس مین کیا کمی تھی کہ یون فرماتے توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا
یکفر عنکم سیاٰتکم جس سے خواہ مخواہ بھی استحقاق تائبان مشار الیہم ثابت ہوجاتا
اور بیچ مین ایک لفظ بے معنی نہ آتا اور کلام اللہ قدیم یون غیر فصیح و بلیغ مثل
کلام احمقان نہو جائے **اقول** یہ تو کلام منحصر ہے اگر کلام طول ہوتا تو رانجھا
اور آلہ کا راگ ہوتا اسکا جواب فقط ہان یا نہین ہو سکتا ہے آپنے جو اسقدر راگ گا
یا کیا نتیجہ نکالا خواہ مخواہ بیٹھے بٹھائے آپنے سرود بے ہنگام شروع کیا کیا آپکو سارے
قران مین سے سورہ تحریم ہی فضائل شیخین ثابت کرنیکو ملی تھی آپنے اس جواب سے
دو مطلب سوچے کہ اس جواب کے ساتھ جہلا یہ بھی سمجھ جائین کہ سورہ تحریم مین
حضرت کے سسرون کی مذمت نہین ہے بلکہ اونکی اولاد و اتباع جو آیندہ پیدا ہونگے
اونکا ذکر ہے حضرت مولانا یہ تفسیر دانی آپکے دیوبند مین خصوصاً چھتہ کی مسجد کے اندر ہی
چل سکتی ہے کبھی مردون کے میدان مین نہین آئے ہو جن آیات کو آپ عام لوگونکے
نسبت منسوب کر رہے ہو یہ آیات صاف صاف پدر عائشہ رض و پدر حفصہ رض کی نسبت
نازل ہین دیکھیے آپکو خواہ مخواہ چھیڑ کرنا منظور ہے اگر ایسا ہی سرفراز کرانے
اونکو ثابت کرنا منظور تھا اور سارا قران موجود تھا اس پارہ مین تو تم مرفوع القلم
ہوچکے جو فضائل چاہو اونسے منسوب کر دو لیکن جب تم خود اونکے ہی مذمت کو اونکے

فضائل ثابت کرو تو کیسے ہو سکتا ہے خصم آپکا کب منظور کرے گا دیکھیئے ہمکو اب آپکے چھیڑنے پر سارا مطلب سورہ تحریم کا لکھنا پڑا فقال اللہ تعالے یا ایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک تا وھو العلیم الحکیم یہ مطلب ہے کہ اے نبی جو چیز خدا نے تجھپر حلال کی ہے اوسکو بوجہ طلب رضامندی ازواج کی حرام مت کر اور جو قسم تمنے کھائی تھی اوسکا کفارہ وغیرہ دیدو پھر فرماتا ہے واذ اسر النبی تا نبانی العلیم الخبیر ذکر ہے راز کا جو حضرت نے حفصہ سے کہا اور منع کر دیا کہ کسی سے ذکر نکرے اور اونسے عائشہ سے ذکر کیا اور خدائے تعالے نے اوسکی خبر حضرت کو دی یہ سب شکایت عائشہ رض اور حفصہ کی ہے کہ آیندہ ان تتوبا سے تا بہ لفظ ظہیر یہ مطلب ہے کہ اے عائشہ رض اور حفصہ رض تم توبہ کرو کہ دل تمہارے حق سے منحرف ہو گئے ہیں اور اگر تم ہم پشت ہو جاوگے یا کوئی تمہاری تقویت اور پشتی کرے گا تو خدا اور نیک بندے اور ملائکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ناصر ہیں مطلب اس سے یہی ہے کہ اگر تمہاری باپ تمہاری پشتی کرینگے تو رسول اللہ صلعم کے ظہیر خدائے تعالے وصالح المومنین کہ حضرت علی مرتضے ع ہیں بقول مجاہد اور ملائکہ ہیں اور اسکے بعد عسیٰ ربہ سے ابکارا تک یہ حال ہے کہ اگر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تم دونوں کو طلاق دیدے تو ہم تمہارے عیوض تمسے بہتر بے بیاں جو مومنہ نماز گذار توبہ کنندہ عابدہ روزہ رکھنے والیاں ثیبہ و بکر بدل دین جس سے ثابت ہے کہ اوصاف متذکرہ بالا انمیں نہ تھی کہ آگے یہ معاملہ بہت ہی صاف ہو گیا ہے سبحان اللہ یہاں دختران کے لیئے یہ ارشاد ہے دوسرے مقام پر پدران کیلئے وارد ہے کہ تم اگر مرتد ہو جاؤ تو ہم بجای تمہارے ایسے اور ایسے عمدہ لوگ لے آویں اور پھر اسپر اہل سنت مارے شیخی کے مرے جاتے ہیں اسکے بعد پدران عائشہ رض وحفصہ مخاطب ہیں یا ایھا الذین امنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا وقودھا

ھاالناس والحجارہ یعنے اے مسلمانون بچاؤ اپنے نفس اور اپنے اہل و فرزندون کے نفس کو اوس آتش دوزخ سے کہ جسکا ایندہن آدمی اور پتھر ہین ہر صاحب عقل سمجھ سکتا ہے کہ یہ آیت اونھین ازواج کے وار ثان کے شان مین ہے اس مین کسی طرح کا اختلاف نہین ہے اسکے بعد عذاب دوزخ اور ملائکہ متعینہ دوزخ کا حال ہے کہ وہ کسی پر رحم نہین کرتے نہ رشوت لیتے ہین بلکہ خداے تعالے کے حکم کی پوری تعمیل کرتے ہین بعد اسکے پھر وہی اشخاص جنسے یہ خطاب ہوا ہے مخاطب ہوے ہین یاایھاالذین امنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا سے لیکر تا بہ لفظ قدیر یہ مطلب ہے کہ اے مسلمانون توبہ خالص کرو شاید کہ پروردگار تمہارے گناہون سے درگذر کرے اور تمکو بھی جنت مین داخل کردے اوس دن کہ اللہ تعالے نبی اور لوگون کو جو اوسکے ساتھ ایمان لاے ہین اور جنکا نور اونکے روبرو اور جانب راست چمکیگا رسوا نکرے گا اور وہ لوگ کہینگے کہ اے پروردگار نور ہمارا کامل کر اور ہمکو بخشدے کہ تو سب چیز پر قادر ہے واضح ہو کہ قرآن شریف مین جب کبھی غیر مخصوص ذکر ہوتا ہے تو یہ ہوتا ہے کہ جو ایسا کرے اوسکو ایسا ہوگا اور یہ آیات تو خطابیہ ہین اور خطاب ہمیشہ حاضرین سے ہوتا ہے مولوی صاحب نے ان ایات سے جو مراد مسلمانان مابعد لے ہے یہ جان بوجھکر الزام رفع کرنیکو لکھا ہے ورنہ صاف طور سے اس آیت کے مخاطب شیخین ہین اور صحابہ اخیار کا جو ذکر اور رسوای کا جو بیان ہے وہ اسی لیے ہے کہ شاید ساتھیونکے رتبہ دیکھکر رغبت اور رسوائی کو سنکر خوف پیدا ہو مگر ایسے سمجھدار کہان تھے اگر ہوتے تو نبی کے مخالفت پر ہی کیون کمر باندھی اسکے بعد اللہ تعالے جناب رسول خدا کو بخطاب جاہد الکفار والمنافقین یاد کرتا ہے یہ اس لیئے ہے کہ ایسے وغل مل یقین لوگ خوف کرین کہ مبادا رسول خدا صلعم کفار کی طرح منافقین کو بھی قتل کا حکم دین مگر افسوس کہ اس سے بھی نہ ڈرے اور ترکیب سے ظاہری صفای عمل مین لاے اسکے بعد خدا تعالے

عائشہ وحفصہ کا کفر بیان کرکے زن لوط پیغمبر اور زن نوح پیغمبر کے مثال دیتا ہے حالانکہ
اسکی کوئی ضرورت نہ تھی مگر صرف اسلیئے یہ مثال دی ہی کہ آیندہ زمانہ مین اہل باطل اہل حق سے
اس امر مین مجادلہ ومباحثہ کرینگے اور یہ دلیل بیان کرینگے کہ کب ممکن ہے کہ پیغمبر کی صحبت
مین رہکر کافرہ ہوجاوین ایک ادنے عالم اور درویش کی تاثیر پیدا ہوجاتی ہے : وہ تو پیغمبر
تھی کیا اونکی صحبت نے کچھ اثر نکیا اسلیئے اللہ تعالے نظیر دیتا ہے کہ پہلے پیغمبرون کے
ازواج ہی کافرہ ہوئے ہین تو اب بھی ایسا ہونا محال نہین ہے یہ خدا کی قدرت ہے
کہ نبی کی بی بی کافرہ ہوجاوے اور کافرون کی بی بیان مومنہ ہوجاوین جیسے زن فرعون

سوال دہم و یازدہم

سوال دہم شیخین جمیع غزوات مین نبوی مین ثابت قدم رہے یا کبھی
پس پا ہونیکا بھی اتفاق ہوا

سوال یازدہم

حضرت علی ع بھی کسی غزوہ مین پسپا یعنے فرار ہوے یا نہین

جواب مع تردید

قال حضرت علی ع کسی غزوہ مین فرار نہین ہوے اور نہ حضرت ابو بکر رض اور نہ حضرت
عمر رض ہان عرض سائل کو ہم سمجھتے ہین اسلیئے گو وہ صاف جواب دیتے ہین حضرت سائل
عثمان رض پر آوازہ کستے ہین مگر اس بیہودہ دست وپا مارنیسے کیا فائدہ ہو احقیقت حال
ہم سے سنئے جنگ احد مین لشکر ظفر پیکر جا بجا معرکہ آرا تھا بامداد خداوندی و برکت
نبی صلعم آثار فتح نمایان ہوئی مشرکین بھاگے اہل ایمان نے غنیمت پر ہاتھ مارنا شروع
کیا مشرکین نے کمین گاہ سے نکل کر پیچھا مارا ادہر شیطان نے باواز بلند الا ان محمد صلعم
قد قتل کہہ سنایا جسکا ترجمہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مارے گئے
ایدہر تو سر پردہ بلائی ناگہانی اودہر صدمہ جانی اس بیتابی مین معرکہ آرائی بے حاصل

نظر آئی مصرعہ جسکے ہم عاشق ہوے تھے اب وہ جانان ہے نہین۔ اس غم مین خانماں
دور افتادہ کا پانو اوکھڑ گیا اور نہ اوکھڑتا تو اونکی محبت پر تف اور اونکی جان بازی
پر ژوف تھا اگر وہان ہی جمی رہتے تو ہم جانین اونکو صدمہ ہی نتھا غرض وہ ایماندار تھے
ایماندارونکو یہ صدمہ ایسا ہونا چاہیے جیسا کہ انکو ہوا پر بے ایمانون کو محبت کی کیا قدر
محبت نبویؐ ہوئی ہو تو جانین بہر حال جو لوگ دیدار مبارک سے مشرف تھے جیسے حضرت
علی؏ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اونکے دل ٹہکانے تھے اور جو لوگ دور کے مور چوپر
تھے اس خبر ہوش ربا سے بیہوش ہو کر افتان و خیزان مدینہ کی طرف روان ہوے
اون مین ایک حضرت عثمان بھی تھے **اقول** مولوی صاحب ذرا اپنے دل مین تو شرماو
کہ عاشق لوگ جب معشوق کا مارا جانا سنتے ہین تو کیا گھر کو بھاگ جایا کرتے ہین بیہوشی
مین کیا مدینہ ہی کا رستہ یاد آیا اور اپنے حواس مفروری کو عین مقتضاے محبت
ثابت کر کے یہ فقرہ لکھا کہ بے ایمانون کو محبت کی کیا قدر ہے۔ اس سے معلوم
ہوا کہ آپ خدا کے قول کی بھی مخالفت کرتے ہین ذرا اوس آیت کو تو ملاحظہ فرماو
جو آپنے اس سے آگے لکھی ہے اور اوس مین صاف طور سے یہ مفروری گناہ قرار
دی گئی ہے یہ فقرہ آپکا نعوذ باللہ خدا کے نسبت ہوا اور اوسکا صاف مفہوم یہ
ہوا کہ ہم محبت نبوی کے قدر شناس ہین اور خدا کو قدر شناسی نہ آئی اور ہم اس
مفروری کو عین مقتضائے ایمان سمجھتے ہین اور خدا نے جو اسکو گناہ سمجھا ہے
یہ خدا کی خطا ہے اب دیکھیے آپ سب سے بڑھکر بے ایمان ہو گئے اور کفر کا اطلاق
صاف طور پر آپکے اوپر عاید ہوا اور خداے تعالے کی شان مین آپنے وہ کلمہ لکھا کہ
کافر بھی اوس سے احتراز کرتے ہین اس سے تو مناظرہ مشکل ہے جب اس قدر
لیاقت آپ مین نہین کہ اپنے کلام کے بھی معنی سمجھو تو پھر جوابات لکھنے کی کیا ضرورت
تھی خداے تعالے تو اس مفروری کو خطا قرار دیتا ہے اور آپ کہتے ہین کہ بے ایمان

اسکی قدر کیا جانین اور پھر اولٹا الزام شیعون پر لگاتے ہو کہ وہ خدا کی بھی نہین سنتے نعوذ باللہ نقل کفر بکفر نباشد خدائے تعالے کے نسبت بے ایمانونکی پاسداری مین لفظ بے ایمان لکھ کر بجز بے ایمانی اور کفر کی اور کیا حاصل کیا دیکھو الیسون کے بدولت ایسے ہی نتیجے حاصل ہوا کرتے ہین اب ہم کہتے ہین کہ مفروران جنگ احد بے شک منافق تھے صرف ظاہری ایمان رکھے تھے اگر کچھ بھی لگاؤ ایمان کا ہوتا تو وہ ہرگز بھاگ مدینہ مین نہ جاتے اور ابی بن کعب کے معرفت ابوسفیان سے خطا معاف نکراتے بلکہ اوسیوقت لوٹ کر ایسا لڑتے کہ شہید ہو جاتے چنانچہ شاہ ولی اللہ نے ازالۃ الخفا مین بروایت حاکم قول حضرت علی مرتضے ع کا لکھا ہے کہ جب یہ آیت افاین مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم نازل ہوی تو حضرت علی ع فرمایا کرتے تھے کہ واللہ مین توکبھی ارتداد قبول نکرتا اگر رسول خدا ص شہید ہو جاتے تو مین اسقدر قتال کرتا کہ مارا جاتا اور مین کیسے نکرتا کہ اونکا مین بھائی ہون ولی ہون ابن عم وارث علم اونکا ہون سو حضرت مولوی صاحب محبت اسکا نام ہے اوسکو محبت نہین کہتے جو آپنے خدائے تعالے پر ناقدردانی کا الزام لگا کر مفروران کی نسبت ثابت کی ہے معلوم ہوا کہ آپکو کچھ غرض اس سے نہین ہے کہ شیخین وغیرہ کی بھی پاسداری اور تائید کرین بلکہ ہر شخص جو مخالف خدا و رسول صلعم ہو اوسی کی تائید و پاسداری پر آپنے سارا قصہ تو مفروران احد کا لکھا مگر حضرت ابوبکر رض و عمر رض کا ثابت قدم رہنا کھالنسے پیدا کیا حضرت عثمان رض ہی آپکے نزدیک مفروران مین شمار ہوئے کیا اوس نقل پر عمل کیا کہ صبح کا گیا شام کو آجائے تو اوسکو گم شدہ نہین کہتے گو حضرت عثمان رض کو تین روز تک پتہ نہین لگا اور ایسے بھاگے کہ تین روز تک خوف غالب رہا مگر آپکے نزدیک تو اونکو سب سے زیادہ محبت رسول خدا ص کی ہونی چاہیے کہ اور لوگ تو جو شام تک دستیاب ہوگئے وہ نالایق کم محبت رکھتے تھے اور عاشق صادق نہ تھے اور یہ پورے عاشق تھے

کہ تین روز تک ہوش نہ آیا اور اسلیے خلافت اول کے یہی مستحق تھے لیکن اب مین عرض کرتا ہون کہ دور کے مورچون پر جو لوگ تعینات تھے وہ تو شیطان کے کہنے سے مفرور ہوگئے مگر جنکو دیدار مبارک نصیب تھا اور آنکھون سے حضرت کو دیکھ رہے تھے وہ کسکے کہنے سے بھاگے جن لوگون کو آپنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور قربت ہونا تسلیم کرلیا ہے اگر اونکی مفروری بھی قرآن شریف اور آپکی معتبر علماء کے اقوال سے ثابت ہوجاوے پھر تو آپکو اونکے ارتداد مین شک نہوگا خیر مولوی صاحب تو ہٹ دہرم آدمی ہین اونکا کیا اعتبار ہے وہ تو خدا ہی کی نسبت کہہ چکے جسکا باربار اعادہ کرنا مین اپنے نزدیک درجملہ اہل ایمان کے نزدیک جائز نہین سمجھتا مگر اہل انصاف کو مخاطب کرکے عرض کرتا ہون کہ جن لوگون کو مولوی صاحب رسول اللہ صلعم کے قریب موجود ہونا تسلیم کررہے ہین اگر اونکی بھی مفروری ثابت ہوجاوے تو پھر کیا عذر ہوسکتا ہے اوسوقت تو ہمارے قول کو صحیح سمجھنا چاہیے دیکھو مدارج النبوۃ مین شیخ عبدالحق محدث دہلوی مدارج النبوت مین لکھتے ہین منقول است کہ چون مسلمانان روبہزیمت آوردند وحضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم راتنہا گذاشتند حضرت درغضب آمد وعرق از پیشانی ہمایونش متقاطر گشت ومثال مروارید دوید در انحالت نظر کرد حضرت علی ابن ابی طالب راکہ بر پہلوے مبارک اش ایستادہ است فرمود کہ چون است کہ تو بہ برادران خود ملحق نگشتی علی گفت لا اکفر بعد الایمان ان لی بک سوۃ آیا کافر شوم بعد از ایمان بدرستیکہ مرا باتو اقتدا است یعنے مرا باشما کار ہست بایاران وبرادران چہ کار وارم دوسرے شاہ ولی اللہ دہلوی ازالۃ الخفا مین حدیث بروایات ابن عباسؓ لکھتے ہین اخرج الحاکم عن ابن عباس قال لعلی رضؓ اربع خصائل لیس لاحد من العرب ہو اول عربی واعجمی صل مع رسول اللہ صلعم وھو الذی کان لواءہ معہ فی کل زحف وھو الذی صبر معہ یوم المھراس وھو الذی غلہ وادخلہ قبرہ اس سے بھی یہی معلوم ہوا کہ بہ یوم مہراس

کوئی شخص رسول اللہ صلعم کے پاس سوائے حضرت علی مرتضےٰ علیہ السلام کے قایم
نرہا علاوہ اسکے یہ سارا قصہ قرآن شریف ہی مین موجود ہے پس جبکہ یہ امر ظاہر اور ثابت
ہوچکا کہ بروز احد سوائے حضرت علی مرتضےٰ عہ کے اور کوئی شخص مفروری سے باقی
نرہا اور خصوصاً حضرت ابوبکر رض و عمر رض کو مولوی صاحب رسول خدا کے پاس
ہونا بیان کرتے ہین توانکا سب سے زیادہ قصور تھا کہ رسول اللہ صلعم کو تنہا چھوڑکر
مفرور ہوئے دورافتادگان تو بقول مولوی صاحب فرط محبت مین مفرور ہوئے
لیکن پاس کھڑے ہوئے لوگونکو کیا خدا کی مار ہوئی کہ بھاگ نکلے بروایات صحیحہ ثابت
ہوا ہے کہ حضرات شیخین وغیرہ مفرور ہوکر ابوسفیان کے پاس لجاجت اور سماجت
کرنے کو گئے کہ ہمارا قصور معاف کردے چنانچہ خود قرآن مجید سے بھی یہ امر ثابت
ہے بلکہ خود مولوی صاحب نے جواب سوال دوم کے آخر مین یہ آیت لکھی ہے
وکاین من نبی قاتل معہ ربیون کثیر الخ یعنے بہت نبی ایسے گذرے ہین جنکے
ساتھ بہت سے اللہ والون نے کافرون سے جہاد کیا تسپر وہ نہ سُست ہوئے
اور نہ ہارے اور نہ گھبراکر کافرون کے سامنے لجاجت کرنے لگے اب فرمائے کہ
ایسی تو نظیر اوسیوقت دیجاتی ہے کہ جب حضرت کے صحابہ سے ایسے افعال صادر ہوئے
اور یہ فقط غیرت دلانے کے لیئے ہے کہ دیکھو پہلے انبیار کے ہمراہیان نے بھی
جہاد کیا ہے مگر وہ تمہاری طرح سُست نہین ہوئے نہ ہارے نہ کافرون کی منت
خوشامد کرنے گئے باقی خاص قصہ احد سورہ آل عمران شروع پارہ لن تنالو کوع
دوازدہم مین مفصل مرقوم ہے واذ غدوت من اہلک الخ اسمین یہ آیت ہے وما محمد
الا رسول الخ جسکا ترجمہ یہ ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فقط رسول اللہ ہین اونسے
پہلے بھی بہت سے رسول گذرے ہین یعنے زندہ جاوید نہین ہین آیا اگر یہ پیغمبر
فوت ہوجائے یا قتل ہوجائے تو تم لوگ اپنے پاشنہ پائے کی طرف پھر جاوہ یعنے

دین اسلام سے مرتد ہو جاؤ تو تمہارا مرتد ہونا اللہ تعالے کو کچھہ نقصان نہین پہونچا
تا بعد اسکے آیت ولقد صدقکو اللہ الخ ہے جسکو بعضے احمق آیت عفو تقصیر سمجھتے
ہین حالانکہ قصور معاف نہین ہوا ولقد عفا عنکو کے معنی ہین جو عفو تقصیر سمجھتے ہین یہ
یہ غلطی ہے مفسران اہل سنت نے اسطرح لکھا ہے جیسا کہ تفسیر مواہب علیہ مین ہے
و بدرستیکہ عفو کرد و در گذرانید از شما کہ بشومی مخالفت ہمہ شمارا بکشتند و مستاصل
نکردانید یعنے جاؤ تمکو چھوڑ دیا ورنہ تم سب ہلاک کیئے جاتے یہ چھوڑ دینا اور معافکہ
دنیا عذاب دینوی سے ہے کہ جیسا امت سلف ایسے قصورون پر قطعی ہلاک کر دیے
جاتے تھے ویسے تمکو ہلاک نہین کیا مواخذہ عقبے قایم ہے دلیل قایم رہی مواخذہ
عقبے کی یہ ہی کہ یہ خداے تعالے نے ان لوگون کی آزمایش کی تھی کہ کون دیندار و مومن
ہے اور کون حریص و طامع منافق ہے بسلیکم شاہد عادل موجود ہے اور نیز و منکو
من یرید الدنیا و منکو من یرید الاخرۃ بھی موجود ہے فقرہ اول کے معنی یہ کہ
تا آزمادی تمکو خداے تعالے اور دوسرے فقرہ کے یہ معنی کہ تم مین سے طالب دنیا
تھے اور تم مین سے طالب آخرت تھے جو قایم رہے یا شہید ہوے وہ طالب آخرت
تھے جو بھاگ گئے اور لوٹ پر گرے طالب دنیا تھے پھر فرمایئے کہ مفروری بوجہ
از دیاد محبت تھی یا بوجہ دنیا طلبی اب خدائے تعالے کے فرمانے پر اعتبار کیا جاے
یا شیطان کے وسوسات پر ایمان لایا جاوے علاوہ احد کے خندق یہ حضرت عمرؓ نے
عمرو بن عبدود سے باوجود حکم رسول خدا صلعم انکار کیا معرکہ خیبر مین ایک روز حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ اور دو روز حضرت عمر رض باوجود سرداری لشکر مفرور ہوئے
کہ جب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ کل کو یہ نشان غیر فرار کو دونگا معرکہ حنین سے
شیخین وغیرہ مفرور ہوے حضرت نے اصحاب الشجرہ کہہ کر آواز دلای قال پر چونکہ
یہ حرکت قابل ترحم اور لایق قدر شناسی تھے نہ موجب عتاب و سرزنش خداوند کریم نے

اس ظاہری خطا سے در گذر فرمانا اور پھر تسکین یہ ارشاد فرمانا انما استزلھم الشیطان ببعض ما کسبوا ولقد عفا عنھم ان اللہ غفور حلیم جسکا ترجمہ یہ ہے کہ شیطان نے اونکو بھولا دیا تھا پھر اللہ نے معاف فرمایا پر اسکو کیا کیجیے حضرات شیعہ خدا کے بھی نہین سنتے خیر وہ نہین سنتے تو اہل ایمان تو اونکی سنین ورنہ اللہ سے لڑائی ٹھہری وہ معاف کیجائے تم نہین کرتے شیعہ صاحب ہوتے کون ہین خدا نہین خدا کے بیٹے پوتے بھائی برادر نہین ایک راندہ درگاہ حق جو اوبٹے ہی بکے جاتے ہین اور خدا سے نہین شرماتے **اقول** مولوی صاحب آپ تو بہت خفا ہوئے اور خود ہی محبت رسول اللہ کی خطا کہنے لگے سوال تو صرف یہ تھا کہ کبھی شیخین غزوات مین مفرور ہوئے یا نہین آپ ناحق ناراض ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ دال مین کالا ہے یہ بے محل انکی خفگی ہو منھ سے بول رہی ہے کہ چوٹ کی جگھہ پکڑے گئے آپ تو بالکل ڈوم والے نقل کرتے ہین کہ کسی ڈوم کے لڑائی مین تیر لگا تھا اوس سے لوگون نے دریافت کیا تو بولا کہ اللہ علی کی پناہ خدا جھوٹ کہے اجی حضرت اب بات بنانے سے کیا حاصل ہے ایک غزوہ سے مفرور ہوئے ہون تو یہ بھی مانا کہ قصور اول تھا خدا نے معاف کیا ہوگا لیکن جب بعد معافی قصور کے پھر مرتکب مفروری کے مقامات خیبر و حنین پہ ہوئے تو کہیے وہ ہی مثل صادق ہوئی یا نہین کہ اول خطا از خطا و دوم خطا مادر بخطا یہ جو آپنے فرمایا ہے کہ یہ حرکت لائق ترحم اور قدر شناسی کے تھی تو کیا خدائے تعالے نے یہ الفاظ کہ شیطان نے اونکو بہلا دیا اور وہ شیطان کے فرمان مین ہو گئے براہ قدر دانی ارشاد فرماتے ہین تمکو خدا سے بھی شرم نہین ہے ذات باری تعالے پر بھی تہمت لگاتے ہو خدائے تعالے تو وجہ مفروری کو انما کے قید سے بیان فرماتا ہے کہ سوائے اسکے اور کوئی بات نہ تھی کہ اون لوگون نے شیطان کی فرمان برداری کی پھر بڑے تعجب کی بات ہے کیا افسوس کا مقام ہے کہ خدائے تعالے تو اس

مغروری کو گناہ عظیم قرار دے اور یہ فرماوے کہ شیطان کے حکم پر چلنے سے یہ
لوگ بھاگے اور آپ برخلاف حکم اللہ تعالے کے اس گناہ عظیم کو رکن محبت نبوی
و قابل قدردانی تصور کرین آپکے دلائل سے تو یہ پایا گیا کہ خداے تعالے کچھ ہی فرمائے
مگر تم بندگان شیطان کو ایمان دار ہی سمجھے جاؤگے معلوم ہوا کہ یہ فقط ہم جنسیت کی
تاثیر ہی خداے تعالے نے جو درگذر فرماے وہ بوجہ اپنے حلم کے فرمائے اگرچہ خود
کلام ربانی شاہد ہے کہ آیت ماسبق سے صاف ظاہر ہوگیا ہے کہ یہ عفو اور درگذر
صرف عذاب دنیاوی سے تھی کہ فوراً سب متعلقان کو نیست و نابود نہین کر دیا ان اللہ
غفور حلیم کا ترجمہ مفسرین نے یہی کیا ہے بدرستیکہ خدا آمرزگار ہست بردبار و تعجیل
ناکنندہ در عقوبت گناہگار چنانچہ دیگر مقامات پر جہان عام عفو تقصیر ہوتا ہی وہان
غفور کے ساتھ رحیم ہوتا ہے کہ بوجہ ترحم معاف کر دیا یہان حلیم ہے کہ ہم سزا دینے
ہین جلدی نہین کرتے اسلیے تمکو چھوڑ دیا ورنہ آناً فاناً مین نیست و نابود کر دیے جاتے
آیندہ قیامت کے روز سزا اسکی دیجاویگی اسی آیت سے پیشتر اللہ تعالے طائفہ طاغی
و مغرور کے حالات اسطرح بیان فرماتا ہے وطائفۃ قد اہمتہم انفسہم
یظنون باللہ غیر الحق الخ یعنے دوسرا گروہ مراد طاغیان و مغروران بدرستیکہ
اونکو غم مین ڈالا اونکی نفسہا نے وہ خداے تعالے پر گمان ناروا اور ناسزا لیجاتے
تھے جیسے اہل جاہلیت کے گمان ہوتے تھے کہ مہم محمدؐ کی سرانجام کو نہ پہونچیگی
کہتے ہین کہ کیا ہمکو فتح و ظفر ہووے گی یعنے نہووے گی اے محمدؐ اونکو جواب دے
کہ ہر بات خداے تعالے کی اختیار مین ہے اے محمدؐ یہ لوگ اپنے دلون مین گفتگو کے
و شبہات پنہانی رکھتے ہین اور تیرے اوپر ظاہر نہین کرتے وہ آپس مین بیٹھ کر
خلوت مین کہتے ہین کہ اگر یہ امر ہمارے لیئے ہونہار ہوتا یا یہ مذہب اسلام برحق
ہوتا تو ہم لوگ قتل کیون ہوتے اے محمدؐ اونکو جواب دے کہ اگر تم لوگ اپنے گھرون مین

بیٹھے رہتے تو تم مین سے جسکے لیئے قتل ہونا لکھا گیا ہے وہ ضرور اپنے قتل گاہ مین
پہونچ جاتا سورہ آل عمران مین یہ مشرح حال درج ہے اور مفسران نے تفسیر آیت
ولقد کنتم تمنون الموت وما محمد الا رسول الخ یہ لکھا ہے کہ جب حضرت کے
شہید ہو جانے کا آوازہ شیطان نے دیا اور حضرت نعشون مین پوشیدہ ہو گئے
تو اوسوقت ایک گروہ نے یہ مصلحت دیکھی کہ عبداللہ بن ابی کے توسل سے
ابوسفیان سے امان طلب کرین اور وہ بھاگ کر اسکی تدبیر مین مشغول ہوے اور
ایک گروہ ویسے ہی بھاگ گیا چونکہ لشکر اسلام مین دو گروہ تھے ایک گروہ مہاجرین
باشندگان مکہ معظمہ دوسرے انصار باشندگان مدینہ منورہ پس ابوسفیان کی نجاجت
کرنیوالے اہل مکہ تھے جنمین شیخین وغیرہم داخل ہین اور دوسرے گروہ بھاگنے
والے قوم انصار تھی کہ اپنے گھرون کو بھاگ گئے لیکن جبکہ محض تائید ایزدی سے
کفار پسپا ہوے اور حضرت علی مرتضے ؑ نے کار نمایان کیئے تو کچھ لوگ اوسوقت کے
بھاگے ہوے لوٹ آئے مگر بعضے ایسے تھے کہ تین روز تک بالکل نشان نملا جیسے
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غرض کہ جب حضرت نے مفروران کو سخت ملامت کی اور
دھمکایا کہ تم کیون بھاگے تو مفروران نے یہ عذر کیا کہ جب آپکے قتل کی شہرت
ہوئی تو ہم پر خوف زیادہ غالب ہوا اور ہم بھاگ نکلے افسوس کہ مولوی صاحب
اوسوقت موجود نہ تھے وہ ضرور کہتے کہ حضرت ان مفروران کا شکریہ ادا کیجیے یہ
آپکے عاشق صادق نکلے خیر خداے تعالے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اونکے اس عذر کے کہ ہمپر خوف زیادہ غالب ہوا اور ہم بھاگ نکلے کچھ قدردانی
نفرمائی بلکہ خداے تعالے اونکے عذر کو رد فرما کر ارشاد کرتا ہے کہ محمد ؐ فقط
رسول اللہ صلعم ہے خدا نہین کہ زندہ جاوید ہو اوس سے پہلے بہت سے
رسول ہو گذرے کوئی زندہ جاوید نہین رہا کہ یہ بھی رہتے آیا اگر یہ پیغمبر مر جاوے

یا قتل ہو جاوے تو تم لوگ پھر مرتد ہو جاؤ اور جو کوئی مرتد ہو جاوے تو اوسکی وجہ سے
خداے تعالے کو کوئی مضرت و نقصان نہین پہونچ سکتا کذا فی مواہب علیہ
پس غور کا مقام ہے کہ کلام ربانی سے مفروری اون لوگون کے محض بنظر خوف کے
ثابت ہوئی اور خوف یہ کہ رسول خدا صلعم شہید ہو گئے مدینہ مین رہ نہین سکتے
وطن مالوفہ مین بوجہ دشمنی ابو سفیان وغیرہ جا نہین سکتے آپ بے موت مارے گئے
اسلیئے بہت جلد متوجہ اس امر کی طرف ہوے کہ ابو سفیان سے خطا معاف کرائین اور
یہ خیالات بشہادات آیات قرآنی اون لوگون کو صاف طور سے منافق ٹھہراتے ہین
اور مولوی صاحب برخلاف اسکے اس مفروری کو رکن ایمان قرار دیتے ہین حالانکہ
وجہ مفروری طلب امان از ابو سفیان خود کلام اللہ سے ثابت ہے دیکھیے یہی آیت
انقلبتم علےٰ اعقابکم کے بعد بنظر جہاد انبیاء سابق کی اللہ تعالے دیتا ہے کہ پہلے
انبیاء کے ساتھ بھی بہت لوگون نے جہاد کیا ہے مگر وہ ہطرح دشمنون سے لجاجت
اور فروتنی کرتے نہین گئے چنانچہ وما استکانوا کی تفسیر مین صاحب مواہب علیہ نے
صاف لکھا ہے و فروتنی نکردند با دشمنان تعریض مہربان است و آنہا کہ التجا با ابن
ابی نمودہ از ابو سفیان خطا امان می طلبیدند پھر خداے تعالے امت سابقہ کا ذکر کرتا ہے
کہ اگر نبی اون کا شہید ہو جاتا تھا تو وہ خدا سے اپنے گناہونکی امرزش چاہتے
تھے اور نصرت طلب کرتے تھے تم ایسے نالایق ہو کہ کافرون کی اطاعت کرنے چلے
چنانچہ آیۃ یا ایہا الذین امنوا ان تطیعوا الذین کفروا یردوکم علےٰ اعقابکم
فتنقلبوا خاسرین یعنے اے مسلمانو اگر تم کافرون کی اطاعت کرتے تو وہ تمکو
مرتد کرتے اور تم طرف خساری اور زیان کے منقلب ہوتے صریح موجود ہی اور
صاحب مواہب نے لکھا ہے کہ این آیت در شان جمعی است کہ از ابو سفیان طلب
امان میکردند کیا مولوی صاحب ایسے ہی افعال کی قدردانی کے خواستگار ہوا ہل الانصاف

ارشاد فرمائین کہ شیعہ لوگ خدا کی نہین سنتے یا اہل سنت وجماعت مثل نمرود خدا
سے لڑائی باندھتے ہین نصاری نے تو خدا پر تہمت پسر ہونے کی لگائی تھی مگر معلوم
ہوا کہ اہل تسنن خدا کے بیٹے پوتے بھائی برادری ہونا تسلیم کرتے ہین دیکھو مولویصاحب
نے یہ الفاظ صاف طور سے تحریر فرمائے ہین پھر ایسے لوگون کے کفر و الحاد مین کیا کلام
ہے قال باجملہ نہ یہ قصور حقیقت مین قصور ہے نہ یہ خطا خطا یون خدا کے سامنے ہمارے
عبادت بھی خطا ہے اقول اسکے یہ معنے ہوے کہ مفروران کا کوئی قصور نہ تھا خداے
تعالے نے نعوذ باللہ براہ خطا خطا قرار دے لعنت ایسے اعتقاد پر اور صد لعنت ایسے
اہل اعتقاد پر ہمکو ایک لفظ کے نسبت جو بعض اکابرون کے کلام مین بنا مزد صنمی قریش
مستعمل ہوا ہے بڑا خلش تھا مگر اب ثابت ہو گیا کہ اہل سنت وجماعت صنمی قریش یعنے
قریش کے دو نو بت کے مقابلہ پر خدائے تعالے کے کچھ بھی حقیقت نہین سمجھتے
نعوذ باللہ من ذالک قال نہ اس سے کوئی فضیلت ہاتھ سے جاتی ہے نہ لیاقت خلافت
مین بٹہ لگتا ہے اقول یہ عزت مین لگتا ہے بے غیرتون کو کیا بٹہ لگے یہ وہی نقل ہوئی
کہ ہزارون جوتے پڑے مگر شکر ہے کہ عزت بچ رہی گو غزوات سے مفرور ہو کر مورد
غضب ایسے ہوئے کہ ہم چشمون کے روبرو حقیر ہوئے مگر فضیلت بدستور بنی رہی
اور لیاقت خلافت ہاتھ سے نہ گئی شرم شرم شرم لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
قال ورنہ ہم تو نہین کہتے حضرت یونس جو بیوجہ بھاگ گئے اونکی شان مین حضرات
شیعہ شاید اور بھی کچھ زیادہ کہین اور منصب نبوت سے معزول فرمائین کوئی پوچھے
خدا کا واسطہ نبوت تو اتنی بات سے ہاتھ سے نہ جائے اور خلافت کی لیاقت چھن جاتی
اقول مولوی صاحب کو قاعدہ استدلال خوب یاد ہے اپنے ہی کلام سے خود معقول
ہوتے ہین دیکھو آپ تحریر کرتے ہین کہ حضرت یونس بیوجہ بھاگ گئے سو ظاہر ہے
کہ بغیر وجہ ارادہ نیت کے کوئی فعل جرم نہین ہو سکتا دیکھو بھاگنا دوڑنا جرم نہین ہے

لڑائی مین بھی بھاگنے مین بھی جرم نہین ہے مگر وجہ کے ساتھہ بھاگنا یعنے خوف دشمن
یا بوجہ نامردی و بزدلی کے یا بوجہ مخالفت حکم خداوندی کے بھاگنا جرم ہے علاوہ علم مناظرہ
کے تاریخ دانی بھی آپ پر ختم ہے حضرت یونس ع نے اپنے عمر بھر جہاد نہین کیا
جو اونکے نسبت جہاد سے بھاگنا صحیح سمجھا جاوے اور جو نینوے سے دوسرے
سمت کو چلا جانا داخل فراری سمجھا جاوے تو جہاد سے اوسکو علاقہ نہین باہمی
خدا اور نبی کے راز و نیاز مین حضرت موسے ع نے کئی بار امت سے آزردہ ہو کر
خدا سے عرض کیا کہ اس کار رسالت پر کسی اور کو مقرر کر دو اور مجھے معاف رکھو
حضرت یونس کا دوسرے سمت کو خلاف حکم خدا چلا جانا داخل مفروری نہین ہے
بلکہ اظہار شدت تنفر از امت خود ہی دیکھو اسکی نظیر یہ ہے کہ کسی شخص کا فرزند ان
باپ سے ناز نخرا کر کے روٹھ کر کہین چلا جاوے تو وہ اوس غلام کے برابر نہین
ہے کہ آقا کے حکم سے سرتابی کر کے بھاگا اور آقا کے دشمنون کی حمایت کا طالب
ہو لیکن جب کبھی پسر ان باپ کے سامنے آوے گا تو وہ اوسکو ذرا سی چشم نمائی کے
بعد بے اختیار چھاتی سے لگا کر پیار کرینگے اور جب غلام ہاتھہ آجاوے گا تو اوس
حرام زادے کی کھال اوڑا دیجاینگی اور آقا نہایت ہی درجہ حلیم ہے تو لوگو اوسوقت
آقا بردباری کر جائے اور سردست سزا نہ دے لیکن اپنی نظرون سے اوسیوقت
گرا دے گا اور جو سلوک اور احسان اوسکی کرنیکے معمول تھی وہ آیندہ ہرگز
نکرے گا کھانے کپڑے کی بھی پوری خبر گیری نکرے گا اعتبار بھی اوسکا نکرے گا
لیکن عقلمندون کے نزدیک وہ ایک مرتبہ سزا اس دوام کی سزا سے بہتر ہے
ایسا ہی غور کیجیے کہ غدر مین ہزار ہا باغیون کو پھانسی دیگئے مگر بادشاہ دہلی جو
سرغنشا بغاوت تھا زندہ رکھا گیا رنگون بھیجدیا گیا ایسا ہی سمجھو کہ حضرت یونس
کو دریا مین گرنے کی چشم نمائی ہوے اور پھر اوسی خدا نے شکم ماہی مین حفاظت کی

اور ویسے ہی نبی قایم رہے لیکن اوس غلام کی طرح آپکی نظرون مین سے گرا دیا اعتبار اونکا جاتا رہا عذاب عقبے جو دائمی تکلیف ہے اونکے لیئے تجویز ہوئی اب کوئی براے خدا مولوی صاحب سے پوچھے کہ ذرا سے روٹھ جانے سے پسر کی محبت مان باپکے دل سے نکگئی اور اوسی حرکت سے غلام یا نوکر کا اعتبار کیون جاتا رہا۔

سوال دوازدہم نبی ص کو قصداً غصہ دلانا کیسا ہی

جواب مع تردید

قال رسول اللہ صلعم کو بیوجہ جان بوجھ کر غصہ دلانا اور خفا کرنا کفر ہے سو بحمد اللہ کوئی صحابی اس جرم مین مبتلا نہین ہوا اور اگر حضرت ابو بکر صدیق سے کچھ چھیڑ چھاڑ ہے اور یہ غرض ہے کہ حضرت فاطمہ رض اونپر غصہ ہوئی اور بشہادت حدیث فاطمہ رض بضعۃ منی من اغضبہا فقد اغضبنی اونکے غصہ کو رسول اللہ صلعم کا غصہ سمجھتے ہو تو یہ بات دل سے دور رکھیے حضرت ابو بکر صدیق رض تو اوسمین داخل نہین ہوسکتے ہان حضرات شیعہ کے فہم کی موافق حضرت علی ع اوس مین داخل ہوے جاتے ہین حضرت ابو بکر صدیق تو رسول اللہ صلعم کے اس حدیث سے ناچار تھے لا نورث ما ترکناہ الا صدقۃ جسکا حاصل ترجمہ یہ ہو کہ نبی کا کوئی وارث نہین ہوتا ہے اوسکا ترکہ سب صدقہ ہے اس صورت مین حضرت ابو بکر صدیق رض کو کچھ غم نہین بلکہ امید ثواب ہے اتباع ارشاد نبوی ص ہی پر حضرت فاطمہ رض کا بے وجہ غصہ ہونے کا شیعہ جواب دین کہ وہ ناحق کیون غصہ ہوئین اہل سنت تو اونکے غصہ ہونیکے قائل ہی نہین ہان جیسے دو دوستون مین کچھ بحث وتکرار معمولی دیکھکر بعض سادہ لوح یون سمجھ جاتے ہین کہ ان مین آپس مین رنج ہوگیا سوال فدک کے بعد جو حضرت فاطمہ رض بوجہ ندامت طلب ناحق شرمندہ ہوئین اور آمد و شد اور ربط و ضبط کم ہوگیا اودہر حضرت صدیق رض بوجہ کمال نیازمندی در دولت پر حاضر ہوئے

اور اس احتمال سے کہ آپ خفا ہو گئی ہین جو وہ بات نہ تھی عذر معذرت سے عفو تقصیر چاہا وہان رنج ہی کیا تھا جو جھگڑہ پھیلتا راضی رضا ہو کر اپنے گھر چلے آئین اس قصہ کو ظاہر شیعون نے رنج پر محمول کیا حقیقت شناسان دانشمند نے اوس طرف ندامت مذکور کا خیال کیا اس طرف احتیاط اور ادب نبوی صلعم کا احتمال جمایا سو آپ ہی فرمائے کہ اس صورت مین طرفین کا کیا قصور رہا حضرت فاطمہ زہرا کا بوجہ لاعلمی فدک کا سوال کر لینا کیا برا ہے ہان بعد طلب البتہ ندامت عمدہ اوصاف مین سے ہے جو سوائے اہل ایمان اور کسی سے متصور نہین ادہر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ادب اور احتیاط فرمائی یہ بجا کیا یا بیجا تھا کہ ویسے ہی اپنے غرور افضلیت اور نخوت خلافت مین پڑے رہتے اور خبر نہ لیتے بہر حال یہ بات اچھی ہی جسمین ممدوح خدا یعنے ابو بکر صدیق رض پر بھی حرف نہ آیا اور جگر گوشہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی تعریف نکل آئی یا یہ کہ اونپر ظلم کا داغ لگے جس سے انجام کار نعوذ باللہ فہم و فراست خداوندی کو بٹہ لگے اینر حب دنیا کا احتمال ہو جس سے سید النسا ہوتی ہین شک و شبہ پیدا ہو **اقول** چور کے داڑھی مین تنکا دیکھو خود بخود ابھی کسی نے کہا نہ سنا عذر گناہ بدتر از گناہ کا مضمون ہو گیا قبل از مرگ واویلا اسیکا نام ہے اگرچہ بذریعہ جناب فاطمہ ع کے بھی حضرت ابو بکر رض سے غضبناک ہونا رسول خدا کا ثابت ہے لیکن ہم بلا واسطہ اور بلا ذریعہ خاص رسول اللہ صلعم کا ان لوگو پر غضبناک ہونا اور چند مرتبہ ہونا آیندہ ثابت کرینگے اس مقام پر مولوی صاحب کی پیش بندیون کا جواب دیتے ہین کہ جو یہ فرمایا کہ حضرت ابو بکر تو اس غصہ مین داخل نہین ہو سکتے مگر حضرت علی داخل ہوئے جاتے ہین بھلا آپکی عقل ماشاء اللہ بچون سے بھی گئی گذری ہو گئے اتنا نہ سمجھے کہ آپسداری یگانگت عزیزداری مین تو ہر وقت ایسے معاملات پیش ہوتے رہتے ہین کبھی ایک دوسرے پر غصہ ہوتا ہی

کبھی محبت رکھتا ہے انکی غصہ اور محبت کو غصہ اور محبت مین شمار نہین کیا کرتے غصہ
اور محبت غیرونکا شمار مین آتا ہے بھلا مین آپسے ہی عرض کرون کہ آپکے والد ماجد
یا والدہ شریفہ یا دیگر بزرگان نے صدہا مرتبہ آپکو برا بھلا کہا ہوگا بلکہ نوبت جوتی
پیزار تک کی بھی پہونچی ہوگی پھر اگر اب کوئی غیر شخص بزرگوارون کی تقلید کرکے ایسے
وہ ہی معاملہ کرے تو دیکھو آپ اوسکو کیا جواب دیتے ہین اور آپکے مرید اور
معتقد تو اوسپر کیون کفر کا فتوے دیدین لیکن اگر وہ شخص آپکے معتقدون سے یہ
کہے کہ مولوی صاحب کے والد شریف نے بھی تو انکو چند بار مارا تھا اوپر کیون
کفر کا فتوے نہین دیتے ہین سنے بھی کیا نئی بات کی ہے تو سمجھنا چاہیئے کہ وہ
شخص مثل آپکے ہے عقل رکھتا ہے کہ یگانہ و بیگانہ کی سمجھنے کی اوسکو تمیز نہین
اب ہم اوس حدیث کے موضوعی ہونے کا حال تو مفصل اسی سوال کے شق ثانی
مین لکھینگے لیکن حضرت فاطمہ رض کے بیوجہ غصہ ہونے کا جواب خود خدا تعالے
قرآن شریف مین دیتا ہے دیکھو آیت تطہیر آپکے دانت توڑنیکو کافی دندان شکن
جواب ہے جبکہ وہ ہر گناہ سے پاک ہین تو اونکا فریق ثانی بشہادت قرآنی ملزم
ثابت ہوگیا لیکن معلوم ہوا کہ تم خدا کا اعتبار نہین کرتے ہو کیونکہ اگر کرتے تو
ایسا جواب طلب نکرتے اسلیئے ایسے شخص کی کارروائی سے آپکو جواب دیا جاتا ہے
کہ شاید اوسکا اعتبار کرو دیکھو صحیح بخاری مین حدیث موجود ہے کہ حضرت عمر رض نے
اپنی خلافت مین فدک اہل بیت نبوی کو واگذاشت کردیا اگر حضرت ابوبکر رض کا
بیان اچھا ہوتا اور ترکہ نبوی ص صدقہ ہوتا تو وہ فدک کو کیون واگذاشت کرتے
پس معلوم ہوا کہ غصہ جناب فاطمہ ع کا بیوجہ نہ تھا اب رہا یہ امر کہ اہل سنت وجماعت
جناب فاطمہ ع کے غصہ کی قائل نہین یہ محض دروغ گوئی ہے اہل علم و فضل کا
یہ کام نہین ہے کہ مباحثہ مین دروغگوئی کرین یہ تو جہلائے بے غیرت کا کام ہے

دیکھو صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین اور مشکوۃ شریف مین یہ بہت بڑی روایت درج ہے
اور سب مین فغضبت یا فوجدت ای غضبت فاطمہ ع ولم تکلمو حتی ماتت درج ہے
پھر نہین معلوم کہ ان کتابون کے مصنفون کو زمرہ اہل تسنن سے کیون خارج
کیا گیا ہماری طرف سے تو تم اونکو کا فربناؤ تو ہرج نہین ہم تو سگ زرد برادر
شغال کا مضمون سمجھتے ہین لیکن آیندہ اسکا ہرج ونقصان آپ پر ہی عاید ہوگا یہ جو آپ
فرماتے ہین کہ بعد سوال فدک جناب فاطمہ ع بوجہ طلب ناحق نادم ہوئین اور ابو بکر رض
بوجہ نیازمندی در دولت پر حاضر ہوے اور باہم راضی رضا ہو گئے یہ بھی صریح بہتان
ہے ہان ابو بکر رض و عمر رض دونون گئے مگر آپ نے یہی فرمایا کہ مین تمہاری شکایت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کرونگی بلکہ اوسوقت حدیث فاطمۃ بضعۃ
منی آپنے یاد دلائی اور دونون نے جب اوسکی صحت پر اقرار کیا تو آپنے فرمایا کہ تمنے
مجکو ایذا دی ہے اور مین اسکی فریاد رسول اللہ صلعم سے کرونگی چنانچہ دونون خلیفہ
صاحب بے نیل مرام واپس آئے اور تا وقت وفات جناب فاطمہ ع ان اوگون سے
غضبناک رہین ثبوت کامل اس امر کا یہ ہے کہ بوقت وفات جناب سیدہ ع نے یہ وصیت
کی کہ ابو بکر رض میرے جنازہ پر نہ آنے پائے چنانچہ حضرت علی مرتضے علیہ السلام نے
بحسب وصیت جناب سیدہ حضرت ابو بکر رض کو اذن جنازہ پر آنے کا نہ دیا حقیقت
شناسان دانشمند نے جو ایک طرف ندامت اور دوسری طرف احتیاط ادب کا خیال
جمایا وہ درحقیقت حق شناس اور دانشمند نہین ہین بلکہ محض احمق ہین نہ ندامت کا
یہ اقتضا ہے کہ بعد وفات نبی جنازہ پر اون لوگون کا آنا ناگوار ہو نہ ادب احتیاط کا
یہ تقاضا ہے کہ بضعۂ رسول صلعم کو بوجہ محض دنیا طلبی اور بغرض مضبوطی خلافت کی
کہ ترکہ پدری سے محروم کیا جائے جو لوگ حق اور باطل دونون کی پیروی کرنا چاہتا
یہ داخل حمق بلکہ جنون ہے توریت مین خدائے تعالے فرماتا ہے کہ اے احمقو

خدا اور ممنون یعنے شیطان ایک جگہہ نہین رہ سکتے گر خدا خواہی وہم دنیاے
دون این خیال است ومحال است وجنون۔ ایسے لوگون کون احمق دیندار کہیگا
کہ جنکو نبی صلعم کے دختر نیک اختر نے اپنے جنازہ پر نہ آنے دیا مگر مین کہتا ہون کہ
جناب سیدہ یہ وصیت بھی نفرماتین توبھی یہ لوگ آپکے جنازہ پر نہ آتے کیونکہ جو
رسول اللہ صلعم کی ہی جنازہ پر حاضر نہ ہوے تو دختر رسول اللہ صلعم کے
جنازہ پر کیون آتے پس سخت افسوس ہے اوس ناپاک قلب پر کہ جس مین خدا
اور رسول کی محبت شامل ہو یہ ہی بات ہے کہ ظالمون کے ظلم کی وجہ سے
فہم وفراست خداوندی پر بٹہ لگے جو کوئی بادشاہ یا امیر ہوتا ہے گو خداہی
کرتا ہے مگر یہ ضرور نہین ہے کہ اوس بادشاہ کے افعال کے باز پرس خدا سے
کیجاے کیا نمرود ویساہی خلیفہ اہل تسنن کے نزدیک نہ تھا اوسکو بھی خدا نے
ہی خلیفہ کردیا تھا فرعون بھی ونمرود وشداد بھی بغیر خدا کے مرضی کے خود
بادشاہ ہوگئے تھے پھر کیا اونکے افعال سے خدا ے تعالے کے فہم وفراست
پر نعوذ باللہ بٹہ لگ گیا ہے عجب بے سروپا حماقت آمیز باتین ہین کجا طلب
میراث پدری کجا حب دنیا قال اور اگر یہ عذر ہے کہ حدیث مذکورہ غلط ہے
تو یہ دوسرا اعتراض ہے جبکہ اس صورت مین یہ اعتراض ہے اوس حدیث کے
غلط ہونے ہی پر موقوف ہوگا سو پہلے اوسکو غلط ٹہرائین جب کہین اس
بات کے لیئے مونھہ پھیلائین مگر یہ یاد رہے کہ حدیث مذکور غلط ہوجائیگی
تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حیات النبی ہونا اور خیبر مین اوسی
بدن سے زندہ ہونا پہلے غلط ہوگا اقول اگر یہ ہی حدیث دلیل النبی ہوئیگی
ہے تو اس مین جمیع انبیاء کا ذکر ہے جملہ انبیاء حیات النبی ہوجائیگی تو اس
حساب سے تمام سلسلہ نبوت باطل ہے ایساہی حضرت ابراہیم اور موسےع

اور علیسے ع پر قیاس کر لو لیس اگر یہ حدیث صحیح ہووے تو حضرت کی نبوت ہی مشکوک ٹھہرتی ہے سوا اسکے جناب سرور کائنات صلعم کی وفات پر قرآن مجید ناطق ہے انك میت وانھم میتون دوسری آیت افاین مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل الخ سے وفات پانا حضرت کا ثابت و متحقق ہے یہ خیال کہ حضرت کو موت نہ آویگی منافقون کا بہانا اونکے اتباع سے حضرت عمر رض کو یہ خیال ہونا اہل سنت لکھتے ہین مگر ساتھ ہی اوسکے یہ بھی کہتے ہین کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آیت انك میت وانھم میتون تلقین کر کے حضرت عمر رض کو تسلی دی ہے پھر نہین معلوم کہ مولوی صاحب اوس حدیث کو جو خلاف قرآن ہی کیسے صحیح بیان کر سکتے ہین جبکہ موت حضرت کی قرآن سے ثابت ہے اور موت کے ساتھ میراث متعلق ہے اور خود مولوی صاحب اسی سند سے اس حدیث کی صحت پر استدلال کر رہے ہین تو یہ مسئلہ اجماعی اہل تسنن کا ہے جو حدیث مخالف قرآن ہے وہ صریح کذب وبہتان ہے علاوہ اسکے اس روایت کی تکذیب اور وسائل دلائل سے بھی ہوتی ہے اول یہ کہ اسمین جملہ انبیاء کے نسبت یہ ہے ایک مسئلہ ہے اور انبیاء سابق کا عملدرآمد ہی توریت مین اسکے برخلاف ثابت ہے چنانچہ ہمنے انوار الہدے مین توریت شریف اور دیگر صحائف سے انبیاء علیہم السلام کا ورثہ دینا اور لینا ثابت کیا ہے دوسرے ہمارے حضرت اہل بیت پر صدقہ حرام ہے اگر ترکہ نبوی صدقہ ہوتا تو اونکو ضرور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اطلاع فرماتے اور جبکہ اونسے رسول اللہ صلعم نے ذکر نہین کیا تو مصنوعی ہونا اس حدیث کا صاف ظاہر ہے تیسرے اگر فرض کر لیا جاوے کہ شاید اتفاق اطلاع دینے کا نہوا ہو تو پھر جب حضرت ابو بکر رض سے اونھوں نے اس حدیث کو سنا تو یقین نہین کیا بلکہ اونکو غصہ آیا جسکے یہ معنے ہین کہ جھوٹ بات پر غصہ آیا ہی کرتا ہے چوتھے اگر یہ حدیث صحیح ہوتی تو بعد سنے حدیث کے حضرت علی ع

اور حضرت عباس رض خلافتہ ثانیہ مین فدک کیون لیتے اور یہ واگذاری فدک کی اور تا بزمانہ زید شہید اسکا اہل بیت کے قبضہ مین رہنا خود شاہ ولی اللہ نے ازالۃ الخفا مین تسلیم کیا ہے اسلیئے صاف ظاہر ہے کہ یہ حدیث صریح بہتان ہے رسول خدا پر قال سو تمہین کہو رسول اللہ صلعم کی یہی قدردانی ہے کہ جیسے اور شیعہ مرکر ناپاک ہو جاتے ہین اور پھر طعمہ مور و مار بنجاتے ہین کیا رسول اللہ صلعم بھی ایسے ہی جسم بیجان ہو گئے اور جیسے اور اینٹ پتھر ہین آپکا بدن بھی اسیطرح بیجان ہو گیا اقول آپکا مطلب اس فقرہ سے فقط یہ تھا کہ شیعون پر الزام لگایا جاوے لیکن ایسے دروغ الزامات سے سوا اسکے اور کیا نتیجہ برآمد ہو سکتا ہے کہ آپکا اعتبار عوام کے نگاہون مین سے بھی جاتا رہے اور سب پر روشن ہو جائے کہ اہل سنت جسقدر الزامات شیعون پر لگاتے ہین وہ سب ایسے مغالطی ہین اہل انصاف اسی مغالطہ پر غور فرماوین کہ مسئلہ کی حقیقت کیا ہے اور مولوی صاحب بیان کر رہے ہین یہ امر ہر شخص جانتا ہے کہ جب انسان کے بدن سے روح مفارقت کرتی ہے تو جسقدر بدن کے منافذ ہین سب سے فضلہ خارج ہوتا ہے چنانچہ اوسوقت انزال منی بھی ہوتا ہے اسی لیئے مردہ کو غسل دینا واجب ہے اور جب تک کہ غسل نہو مردہ و زندہ سب کا بدن ناپاک رہتا ہے اور بعد غسل طاہر ہو جاتا ہے لیکن جو لوگ جسم کے ناپاکی کے نجاست حدث وغیرہ قائل نہین ہین اونکے مردے ضرور ابدالآباد تک ناپاک رہتے ہین اور گو وہ اہل حق کے دیکھا دیکھی سے اپنے مردون کو غسل دیتے ہون لیکن جب تک کہ وہ نجاست کو سمجھتے ہی نہین ہین تو اوسکا دفعیہ بھی غیر ممکن ہے بروز حشر وہ ضرور ناپاک محشور ہونگے باقی یہ عقیدہ کہ حضرت نے وفات نہین پائی اور جسم اطہر سے روح نے مفارقت نہین کی اگرچہ اجماع اہل سنت کے برخلاف ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسئلہ سینہ بسینہ خلفاے سے مولوی صاحب تک پہونچا اور خلفاء موصوف شاید یہ بھی

سمجھ کر جنازہ تجہیز وتکفین رسول اللہ مین شامل نہین ہوے تھے اور جنازہ کی نماز بھی جو میت کے لیئے دستور ہے اسی خیال سے ان لوگون نے نہین پڑھی **قال** ہمارا تو عقیدہ ہے کہ آپکی حیات زیر پردہ موت ایسی مستور رہے جیسے چراغ کو ہنڈیا مین رکھکر سرپوش ڈہنکھ دیجیئے یہ نہین کہ جیسے چراغ گل ہو جاتا ہے آپکے مشتعل حیات بھی گل ہو گئے مگر آپ پر بھی روشن ہو گا گو آپکا اقرار کرنیکو جی نچاہے کہ چراغ روشن ہنڈیا مین ہو یا ہنڈیا کے باہر اوسکے روشن ہونے مین کچھ کلام نہین بلکہ ہنڈیا مین ہو تو نور منتشر اکٹھا ہو جاتا ہے اور اوسکے اندر ہی سما جاتا ہے جیسے بہ نسبت سابق اوسکے روشنی اور دوبالا ہو جاتی ہے سو ایسے ہی رسول اللہ صلعم کی حیات کو بہ نسبت سابق ہم زیادہ سمجھتے ہین آپ اپنے کھئے آپ کیا سمجھتے ہین بہر حال ہمارے نزدیک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر شریف مین زندہ ہین اسلیئے آپکے مال مین میراث جاری نہین ہو سکتی ہے **اقول** آپکے عقاید اور خیالات تو ماشاء اللہ جمیع فرقہاے اسلام سے نرالے ہین ابھی چند روز ہوے کہ آپنے چھ خاتم النبیین اور مثل ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرار دیئے ہین جسپر علماے بریلی ورامپور نے آپ پر اور آپکے بھائی محمد احسن صاحب پر کفر کا فتوے دیا ہے اور ہمنے بھی وہ رسالہ دیکھا ہے پس جبکہ علماے اہل سنت وجماعت آپ لوگون کو کافر سمجھتے ہین تو آپ کس فرقہ مین شمار کیئے جاتے ہین ان جوابات سے بھی جابجا آپکے تکفیر ثابت ہوتی ہے خدا تعالے اور رسول اللہ صلعم پر آپ گنہگار لوگون کو ترجیح دیتے ہین اسی عقیدہ سے آپکے تکفیر بوجہ احسن ثابت ہے اول تو یہ عقیدہ مخالف قرآن ہے کلام ربانی مین حضرتکے نسبت صاف درج ہے انک میت وانھم میتون دوسرے وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل اسکا بہے صاف مطلب یہ ہے کہ محمد رسول اللہ صرف رسول اللہ صلعم ہین خدا نہین ہین کہ جو ہمیشہ زندہ رہینگے انسے پہلے بہت رسول

گذر چکے ہین ایسے ہی یہ بھی گذر جاوینگے علاوہ اسکے تمام فرقہاے اسلام کا یہ عقیدہ ہے
کہ حضرت صلعم کی روح بہشت مین ہے اور وہان پہ حالات امت سے آپکو بروز معین
اطلاع دیجاتی ہے اور آپ اس عقیدہ کے بموجب بہشت مین ہونے کے منکر ہین
اگرچہ آپکے اس عقیدہ کے سروپا کا ہمنے اچھی طرح ابطال کر دیا لیکن ہم اس عقیدہ سے
ایک فائدہ بھی یہ اوٹھایا چاہتے ہین کہ بی بی عائشہ رضؓ نے بروے شیخی یہ بات کہی تھی کہ
حضرت کے روح بدن سے مفارقت نکرتی تھی جب خداے تعالے نے بہشت مین
ایک حور کو میری شکل پر متمثل کر کے حضرت کو دکھلائی تب آپکی روح بدن سے مفارقت
کر گئے بہشت مین پہونچی تو آپ ضرور اس بیان عائشہ رضؓ کو منسوب بہ کذب کرینگے
کہ اونھون نے یہ حدیث وضع کی ہے فہو المراد اب مین عرض کرتا ہون کہ اگر یہ بات
سچ ہوتی جیسا تم عقیدہ اپنے بیان کرتے ہو تو کیا اہل بیت علیہ السلام اور صحابہ مین
سے کسیکو خبر نہ ہوتی لعنت آپکے اس عقیدہ پر کہ یہ سمجھو کہ جناب سیدہ اس امر سے
خبردار نہ تھین علاوہ اسکے خود ابوبکر رضؓ کا بھی اس امر خاص سے جاہل محض
ہونا اور اونکے دختر کا مطلع ہونا روایات صحیحہ سے ثابت ہے انک میت وانھم
میتون حضرت ابوبکر رضؓ نے پڑھکر سنایا بی بی عائشہ کی وہ روایت متمثل ہونے
حور کی مدارج مین کی موجود ہے پھر آپکا علم و اجتہاد ایسا ہو گیا کہ سلف سے
بھی بڑھ گئے ایسے طبعی عقائد انسان کو گمراہ کافر کر دیتے ہین ابھی مسئلہ ہفت خاتم
الانبیاء مین آپکی تکفیر منتشر ہو چکی ہے پھر بھی آپ طبعی عقائد سے باز نہ آئے تو اسکے
صاف یہ معنی ہوے کہ آپ باصرار تمام کافر بنتے ہین یہ آپکا عقیدہ آپکے ہی دلائل سے
باطل ٹھہرتا ہے بھلا مین پوچھتا ہون حدیث لانورث مین تو کل انبیاء کے نسبت
لکھا ہے اور صاف لفظ انا معشر الانبیاء موجود ہے کہ جملہ انبیاء حیات النبی تھے پس اگر
جملہ انبیاء حیات النبی تھے تو ایک کے بعد دوسرے کی رسالت بھی ناجائز قرار پاتی ہے

اور اگر صرف حضرت ہی حیات النبی ہین تو اور انبیار کے ترکہ مین میراث جاری نہونیکے
کیا معنے اسلیئے صاف ظاہر ہے کہ یہ حدیث موضوعی ہے اور سیاق حدیث ہی یہ بھی
ظاہر ہے کہ کسی محض احمق اور جاہل مطلق نے اوسکو وضع کیا ہے جاہل مطلق ہونیکے
تو یہ دلیل ہی کہ وہ انبیار سابق کے حالات سے محض بے خبر تھا جملہ انبیار نے باپ
دادا کا ورثہ پایا اور خود اپنی اولاد کو دیا توریت شریف اور صحائف انبیار علیہم السلام
موجود خود قرآن شریف شاہد موجود ہے دورث داود سلیمان اور انبیار کے وراثت
تو کچھ تھوڑی بہت بھیر بکریان ہی ہونگی ورثہ و ترکہ کثیرہ یہ ہی ہے جو حضرت سلیمان کو
ملا دوسرے مقام پر دعاے حضرت زکریا قرآن شریف مین موجود ہے کہ جہان حضرت
یحیےٰ کے پیدا ہونے کی دعا مانگتے ہین تو صاف یہ کہتے ہین یرثنی ویرث آل یعقوب
کہ وہ وارث ہووے میرا اور آل یعقوب کا ورثہ خود سے مراد متروکہ مال و اسباب ہے
اور وراثت آل یعقوب سے مراد نبوت ہے پس منکر ان آیات کا کافر ہے اور جو حدیث
برخلاف ان آیات محکمات کی ہے وہ مردود ہے اور ایسی حدیث کا بنانے والا فاسق
ہی نہین سمجھا جائے گا بلکہ بوجہ مخالفت قرآن کی تکفیر بھی اوسکی ثابت ہوگی دلیل واضح
حدیث کے احمق ہونیکی یہ ہے کہ اوسنے یہ خیال نکیا کہ اگر کوئی اسکی تحقیقات کرے گا
تو کیا نتیجہ برامد ہوگا ہمنے انوار الہدے مین بدلایل و بشہادت معتبرہ اس امر کو ثابت
کیا ہے کہ موضوعی حدیثون مین کچھ نہ کچھ بات ایسی رہ جاتی ہے کہ جسسے موضوعی
ہونا اوسکا بسہولیت معلوم ہوجاتا ہے دیکھے اگر وہ احمق جملہ انبیار کا حوالہ ندیتا
اور صرف حضرت کے ہی نسبت یہ افترا کرتا تو یکایک اور بسہولیت موضوعی ہونا اوسکا
ثابت ہوجاتا اور طرہ یہ ہے کہ معین نے اپنے خلافت کے زمانہ مین خود بھی اس
حدیث کا موضوعی ہونا تسلیم کرکے فدک ورثہ نبی صلعم کو واپس دیدیا ہی فال
ہان حضرت فاطمہ ع کو اس بات کی خبر نتھی بوجہ غلطی اول بار طلب فدک مین قدم بڑہایا

جب معلوم ہوا اور حضرت علی ع اور حضرت عباس رض نے گواہی دی چپ ہو رہین اور
پھر اسبات مین کلام نہ کیے سو یہ ہی حدیثون مین موجود ہے **اقول** معلوم ہوتا ہے
کہ مولوی صاحب کو سینہ بسینہ صرف موضوعی احادیث پر عبور ہوتا چلا آیا ہے اور
سند بھی احادیث موضوعہ کے ہے شاید آپنے حاصل کی ہے کیا واضع حدیث کے حمق کا
اثر سند کے ساتھ بھی دوڑتا ہے بھلا واضع حدیث کاذب تو خدا کی پھٹکار سے احمق
ہو جاتا ہے مگر آپکو کیون ایسی حماقت دامنگیر ہوئی کہ یہ بھی نہ سمجھے کہ جناب سیدہ ع
اور حضرت علی مرتضے صلوات اللہ علیہما مین کیا رشتہ اور تعلق تھا اور دعوی میراث
کرنے کے بعد جو حضرت علی اور حضرت عباس ابو بکر رض کی گواہی دیتے تو وہ ایسا دعوی
ہی کاہے کیون کرنے دیتے یہ تو ممکن ہی نہین ہے کہ جناب سیدہ ع نے بلا دریافت آپنے
شوہر کے خود دار الخلافت مین جاکر دعوے پیش کر دیا ہو روایت مشکوات سے
بھی خود جانا ثابت نہین پھر آپکی عقل پر سخت افسوس آتا ہے تو تم نے کیسے ایسے
لغو باتکو صحیح مان لیا ایسی روایت کے بنانے یا بیان کرنے سے یا تو محض حمق ہے
یا جاہلونکو دھوکہ اور فریب مین ڈالنا مقصود ہے اور یہ بھی کام احمقون کا ہے علمائے
اہل سنت کا مقصود ایسے روایات بیان کرنے سے یہ ہی ہوتا ہے کہ عوام لوگ
فریب مین آجائین اکثر اکابر علمائے کے تصانیف مین یہ دیکھا گیا ہے کہ وہ خلافت
کے بارہ مین یہ دلیل لکھتے ہین کہ ابو بکر رض تو بے زر اور بے کس تھے اور حضرت
علی ع کے ساتھ صنادید قریش مددگار تھے جیسے حسن حسین و عباس پھر کیونکر گمان
کیا جاوے کہ ابو بکر رض نے بلا استحقاق زبردستی خلافت لیلی عقلمند تو ان باتونکو
خوب سمجھتے ہین لیکن عوام ناواقف لوگ کیا سمجھین اونھون نے تو جان لیا کہ امام
حسین و حسن اونکے مددگار تھے اور پھر خود ہی بہادر تھے پھر ایسا کون تھا کہ
جو اونسے زبردستی کرتا وہ غریب احمق کیا سمجھتے ہین کہ امام حسن اور حسین پانچ پانچ

چھ چھ برس کے صغیر بچے تھے وہ اپنے والد بزرگوار کی کیا مدد کر سکتے تھے اور جوان بھی تو وہ تو سب ایک ہی گھر کے آدمی تھے غیرون کی مدد سے گروہ اور جھتا بندھتا ہے گھر کے بال بچہ دس بیس بھی ہون تو جھتا نہین کہلاتا غیر آدمی پانچ بھی شامل ہو جاوین تو سو کے برابر شمار ہوتے ہین **قال** سو یہی بات حدیثون مین موجود ہے کہ مرتے دم تک گفتگو نہ آئی **اقول** مولوی صاحب کے طرز گفتگو سے فریب ظاہر ہوتا ہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ فقرہ گو حدیث کا ہے باقی وجہ گفتگو نہونے کی مولوی صاحب نے بناکر لکھی ہے مرتے دم تک گفتگو نہ آنا تو امر دیگر ہے لیکن یہ وصیت ہی فرمائی کہ ابو بکر و عمر رض میرے جنازہ پر نہ آنے پاوین اور حضرت علی مرتضے علیہ السلام و حضرت عباس نے اس وصیت پر عمل بھی کیا اور مطلق ان لوگون کو جنازہ پر نہ بولایا تھا جسکو حضرات شیعہ موافق مثل مشہور بہوکے کو دو اور دو چار روٹیان ہی نظر آتی ہین ترکا ترکی پر محمول کیا اور یہ نہ سمجھا کہ اس صورت مین فقط ممدوح خدا یعنے صدیق اکبر ہی کو عیب نہین لگتا ملکہ خدا تک اور ادہر حضرت فاطمہ زہرا تک بات پہونچتی تھی حضرت علی ع اور حضرت عباس رض کا اس حدیث کے صحت پر گواہی دینا بخاری اور مسلم مین موجود ہین **اقول** یہ عام نقل مشہور ہے کہ جنازہ پر دشمن بھی چلا جاتا ہے لیکن یہ عجب محبت ہے کہ دختر نیک اختر نبی صلعم کے جنازہ پر اہتی نجاوین یہ امر دو حالت سے خالی نہین ایک یہ کہ بحسب وصیت جناب فاطمہ انکو جنازہ پر آنے نہین دیا یا خود ہی اس امر سے تغافل کیا دونون صورتین دائرہ اسلام سے خارج ہونیکی دلیل ہین ترکا ترکی تو عام مساوی درجہ کے لوگون مین ہوتی ہے جسکو اہل بیت نبوی نے ترک کر دیا یا جسنے اہل بیت نبوی کو ترک کر دیا وہ بحکم نص قطعی گمراہ ہو کر دریائے ضلالت مین غرق ہو گیا حدیث سفینہ اور حدیث ثقلین سند کافی ہین کوئی خلیفہ یا صحابی ہو اس حکم سے نہین ہے ممدوح خدا ہر کس و ناکس کو کہدینا

ایمان کے خلاف ہے اور یہ نئی بات ہے کہ حضرت ابوبکر رض تو جھوٹی روایت بناوین
اور خدا تک الزام پہونچے اسطرح تو ہر کافر و ہر مشرک کے افعال کے بازپرس مولوی صاحب
خدا سے بھی کرینگے کہ اوسنے کیون اوسکو پیدا کیا اگر پیدا نہ کرتا تو اوس سے کیون ایسا
فعل سرزد ہوتا ایسا ہی جناب فاطمہ زہرا تک بات پہونچنا بعید از قیاس ہے ہمیشہ
نیک بندون کو بندگان شیطان نے ایذا اور تکلیف پہونچائی ہے اس مین نیک
بندونکی کوئی تقصیر نہین ہے اگر بخاری و مسلم مین گواہی حضرت علی ع اور عباس رض کی
درج ہے تو ظاہر ہے کہ اونسے زیادہ نامعتبر کوئی کتاب نہین ہے یہ معاملہ بالکل ایسا ہے
کہ جیسے کوئی شخص دو پہرون کو رات بیان کرے اور جو شخص خلاف مشاہدہ فقط اوس
شخص کے کہدینے سے دنکو رات ہونا یقین کرے اوسکو محض احمق تصور کرنا چاہیے بخاری مین
یہ روایت درج ہے کہ حضرت علی ع اور حضرت عباس رض نے اوسی معاملہ فدک مین
حضرت ابوبکر رض اور حضرت عمر رض کو کاذب اور غادر اور خاین فرمایا مولوی صاحب کی
اس دہوکہ دہی اور ابلہ فریبی کو جو نہ سمجھے وہ بھی سخت احمق ہے بھلا کون شخص یقین
کرسکتا ہے کہ حضرت فاطمہ رض دعوے کرین اور حضرت علی ع و حضرت عباس رض برخلاف
اونکے تائید بیان حضرت ابوبکر شہادت دین اور پھر جناب فاطمہ رض کو بھی اصرار تا حین
حیات باقی رہے تمام فضائل اہل بیت کے مقابلہ پر اہل تسنن نے خلفا کے لئے احادیث
وضع کی ہین اور چونکہ مولوی صاحب کو بھی اپنے علم و فضل کا کچھ نتیجہ دکھلانا ضرور تھا
اسلیئے آپنے بمقابلہ اوس روایت کے کہ جناب فاطمہ ع نے دعوے فدک کیا اور حضرت
علی ع اور حسنین علیہ السلام نے شہادت بحق جناب فاطمہ رض ادا کی مگر خلیفہ صاحب نے
دعوے نامسموع کیا یہ گواہی برخلاف اوس شہادت کے ایجاد کی ہے اور علما نے
تو اوس شہادت مین اعتراضات پیدا کیئے تھے کہ شرعًا شوہر کی گواہی زوجہ کے حق مین
اور پسر کی گواہی ماں باپ کے حق مین مسموع نہین ہے اسلیئے خلیفہ صاحب نے

دعوے سماعت نکیا چونکہ ایسے دعوے کو جس کی مدعیہ فاطمہ زہرا اور شاہد علی مرتضے
اور حسنین ہوں سماعت نکرنا اہل ایمان کے نزدیک قریب قریب کفر کے تھا گویا
پوری پوری اوسنے تکذیب الہی کی کرے خدانے انھین چارتن کے نسبت آیت
تطہیر نازل فرمائی اور اوس ظالم نے چاروں تن کے قول پر اعتبار نکیا اور اونکے
بیان کو محمول تکذیب قرار دیا تو اس سے صاف طور پر تکفیر ایسے شخص کی ثابت ہوگئی
اور جن لوگوں مین کچھ بھی عقل تھی وہ اس پوچ عذر کو کہ شرعًا واسطہ دار فریق کی شہادت
معتبر نہین تھی اسلیے خلیفہ صاحب نے اعتبار نکیا کب خیال مین لاسکتے تھے اسلیے
مولوی صاحب نے وہ قضیہ بھی چوکا دیا اور اوسکو دوسرے پردازپر وضع کر دیا
یہ وطیرہ بھی مولوی صاحب کا نیا نہین ہے بلکہ قدیم سے دشمنان اہل بیت نے
جو لامحالہ محب خلفاء ہین معارضات اور مباحثات مین اوسکو اختیار کیا ہے
یہی وجہ ہے اہل تسنن کی کتب مین جملہ معاملات کو دونوں طرح پہ بیان کرنیکا موقع
ملگیا ہے قال اور حضرت فاطمہ رض کے غلط سمجھ جانے سے اگر گھبراتے ہو تو حضرت
موسے علیہ السلام اور حضرت خضر کا قصہ پہلے پیش کر چکا ہوں اوس سے نبیونکا
غلط سمجھ جانا ثابت ہوتا ہے حضرت فاطمہ تو ولی بھی نہین اقول حضرت موسے عم نے
سمجھنے مین غلطی نہین کی جو قصہ آپنے پیشتر لکھا ہے اوسکا یہ منشا نہین ہے
جیسے کہ آپ نظیر دے رہے ہین کیونکہ وہ قصہ یہ ہے کہ افعال حضرت خضر کو
حضرت موسے نہین سمجھے خدائے تعالے نے سمجھا دیا غلط سمجھ جانا آپ دروغ
بیان کرتے ہین افسوس ہے کہ آپ اپنے ہی اقوال کو غلط سمجھ جاتے ہین لیکن
ہم اس سے قطع نظر کر کے کہتے ہین کہ اگر جناب فاطمہ رض کو تمہارے قول کے
بموجب سمجھنے مین غلطی ہوئی اور بوجہ غلطی کے دعوے کر دیا لیکن اسکے کیا معنے
کہ ابو بکر رض کے کہنے کا آپکو یقین نہ آیا اور بجائے تسلیم کرنے کے آپنے غصہ کیا اور

حضرت علی عا اور حضرت عباس رض نے حضرت ابوبکر رض کو کاذب اور غادر اور خائن کہا پہلا تم اپنے عقیدوں کے بموجب ان سب بزرگوارونکی غلطی کے قائل ہو سکتی تھی لیکن مین آپکے معبود ثانی کا حوالہ دیتا ہون کہ کیا آٹھ سات برس تک اس امر مین غور کرنے کے بعد اونکو بھی غلطی واقع ہوئی اونھون نے اپنے خلافت مین کیون فدک اہل بیت نبوی کو واپس دیا اور اس سے تم انکار نہین کر سکتے ہو کیونکہ اسکو تو تمہارے دادا پیر سارے وہابیونکے قبلہ گاہ ہین ازالۃ الخفا مین تسلیم کر رہے ہین اب تو کچھ شک نہین کہ جناب فاطمہ رض حق پر تھین اور مخالف اونکا ناحق اور ظلم پر تھا کیا اوس مدعی کے دعوے کو بھی کوئی شخص غلط کہہ سکتا ہے کہ جسکا اقبال خود مدعا علیہ نے کیا ہو قال بالجملہ حضرت ابوبکر صدیق پر کوئی اعتراض ممکن نہین حدیث مذکور کو غلط کہو گی تو بہت سے ارکان دین ڈھانی پڑینگے اقول سبحان اللہ جناب سرور کائنات علیہ افضل التسلیمات کے تو آپ جھوٹ حقیقی تماثل ختم المرسلین ثابت کرین اور ارکان دین مین کچھ فرق نہ آوے اور ایک کاذب کی افترا پردازی سے دین کے کنگرہ گر جاوین یہ ماشاء اللہ آپکی ہی سمجھ اور آپکا ھی عقیدہ ہے فلعنۃ اللہ علی الکاذبین قال رہی یہ بات کہ اگر حضرات شیعہ کا مسلک اختیار کرین تو البتہ حضرت علی رض کے پاس کو یہ اغراض جاتا ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حضرت علی عا نے ابوجہل کے بیٹی سے نکاح کا ارادہ کیا تھا حضرت فاطمہ رض نے حضرت نبی صلعم سے شکایت فرمائی اوسپر آپنے خطبہ فرمایا اور یہ ارشاد کیا کہ فاطمۃ بضعۃ منی من اغضبھا فقد اغضبنی اب فرمائیے یہ کسکو سناتے ہین ابوبکر صدیق رض کو یا حضرت علی عا کو پھر ابوبکر رض کے پاس تو ارشاد نبوی یعنے لا نورث ما ترکناہ صدقۃ کا بھی سہارا تھا حضرت علی عا کو ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کے لیئے کسنے کہا تھا علاوہ برین بارہا معاملات خانگی مین باہم رنج کا

اتفاق ہوتا تھا چنانچہ جسرو ذلقب ابو تراب سے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے حضرت علی ع کو مشرف فرمایا تھا اوس روز بھی رنج باہمی کے باعث حضرت
امیر خفا ہو کر مسجد مین آلیٹے تھے **اقول** سچ ہے ایسے احمق ہوتے ہین جنکو سر اور
دم مین تمیز نہین ہوتی کجا عزیز و اقارب کے معاملات خانگی کجا دشمنوںکی عداوت
اجی حضرت اعزا و اقربا کا رنج ہے شکر سے نامزد ہو کر شکر رنجی کہلاتا ہی اور دشمنونکی خندہ
کو بھی عقلا ز ہر سے نسبت دیکر زہر خندہ کہتے ہین آپکی عقل رہی یا گئی گھر مین میان
بی بی کے باپ بیٹون بھائی بھائیون کے بروقت ایسے معاملات پیش آتے ہین پہلے
مین آپکو آپکے والد شریف کی نظیر اسی جواب مین دیکھا ہون اوسکو اگر آپ ملاحظہ
فرماوین گے تو بہت محظوظ ہونگے اور تسکین بھی آپکی ہو جائیگی دیکھو آپس کی شکر
رنجیان ایسی ہی لطف کے ہوا کرتی ہین باوجودیکہ حضرت بقول آپکے وہ خطبہ
ارشاد فرما چکے تھے اور پھر خود بہ نفس نفیس جناب رسول خدا صلعم حضرت علی کو
مسجد مین منانے گئے پھر اونکی نظیر دینا آپکی کم عقلی پر محمول ہے اور تعجب یہ ہے
کہ آپکا استدلال ہے خود آپکے دعوے کے برعکس ہوتا ہے بھلا آپکو یہ تو خبر ہی نہین
کہ کیا دعوے کرتے تھے اور سند کس قصہ کی پیش کی جس سے قطعی تمہارا دعوے
ساقط ہو گیا ماسوا اسکے یہ بھی ظاہر ہے کہ حضرت علی ع نے ابو جہل کی بیٹی سے
نکاح نہین کیا نبی کے ارشاد کو مان لیا فاطمہ زہرا کو رنجیدہ نہ کیا لیکن اس قصہ سے
آپکو کیا فائدہ ہوا دیکھیے حضرت علی ع کے ارادہ نکاح سے پیشتر اونکو اس خطبہ
نبوی کا کچھ علم نہ تھا کیونکہ پہلے بیان ہی نہین ہوا تھا لیکن جبکہ یہ سن لیا کہ
جسنے فاطمہ کو غضبناک کیا اوسنے رسول خدا کو غضبناک کیا تو آپ اوس ارادہ سے
باز آئیے لیکن وائے برحال اوس شخص کے کہ اوس خطبہ کو سنکر جناب فاطمہ کو
غضبناک کیا اور پھر جناب فاطمہ رض نے حجت تمام کرنیکے لیئے ہر دو یعنے شیخین سے

اس حدیث کو بضعۃ منی کا اقبال کرایا اور اوسکے بعد بھی وہ خلیفہ صاحب درپے رفع
غضب کے نہوے حتے کہ جناب سیدہ ع نے بوقت رحلت وصیت کے کہ ابو بکر رض میرے
جنازہ پرنہ آنے پاوے سہارا جسپر آپ گھمنڈ کر رہے ہین وہ جھوٹا سہارا نکلا اسلیئے
عین منجدھار مین اوسنے ڈبو دیا اب دیکھیے حضرت آپکی وہی نقل ہوئی کہ جسقدر چھپانا اوسنا ہی
کرکرا کھایا بحث فقط اسقدر تھی کہ جناب رسول خدا صلعم کو حضرت ابو بکر رض وغیرہ نے
رنجیدہ کیا اور غصہ دلایا آپنے بحث کرکے جھوٹی حدیث بناکر کاذب اور مفتری ہونا
اونکا اور بھی ثابت کر دیا اگرچہ یہ امر بخوبی ثابت ہو گیا کہ شیخین نے جناب سیدہ ع کو
غضبناک کیا اور ایذا پہونچائی اور اسلیئے گویا اونھون نے خاص جناب رسول خدا
صلعم کو رنج دیا اور غضبناک کیا مگر اس سوال مین ہمارا اس معاملہ سے مقصود نہ تھا یہ
تو مولوی صاحب نے کلام طویل کرنے اور حق بات چھپانے کو بحث شروع کر دی
ہم کہتے ہین کہ چند بار شیخین وغیرہ نے جناب رسول خدا صلعم کو قصداً غضبناک کیا
اور رنج وایذا پہونچایا اور آپکے قتل کا ارادہ کرکے حملہ آور ہوے اول یہ کہ خود مولوی صاحب
اس امر کو قبول کر چکے ہین کہ بروز جنگ احد حضرت ابو بکر و عمر خاص رسول خدا صلعم
کے پاس موجود تھے گویا اور لوگ مورچون پہ دور دور لڑ رہے تھے اور یہ خاص
رسول اللہ صلعم کی محافظت کرنیکو خدمت مین حاضر تھے محقق دہلوی کے مدارج النبوت
مین کی وہ عبارت ابھی نقل کر چکے ہین کہ جب لشکر اسلام کو ہزیمت ہوئی اور حضرت
نے پیچھے پھر کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ سوا ے علی مرتضے ع کے اور سب بھاگ گئے
یہ بات دیکھکر آپکو سخت غصہ آیا اور پیشانی مبارک سے عرق ٹپکنے لگا ملاحظ فرمایئے
کہ یہ غصہ کسنے دلایا۔ دوم جسوقت وحی نازل ہوئی کہ سب اصحاب لوگ اپنے اپنے
دروازون کو جو مسجد کے اندر ہین بند کرلین صرف علی مرتضے علیہ السلام کا دروازہ
کھلا رہے اور یہ بھی ارشاد ہوا کہ سواے میرے اور حضرت علی مرتضے ع کے جملہ

اشخاص پر مسجد مین بحالت جنابت جانا حرام ہے اور نظیر موسیٰ و ہارون علیہ السلام کے دے کہ خدا نے اول اونکو تیاری مسجد طاہر کا دیا اور فرمایا کہ اوس مین کوئی ساکن نہو سواے موسے ع اور ہارون اور پسران ہارون شبیر و شبر کے اور ایسا ہی مجھکو حکم دیا کہ مسجد طاہر بناؤن اور نہ رہے اوس مین کوئی سواے میرے اور حضرت علی مرتضے ع اور پسران اونکے حسنؑ و حسینؑ کے شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے کتاب جذب القلوب الی دیار المحبوب مین صاف لکھا ہے کہ حضرت رسول خدا صلعم نے اس حکم سد ابواب کی لوگون کو اطلاع کی اور کسینے نہ سنا اور پھر دوبارہ حکم کو بھی ٹال گئے اور چرچا کرنے لگے کہ دیکھو اپنے ابن عم کی رعایت کرتے ہین اس پر جناب سرور کائنات صلعم کو غصہ شدید آیا سویم بوقت صلح حدیبیہ صاف طور پر صحابہ وعلی الخصوص حضرت عمر رض نے فرمان نبوی سے سرتابی کی اور سبکے سامنے نبوت مین اپنا شک ہونا بیان کیا جناب رسول خدا صلعم کو اس معاملہ سے نہایت درجہ رنج ہوا اور غصہ آیا کہ مدارج النبوت وغیرہ کتب سیر مین یہ قصہ موجود ہے چہارم جبکہ اسامہ بن زید کو امیر کیا اور حضرت ابوبکر رض و عمر رض کو اوسکی فرمانبرداری مین معین کیا تو ان لوگون نے باہم مشورہ کر کر رسول خدا صلعم کی شکایت کی یہ سنکر آپکو نہایت درجہ غصہ آیا مدارج النبوت کو دیکھو پنجم بوقت حکم تحریر وصیت کی جب حضرت عمر رض نے مخالفت کی تو سرور کائنات کو سخت غصہ آیا اور اپنے پاس سے نکلوا دیا کہ صحیح بخاری مین یہ روایت موجود ہے قوموا عنی یعنے نکل جاؤ میرے پاس سے رسول اللہ صلعم نے فرمایا عقبہ پر کہ سقطہ سے آتی ہوے راتکو سترہ صحابیون نے رسول اللہ صلعم پر حملہ کیا جسکا ذکر آیندہ ہم مفصل لکھینگے پھر فرمایا کہ قصداً یہ غصہ رسول اللہ صلعم کو دلایا یا نہین اور آپکو رنجیدہ کیا یا نہین علاوہ غصہ دلانے اور رنجیدہ کرنے کے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ یہ لوگ آپکی نبوت پر ایمان کامل نرکھتے تھے

سوال ہفتدہم

نبی کے حکم سے عدول حکمی کرنے کی کیا سزا ہے

جواب مع تردید

قال نبی کے عدول حکمی کو کون نہین جانتا ہے کہ بُری ہے اگر بطور مقابلہ ہے توکفر ہے اور بطور دیگر ہو توفسق ہے بحمد اللہ صحابہ خصوصًا چار یارا اور عشرہ بشرہ وغیرہ مشاہیر صحابہ مین سے کوئی شخص اس بلامین مبتلا نہین ہوا ہان بطور شیعہ البتہ کسی قدر حضرت امیر کو الزام لگ سکتا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ایک رات تہجد کے لئے حضرت امیرع کو اوٹھایا حضرت امیرع نے جوابدیا پھر مخالف طبع ہوی ویا عرض کیا جب خدا کو منظور ہوگا ہم توجب ہی اوٹھینگے ابھی نہین اوٹھینگے سوآپ ناچار یہ کہتے ہوے چلے اے وکان الانسان اکثر شئی جدلا یعنے انسان بھی بڑا ہے جھگڑالو ہوا اقول سبحان اللہ آپکی عقل بھی عجیب ہے ایسے ناز و نیاز خوردون بزرگون مین روزمرہ ہوتے ہین حضرت علی ع کو تو رسول اللہ صلعم نے ہاتھون سے پرورش کیا تھا صدہا مرتبہ آپکے کپڑون پر پیشاب کیا ہوگا بچپن مین طرح طرح کے ناز و نیاز کے متحمل ہوے ہونگے وہ ہی حضرت علی تھے کہ دل و جان سے رسول اللہ پر قربان تھے من یشتری نفسہ اونھین کے شان مین نازل ہے غزوات مین دیکھو سب صحابہ بھاگ جاتے تھے مگر وہ حضرت مثل سایہ ہمیشہ ساتھ ہی رہتے تھے حضرت تو اورون سے کہتے تھے اور وہ خود جانبازی کو موجود ہین دیکھو غزوہ خندق مین جب عمرو عبدود کفار کی طرف سے نکلا اور لشکر اسلام سے کوئی اوسکے مقابلہ کو نہ آیا توجناب رسول اللہ صلعم نے تین بار زبان مبارک سے حضرت عمر ابن خطاب کو فرمایا کہ اس سے لڑو مگر وہ آدمی ہوشیار تھے صاف انکار کر گئے واقدی غزوات النبی اور دیگر کتب معتبرہ اہل سنت موجود ہین ملاخطہ کر لیجیے احد کے دن حضرت نے شیخین کو حکم دیا کہ اس

مورچہ پر قایم رہا اور وہ حضرت کو بھی چھوڑ کر بھاگ گئے حضرت عثمان رضہ تو تین تین دن
تک پھر حضرت علی مرتضےؑ کو بھی کہ وہ فرمان رسول صلعم پر محکم اور ثابت قدم رہے قرآن
شریف اس امر کا خود شاہد ہے اور آپنے جو نظیر عدول حکمی حضرت علی مرتضےؑ پیش کی
ہے اوسکے یہ معنے ہین کہ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد۔ آپ تو براہ دشمنی عیب
تلاش کر کے ظاہر کرین مگر خداے تعالے آپکی زبان سے ایسے اعلے درجہ کی فضیلت
ظاہر کرائی جس سے کمال راز و نیاز ذات باری سے حضرت علی مرتضے علیہم السلام کے
نسبت ثابت ہوتا ہے اور روایات بھی ایسے ہے نسبت حضرت علی مرتضےؑ کی
کتب اہل سنت مین موجود ہین کہ کسی شخص نے آپسے سوال کیا تھا کہ خدا کیا شے ہے
آپنے ذات باری کی صفات بیان فرمائے کہ وہ ایسا ہی ایسا ہے اور اوسکو بینائی
دریافت نہین کر سکتے پھر اوس شخص نے دریافت کیا کہ آپنے بھی خدا کو دیکھا ہے
تو جناب امیرؑ نے فرمایا کہ قسم ہے خدا کی اگر علی اپنے خدا کو نہ دیکھتا تو اوسکی عبادت
نہ کرتا مگر آپ ان راز و نیاز کو کیا سمجھین جنھین خدا نے نور ایمان اور بصارت
حقیقی بخشی ہے وہ ہی ایسی باتون کو سمجھہ سکتے ہین قال باقی حضرت عمر رضہ کی
طرف اگر عنایت ہوئی ہے اور اس پیرایہ مین کچھہ قصہ قرطاس کے اشارے کنائے
ہین تو اوسکا جواب مفصل تو آپ ہدیۃ الشیعہ مین ملاخط فرماوین ایہ وعد اللہ
الذین امنوا کے ذیل مین یہ بحث مفصل مرقوم ہے مردانہ مردان خالی تردد بیان ہے
کچھہ بالاجمال سن لیجیئے مشورہ دینے کو عدول حکمی کہنا اونھین کا کام ہے جنکو سر اور
دم کی تمیز نہو رہی یہ بات کہ حکم معلوم مشورہ طلب تھا یا نہ تھا اور رسول اللہؐ کی
بات مین بھی گنجائش مشورہ ہے یا نہین سو اول کا جواب تو یہ ہے کہ بشہادت آیت
الیوم اکملت لکم دینکم جو بروز حجۃ الوداع نازل ہو چکی تھی دین مین نہ کمی
اور کسر باقی نہ تھی جو اس حکم کو حکم خداوندی تصور فرماتے اور یون کہتے کہ یہ حکم

قابل مشورہ نہ تھا اور دوسری بات کا جواب یہ تھا کہ قابل مشورہ ہونا درکنار خدائے
تعالے کی طرف سے ارشاد ہے وشاورھم فے الامر یعنے مشورہ کر لیا کرو اے
محمد صلعم صحابہ سے اور یہی وجہ ہوئی کہ پھر رسول اللہ صلعم نے دربارہ تحریر حکم
معلوم تا وقت وفات کچھ نہ فرمایا ورنہ حکم خدا ہوتا تو ہم تو نہین کہہ سکتے کہ رسول اللہ
صلعم کے ذمہ خدا کی عدول حکمی ہے مگر شیعون کو منسوب کرنا پڑے گا اقول دیکھو
عقل ہندا اسے کہتے ہین کہ مولوی صاحب ذرا سے اشارہ مین سمجھ گئے اور کیون نہ سمجھتے
چور کی داڑھی مین تنکا پانی نشیب مین ہی مرتا ہے اگر حضرت عمر مرتکب عدول حکمی
رسول خدا کی نہوتی تو بھلا مولوی صاحب کو کیونکر یہ چیستان معلوم ہو جاتے باقی
جو توجیہات رفع الزام کے لیئے مولوی صاحب نے بیان فرمائے ہین یہ خود حماقت
ظاہر کر رہے ہین خاص صحیح بخاری مین یہ روایت قرطاس اس عبارت سے موجود ہے
کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے ھلموا اکتب لکم کتابا لن تضلوا بعدی یعنے چلو
مین تمہارے لیئے نوشت لکھا دون تا کہ تم میرے بعد گمراہی مین نپڑ جاؤ پس ظاہر ہے
کہ حکم قطعی بس ہے نہ کام مشورہ طلب ہان اگر فرمایا ہوتا کہ اے عمر اگر تیری صلاح
ہو تو مین امت کے لیئے اپنے بعد کا عمل درآمد لکھا دون اور پھر وہ اوسکی مخالفت
کرتے تو الزام سے رفع ہو جاتے اور جبکہ حکم قطعی ہے تو پھر اوس مین نہ کسی عمر کو
مجال دم زدنی ہے نہ کسی بکر کو حکم قطعی اور مشورہ طلب مین تمیز نکرنا بیشک اونہین کا
کام ہے کہ جو شہزادون اور غلامون کو ایک درجہ مین سمجھ رہے ہین جو رضی اللہ
عنہ کا لفظ ابو سفیان و ابو جہل کی اولاد کے لیئے استعمال کرتے ہین وہی ال محمد
صلعم کے لیئے استعمال کرتے ہین سر اور دم کے بے تمیزی اسیکا نام ہے اگرچہ ہمنے
انوار الھدے مین بخوبی عدول حکمی شیخین ثابت کی ہے اور جو یہ بھی اسیکا تتمہ کر رہے
ہین مگر پھر بقول مخاطب دو چار وار حیدر کرار کے منافقان کا سر قلم کرنیکو بذریعہ

قلم کیئے جاتے ہین حضرت مولوی صاحب آپنے جو آیت الیوم اکملت لکو دینکو کا حوالہ دیا ہے کیا آپکے نزدیک اوسکے بعد نبوت منقطع ہو چکے تھے احکام نبوی قابل تعمیل نرہے تھے نبی کا فرمان ہر وقت واجب التعمیل ہے اس سے الزام عدو تحکمی رفع نہین ہو سکتا آپ عبارت حکم کو ملاحظہ فرمائیے کہ صاف لکھا ہے تاکہ تم میرے بعد گمراہی مین نہ پڑ جاؤ معلوم ہوتا ہے کہ نہایت ضروری حکم تھا کہ جسکے اظہار نہونے سے امت گمراہ ہو جائیگی اس سے زیادہ اور کیا ضروری ہوگا ہمین کوئی مشورہ طلب بات نہین ہے اگر حضرت رسول خدا صلعم کو سچا نبی سمجھتے ہو تو انکے قول کو بھی راست سمجھو ورنہ کافر ہو جاؤگے پس جبکہ محمد الرسول اللہ سچے نبی ہین تو یہ فرمانا اونکا سچا ہے اور جبکہ وصیت جو مانع گمراہی تھی تحریر نہوئی تو لا محالہ یہ بات ماننی پڑی کہ بعد رسول اللہ صلعم کی امت گمراہ ہو گئی اگر نہین ہوئی تو قول نبی صلعم کا جھوٹا قرار پاوے گا اور جبکہ امت گمراہ ہوئی تو باعث اس گمراہی کا وہی شخص ہوا کہ جسنے نوشت لکھنے کو منع کیا اور دیکھیے آپ خود قبول کر چکے ہین کہ جیسا ہدایت کرنے سے زیادہ کوئی کار ثواب نہین ہے ویسا ہی گمراہ کر دینے سے بڑھکر کوئی برا کام نہین ہے اور اسلیئے انبیاء کا درجہ بوجہ ہدایت سب سے بڑھکر رہا اور بوجہ گمراہی کے شیطان سب سے زیادہ مردود ہوا یہ آپکے قول کی جو اسی رسالہ مین ہے پوری نقل ہے پس آپ ہی فتوے دین کہ جس شخص نے امت محمدی کی کرورہا لوگون کو گمراہ کیا وہ شیطان سے کس بات مین کم رہا اب رہا یہ امر کہ واقعی امت گمراہ ہوئی یا نہین اور باعث گمراہی اونکا کیا ہوا اب آپ بہتر فرقون کو تو جانے دیجیے صرف سنی اور شیعہ کو لیجیے کہ شیعہ سنیون کو گمراہ کہتے ہین اور سنی شیعون کو گمراہ کہتے ہین وجہ گمراہی دونون فرقون کی وہ ہے بیان کرتے ہین جو رسول خدا صلعم کو اوسوقت تحریر کرانا مدنظر تھا فرض کیجیے

کہ اگر اوسوقت جناب رسول خدا صلعم یہ لکھواتے کہ حضرت علی میرے بعد خلیفہ
ہون تو تمام صحابہ اور تابعین اونکے ہرگز حضرت ابوبکر رض کو خلیفہ نہ کرتے صرف
حضرت علی کو خلیفہ مقرر کرتے نہ تو آپکے عشرہ مبشرہ والی طلحہ و زبیر بیعت مرتضوی
توڑکر خروج کرتے نہ مارے جاتے نہ حضرت علی ایسی خرابی و پریشانی اوٹھاتے
نہ امام حسن علیہ السلام کو زہر دیا جاتا نہ امام حسین علیہ السلام ایسے بیکسی کے
حالت مین شہید ہوتے نہ امام زین العابدین اور آل نبی مقید ہوکر شہر بشہر پھرائے
جاتے نہ بعد مین بزمانہ بنی امیہ و بنی عباس سادات کا قتل عام کیا جاتا اور بفرض
بقول آپکے حضرت ابوبکر رض کو بھی خلیفہ لکھوا دیتے تو کاہے کو شیعہ روزمرہ اون
غریبون پر لعن طعن کرتے اور اگر بقول تمہارے اون لوگون کو لعن طعن کرنے سے
یہ لوگ گمراہ ہوگئے تو بھی فرمائے کہ اس گمراہی کا باعث اصلی کون ہوا ہان البتہ
ایک جواب آپکے پاس اور ہے وہ یہ کہ مشیت ایزدی مین یہی تھا کہ ایسا اختلاف
واقع ہو مگر شیطان کی نظیر اسکا کافی جواب ہے یعنے یہی مشیت ایزدی ہے کہ لوگ
کافر ہون پھر شیطان کی کیا خطا ہے پس اگر مانع وصیت کو بیگناہ قرار دوگے تو شیطان
کو بھی معصوم سمجھنا پڑے گا اور کچھ شک نہین ہے کہ وہ حکم لکھوایا چاہتے تھے وہ صرف
خلافت کے بارے مین تھا کیونکہ بقول اہل تسنن قرآن مین کچھ ذکر نہ تھا پھر آپ ہی فرمائے
کہ حسبنا کتاب اللہ حضرت عمر رض کا کہنا کیسے نیک نیتی مین شامل ہوسکتا ہے دوسرا فقرہ
آپکا اور بھی تعجب انگیز ہے کہ رسول اللہ صلعم پر خدا کے حکم کا عدول ثابت کرتے ہین
ایسی تو بہت نبی ہوے ہین کہ اونکی امت ناہنجار کے لوگ بوجہ عدول حکمی عذاب الہی مین
گرفتار ہوے مگر امت محمدی عذاب دنیاوی سے بچائے گئے تھے عذاب آخروی قائم
رکھا گیا ہے مگر میرے نزدیک شیعہ لوگ جو کچھ لعن و طعن کرتے ہین اسکو عذاب دنیاوی
سمجھنا چاہیئے قال بالجملہ حضرت عمر رض کی یہ رای بھی پسند خاطر نبوی ہوئی اور امر

قوموا حضرت عمرؓ کے نسبت نہ تھا بلکہ اور و نکے نسبت اختلاف کے باعث جور و بدل ہوا اور جھگڑا بکھیڑا ہوا تو آپنے یہ ارشاد فرمایا **اقول** کیا خوب کیا حضرت کو امت کی گمراہی نعوذ باللہ پسند ہوئی ایسا عقیدہ تو اہل سنت کے ہے حصہ مین آیا ہے خود ہی کہہ رہے ہین کہ اگر وصیت تحریر نہو گی تو امت گمراہ ہو جائیگی پھر ایسی راے کو بھی پسند کرلیا کہ جسمین امت گمراہ ہوتی ہے حکم قوموا عنی دلالت نہایت درجہ غصہ پر کرتا ہے اور کیون غصہ نہ آیا ہوگا کہ ایک ادنے امتی نبی کے حکم کے صریح برخلافی کرتا ہے اہل انصاف غور کرین کہ وصیت ایسی شی ہے کہ ہر ادنے واعلے کو بوقت وفات ضروری ہے خصوصًا انبیار کے لیئے تو واجب ہے اور لازمی امر ہے اوسکا بند کرنا کتنا بڑا ظلم ہے اگر یہ خیال کیا جائے کہ وصیت لکھانے مین تکلیف سمجھی گئی تو یہ بھی قرین قیاس نہین ہے کیون کہ خود لکھتے نہ تھے صرف زبان سے فرماتے اور لکھنے والا لکھتا سلیئے صاف ظاہر ہے کہ بد دیانتی سے وصیت منع کی گئی اور یہ قول کہ حسبنا کتاب اللہ اونکے الزام کو رفع کرتا ہے صریح غلط ہے کیونکہ یہ امر مسلم الثبوت ہے کہ یہ ہدایت خلافت کے بارے مین تھی پس اگر قرآن شریف پر غور کیا جائے تو کوئی مشرح حکم خلافت کا جسکے پڑھنے سے عوام کو تسکین ہو جائے پایا نہین جاتا پھر ظاہر ہے کہ کتاب اللہ نے اس بارہ مین کوئی مدد خاص نہین فرمائی اور یہی وجہ ہے کہ حضرت نے لکھوا دینا چاہا تھا اگر کوئی حکم ایسا ہوتا کہ قرآن شریف مین درج ہوتا تو ظاہر بات ہے کہ اوسکے لکھوانے کی کیا ضرورت ہوتی پس جبکہ وہ حکم ایسا تھا کہ قرآن شریف مین درج نہ تھا تو حسبنا کتاب اللہ نے اونکو کیا نفع بخشا اسکے صاف معنی یہ ہوے کہ جو کچھ نماز روزہ کا حکم ہے وہ قرآن مین درج ہے اوسکے سوا ہم آپکے اور احکام کو نہین مانتے اور یہ انکار صاف صاف کفر ہے حضرت نے اپنے پاس سے نکلوا دیا جب بھی عزت مین فرق نہ آیا تو یہ کہو کہ خدا جانے کتنے ایسے مجلسون سے نکلوائے

گئے ہونگے **قال** اگر شیعہ اسپر بھی نہین مانتے تو یہ کہنا ہی پڑے گا کہ حضرت عمر رض کی
رائے بھی اور رایون کے مانند خدا کو منظور ہوئی ورنہ حضرت عمر رض بندہ تھے خدا
نہ تھے **اقول** اگر خداوند تعالے کو شیطان کی رائے دربارہ گمراہی کافران پسند آگئی
ہوگی تو یہ رائے بھی پسند آئی ہوگی اور چونکہ بہت سے فرقات اسلام گمراہ ہوگئے
اور اوس وجہ سے یون قرار دیا جاوے کہ حضرت عمر رض کی رائے منظور ہوگئی
اگر منظور نہ ہوتی تو امت محمدی کیون گمراہ ہوتی تو اسکو منظوری اور پسندیدگی
نہین کہتے اگرچہ جملہ امور خدا کی طرف سے ہوتی ہین مگر دنیا عالم اسباب ہے خودبخود
کوئی شے نہین ہوتی ہدایت ہمیشہ انبیا و مرسلین کے معرفت ہوتی تھی ایسا ہی
گمراہی کا سبب شیطان ہوا لیکن شیطان کی کارروائی پسندیدگی کے قابل نہین ہے
قال اور نعوذ باللہ شیعون کے نزدیک خدا ہی تھے چنانچہ شیر یزدان کا اونسے
ڈر کر تقیہ کرنا کچھ اسی کا پتا دیتا ہے تو خدا سے بڑے نہ تھے چھوٹے تھے مگر وحی
ہوتی اور تاکید فرماتے رسول اللہ صلعم کو یون نجانے دیتے **اقول** آہا خالق خیر
اور خالق شر کا مسئلہ مولوی صاحب کو خوب یاد آگیا چھوٹے بڑے خدا تعبیر کرتے ہین
خالق افعال شر کی تو دو قسمین چھوٹے اور بڑے ہوسکتے ہین اور اوس ذات واحد
لاشریک لہ مین گنجایش شرکت نہین ہے صنمی قریش بھی چھوٹے بڑے معبود باطل
ہین مگر اہل سنت کے معبود ہین شیعون پر الزام بیجا ہے خداوند مطلق مین ہرگز چھوٹے
بڑے کی گنجایش نہین ہے مگر خداوند شر و فساد کا چھوٹا بھائی سمجھنا قادح مقصود
نہین ہے **قال** لیکن صاحب انصاف غور کرین کہ حضرت علی ع کو جواب مین تاویل
مشورہ کی گنجایش نہین ہے ورنہ آپ یہ نفرماتے کان الانسان اکثر شئی جدلا
یہ بات کوئی مشورہ طلب نہ تھی اسکی بھلائی برائی کو کون نہین جانتا ہان کتاب
معلوم کے لکھوانے مین یہ احتمال تھا کہ کلام اللہ کے نسبت پھر یہ اعتقاد نرہیگا

جب خود یہ فرماتے ہین ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شئ جسکا حاصل یہ ہے
کہ اوتاری ہمنے تیری طرف وہ کتاب جسمین ہر چیز کا بیان ہے اقول سبحان اللہ
تو معنی ہین بہت بڑی گنجائش تاویل ہے کیونکہ جنسے مشورہ کیا کرتے ہین اونکو رائے
ظاہر کرنے پر یون ہے کہا کرتے ہین کہ نکل جاؤ اس بات کو تو بے وقوف بھی
سمجھ سکتا ہے کہ مثلاً کوئی شخص کسی سے مشورہ کرے تو مشورہ دینے والون کے
بات کو سنتا ہے اگر دونون فریق ہو جاتے ہین تو ہر ایک فریق کے قول پر غور رد و
قدح ہو کر ایک رائے پسند کیجاتی ہے یہ کہین دستور نہین ہے کہ مشورہ دہندونکو
کہدین کہ نکل جاؤ اور چلے جاؤ کیون بک بک کرتے ہو یہ الفاظ تو دخل در معقولات
مین البتہ استعمال کیئے جاتے ہین اور بھلا صاحب انصاف غور تو کرین کہ اسمین مشورہ کی
کیا حاجت ہے جب نبی خود فرماتا ہے کہ اگر یہ نوشت تحریر نہ ہوئی تو امت محمدی
گمراہ ہو جائیگی تو پھر یہ مشورہ کب ہو سکتا ہے کہ مین امت کو گمراہی سے بچاؤن
یا نہ بچاؤن اگر مشورہ طلب ہے سمجھو تو کوئی مسلمان ایسا مشورہ نہین دیسکتا
کہ امت کو جہنم مین جانے دو گمراہ ہونے دو یہ مشورہ شیطان البتہ دیسکتا ہے
رہا یہ امر کہ نبی کی وصیت ایسی ہو کہ قرآن کا اعتقاد اوس سے جاتا رہے یہ تو ایسے ہی
احمقون کے سمجھنے کی بات ہے کہ جو چاہ ضلالت کو شاہ راہ ہدایت سمجھ لین ذرا غور کا
مقام ہے کہ ہدایت امت کے لیئے لکھو کہا حدیث نبوی موجود ہین کیا وہ مبطل
اعتقاد فرماتے ہین نبی کے کلام سے اور تائید قرآن کی ہوتی ہے نہ کہ قرآن کا اعتقاد
اوس سے جاتا رہے ماشاء اللہ آپکے دلائل محض گوز شتر ہین اگر کسی دانا کے روبرو
یہ بیان کیا جائے تو آپکو کیا کہے لکھوکہا حدیث فرمانے سے تو لوگون کا اعتقاد
نسبت کلام اللہ کم نہ ہوا اسی نوشت کے لکھوانے سے اعتقاد جاتا رہتا کلام الٰہی
ہر کس و ناکس کے تفہیم مین بھی نہین آسکتا خصوصاً ایسے لوگ کہ جنکو یہ بھی تمیز

تھی کہ مجنون پر قصاص واجب ہے یا نہین ہے کلام اللہ مین بیشک ہر معاملہ کا
بیان ہے مگر اوسکے سمجھنے والے نبی ہین یا وہ لوگ ذریت نبی کہ جنکو علم لدنی
حاصل ہوا اگر اس دلیل کو خود حضرت عمر بیان کرتے تو مین پوچھتا کہ بھلا طلاق کے
بارے مین کسکے لیئے حکم ہے اور کیا حکم ہے تب اونکے قرآن فہمی معلوم ہو جاتی
اگر وہ قرآن سمجھ سکتے تو کڑوڑ ہا مسلمانون کی گمراہی کا بار کیون اپنی گردن پر لیتے
اونکو تو بقول علماے اہل سنت یہ بھی معلوم نہ تھا کہ نبی وفات پایا کرتے ہین یا
زندہ جاوید ہوا کرتے ہین اونھون نے کسکے بھروسہ پر کہا کہ حسبنا کتاب اللہ
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فقط براہ بدنیتی حکم عدول کی توجیہ وتاویل پیدا کرنیکو
یہ لفظ کہا تھا قال اودہر پہلے فرما چکے تھے انی تارک فیکم الثقلین ان
تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی جسکا حاصل یہ ہے کہ مین تم مین کتاب اللہ اور
عترت کو چھوڑے جاتا ہون اگر دونون کو پکڑے رہوگے تو گمراہ نہ ہوگے
سو اب اگر وہ تیسری چیز تھی تو کتاب اللہ کا تبیانا لکل شئی ہونا اور ثقلین کا ہدایت
ہونا دونون غلط ہو جاوینگے اور اگر انھین دونون کی تائید تھی تو اب کیا کمی
رہ گئی اقول یہ امر تو ظاہر ہو گیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی
چیز لکھوایا چاہتے تھے کہ جو بعد رسول اللہ صلعم کی امت کو گمراہی سے بچائے
اور یہ امر پیشتر ظاہر فرما چکے تھے کہ بعد میرے گمراہی سے بچانے والی دو چیزین
قرآن اور اہل بیت اگر انکی پیروی کروگے تو گمراہ نہ ہوگے تو صاف ظاہر ہو گیا
کہ یہ وصیت اسی حکم کی تائید اور توضیح کے لیئے تھی اور غالبًا لوگون کی نیت اور
ارادون سے رسول اللہ صلعم کو ایسا معلوم ہوا تھا کہ یہ لوگ عترت سے انحرافی
اختیار کرینگے اسلیئے یہ چاہا کہ جو حکم ربانی دیا گیا ہے اسکو تحریر کرا دیا جائے تا کہ
زیادہ تر وثوق ہو جائے اور یہ امر خود عبارت حدیث ثقلین سے ظاہر ہے کہ

اوسکے برخلاف ممکن نہ تھی کیونکہ جو احکام ناسخ ہوا ہے منسوخ ہوا کرتے ہین وہ
اس قسم کی نہین ہوتی بلکہ صرف حکم ہوتا ہے بغیر بیان اوسکی ماہیت کے اور جبکہ
ایک مرتبہ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ گمراہی سے بچانے والے قرآن و اہل بیت نبوی ہین
اور پھر اسکے برخلاف بیان کیا جائے تو کلام نبی مین تخالف واقع ہوتا ہے
کہ جس سے ایک قول مقدم یا مابعد ضرور دروغ متصور ہوتا ہے اسلیئے حکم کا تو منسوخ
ہونا متصور ہو سکتا ہے مگر بیان ماہیت منسوخ نہین ہوا کرتا مثلاً نبی صلعم نے
حکم دیا کہ یمن کو جاؤ اور پھر فرمایا کہ یمن کو مت جاؤ پہلا حکم منسوخ کہلائیگا اور جبکہ
نبی نے یہ فرمایا کہ یمن کو جانا باعث نجات ہے اور پھر فرمایا کہ یمن کو جانا موجب
عذاب ہے اسکو مخالف کہتے ہین بہرحال ایک قول دروغ ہے اور کلام انبیا مین
ایسا تخالف ہونا محال ہے اسلیئے ثابت ہے کہ حدیث ثقلین کی ہے توضیح تھی
مولوی صاحب جو فرماتے ہین کہ اب اسمین کیا کمی رہ گئی یہ امر کسی پہ پوشیدہ نہین ہے
کہ امت محمدی نے بعد نبی کے عترت نبی سے کیا سلوک کیا اور اونکی پیروی صحابہ
نے کی یا نہین کی بحسب حکم اس حدیث کے صحابہ پر یہ واجب تھا کہ حضرت علی
مرتضے ع کو جو افضل عترت تھے امام اور پیشوا گردانتے اور اونکی پیروی کرتے
مگر حضرت عمر رض نے برخلاف اسکے حضرت ابوبکر صدیق رض کو خلیفہ بنایا اور جملہ
صحابہ نے اوس فرمان نبوی سے تخلف کیا یہی وجہ تھی کہ حضرت عمر رض مانع
تحریر ہوئی تھی مگر تعجب یہ ہے کہ مولوی صاحب نے اس حدیث ثقلین کو کیسے لکھدیا
اور لکھتے ہوے اونکو شرم نہ آئی صحابہ نے اس حکم کا پورا پورا عدول کیا آپ ہی
فرما دین کہ تمسک قرآن و عترت سے کیا مراد تھی صاف بات ہے کہ جیسا تم لوگ
اب پیروی کرتے ہو میرے بعد اسیطرح قرآن اور اہل بیت کی پیروی کرنا جو ہم
غور کرتے ہین تو گروہ صحابہ کو بھی اسکا مخالف پاتے ہین اور فرقہ اہل سنت

وجماعت کو بھی اسکے برعکس دیکھتے ہین صحابہ نے بعد رسول خدا صلعم کے باوجود دعویدار ہونے کے حضرت علی مرتضے ع کو خلیفہ اور امام نہ بنایا بلکہ ایک غیر مستحق شخص کو جسکی پیروی کا رسول خدا صلعم نے حکم نہین دیا اور وہ داخل عترت نہین ہین امام بنایا اوسکے بعد بھی ویسے ہی غیر عترت کو امام بنایا تیسرے مرتبہ بھی باوجود اصرار دعوے کے غیر مستحق کو امام بنایا بمرتبہ چہارم جبکہ کچھ غیر ملک کے لوگ حق کی طرف رجوع ہوے اور حضرت علی مرتضے ع کو امام بنایا تو صحابی لوگ جو داخل عشرہ مبشرہ اہل سنت تھے ترک نصرت اور نکث بیعت کرکے منحرف ہو گئے اونکے بعد افضل عترت حسنین بھی اونکو کیسے کیسے مصائب سے انھین صحابیون نے شہید کیا اور ملعونون کو بجاے انکے امام بنایا یہی حال تابعین اور تبع تابعین مین گذرا امارت اور امامت کی تو یہ کیفیت ہوئی اب رہی پیروی مذہب اوسکا حال سنئے کہ طبقہ صحابہ نے بمخالفت نص صریح کی جسکو مولوی صاحب نے تحریر کیا ہے عمر ابن الخطاب زید بن ثابت عبداللہ ابن مسعود ابو موسے اشعری ابی بن کعب کو مجتہد قرار دیکر اونکی پیروی کرے اور علی مرتضے ع اور حسنین علیہم السلام کی پیروی کو قطعی ترک کیا مابعد کے زمانہ کے لوگون نے ائمہ اہل بیت کے مذہب کو ترک کرکے ابو حنیفہ کوفی شافعی احمد بن حنبلی مالک کی پیروی اختیار کی مذہب اہل سنت وجماعت کے فقہ کو ملاحظہ کیا جاے کہ صاف اظہر و روشن ہے کہ قصدًا پیروی عترتکو ترک کرکے مذہب اغیار اختیار کیا گیا ہے اہل سنت کو جو مذاہب اربعہ کے حق ہونے پر بڑا اصرار ہے ان چارون نے قصدًا مذہب حضرت علی مرتضے ع سے مخالفت کی اور مذہب ابن مسعود اور زید بن ثابت اور عمر ابن الخطاب کو قبول کرکے تدوین کیا ثبوت مین اکابر علماے اہل سنت کے اقوال موجود ہین شاہ ولی اللہ ازالۃ الخفا مین مفصل حال تدوین مذاہب اربعہ اور کیفیت ہر نہج مجتہدان مستقل اور ہر چہار مجتہدان منتسب اہل سنت وجماعت کی

لکھتے ہین اور صاف اقراری ہین کہ ایمہ اربعہ نے بر نہج مجتہدان مذکورہ بالا کی مذہب کی پیروی کی اور حضرت علی مرتضےٰ کے مذہب سے تخلف کیا شیخ عبدالحق محدث شرح مشکواۃ مین صاف قبول کرتے ہین کہ مذہب ہمارا مذہب ابن مسعود کا ہے اور مذہب حضرت علی مرتضےٰ ع اور اونکے شیعون کا اسکے غیر ہی مولوی صاحب اب بھی معلوم ہوا کہ حسبنا کتاب اللہ سے آپکے معبود کی کیا مراد ہے مگر بغیر پیروی عترت نبوی کلام الٰہی کی پیروی سے کوئی نتیجہ حاصل نہ تھا کیونکہ اوسکے رموز سے وہ ہی آگاہ تھے اسی لیئے تو فرمایا رسول اللہ صلعم نے احدہما اکبر من الآخر ومن لن یفترقا حتے یردعلی الحوض یہی وجہ ہے کہ کلام ربانی مین سے ایک ذرا سا حکم وضو بھی آپکے پیشواون کے سمجھ مین نہ آیا صاف قران کی مخالفت ہوگئی اسی لیئے رسول اللہ صلعم نے ایک ساتھ دونون کی پیرویکا حکم دیا تھا ثبوت اس امر کا آپکے پیشوا آیت وضو کو نہین سمجھ سکے آیت تیمم کافی ہے **قال** بانی شرح حدیث ثقلین مطلوب زیادہ ہو تو جواب سوم منجملہ جوابات اربعہ مشار الیہا کو ملاحظہ فرما دیکھین **اقول** جوابات اربعہ نہین معلوم کہ کس منشے سے مولوی صاحب مراد لیتے ہین دباؤ سے نکلنے کے لیئے اچھی آڑ لگائی ہے **قال** اور اگر حضرت عمر رض کے اس غرض کو کہ حسبنا کتاب اللہ جسکو شیعہ عدول حکمی سمجھتے ہین اور اہل سنت ممانعت تکلف سمجھے اور اہل عقل یہی سمجھتے ہین تو پھر تو اعتراض بیجا بلکہ یہ بات اور قابل تعریف ہوجائیگی بلکہ جن لوگون نے آپکے اس تکلف کو اور وہ بھی اس شدت مرض مین باوجودیکہ کتاب اللہ موجود اہل بیت ع موجود کسی اور ہدایت نامہ کی حاجت نہین ہمارے نزدیک مشورہ مین کبھی صحت کبھی غلطی ہوتی ہی رہتی ہے ہان حضرات شیعہ برا کہین تو کہین تو بہ او نھین برا کہینگے تو حضرت عمر رض کا بھلا کہنا بھی ذمہ رہیگا او اوکرین تو فبہا ورنہ قیامت کو دیندار رہینگے **اقول** آپ اپنے ذہن مین جگت باز اور ضلع بولنے والے بھی ہین ماشاء اللہ

اس جگت بازلیسے کلام بھی آپکا مہمل اور لغو ایسا ہوا کہ سمجھ کے آنے کے قابل نہ رہا
قال باقی حضرت عمر رضہ نے عترت کو جواب دیا یہ اور بھی طرفہ خوش فہمی ہے جی صاحب
اگر کوئی میزبان کسی مہمان کے سامنے دو چار روٹیاں رکھ کر اور روٹی لینے جاوے
اور وہ مہمان یہ کہے کہ بس یہ ہی بہت ہین تو عاقل کے نزدیک اسکے یہ معنے ہین کہ اور
روٹی کی ضرورت نہین پانی کا انکار اس سے نہین نکلتا ہان بے وقوفون کے اگر
اسکے معنی ہون تو ہون **اقول** آپکی مثال بھی عجب بے تکی اور خلاف نظیر ہے میزبان نے
جب پانی کا ذکر ہی نہین کیا صرف روٹی کی تواضع کی تو پھر پانی اور حقہ اور پان سے
کیا علاقہ ہے اسکے مثال یہ البتہ ہو سکتی ہے کہ میزبان گوشت اور روٹی کی تواضع کرے اور
مہمان یون کہے کہ گوشت لاؤ تو اسکے معنی بھی ہونگے کہ روٹی کی حاجت نہین ہے صرف
گوشت درکار ہے یا کوئی تواضع کرے کہ پان اور حقہ چاہیئے اور اوسکے جواب مین
مہمان فقط پان طلب کرے تو ظاہر ہے کہ وہ حقہ کی خواہش نہین کرتا اور جبکہ بقول
آپکے مہمان سے میزبان نے پانی کو کہا ہی نہین ہے تو اوسکا اقرار وانکار کیا کچھ اسی
مثال پہ منحصر نہین ہے آپکے جسقدر دلائل اور توجیہات ہین وہ سب ایسے ہی صریح
البطلان ہین نہ معلوم آپ دیدہ و دانستہ ارتکاب مغالطہ دینے کا کرتے ہین یا فہم
رسا ہی آپکا ایسا ہے حضرت عمر رضہ کا حسبنا کتاب اللہ کہنا صاف صاف اہلبیت کی پیروی کا
انکار ہے اور اوس مین کوئی ضرورت نظیر کی ہے نہ مثال کی یہ تو عمل درآمد کی بات ہر
کسی پر مخفی نہین رہ سکتی نہ مولوی صاحب کے کہنے سے کچھ ہو سکتا ہے نہ کسی
اور کے ہتھیلی لگانے سے کچھ ہو سکتا ہے ظاہر بات ہے دیکھو جناب رسول خدا کے
انتقال کے بعد حضرت عمر رضہ یا ابوبکر رضہ اور صحابہ نے جو انکے ہمساز تھے مطلق پیروی
اہل بیت کی نہین کی اور نہ اونکو امام گردانا بلکہ خود امام بن بیٹھے کیا تمسک اہلبیت
اسی سے مراد تھی او پیروی سے یہ ہی مطلب تھا کہ خود حاکم بنکر اونکو اپنا محکوم بناوین

اس امر کو تو جاہل بھی جانتے ہین کہ امام اور ماموم مین کیا فرق ہے جو شخص خود خلیفہ رسول بنگئے اونھون نے کیا اطاعت اور فرمان برداری اہل بیت ع کی کری کیا سقیفہ بنی ساعدہ مین جب تعین خلافت کی بحث ہوئی تو اہل بیت نبوی اس قابل بھی نہ تھے کہ اونسے اس امر مین دریافت بھی کیا جاتا یہ اچھی فرمانبرداری ہے کہ حضرت علی علیہ السلام باصرار تمام فرماتے ہین کہ خلافت نبوی میرا حق ہے اور فرمانبردار مین سے کوئی نہین سنتا زبردستی بیعت کرانیکے لیئے اونکو مجبور کرتے ہین وہ صاف فرماتی ہین کہ خلافت تمہارا حق نہین ہے میرا حق ہے اور حسبنا کتاب اللہ والی صاحب کہتی ہین کہ اگر تم بیعت نکروگے تو ہم تمکو قتل کرینگے پھر جناب فاطمہ زہرا طالب ورثہ پدری ہوئین قرآن حکم دیتا ہے کہ دختر کو باپ کا ورثہ ملے کہ سارے اہل بیت نبوت مدعی اور شاہد ہین اور پھر ایسا شخص کہ جو مامور ہو اس امر پر کہ قرآن و اہل بیت کی پیروی کرے وہ برخلاف اون دونون کے انکار کرے تو پھر فرمائے کہ گمراہی ہے یا نہین اور تمسک عترت و قرآن کہان رہا پھر بعد شیخین کے بھی خوشی سے کسی بے ایمان نے بیعت خلافت ایسی نہ کی فاسقون کی بیعت نہ کرنے پر عترت نبی شہید کی گئی یہ معاملہ تو خلافت و امامت کا گذرا اب اگر اوس حکم تمسک کو خلافت سے بھی قطع نظر کرکے صرف ہدایت امور دنیوی اور مسئلہ مسائل فقہ وغیرہ سے متعلق سمجھا جاوے تو بھی صاف ثابت ہے کہ بعد وفات جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شیخین اور جملہ صحابہ اور انکے ہمسازنے مطلق اہل بیت نبوی سے تمسک نہین کیا بلکہ خود باوجود عدم لیاقت مجتہد ہی بنگئے تمام کتب فقہ اہل سنت جماعت کے موجود ہین کوئی مسئلہ اہل بیت نبوی سے ماخوذ نہین ہے ایرا غیرا پچکلیان کو مجتہد بناکر اوسکی تقلید کی گئی پھر نہین معلوم کہ تمسک سے کیا مراد لی گئی ہے معاملہ دینی ہین اونکو ترک کیا معاملات دنیاوی مین یہان تک نوبت پہونچای کہ بآب دوانہ

اونکو رکھ کر شہید کیا پھر تمسک نہین معلوم کس امر مین کیا گیا بجز چند فقرا صحابہ کے گروہ
مہاجرین و انصار مین سے کسی نے بھی تعمیل حکم رسول اللہ کی نہین کی ہی خصوصا حضرت
عمر رض تو بانی و مبانی اس امر کے یعنے عدول حکمی اور بر خلافی کے ہوئی خود سرتابی کی اور دوسرے
سے سرتابی کرائے اسکے مثال بالکل ایسے ہی جیسے خدائے تعالے کے سوائے غیر کے پرستش
کرنے والے کافر کہلاتے ہین لیکن اونمین سے بعض ایسے ہوتے ہین کہ وہ خود خدا بنکر
اورون سے اپنی پرستش کراتے ہین اسلیئے کفر مین بہ نسبت عوام کے اونکا درجہ بہت
بڑا ہوتا ہے اتنا ہی فرق عوام صحابہ اور حضرت عمر رض و ابو بکر رض وغیرہ مین سمجھو حضرت
عمر رض نے یہ اور زیادہ کیا کہ خود رسول اللہ صلعم کے مونہہ پر اونکے حکم کی تعمیل سے
انکار کر دیا اورون نے تو اونکے بعد مین ہی حکم کو نہ مانا مگر انھون نے خود رسول خدا کے
روبرو سرکشی اور تمرود سے انکار کیا اگر کوئی شخص یہ ثابت کر دے کہ حضرت عمر رض و حضرت
ابو بکر رض وغیرہ نے بعد رسول اللہ صلعم کے اہل بیت نبوی کو اپنا امام اور پیشوا سمجھکر
دینیات یا امور دنیوی مین اپنا حاکم کیا ہے اور بحسب وصیت رسول خدا صلعم اونسے
تمسک کیا ہے تو ہم اقرار صالح کرتے ہین کہ شیعونکو اونپر تبرا اور لعن کرنے سے منع
کر دین حدیث ثقلین اگرچہ احادیث متواترہ اہل سنت وجماعت سے ہے مگر اون کے
مذہب کی بیخ و بنیاد کو بھی قطعی اوکھاڑتی ہے اسلیئے علمائے اہل تسنن محض برائے نام صرف
کہنے کے لیئے اس حدیث کا تذکرہ کرتے ہین اور عمل درآمد کو چھپاتے ہین مولوی صاحب
نے یقین ہے کہ بے وقوفی سے اس حدیث کا تذکرہ کر دیا ہے **قال** اور اگر کسی اور
بات پر یہ ناک بھون چڑھایا جاتا ہے تو اوسکو اول بیان کرین ورنہ ہمارا کیا قصور ہا انہم
جواب اجمالی جو اول معروض ہو چکا گفتہ ناگفتہ اعتراضون کے بدلے دندان شکنی کے
لیئے کافی ہے نبی صلعم کے عدول حکمی اگر بطور مقابلہ و انکار ہے تو ہمیشہ کے لیئے
جہنم مین جلنا ہے ورنہ خدا کے اختیار ہے چاہیے بخشے چاہے چھوڑے باقی جواب

سوال سے غرض اصلی ہے اوسکی جڑ پہلے جواب مین کٹ چکی ہے مگر ریشہ زنی کا دماغ نہین اقول آپکا دماغ تو پہلے ہی خالی تھا ورنہ ایسے مزخرفات اور بے مغز باتین کیون فرماتے دیکھئے جملہ مکرر یہ ہے کہ جو ہم کرتے ہین کہ آپکا قول بیشک یہ صحیح ہے کہ عدول حکمی رسول اللہ صلعم اگر بطور مقابلہ انکار کیے ہے تو ہمیشہ کے لیئے جہنم مین جلتا ہے مگر مین آپکو ہی منصف ٹھہراتا ہون کہ اس امر مین انصاف کیجیے کہ رسول خدا صلعم نے حجۃ الوداع اور غدیر خم مین صحابہ کو تمسک قرآن و اہل بیت کا حکم دیا اور چونکہ حضرت کو یہ علم تھا کہ یہ لوگ عدول حکمی کرینگے اسلیئے حجت تمام کرنے کو حکم تحریر کرنے کا دیا لیکن حضرت عمر رضہ نے اوسوقت براہ سرکشی یہ کہا کہ ہمکو کتاب اللہ کافی ہے اور یہ فقرہ بھی کہا کہ جیسا شیخ عبدالحق محدث مدارج مین لکھتے ہین کہ شخص در شدت مرض چیزہا میگوید کہ از اختیار او بیرون است وشاہد کہ این سخن نیز مثل آن سخنان باشد وہ کون سے سخن ہین من کنت مولاہ فعلی مولاہ ثبوت اس امر کا حسبنا کتاب اللہ براہ سرکشی کہا اور تمسک اہل بیت ع کا ارادہ نہ تھا یہی کافی موجود ہے کہ بعد رسول اللہ صلعم کے اونھون نے عترت نبی سے تمسک نہین کیا بلکہ جبرا اپنی پیروی اونسے کرائی چاہے تو وہ مستوجب اوس جزا کے ہوے یا نہین جو آپنے تجویز فرمائی ہے کچھ اسی پر منحصر نہین ہے بلکہ اور احکام نبوی سے حضرت عمر و ابوبکر رض وغیرہ نے انکار کیا اور تعمیل نہین کی آپ گنتے جاوین اور مین کہتا جاؤن اول جنگ احد مین حکم رسول اللہ نمانا اور مفرور ہو گئے دوم خندق کی لڑائی مین حضرت رسول اللہ صلعم نے حضرت عمر رضہ کو یہ حکم دیا کہ عمرو بن عبدود سے لڑو مگر اونھون نے انکار کیا اسمین گنجائش مشورہ نہین ہے سوم مفروری خیبر چہارم مفروری حنین پنجم بوقت مسدودی دروازہ بار کے تخلف کیا ششم بوقت صلح حدیبیہ عدول حکمی کرتے ہفتم حدیث ثقلین سے تخلف اور عدول کیا ہشتم نص غدیر سے باوجود مبارکباد

دینے اور بیچ بچ کہنے کے انحرافی کی نہم جیش اسامہ سے تخلف کیا اور حکم نبوی کو باوجود لعنت پڑھنے کے نانا دہم تحریر وصیت سے بمقابلہ تخلف کیا اور کہلم کھلا سر تابی کی اور ایسے الفاظ زبان مبارک سے نسبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکالے کہ منافی ایمان و اسلام ہین اب کہان تک شمار کراؤن فقط زبانی یاد سے لکھدی گئی ہین ثبوت ان سب کا کتب معتبرہ اہل سنت مین مثل مدارج النبوت و روضۃ الاحباب وازالۃ الخفاء کے موجود ہے اور قرآن شریف مین بھی بعض معرکہ درج ہین اگر زیادہ توضیح مطلوب ہی انوار الہدیٰ مین پڑھیے

سوال چہاردہم

کبھی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شیخین کے شان مین کوئی ایسا کلمہ بیان کیا کہ جو اونکے خلافت پر دلیل ہو مثل لفظ وصی و خلیفتی و ولی کل مومن و مومنۃ سید المومنین امام المتقین سید العرب وغیرہ اگر بیان کیا ہو تو مفصل مع پتہ و نشان کتاب کے تحریر فرمائی

جواب مع تردید

قال المولوی محمد قاسم شیخین کے صفات مین یہ لفظ تو نہین فرمائی کہ وہ میرے وصی یا میرے خلیفہ یا ہر مومن و مومنہ کے ولی ہین اقول اللہم نعم پھر کس دلیل سے دعوے خلافت ہے درآن حالیکہ رسول اللہ صلعم نے کبھی ونکو اپنا خلیفہ نہین کہا قال پر اس سے بڑھ کر کے الفاظ فرمائے ہین ایک تو یہ ہی فرمایا ہے کہ حدیث ترمذی مین موجود ہے کہ اقتدوا بالذین من بعدی یعنے اقتدا کیجیو اون دو شخصون کا جو میرے بعد ہونگے اقول اس سے زیادہ مجہول دلیل بھی کبھی سننے مین نہین آئی کہ نہ اونکا نام ہے کہ جن سے ہدایت کیجاتی ہے نہ اونکا نام ہے کہ جن کے بارہ مین ہدایت کی گئی ہے دو لوگ جو میرے بعد ہونگے اسکے مصداق حضرات ابوبکر رض و عمر کسی طرح نہین ہوسکتے

یہ تو حضرت کے زمانہ مین موجود تھے اور اوسوقت مین بھی بوڑھے تھے بڑے افسوسکا مقام ہے کہ علماے اہل سنت وجماعت کے عقل پر کیا خدا کی مار آئی ہے ذرا اتنا خیال نہین کرتے کہ اگر حضرت ابوبکر و عمر رضہ سے یہ مراد ہوتی تو وہ موجود تھے پھر رسول خدا صلعم اسطرح کیون فرماتے کہ میرے بعد ہونگے پس صاف طور پر اس حدیث کا موضوعی ہونا ثابت ہے جسقدر احادیث موضوعہ ہین سبکا یہی رنگ ہے کہ ماشاء اللہ اول ہی حملہ کر سے پاش پاش ہو جاتے ہین اگر بفرض محال اس حدیث کو صحیح بھی مان لیا جاوے تو حدیث ثقلین اور حدیث غدیر اور وصیت آخری سے منسوخ ہوتی ہی

قال دوسرے علیکم بسنتی وسنت الخلفاء الراشدین من بعدی یعنے میری سنت اور میرے خلفاء راشدین کے سنت کا اتباع لازم سمجھنا یہ حدیث ترمذی ابوداود ابن ماجہ مسند امام احمد مین موجود ہے **اقول** واہ واہ ایسے موضوعی حدیث اور ہمارے سامنے آپ پیش کرین جسکا موضوعی ہونا خود اسی حدیث مین درج ہوئین کتاب انوار الہدے مین موضوعی احادیث کے صفات مشرح لکھ چکا ہون اور واقعی یہ بات ہے کہ واضع حدیث کچھ ایسا احمق ہو جاتا ہے کہ اوسکو آگے پیچھے کا کچھ خیال نہین رہتا ذرا اہل انصاف غور فرماوین کہ ضمیر علیکم حاضرین کے نسبت ہے اور یہ وصیت بمضمون حدیث سے اون لوگون کے نسبت پائی جاتی ہے جو زمانہ خلافت راشدہ کے بعد ہونگے اسلئے ثابت ہے کہ بعد زمانہ خلافت کے یہ حدیث وضع ہوئی آپ خود اسی جواب مین قبول کر چکے ہین کہ رسول خدا نے شیخین کو کبھی اپنا خلیفہ بیان نہین فرمایا پھر خلفاے راشدین کس سے مراد لی گئی ہے اگر یہ حدیث صحیح بھی ہو تو خلفاے راشدین سے وہی لوگ مراد ہین کہ جنکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارہا اپنا خلیفہ بیان کیا ہے جیسے کہ بارہ امام کو اثنا عشرہ خلیفہ فرمایا حضرت علی علیہ السلام کے لیئے بارہا خلیفتی

فرمایا حدیث مثال ہارون وموسے مین موجود ہے اسکی تائید مین حدیث ثقلین و غدیر مین
یہ صاف بات ہے کہ دوازدہ امام سے مراد ہے **قال** باین ہمہ یہ بھی فرمایا کہ آسمان مین
تو میرے وزیر جبرئیل ومیکائیل ہین اور زمین مین ابوبکر و عمر رضہ یہ حدیث ترمذی مین
موجود ہے **اقول** اگر یہ حدیث صحیح بھی ہو تو خلافت کی دلیل نہین ہے کیونکہ اگر کوئی
وزیر ولیعہد کو محروم کرکے خود بادشاہ ہوجاتا ہے تو اوسکو عوام الناس نمک حرام
وزیر کہتے ہین غیر شخص اگر بلا کسی استحقاق کے سلطنت دبالے تو اوسکو نمک حرام نہین
کہینگے لیکن جب خود وزیر لوگ ایسا فعل کرین کہ بادشاہ کے ولیعہد اور دیگر اولاد کو محروم
کرکے خود بادشاہ ہوجائین تو اونکی سلطنت کو کوئی جائز نہین کہہ سکتا فقط اسی لفظ
وزیر پر خیال کرکے خلفاے ثلثہ کی کارروائی کو ملاحظہ کرنا چاہیے **قال** علی ہذا القیاس
یہ بھی ارشاد ہے کہ جوانان جنت کے سردار تو حسنین ہین اور زیادہ عمر والون کے
سردار ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ ہین یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ مین موجود ہے
اقول جبکہ بروے اصل عقائد یہ امر ثابت ہے کہ بہشت مین سب لوگ یکسان
عمر نوجوان ہی ہونگے تو بوڑھے اور کھول شاید دوزخ مین ہون خود جناب رسولخدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بوڑھیا سے فرمایا تھا کہ بہشت مین بوڑھے نہونگے
پھر سردار کہان اسلیئے صاف موضوعی ہونا فقرہ ثانی کا ثابت ہے اور ہمنے اس
حدیث کے فقرات مابعد کا مصنوعی ہونا انوار الہدی مین بخوبی بیان کیا ہے علاوہ
اسکے شیخین کے نسبت بہشتی ہونا ہی حادیث سے ثابت نہین بلکہ صحاح اہلسنت
مین مخالف روایات موجود ہین کہ خود حضرت ابوبکر رضہ کے سوال پر فرمایا رسولخدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہین معلوم کہ میرے بعد تمسے کیا کیا افعال صادر
ہونگے دوسری یہ روایت کہ ایک گروہ صحابہ کا میرے پاس حوض کوثر پر آئیگا اور
فرشتے اونکو دور کرینگے مین کہونگا کہ یہ میرے اصحاب ہین لیکن فرشتے عرض کرینگے

کہ یہ لوگ بعد آپکے راہ راست پر نہین رہے **قال** باقی آیات سے جو حضرت ابو بکر رض کی
افضلیت ثابت ہے وہ علاوہ رہی **اقول** کوئی آیت حضرت ابو بکر رض کی فضیلت مین
نہین ہے اور جو آپنے براہ سرقہ مثل حدیث سید شباب اہل الجنۃ کے بعض آیات کو
اونسے منصوب کیا ہے اوسکی تردید جواب اجمالی کی تردید مین بخوبی کر چکے اور وہ آیات
جو پارہ لن تنا اور سورہ تحریم مین حضرت ابو بکر رض کے مذمت مین نازل ہوئے ہین
تحریر کر چکے ہین اونکو بغور پڑہو **قال** اب اول تو آپ کلام اللہ اور حدیث کو لوٹ لئے
اور پھر یہ بولئے کہ یہ ارشاد جو خلفاے راشدین کے حق مین فرمائے ہین زیادہ ہین
یا ولی کل مومن و مومنۃ ہونا ہے تو آپ بھی جانتے ہونگے کہ اولیاء اللہ خدا کے دوستون کہتے ہین
خدا کے حاکمون کو نہین لکھتے ہم بھی حضرت علی ع کو تمام اہل ایمان کا دوست اور محبوب
سمجھتے ہین چنانچہ بخاری وغیرہ صحاح مین ایسی حدیثین موجود ہین جنکا خلاصہ یہ ہے
کہ سواے مومن حضرت علی ع سے کوئی محبت نکرے گا اور سواے منافق کوئی اونسے
بغض نرکھے گا **اقول** آپ بہت جلد کہکر بھولے جاتے ہین ابھی اسی جواب کے سوال
مین آپ تحریر کر چکے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شیخین کے نسبت
کبھی یہ نہین فرمایا کہ وہ میرے خلیفہ ہین پھر آپنے کیسے یقین کر لیا کہ خلفاء راشدین
اونسے مراد ہے مباحثہ نہ ٹھیرا دل لگی ٹھیری اب تو آپکو ماننا پڑا کہ خلفاے راشدین کا
لفظ صرف اہل بیت علیہم السلام کے نسبت ہے اور معنی ولی ہین جو کچھ آپنے ابن
حجر مکی کی چاٹ کر توجیہ بیان فرمائے ہین اوسکو مین انوار الہدے مین خوب
رد کر چکا ہون آپ بھی غور کرین کہ اس حدیث ولی کل مومن و مومنۃ مین لفظ
بعدی شامل ہے جو صریح دلالت معنی حکومت پر کرتا ہے میرے بعد ہر مومن و مومنۃ
کا حاکم حضرت علی مرتضے ع ہے اگر بمعنی دوست لیا جاوے تو کیا زمانہ رسول خدا
صلعم مین وہ مومنین کے نعوذ باللہ دشمن تھی اور اگر یون ہی سمجھا جائے کہ ولی

یعنی دوست ہے اور رسول خدا صلعم نے بہ نظر ترحم برحال مومنین یہ فرمایا کہ اب
مین مومنین کا دوست ہون اور جب مین نہ رہونگا تو میرے بعد حضرت علی مرتضے ع
مومنین کے دوست ہین یہ بھی صریح دلالت جانشینی کی ہے ایسا ہی حدیث غدیر کا
مضمون ہے من کنت مولاہ فعلی مولاہ اوس مین شروع سے پرواز کلام جناب
سرور کائنات کا یہ ہے کہ خدائے تعالے میرا مولا ہے اور مین مومنین کا مولا ہون
اور جسکا مین مولا ہون اوسکا علی مولا ہے اب فرمائے کہ کیا رسول اللہ صلعم خدائیتعالی کو
اپنا حاکم نہین سمجھتے تھے اور کیا مومنین اونکے محکوم نہ تھے جو ولی اور مولا کے معنی مین
ناحق حجتین نکالی جاتی ہین اس خطبہ سے صاف ظاہر ہوگیا ہے کہ ولی اور مولا بمعنی
حاکم ہین ولی اللہ کی جو نظیر آپ نے لوگون کے بہکانے کو دی ہے یہ لفظ تو عوام کے
زبان پر مستعمل ہے دیکھو تمہین لوگ اولیاء اللہ کو ایسی تشریح کے ساتھ صاحب ولایت
بیان کرتے ہو کہ اونکے حدود ارضی کو بھی مثل کلکٹر و کمشنر و لفٹنٹ گورنر کے تقسیم
کرتے ہو شہر کا شاہ ولایت ضلع کا شاہ ولایت قسمت یعنے صوبہ کا شاہ ولایت تمام
ہندوستان کا شاہ ولایت باعتبار معنی ولی اللہ قرار دیتے ہو اور محاورہ مین بھی
اللہ کا حاکم غیر مستعمل نہین ہے کلکٹر و کمشنر بادشاہ کا حاکم کہلاتا ہے اولیاء اللہ کو
خدائے تعالے کا حاکم سمجھتے ہو بادشاہ کے حاکم سے یہ مراد نہین لیجاتی ہے کہ وہ بادشاہ
کے اوپر حکومت کرتا ہے بلکہ یہ مراد لیجاتی ہے کہ وہ بادشاہ کی طرف سے رعایا پر
حاکم ہے ایسا ولی اللہ کو سمجھتے ہو پھر ایسے مغالطہ دیتے کیون وجہ صرف یہ ہے
کہ جس سے انسان کو بغض ہوتا ہے اوسکے تمام فضائل نظرون مین حقیر دکھلائی
دیتے ہین اور جس سے محبت ہوتی ہے اوسکے تمام عیوب بہتر نظر پڑتے ہین دیکھو
نظیر اسکی یہ بھی موجود ہے کہ حضرت علی مرتضے سب سے پہلے ایمان لائے کتنی بڑی
فضیلت ہے لیکن تمہاری نظرون مین کچھ وقعت نہین اور کہدیتے ہو کہ زمانہ طفلی مین

مسلمان ہوئے اور حضرت عمر رض عمر بہر شرک اور کفر مین گذرانکر چھ برس کے بعد ایمان
حضرت پر لائے کہ اونتالیس شخص اونکے ہمراہ اونسے پہلے ایمان لا چکے تھے اور بروئے
انصاف اون اونتالیس کو اون پر فضیلت ہے مگر تم لوگ اس عیب کو ہنر سمجھتے ہو
اور فضائل فاروقی مین لکھتے ہو کہ خدا نے اونپر ختم کیا تعداد اربعین کو مگر یہ نہین
سمجھتے کہ اوس حساب مین تو اونتالیس ہی شخصون کو اونپر فضیلت تھی اور اس
حساب سے کروڑون شخصون کو اون پر فوقیت و افضلیت ہوگی سوچ بات
یہ ہے کہ انسان کی کوشش سے کچھ نہین ہو سکتا پھر دیکھیے دنیا جانتی ہے کہ جہاد
مین ثابت قدم رہنا بڑی بھاری فضیلت ہے اور جہاد سے بھاگنا بڑی بھاری
گمراہی اور برائی ہے مگر حضرت کا قیام اور ثبات آپکے نظرون مین ایسا بہلا معلوم
ہوا جیسے شیخین ذوالنورین کی مفروری خوش آئی کہ آپنے مفروری کو بہت بڑا درجہ
محبت اور عشق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرار دیا اور اپنے نزدیک اُسے
ثابت کیا کہ جو لوگ مفرور ہوئے تھے وہ عاشق صادق تھے اور جو ثابت قدم رہے
اونکو عشق نبوی کی لذت نہ تھی اور صدہا مثالین اسکی موجود ہین بخدا مجھکو خوف
طوالت ہے ورنہ کسی طرح بہانہ نہین کرتا ہون پس صاف ظاہر ہے کہ آپ لوگ حضرت
علی مرتضے ع سے بغض صریح رکھتے ہین اسلیئے زمرۂ مومنین سے خارج ہین اور یہ بغض
کچھ آپ لوگون مین ہی جدید نہین ہے بلکہ آپکے پیشواون مین بھی تھا جناب رسول اللہ
صلعم جب کبھی کوئی فضیلت اور بزرگی حضرت علی مرتضے ع کے بیان کرتے ہوئے سنا تو یہ لوگ
جل مرتے مشورہ حنین پر دیکھو جل کر کباب ہوئے اور زبان پر لائے حکم سد ابواب
غیر باب علی مین جل بہن کر خاک ہو گئے اور زبان پر لائے اسیکو بغض کہتے ہین
اور یہ امر ظاہر ہے کہ غریب غربا تو بیچارہ کیون حسد کرنے لگے تھے حسد وہ کرتے تھے
جو اپنے آپکو وزیر سمجھتے ہونگے بعد وفات رسول اللہ صلعم کے جو کچھ دشمنی انلوگون نے

خاندان رسالت سے کرے وہ ظاہر ہے کہ گھر بار جائیداد تک اونکی ضبط کی اونسے
بر سر میدان عشرہ مبشرہ والون نے معرکہ آرائی کر ہی معاویہ بہتر لڑائیان لڑا بی بی
عائشہ رضنے باوجود عورت ہونیکے باپ مارے کا وہ بیر نکالا بہت سے آپکے صحابیون
نے خاندان رسالت کا خاتمہ بالخیر کردیا تب بھی وہ منافق نہوے اور تمہاری طرح وہ
بھی ولاء حضرت علی مرتضے ع کا دم بھرتے رہے تعجب ہے کہ اگلے بے ایمانون نے
تبر و شمشیر سے مقابلہ کیا اس زمانہ کے بے ایمان قلم سے معرکہ آرائی کرتے ہین
اور پھر بھی منافق ہونے سے انکار ہے اور بے حیائی سے یہ بھی دعاوی باطل کرتے
چلے آئے ہین کہ قال الناصبی سو بفضلہ تعالے یہ دولت نصیب اہل سنت ہوتی
رہی شیعہ کو اونکی محبت ایسی ہے جیسے نصرانیون کو حضرت عیسے ع سے محبت کون
کہدے گا کہ نصرانیون کو حضرت عیسے ع سے محبت ہے ہان اپنے خیال سے محبت
ہے البتہ حضرت عیسے ع خدا کے بیٹے ہوتے تو پھر یہ محبت اونھین کے ساتھ ہوتی
اب تو یہ قصہ ایسا ہے جیسے اندھیرے مین کوئی شخص غیر کے لڑکے کو اپنا فرزند سمجھکر
گود مین اوٹھا کر چومے چاٹے بیٹا بیٹا کہے اور پھر چاندنا ہو تو پہچانکر گود سے پٹکدے
ایسے ہی نصرانی اور شیعہ اس ظلمت کدہ جہل مین حضرت عیسے ع اور حضرت علی ع کو
کچھ کا کچھ سمجھکر عجز و نیاز کرتے ہین جسپر وہ موافق ارشاد فیض بنیاد فکشفنا عنک
غطاءک فبصرک الیوم حدید جسکے یہ معنی ہین کہ دور کردیا پردہ ہمنے تیرا
سو آج تیری آنکھ بہت تیز ہے یہ پردہ جہل مرکب کا اوٹھا جائے گا اوس روز معلوم
ہوگا کہ نہ حضرت علی ع ایسے امام تھے جیسے شیعہ کہتے ہین کہ وحی آتی تھی اور نسخ
احکام کا اختیار تھا نہ اونکو علم غیب تھا جیسے حضرات شیعہ فرماتے ہین نہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصی اور خلیفہ بلافصل تھے علے ہذا القیاس باقی
امام بطور شیعہ مذکور نہ ہونا اور علم غیب کا نہونا تو کلام اللہ مین صاف صاف

مذکور ہے چنانچہ بشہادت جملہ خاتم النبیین اور اتیہ قل لا یعلم من فی السموات
والارض الا اللہ جو آیات اربعہ مشار الیہا مین بھی مذکور ہو چکا ہے **اقول**
یہی عبارت ثبوت بغض کے کافی ہے اور ظاہر ہو گیا کہ مولوی صاحب کو بغض
مرتضویہ مین اسدرجہ غلو ہے کہ بہت سی باتین اپنی طرف سے دروغ بنائے ہین
بھلا یہ عقیدہ کس شیعہ کا ہے کہ حضرت کے پاس وحی آتی تھی باقی رہا علم غیب اسکا
حال یہ ہے کہ انبیاء و ملائکہ سے زیادہ علم ہونے کا نسبت ائمہ شیعہ لوگون کا عقیدہ
نہین ہے خدائے تعالے جس اپنے خاص بندہ کو جس شے سے آگاہ کرتا ہے وسکا
علم ہو جاتا ہے ابھی پچھلے سوال مین آپنے حضرت خواجہ خضر کا قصہ بیان کیا ہے
اور بحوالہ قرآن مجید لکھا ہے اور اوس مین ذکر ہے کہ حضرت خضر کو غیب کا حال
معلوم تھا کہ کشتی کو سرکاری سپاہی پکڑینگے اور لڑکا بڑا بدمعاش ہوگا اور پھر
ایک لڑکی اوسکی بہن پیدا ہوگی اور اوس سے نبی پیدا ہوگا اور آپ حضرت خضر کو
اسقدر کم درجہ کا آدمی بیان کر چکے ہین کہ ابو بکر وغیرہ کو اون پر بدرجہا
ترجیح ہے پھر اگر حضرت علی ع کو بھی مثل خواجہ خضر کے علم غیب حاصل تھا
تو کونسے تعجب کی بات ہے انکو بھی تو تم شیخین سے کم درجہ مین تصور کرتے ہو
حضرت خضر کے نسبت بھی عبدا من عبادنا آیا ہے اور حضرت علی مرتضے ع بھی
اپنے آپکو عبداللہ واخو رسول اللہ بیان فرماتے ہین باقی تم خود اسبات کے
قایل ہو کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ انا مدینۃ العلم و علی بابہا پس علم لدنی
جب آپکو حاصل ہے تو پھر صاف ظاہر ہے کہ جسقدر علم غیب انبیاء کو حاصل
ہوتا ہے اوسیقدر حضرت علی مرتضے ع اور دیگر ائمہ علیہم السلام کو بھی حاصل تھا
لفظ وصی اور خلیفہ سے جو انکار ہے یہ سراسر بوجہ بغض و عناد ہے آپکے فرقہ کے
دادا گرو شاہ عبدالعزیز صاحب کے والد شاہ ولی اللہ صاحب کتاب ازالۃ الخفا

ہین جسکے آپہی اسی رسالہ مین قایل ہوئے ہین اور اوس کے مطالعہ کی ہدایت
فرماتے ہین صاف لکھتے ہین مین نے آپکے ہی فرمانے سے اوس کتاب کو دیکھا
اور اوس مین ایک جگہہ تو اونھون نے خطبہ امام حسین علیہ السلام کا نقل کیا ہی
اوس مین صاف لکھا ہے انا ابن الوصی دوسرے مقام پر وصی نبی اور خلیفہ
نبی اور وارث نبی ہرسہ صفت مرتضوی کو تسلیم کیا ہے ملاحظہ کر لیجیے پھر فرمائے
کہ جب آپکے ایسے اکابر ان صفات کو تسلیم کرتے ہین اور آپ اوسکے منکر ہین تو
دو حالت سے خالی نہین ایک لاعلمی دوسرے بغض و عناد کی وجہ سے سو وہ اگر
لاعلمی ہوتی تو آپ یہ لکھتے کہ مجھکو معلوم نہین کیونکہ دروغ گوئی خصوصا ایسے
معاملات مین داخل صفت منافقین ھی پس صاف ظاہر ہے کہ بوجہ بغض کے
آپکا دل ان صفات کو گوارا نہین کرتا رہا یہ امر کہ حضرت علی مرتضےٰ و دیگر ائمہ اہلبیت
ویسے ہی امام ہین جیسے شیعہ کہتے ہین یا اور طرح کے ہین سو اسکے سمجھنے کو تو ایک
موٹی دلیل یہ ہے کہ اگر ائمہ علیہم السلام ایسے ہی جلیل القدر نہوتے تو تیرہ سو برس
تک ایک فرقہ عظیم کی مخالفت کے بعد اس درجہ اونکے فضائل مشہور خلائق ہوتے
دیکھو اپنے پیشواؤن کو باوجود اسکے کہ بہت بڑا فرقہ اہل تسنن اونکا حامی اور
مددگار ہے مگر آجتک کبھی نہین سنا گیا کہ کوئی مردود مرید اونکے فاتحہ بھی دلاتا ہو
یا تاریخ وفات بھی کسیکو معلوم ہو قال ولی کل مومن و مومنۃ وغیرہ الفاظ سے
تو یہ مطلب نکالنا ایسا ہی جیسا کسی نے بجولنسی اپنا نام بتایا تھا عین زیر عف
اور غین زیر غف میرا نام محمد یوسف اقول لعنت اللہ علے الکاذبین ازالۃ الخفا
بھی کسی سے پڑھ لو صحیح بخاری مین ھی یہ لفظ انت خلیفتی اوس روایت مین موجود ہے
کہ فرمایا رسول اللہ نے انت منی بمنزلۃ ہارون من موسے حدیث نور مین چالیس
فاضل محدث حفاظ اہل سنت لکھتے ہین کہ میرا نور دو حصہ ہو گیا ایک حصہ پشت

عبد اللہ مین گیا اور ایک حصہ پشت ابی طالب مین گیا مین نبی نکلا علی وصی و خلیفہ
نکلا انوار الہدےٰ مین علمائے کے نام مفصل درج ہین اگر کوئی صاحب انصاف
ہو اور کوئی حاکم انصاف کرے اور جب معلوم ہو کہ کتب اہل سنت و جماعت
مین یہ الفاظ موجود ہین اور مولوی صاحب کو خداوند تعزیر کذب دروغگوئی کی
دے اور چوترون پر شرعی درہ کے نشان پڑین تب معلوم ہو کہ جھوٹ بولنا
کیا نتیجہ پیدا کرتا ہے ورنہ یہ تو سمجھ ہی رکھا ہے کہ حکم شرع جاری نہین ہے جھوٹ
بولنے کی سزا نہین ملتی ہے جو چاہا سو بک دیا **قال** با این ہمہ اگر ثابت بھی ہو تو
وصی کے یہ معنی ہونگے کہ آپکو کوئی وصیت کی ہوگی **اقول** اور بے وصیت
کے بھی کوئی وصی ہو جاتا ہے کیا یہ بھی خلفائے ثلثہ کے خلافت ہے کہ بغیر خلیفہ
کئی خلیفہ بن گئے مگر آپ تو اسکے منکر ہین کیا حد کذب کا خوف نہ آیا **قال** دم
وفات اکثر آدمی اپنے بیگانون کو وصیت کر جاتے ہین پر اتنی بات سے خلیفہ
نہین بن جاتے **اقول** اکثر آدمی تو وفات کے وقت وصیت کر جاتے ہین پیغمبر
سید المرسلین اگر وصیت کرین تو دخل ہذیان ہو فلعنۃ اللہ علی الکاذبین اور
دیکھو تو مولوی صاحب کیا اولٹی بات ہے کہ اتنے ہی لفظ مین وصی یا خلیفتی
کہدینے سے بہلا کیسے خلیفہ بن جائے اور اگر بغیر کہے سنے خلیفہ مان نمان مین تیرا
مہمان کوئی لیمون نچور خلیفہ بنجائے تو مضائقہ نہین اور رسول اللہ صلعم کے
فقط وصی یا خلیفہ کہدینے سے بہلا کیسے کوئی خلیفہ بن جائے آپ تو بڑی منصف
ہین ضرور خیال فرمائینگے **قال** ہم بھی کہتے ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے دربارہ تجہیز و تکفین و مراعات ازواج مطہرات وغیرہ کی وصیت کی
ہوگی **اقول** کیون اس شک کی کوئی وجہ کیون کی ہوگی آپ نے ڈہل مل یقین آدمی ہین
انکار بھی کرتے جاتے ہین پھر بکتے بھی بہت ہین تھوڑی دیر مین عف عف کرتے

لگتے ہین پھر ذرا سے خوف سے ہی دم بھی ہلانے لگتے ہین قال ان امور سے یہ ہی ہوا کہ تم مستحق خلافت نہین اقول یہ بھی آپکا ہی کام ہے کہ وصی وخلیفہ شاید آپ جیسے احمقون کے صلاح مین اوسے کہتے ہین کہ جسکو مستحق خلافت نسمجھین اچھا عقیدہ اہل سنت کا ہے کہ آیت تطہیر کے بھی قائل ہین اور پھر بھی کہتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرما دیا تھا حضرت علی سے کہ تم مستحق خلافت نہین ہوا اور پھر آپنے بلا استحقاق خلافت اور فرمایش رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دعوے خلافت کیا آپکے بزرگون نے تو جناب فاطمہ صلواۃ اللہ علیہا کے نسبت طلب فدک مین دعوے باطلہ کا الزام قائم کیا تھا آپ سپوت نکلے کہ حضرت علی مرتضے علیہ السلام کے نسبت بھی الزام قائم کیا قال چنانچہ امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ نے امام احمد یا اور کسی امام کے تخریج سے یہ نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے حضرت علی سے یہ ارشاد فرمایا کہ تمہارے لیئے تین دفعہ یہ عرض کی گئی کہ علی سب مین مقدم رہین پر یہ عرض منظور نہ ہوئی باقی نام کتاب یاد نہین مطلوب ہو تو ابنیۃ المومنین دیوبندی بہت ہین مطالعہ کرکے نام کتاب دریافت کر لین مجھکو اسوقت یاد نہین کہ وہ حدیث صحیح رہی یہ بات کہ دعا قبول نہوئی تو اس مین کچھ قباحت نہین اور بھی بعض مواقعہ مین ایسا ہوا ہے چنانچہ امت مین خانہ جنگون کے نہونے کی استدعا قبول ہوئی بخاری وغیرہ کتب ہائے مین موجود ہے معہذا بنی بندۂ خدا ہوتا ہے خدا کا حاکم نہین ہوتا اگر کوئی استدعا ہو تو کیا حرج ہے بلکہ یہ نہو تو پھر نبیون پر اور کچھ گمان ہونے لگے اسلیئے حضرت نوح کی دعا بیٹے کے حق مین اور حضرت ابراہیم کی دعا باپکے حق مین مقبول نہوئی کلام اللہ مین موجود ہے اقول یہ تو آپکا اصولی مسئلہ ہے کہ جب کبھی رسول خدا اور عمر ابن خطاب

کی راے مین اختلاف ہوتا تو نعوذ باللہ خداوند تعالے عمر ابن خطاب کی راے
اتفاق کرنا سو خانہ جنگی امت کی بنیاد تو حضرت عمر رض نے ڈالی تھی کہ وصیت
تحریر ہونے دی پھر خداے تعالے کسطرح رسول اللہ صلعم کی دعا قبول
فرماتا الیسا ہی خلافت کے بارے مین شاید خداے تعالے نے کنجاطر عمر ابن خطاب
رسول خدا صلعم کی نہ سنے گرچہ روایت اگرچہ موضوعی بھی ہوگی ہماری مقصد
خارج نہین ہے اس سے بھی ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلعم حضرت علی ع کو ہے
خلیفہ بلا فصل مقرر کرنا چاہتے تھے اور ونکو خلیفہ کرنا آپکو ناگوار تھا سو اگر دعا
ہوگی تو یہ ہوگی کہ اور لوگ خلیفہ ناحق نبکہ خارج خلافت حقہ ہون لیکن خداے تعالی کو
لوگون کی ازمایش کرنی منظور تھی اسلیئے استدعاء حضرت منظور نہ ہوئی اس
روایت سے تو صاف صاف یہ ثابت ہے کہ خلیفہ برحق رسول اللہ صلعم کے
صرف حضرت علی ع تھے اور ہر سہ خلفاے ناحق خلیفہ تھے حضرت علی علیہ السلام
کا ہر خلافت کے تقرر کے وقت دعوے دار ہونا صاف دلیل عدم استحقاق
خلفاے کے ہے اور خلیفہ ہو جانا دلیل استحقاق نہین ہے اوسی خدا نے نمرود
وشداد وفرعون کو بھی بادشاہ کیا یزید کو بھی اوسی نے خلیفہ کیا اگر خلفاے
ثلثہ کو بھی اوسی طرح خلیفہ کر دیا تو دلیل استحقاق نہین ہے اپکا حق ہوتا تو حضرت
تین مرتبہ کیون آپکی حق تلفی کرتے اور حضرت علی ع کیون بار بار دعویدار
ہوتے **قال علے ہذا القیاس** خلیفہ ہونے کا یہ مطلب نہین کہ میرے بعد ہی
متصل تم خلیفہ ہو بلکہ اول تو یہ ارشاد نسبت خلافت خاصہ ہے یعنے جب آپ
غزوہ تبوک مین تشریف لیگئے اور حضرت علی ع کو گھر پر چھوڑ گئے سو یہ گھر کے
خلافت تھی نماز تک بھی انکے سپرد نہ تھی جماعت عبداللہ ابن ام مکتوم ہی کراتے تھے
دوسرے اگر خلافت عامہ مراد ہے تو پھر کیا آپ ہی ایک وقت مین خلیفہ ہوے

اور اسوقت مین یہ عرض ہوگی کہ میرے اقارب مین سے تمہین خلیفہ ہوگے حضرت عباس
یا حضرت عقیل یا حضرت عبداللہ ابن عباس رض نہ ہونگے **اقول** ہائے افسوس انچہ
دانا کند کنند نادان لیکن بعد از حصول رسوائی کوئی پوچھے کہ پہلے تو کیون صریح انکار
کیا اور اب پھر اقرار خلافت کرکے اوس مین کیون توجیہات نکالے جاتے ہین اور
کیون قراین دوڑاے جاتے ہین کہ خاص کام کے خلافت ہوگی عام ہوگی تو بلافصل
نہ ہوگی تعجب ہے کہ ایسے مشتبہ الفاظ کیون مستعمل ہین جبکہ تم اس امر کے قایل ہو کہ
کہ بے شک حضرت علی مرتضے علیہ السلام کے لیئے لفظ خلیفتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ
واٰلہ وسلم نے مستعمل فرمایا اور خلفاے ثلثہ کے لیئے کہیے یہ لقب ارشاد نہین ہوا
پھر کیا وجہ ہے کہ آپ درمیان مین اصحاب ثلثہ کو بھی خلافت مین داخل کرین تعجب ہے
کہ جنکے لیئے رسول خدا صلعم نے خلیفہ ہونا بیان نہین کیا اونکو خلیفہ سمجہین اور
جنکو بیسیون دفعہ خلیفہ اپنا فرمایا اونکو بلافصل خلیفہ نہ سمجھا جاوے ہمنے روایات صحیحہ
اہل سنت سے چودہ مرتبہ استخلاف ہونا حضرت علی مرتضے علیہ السلام کا انوار الہدے
مین ثابت کیا ہے اب تبوک ہی کے لیئے گھبراتے ہین پانچ چھ معاملات منظر الخلافت
شاہ ولی اللہ نے ازالتہ الخفا مین ثابت کیا ہے اول مکہ مین سب بنی ہاشم کو جمع کرکے
خلیفہ و جانشین اپنا مقرر کیا پھر تبلیغ سورہ برات کو ابوبکر رض کو معزول کرکے آپکو اپنا
نائب مقرر کرکے روانہ کیا غزوہ تبوک کو جاتے ہوے کیا مین بھیجتے ہوے کیا حجۃ الوداع
پر کیا خم غدیر پر کیا مرض الموت مین خاتم اور لباس اور اسلحہ وغیرہ عنایت فرماکے
خلیفہ مقرر کیا مفصل زیادہ مطلوب ہو انوار الہدے کو ملاحظہ فرماو اور غزوہ تبوک
کے جانیکے وقت جو خلافت ہوئی جس مین آپنے تحریر فرمایا ہے کہ نماز کی امامت
ابن ام مکتوم کراتے تھے یہ روایت دروغ ہے خود محدثین اہل سنت نے اسکی تردید
کی ہے مدارج النبوت دیکھ لو ہمنے انوار الہدے مین اسکی تشریح بخوبی کی ہے **قال**

باقی رہے الفاظ باقیہ سید المومنین امام المتقین سید العرب وغیرہ کسی صحیح روایت مین نہین نہ ضعیف مین یہ مفتریان مذہب شیعہ کے تراشی ہوی باتین ہین اقول الحمد للہ والمنتہ کہ اب ہمکو مولوی صاحب کے صدق وکذب اور علم وجہل اور بغض ومحبت مرتضوی اور نفاق وایمان کی خوب محک ہاتھ آئی اگر یہ الفاظ روایات اہل سنت و جماعت مین نکل آوین تو فرمائے کہ مولوی صاحب کی دروغ گوئی مین کیا کلام رہا اور جبکہ دروغگو ثابت ہووین تو معلوم ہوا کہ دیدہ ودانستہ بوجہ بغض وعداوت اہلبیت اونکے فضائل سے انکار کرتے ہین اور جبکہ بغض حضرت علی مرتضے علیہ السلام سے اونکا ثابت ہوجاوے تو دائرہ ایمان سے خارج ہووین اور صاف صاف زمرہ منافقین مین اپنے قول کے ہی بموجب داخل ہوجاوین اگر کوئی یون کہے کہ مولوی صاحب نے بوجہ کم علمی اور جہالت کے ایسا لکھدیا تب بھی قاعدہ ہے کہ جس شے کا علم ہوسچا آدمی یہ کہتا ہے کہ مجھکو معلوم نہین قطعی حکم نہین کرتا ہان شخص کاذب ایسا کرسکتا ہے اور جبکہ کاذب ہونا ثابت ہوگیا تو عناد اور نفاق خودبخود ثابت ہوگئے فہو المطلب اب مولوی صاحب ذرا ادہر متوجہ ہوجیئے دیکھو وہی ازالۃ الخفا ہے جسکے مطالعہ کی آپ اسی رسالہ مین مجھکو ہدایت فرماتے ہین وہ ہی شاہ ولی اللہ پدر شاہ عبد العزیز دہلوی اسکے مصنف ہین جو آپ جیسے عقیدہ والون کے دادا گرو سمجھے جاتے ہین اور یہ بھی ازالۃ الخفا مین خلافۃ الخفا ہے جو اثبات خلافت ثلثہ کے لیئے بنابر مباحثہ اہل تشنیع کے تصنیف ہوئی ہے اوسیکو ملاحظ فرماؤ کہ ازالۃ الخفا مطبوعہ مطبع صدیقی بریلی جو آپکے بھائی صاحب مولوی صاحب محمد احسن صاحب نانوتوی نے بڑے عقیدت سے طبع کی ہے اوسکے مقصد دوم صفحہ ۲۶۳ مین یہ حدیث امام حاکم کے مستدرک سے درج کی ہے وعن عبد اللہ بن سعد بن زرارہ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم اوحی الی فی علی ثلث انہ سید المومنین

وامام المتقین وقائد الغر المحجلین اخرجه الحاکم فی المستدرک اب لیجیے لفظ
سید العرب کو کہ اسکو بھی امام حاکم نے اوسے آپکے قران ثانی آزالۃ الخفا مین درج کیا ہے
اسطرح واخرج الحاکم عن عائشه قالت قال رسول الله صلی الله علیه واله
وسلم ادعوالی سید العرب قال انا سید ولد آدم وعلی سید العرب یہ بات
ہمکو آج ہی معلوم ہوئی ہے کہ شاہ ولی اللہ دہلوی بھی بحسب عقیدہ مولوی محمد قاسم
مفتریان مین داخل ہین حضرت مولوی صاحب آپ بھی بڑے دغاباز اور مفتری ہین مجھکو
آپنے ناحق ایسے مفتری کے کتاب کے دیکھنے کی ہدایت کی تھی اور آپکے بھائی صاحب نے
ناحق ایسے جھوٹی کتاب کو چھپوایا اور گناہ اپنے سر لیا بخدا لایزال اگر کوئی باغیرت
شخص باوجود اس علم وفضل کے ایسا کلمہ لکھدیتا اور پھر اونکا اسقدر کذب ثابت ہوتا
تو بے شک ڈوب مرتا لیکن باغیرت شخص ایسا دروغ کیون تحریر کرتا دروغ گوئی تو
بے غیرتون کا کام ہے فلعنة الله علی الکاذبین والمنافقین

سوال پانزدہم

کبھی شیخین نے مثل حضرت علی ؑ کے یہ دعوے کیا کہ مین وصی
رسول اللہ ہون اگر کہا ہو تو بیان کیجیے

جواب مع تہدید

قال: حضرت نے کبھی وصی ہونے کا دعوے کیا نہ شیخین نے اور کرتے بھی تو کس بہروسہ پر
کرتے رسول اللہ صلعم نے کسیکو وصی کیا ہی نہ تھا ہان اگر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو
یون سمجھکر کہ یہ میرے بعد خلیفہ ہونگے اپنے ترکہ کا جمع وخرچ بتلائے گئے تھے یعنے
یہ ارشاد فرما گئے تھے کہ نحن معاشر الانبیاء لا یورث ما ترکناہ صدقہ ہی

اسکی صحت نسخہ ہدایت الشیعہ کو مطالعہ کرین اس بسط سے اس بحث کو لکھا ہے کہ
قیامت تک انشاء اللہ جواب نہ آئیگا ہان ویسا جواب جیسا جاٹ نے دیا تھا کہ تیرے
سر پر کولھو اگر دین تو دین اقول امام نطنزی نے خصائص مین لکھا ہے کہ رسول اللہ
صلعم بطحا دمکہ مین تشریف رکھتے تھے کہ جبرئیل ع نازل ہوے اور وحی پہونچائی کہ کم
سید المرسلین والا تبار ہو اور حضرت علی مرتضے سید الاوصیاء ہین لیکن شاید آپ ازالۃ
الخفا مین سے زیادہ اعتبار رکھتے ہو ہم اوسکی نظیر ہی دیتے ہین دیکھو شاہ ولی اللہ
صاحب نے ازالۃ الخفا مین تخریج حاکم سے وہ خطبہ امام حسن علیہ السلام کا درج کیا ہی
جو بعد شہادت حضرت علی مرتضے علیہ السلام کے پڑہا اوس مین صاف لکھا ہی فانا
الحسن بن النبی ص وانا ابن الوصی وانا ابن البشیر وانا ابن النذیر درج ہے اور
ازالۃ الخفا مین یہ بھی لکھا ہے کہ امام حاکم نے بروایات شرفاء و سادات عظام
اس خطبہ کو تخریج کیا ہے دوسرے مقام پر شاہ صاحب خود اپنی عبارت مین تحریر
کرتے ہین مقام شکرف بہم رسید کہ بغیر ازان باخوت رسول اللہ صلعم و موالات او و
بلفظ وصی و وارث و امثال آن کردہ می شود ملا جامی شواہد النبوت مین خطبہ مرتضوی
درج کرتے ہین کہ حضرت علی مرتضے ع روزی بمنبر رفت و فرمود انا عبد اللہ واخو
رسول اللہ ص وارث نبی الرحمۃ منہونا کحہ سید النساء اہل الجنۃ منہو
وسید الاوصیاء و خاتم الیشان منم ہر کہ غیر از من این دعوی کند خدائے تعالے
اورا بہ بدی گرفتار گرداند اب جاے غور ہے کہ اصحاب ثلثہ مین سے تو کسی نے دعوے
وصی ہونے کا نہ کیا مگر مولوی صاحب نے زبردستی بیچارے حضرت ابو بکر رض کو
متہم گردانکے بدیمین گرفتار کرایا حدیث نور مین بہت سے اکابر آئمہ و فضلاے
اہل سنت نے جنکی تشریح انوار الہدے مین درج ہے لفظ وصی نسبت حضرت
علی مرتضے ع کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانا درج کیا ہے ترکہ کے

جمع و خرچ کے نسبت جو آپنے ارشاد فرمایا یہ وہی نقل ہوئی کہ جب گیدڑ کی کم بختی آتی ہے تو شیر کی طرف آتا ہے ہمنے درگذر کری تھی مگر آپکو غایت درجہ غرور ہوگیا آپ ہدیۃ الشیعہ کی ناحق تعریف کرتے ہین بشتی نمونہ از خروارہ مشہور ہے جیسے ان جوابات مین آپکا کذب و افترا اور بے علمی و نادانی ظاہر ہوئی ہین ویسے ہی ہدیۃ الشیعہ مین پتھروائے ہونگے ہمنے حدیث لانورث کی تردید انوار الہدے مین مفصل درج کی ہے اور اس رسالہ مین بھی کسی قدر بشرح اسکی تردید کر چکے ہین اور اس مقام پر بھی خالی نہین جانے دیتے آپکو اصل وجہ اس حدیث کے بیانی اور وضع کرنیکے ہم تبلاتے ہین تمہارے علمائے نے تو حسب دستور اسکو مخفی رکھا ہے مگر یہ آپکی ہی خاطر ہے کہ ایسے راز سے ہم تمکو آگاہ کرتے ہین واضح ہو کہ یہ تو مشہور عام ہی ہے کہ خلیفہ اول نے اس دباو اور سیاست کے دم سے کہ حضرت علی مرتضے مجھ سے بیعت کرلین یہ حدیث بنائی تھی مگر ایک دوسری وجہ بھی ہے کہ وہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ دینار زر سرخ عائشہ کے پاس امانت رکھوائی تھی ازان جملہ کسی قدر حالت بیماری مین حضرت نے تصدق کردی اور کسیقدر دینار مذکور باقی رہگئے حالت مرض مین بارہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ دینار عائشہ سے طلب کئے مگر اونسے نہ دیئے جب آپ طلب کرتے ٹال جاتی یہان تک کہ بقول شیخ عبدالحق محدث دہلوی چار مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باوقات مختلف وہ دینار طلب فرمائے مگر بی بی عائشہ رضی اللہ عنہ نے ہرگز نہ دیئے اور ایسا ہوتا کہ آپنے طلب کیئے اور پھر غش آگیا عائشہ رض خاموش ہو رہین پھر جب افاقہ ہوا طلب کیئے اونھون نے ہون ہان کردی اور پھر حضرت کو بیہوشی طاری ہوگئی یہان تک کہ وہ دینار نہ دیے اور رسول اللہ صلعم نے انتقال فرمایا اور دینار صرف بہ نیت تصدق رسول اللہ صلعم نے رکھوائے تھے بعد انتقال

رسول اللہ صلعم کے وہ دینار اہل بیت نبوی سے عائشہ پر تقاضائے شدید کرکے
واپس لیئے اور اونکو خیرات کر دیا یہ بات بی بی عائشہ رض اور اونکے والد کو ناگوار
معلوم ہوئی اور یہ کہا کہ تمنے تو دینار ہمسے لیکر تصدق کرائے ہم تمام متروکہ رسول خدا
صلعم کو تصدق قرار دینگے رسول اللہ صلعم نے تو فقط دیناروں کے تصدق کا
حکم دیا تھا حضرت ابوبکر رض نے اہل بیت کے ضدمین یہ حدیث بناکر پیش کر دی یہی
وجہ تو ہوی کہ جناب فاطمہ رض کو ابوبکر رض کے جھوٹ بولنے پر غصہ آیا جیسا کہ مشکوۃ
شریف مین موجود ہے اور شیخ عبدالحق نے شرح مشکوۃ مین اسی غصہ کو سند ضعیف حدیث
گردانکر لکھا ہے کہ تعجب اس بات کا ہے کہ ابوبکر رض سے اس حدیث کو سنکر جناب فاطمہ کو
یقین کیون نہین آیا اور بجائے یقین کرنیکے غصہ کیون آیا

سوال شانزدہم

امامت و خلافت کے کیا شرائط ہین یعنے وہ امور کون کون ہین جو خلیفہ اور امام مین ضرور ہونی چاہین سوا اُن کے اکھٹے ہو جانے آدمیون کے

جواب مع تردید

قال نبی مین تین باتین ضرور ہین ایک تو یہ کہ دنیا کی محبت ذرہ بھر دل مین نہو
ہان خدا کی محبت سے اوسکا دل لبریز ہو دوسرے بلند ہمت اولوالعزم ہو
تیسرے علم و ہدایت مین یکتا ہو دل کی ضرورت تو اسلیئے ہے کہ راز خدا بے
اسباب کے نہین ہو سکتا سو اسباب مین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بشہادت حدیث

مشکوۃ جسکی شرح مین رسالہ انبیۃ المومنین اس ہیچ مدان نے لکھا ہے یکتاے
روزگار ہے اور دوسرے وصف کی ضرورت باین غرض ہے کہ ایک جہان سے
مقابلہ ہوگا اگر کم ہمت بزدل ہوگا تو کیا کام چلے گا اس مین حضرت عمر رض یگانہ آفاق
تھے تیسرے بات کی ضرورت یہ وجہ ہے کہ یہ نہ ہو تو پھر ہدایت ہی کیا ہوگی اس مین
حضرت علی کا قدم آگے بڑھا ہوا تھا غرض امور ثلثہ ہی مین ضرور ہین جو اونکا خلیفہ ہو
اوس مین بھی یہ باتین مدنظر ہونگی ورنہ پھر خلافت نہین ناخلفی ہے **اقول** اب آپ مین
تو کوئی شک نہین رہا کہ مولوی صاحب کے نزدیک حضرت عثمان خلیفہ رسول اللہ نہ تھے
بلکہ ناخلف تھے کیونکہ بقول اونکے اونمین صفات ثلثہ مین سے ایک بھی صفت موجود
نہ تھی خیر اس سے ہمین کیا مطلب گوشت خرد ندان سگ وہ چاہین اونھین جو کچھ
بنا دین ہمکو اپنے مطلب سے مطلب ہے ہان مولوی صاحب اب ذرا متوجہ ادہر
ہوجیے کہ اگرچہ آپسے نہ صفات نبی بیان ہو سکتے ہین نہ صفات خلیفہ اور وہ کبھی
جبکہ آپ لوگون نے نبی اور خلیفہ کو پہچانا ہی نہین پھر تم اونکی صفات کیا بیان
کر سکتے ہو ہمنے رسالہ انوار الہدے اسی بحث مین تصنیف کیا ہے اوسکو دیکھیے
تو آپکو صفات خلیفہ رسول اللہ معلوم ہو جائینگی لیکن وہ صفات کہ جو آپنے بیان
کیے ہین وہ بموجب آپکے ہی کتب کے صرف علی مرتضے علیہ السلام مین ہے پائی
جاتی ہین اور شیخین مین قطعی ثابت نہین صفت اول یہ ہے کہ دنیا کی محبت ذرہ
بھر دل مین نہو اس صفت سے حضرت عمر رض اور عثمان کو تم خود نکال چکے ہو
اسکے بحث کی ہمکو ضرورت نہین صرف حضرت ابوبکر رض کی نسبت گفتگو باقی ہے
اول حرص دنیا اور ابوبکر رض مین لا انتہا تھی دیکھیے ہجرت کے وقت خاص رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو سو درم کے شتر کے نو سو درم لیئے یہ کتنی بڑی
طمع اور بے غیرتی کی بات ہے مدارج النبوت مین یہ حال موجود ہے اور

اپنے غور نہ فرمایا کہ دیکھیے وقت وفات کسقدر زر کثیر اونکے گھر سے جمع کیا ہوا نکلا
حضرت علی کے گھر مین سے بھی کچھ نقدی نکلی پھر محبت دنیا روپیہ والے کی سمجھی
جاے گی یا اوس شخص کی کہ اکثر بی بی کی چادر رہن ہو ہو کر اذوقہ آئی اور وہ بھی
راہ خدا مین دیدیا جاے حالت رکوع مین بھی سوال سائل رد نکرین کہ ایت انما
ولیکم اللہ شاہد تین روز خود متواتر روزہ پر روزہ رکھین اور اذوقہ اپنا مسکین
و یتیم و اسیر کو دیدین کہ سورہ ہل اتے گواہ لیلاً و نہاراً و سراً و علانیۃً آپکی ہی خیرات کا
مذکور قرآن مین ہے اس صفت مین تو کوئی فرد بشر سواے جناب ختمی مآب کے حضرت
مرتضے ع پر فوقیت نہین لیگیا دنیا آپ پر عرض کی گئی اور آپنے اوسپر لات ماردی
حضرت ابوبکر رض دنیا طلبی مین اس درجہ مشغول ہوے کہ خدا و رسول ص کو
بھول گئے بھلا مین خدا و رسول صلعم کی بات کا یقین کرون یا آپکے ہزلیات کا
اعتبار کرون اور مین کیا کوئی سنی بھی اسبات کو قبول نکرے گا کہ حضرت ابوبکر رض سے
زیادہ حضرت علی کو محبت دنیا تھی علاوہ ذکر سخاوت کے حضرت علی مرتضے ع کے
شان مین آیت تطہیر نازل ہوئی کہ جسکے ذریعہ سے وہ تمام الائش دنیاوی سے
پاک ہوے ہین اور منزا ہین اور حضرت ابوبکر اس نعمت سے محروم ہین آخری فہمائش
جناب ختمی مآب کی حضرت ابوبکر وغیرہ یہ تھی بقول شیخ عبدالحق محدث دہلوی
مندرجہ مدارج النبوت کے کہ مجھکو یہ خوف نہین ہے کہ تم میرے بعد بت پرستی
کرنے لگوگے بلکہ مجھکو اندیشہ ہے کہ تم میرے بعد طمع دنیاوی مین ملوث ہوجاوگے
اور یہ آیت پڑہے فھل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا
ارحامکم اور اوسی قول کے بموجب حضرت علی مرتضے ع سے یہ فرمایا کہ ای علی
جب تم دیکھو کہ لوگون نے دنیا کو اختیار کیا تم آخرت کو اختیار کرنا چنانچہ معاملہ
خلافت اونکے اعمال کی کافی نظیر موجود ہے دیکھیے اگر حضرت ابوبکر رض و عمر رض کو

محبت دنیا نہ ہوتی تو احد کے دن غنیمت کے لالچ سے مفرور نہ ہوتے بلکہ وہ بھی مثل
حضرت علی مرتضے ع کے ثابت قدم رہتے اور لوٹ کی طرف نظر بھی نکرتے یہ امر
ظاہر ہے کہ جس دل مین دنیا کے ذرہ بھی محبت ہوگی اوس دل مین خدا و رسول
صلعم کی محبت مطلق نہ ہوگی اب معاملہ جنگ خیبر کو ملاحظ فرمائے کہ تین روز تک
شیخین یکے بعد دیگرے قلعہ پر حملہ آور ہوئے اور پس پا ہوئے چوتھے روز کے
پیٹے شام کو آپ فرماتے ہین کہ کل کو مین اپنا رایت ایسے شخص کو دونگا کہ جو کرار غیر
فرار ہے اور خدا و رسول صلعم کو دوست رکھتا ہے اور خدا و رسول صلعم اوسکو
دوست رکھتے ہین اور وہ کرار غیر فرار محب و محبوب خدا و رسول صلعم حضرت
علی مرتضے سلام اللہ علیہ نکلے اور صحاح ستہ اہل سنت اور نیز تمام کتب سیر
و تواریخ مین یہ روایت موجود ہے پس صاف ظاہر ہے کہ جو لوگ پیشتر قلعہ خیبر پر
حملہ آور ہوئے تھے وہ خدا و رسول صلعم کو دوست نہین رکھتے تھے اور حضرت
علی مرتضے ع خدا و رسول صلعم کو دوست رکھتے تھے پھر سخت تعجب کا مقام ہے
کہ آپنے قرآن اور حدیث سے تخلف کرکے ایسا امر لکھا کہ کوئی شخص جسے کہ سنت
و جماعت بھی تمہارے بیان پر اعتبار نہین کرسکتا اگر کچھ زعم ہو تو ایسے آیت حدیث
حضرت ابو بکر رض کے نسبت تلاش کرلاو ورنہ موتھ مت دکھلاو دوسری صفت
خلیفہ کی آپنے یہ بیان فرمائی کہ بلند ہمت اولوالعزم ہو اور حضرت ابو بکر رض کو خود
تم اس صفت سے خارج کرچکے ہو حضرت عثمان تو بیچارہ تیرہ مین رہے نہ تین
مین لیکن افسوس ہے کہ حضرت عمر رض کو آپنے کیسی بلند ہمت بتایا کیا خالد بن ولید
اور ابو عبیدہ کے بے شمار لشکروں کے فتوحات کے ذریعہ سے آپکو بلند ہمت
اور جوان مرد شجاع تصور کرتے ہو حضرت مولوی صاحب اگر انصاف کو ہاتھ سے
نہ دوگے تو اس صفت مین بھی حضرت علی مرتضے علیہ السلام کو ہی یگانہ آفاق پاوگے

دیکھو جیسے سخاوت محتاج کی سخاوت تونگر سے اعلے شمار کیجاتی ہے اور محتاج کی ایک روٹی کا تصدق ہفت اقلیم کے خزانہ کے تصدق سے افضل ہے ویسے ہی یکہ تنہا کی شجاعت لشکر والون کی شجاعت سے برتر گنی جاتی ہے حضرت عمرؓ خود کسی لڑائی مین چڑھ کر نہین گئے مدینہ مین تشریف رکھتے تھے لشکر شام و مصر پر لڑتا تھا زمانہ رسول خدا مین چند بار آزمایش کا بھی موقع ملگیا دیکھو کتب اہل تسنن مین کوئی معرکہ آپکی شجاعت کا درج نہین کسی کافر سے لڑے نہین ہان قیدیان بدر پر تو تلوار گھمائے پھرتے تھے جنگ بدر مین کوئی کارنمایان کیا ہو تو بیان کیجیے احد پر مفروری ہوئی اور ایسے بھاگے کہ خود کہتے ہین کہ مثل بز کوہی کے بھاگتا تھا خیبر بخوف مرحب بھاگے خندق پر عمرو بن عبدود سے لڑنے کا انکار کیا حالانکہ تین مرتبہ رسول اللہ صلعم نے حکم دیا حنین پر بھاگے ہان صلح حدیبیہ پر رسول اللہ سے خوف جدال لسانی فرمائے یا ایک یہ بہادری کی کہ رات کے وقت مع سترہ آدمیون کے عقبہ پر رسول اللہ صلعم کے قتل کے ارادہ سے گئے مگر وہان سے بھی صرف حضرت خدیفہ کے چابک سے ڈر کر بھاگ گئے حضرت علی مرتضے ع کی شجاعت اظہر من الشمس ہے ہر شخص جانتا ہے لیکن آپکو معلوم نہ ہو کتاب حملہ حیدری و دیگر کتب سیر ملاحظہ فرماؤ غزوات نبی دیکھنے سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ہر غزوہ مین صاحب علم رہے ہر سریہ مین سردار رہے جسقدر کافر سارے لشکر کے ہاتھ سے قتل ہوتے تھے اوسیقدر آپ اکیلے قتل کرتے تھے صدہا کے مقابلہ پر یکہ و تنہا حملہ آور ہوتے تھے دیکھو بدر اور احد اور خندق اور خیبر کے غزوات کو اور زمانہ اول مین ٹہر جاؤ پھر جنگ جمل وصفین کے حالات دیکھو طلحہ و زبیر نے ساٹھ ہزار آدمی جمع کیئے اور حضرت صرف اڈہائی سو آدمی کے ساتھ مدینہ منورہ سے تشریف لیگئے اور ایک میدان مین دو ہزار صحابیکو واصل جہنم کیا ہمت اور جرات اور شجاعت اور اولوالعزمی اسکا

نام ہے اگر حضرت عمر رض اولوالعزم ہوتے تو اُسامہ کی ماتحت نکیئی جاتی علم ہدایت کے
بابت جو اصل اصول اور صفت حقیقی نبی اور خلیفہ کے ہے تم خود ہی قائل ہو کہ
حضرت علیؓ مین سب سے زیادہ تھا پھر ذرا تو دل مین شرماؤ کہ جس صفت کا ذکر کیا
جاتا ہے اوسی مین حضرت علی مرتضےٰ ع کو لاثانی اور یگانۂ آفاق دیکھا جاتا ہے پھر
یہ کیا ظلم ہے کہ اونکے ہوتے اور شخص خلیفہ ہو جائین حضرت عثمان رض کے عدم
استحقاق کے تو تم خود مقبل ہو گئے ہو اسی پر قیاس کر لو کہ جیسا ایک بے حق آدمی
کو حضرت علی علیہ السلام پر ترجیح دی گئی ہے ویسے ہی اون دونون کو بیجا ترجیح
دی گئی اور یہ کارروائی اوسوقت کی بے ایمان لوگون کی وجہ سے ہوئی ایک
تہائی کے قریب تو اب بھی حق پر آگئے ہین اور غالب ہے کہ اگر یہی طرح حق طلبی پر
آپکی توجہ رہی تو دو ثلث بے ایمانی بھی دور ہو جائیگی **اقول** باقی مضامین متعلق
حدیث مذکور جو اس سوال جواب کے قابل تھے بنظر اختصار اور نیز باین نظر کہ
سائل اس سے زیادہ پوچھتا ہی نہین کہ ان لوگون مین بھی یہ وصف موجود تھے کہ نہین
اور ہر رسالۃ النبیہ المومنین مین مفصل مرقوم ہو چکے ہین یونہین چھوڑ کر جواب
سوال ہفتدہم کی طرف متوجہ ہوتا ہون **اقول** افسوس ہے کہ فضول باتین تو
آپنے بہت سی لکھین اور چار حرف حدیث کے لکھتے ہوے اختصار کا خیال آیا اگر معلوم
ہوتا ہے کہ سوالات کے برکت سے دلائل ناحقہ پر قلم کم چلنے لگا اچھا ہوا آپنے
حدیث نہین لکھی تھی قرآن شریف سے ناحق مخالفت ہو جاتے

سوال ہفتدہم

وہ پوری پوری شرائط حضرت علی مین موجود تھے یا شیخین مین

جواب مع تردید

قال شرائط مذکورہ حضرت علی مین موجود نہین اور شیخین مین بھی یہ ایسا فرق تھا جیسے ملا محمود بھی عالم اور مولانا محمد یعقوب بھی عالم پر مولانا مولوی محمد یعقوب اون سے زیادہ عالم اور کامل ہین اسواسطے شیخین کیا حضرت علی ع کے بعد ہین پھر آمین یہ بھی عمدگی نکل آئی کہ سب کے سب خلیفہ بھی ہو گئی اگر پہلے حضرت علی ع کو خلیفہ کرتے تو جو اونسے زیادہ مستحق تھے محروم رہتے وجہ تقدم و تاخر کا شوق ہو تو رسالہ ہدیۃ المومنین بغور انصاف دیکھین سمجھ مین نہ آئے تو شرم نکہین کسی ذی استعداد عالم سے پڑھ لین اگر انصاف اور فہم ہوگا تو انشاء اللہ تعالے اطمینان ہوجائے گا ورنہ ہم تو کس شمار مین ہین خدا و رسول صلعم کے کلام سے بھی ایسون کو تو اثر نہین ہوا

اقول بھلا صاحب مولویون کی جو نظیر آپنے دی ہین پوچھتا ہون کہ اگر کوئی جاہل شخص مثل کانجہ جولاہے کے ملا محمود اور مولوی یعقوب کی جگہہ جا کر سجادہ مدرسہ پر بیٹھ جائے تو اہل انصاف کیا سمجھین اور کیا کہین دیکھو انصاف کرو منصف لوگ یہی کہینگے کہ مدرسہ والے یا تو محض نالایق ہین کہ جاہل و عالم کو نہین جانا پر بٹھلا دیا آپکے مثال کا یہی مطلب ہے کہ شیخین مین زیادہ انصاف خلافت کے تھی اور حضرت علی علیہ السلام مین کم تھی مگر سوال شانزدہم کے جواب مین آپنے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ حضرت عثمان رض مین منجملہ ہر سہ صفات خلافت کے ایک بھی صفت نہ تھی پھر فرمائیے کہ حضرت علی ع پر کس ذریعہ سے ترجیح دی گئی یا تو یہ کہو کہ اہل اجماع و اہل شوری محض نالایق تھے اونکو صفات کے دیکھنے اور شناخت کرنیکی مطلق تمیز نہ تھی یا یہ کہو کہ تمیز تو ہے مگر دانستہ کسی فساد نیت اور طمع وغیرہ کی وجہ سے اونھون نے ایسا کیا اور یہ امر ظاہر ہے کہ وہ اہل شوری بھی وہی لوگ تھے جو سقیفہ بنی ساعدہ مین اہل اجماع بنے تھے پھر ایسے دغاباز یا نالایقون کا کیا اعتبار ہی معلوم ہوتا ہے کہ پہلے مرتبہ بھی اونھون نے ایسا ہی ظلم کیا جیسے مرتبہ ثالث مین کیا اور دیکھو تم تردید

جواب شانزدہم مین ثابت کر چکے ہین کہ ہر سہ اوصاف خلافت جو آپنے قائم فرمای ہین صرف حضرت علی مرتضے ع مین بوجہ اکمل موجود نہین اور شیخین مین خود اول تو تمہارے قول سے ہے ایک ایک صفت موجود تھی یعنے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ محبت دنیا سے برے تھے مگر کم ہمت اور بزدلے تھے اور علم ہدایت سے محروم تھا حضرت عمر رض صرف صاحب ہمت تھے مگر حب دنیا سے لاچار اور علم ہدایت سے محروم لیکن ہمنے بسند قرآن و حدیث اونکو اوس اکیلے اکیلے صفت سے محروم ثابت کر دیا اور مجموع صفات حضرت علی مرتضے علیہ السلام مین ثابت کر دین تو خدا انصاف تو کیا ہوتا کہ حضرت علی مرتضے ع پر کسطرح کسی کو ترجیح ہو سکتی ہے مگر تمکو ایسی نصایح سے کیا اثر ہو سکتا ہے مقلد تو اونھین بزرگوارون کے ہو جنکے شان مین صفت قلوبکم قرآن شریف مین آیا ہے پھر کچھ تو حصہ تمکو بھی اس ہٹ دھرمی کا ملا ہوگا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صحبت نے اون مین کچھ تاثیر کی روز بروز سخت دل ہوتی چلی گئی مکہ مین کچھ اور تھی بعد ہجرت کچھ اور ہوی وفات حضرت کے بعد بالکل کھل گئی اچھے ایمان کی ترقی معکوس مین مبتلا ہوی اوسی کے قریب آپکی حالت بھی ہو گئی ہے

سوال ہیجدہم

حجۃ الوداع مین اور غدیر مین صحابہ کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یہ ہدایت کی یا نہین کہ میرے بعد تم قرآن اور میرے اہل بیت کی پیروی کرو تا کہ گمراہ نہو جاو

جواب مع تردید

قال یہ تو معلوم نہین کہ یہ فرمایا **اقول** ہان یہ کہو معلوم ہونا خلافت ثلثہ کی جڑ اوکھڑتی ہے مگر دیکھو مین تمکو یاد دلاتا ہون کہ تمنے اسی رسالہ مین بجواب سوال سیزدہم حدیث ثقلین کو نقل کیا ہے پھر چھپنا کس وجہ سے ہے او ہوتم سمجھے آپنے ابتک اس حدیث سے یہ مطلب سمجھ رکھا تھا کہ ہم لوگون کو ہدایت ہے یہ خیال نہین رہا تھا کہ تم لوگ کو مجازا اوسکے مخاطب ہوسکتے ہین اور حقیقی مخاطب اوس حدیث کے صحابہ ہی ہین اور جبکہ صحابہ کو خصوصا شیخین کو یہ ہدایت ہوئی کہ تم اہل بیت کی پیروی کرنا ورنہ گمراہ ہوجاؤگے پھر خلافت کیسی رہی حجام رہ گئے **قال** اور اوسپر ہمارا ایمان ہے شعر تمہین ہو قبلہ وکعبہ ہمارے دین ایمان مین اگر تمسے پھرین حق سے پھرین اور اوسکے فرمان سے **اقول** سبحان اللہ سوال از آسمان وجواب از ریسمان مین نے آپکی عقیدت نسبت اہل بیت کی دریافت نہین کیئے مین تو یہ پوچھتا تھا کہ شیخین سے یہ ہدایت کی یا نہین کہ میرے بعد اہل بیت عراور قرآن کی پیروی کرنا نہین تو گمراہ ہو جاؤگے اچھے موقع پر مولوی صاحب پاگل بنے اور کیا بات کو اوڑاتے ہین مگر مین بے پوچھے نچھوڑونگا **قال** پر مشفق من سمجھ کا پھیر ہے اگر ہر کوئی ایسی باتون کو سمجھ لیا کرتا تو اہل فہم کی ہی کیا قدر رہ جاتے منجملہ جوابات اربعہ مشار الیہا ایک جواب خاص اسی حدیث کے شرح مین ہے آپ دیکھینگے تو البتہ محظوظ ہی ہونگے ہان انصاف اور سینہ صاف کی ضرورت ہے **اقول** یہ اچھا سمجھ کا پھیر ہے کہ آپ جیسا فاضل تھے احادیث کے ماہیت سے محروم رہے جوابات اربعہ کی خوب آڑ لگائی گئی ہے جس بات کا جواب نہ آیا جوابات اربعہ کا حوالہ دیدیا مگر صاحب فہم سمجھ گئے ہونگے کہ اس سوال کے جواب سے مولوی صاحب کسقدر عاجز ہوئے ہین اور اوس عجز کے اظہار مین کتنے رنگ بدلے ہین اول تو اپنے لاعلمی بیان فرمائی اور پھر خود ہی سمجھ کا پھیر ظاہر کیا اور

باوجودے کہ خود ہی مولوی صاحب حدیث ثقلین کو سوال سیزدہم کے جواب مین نقل کر چکے ہین پھر اہل انصاف مولوی صاحب کے جواب پر غور کرکے نتیجہ برآمد کرین اور ظاہر بات ہے کہ حدیث ثقلین اہل سنت وجماعت کے متواترات احادیث سے ہے اوس سے انکار کسی سنی کو نہین ہوسکتا اور جبکہ بروے ہدایت حکم موصوف صحابہ پر یہ امر لازم ہوگیا تھا کہ بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت نبوی کے پیروی کرین پس اہل سنت وجماعت کو بڑی مشکل کا یہ موقع ہے کہ اگر یون کہین کہ صحابہ نے بعد حضرت کے اہل بیت نبوی کی پیروی نہین کری تو صریح اونکی گمراہی اور فرمان نبوی کی سرتابی ثابت ہوتی ہے اور اگر یہ کہین کہ صحابہ نے بعد رسول اللہ صلعم کے اہل بیت نبوی کی پیروی کری تو شیخی شیخین کی کرکری اور خلافت کی بیخ بنیاد سے اوکھڑ گئی اسلیئے مذہب ناحق کو توجیہات سے درست کرنے والے لوگ اس سوال کے جواب مین دیوانہ بنکر ایسے واہیات ہزلیات بیان کرین کہ جسکی وجہ سے اصل جواب سے بچ جاوین سو یہی مولوی صاحب نے فرمایا یہ سوال ایسا ہے کہ اقرار اور انکار دونون حالت مین صحابہ خصوص خلفای کی گمراہی ثابت ہوتی ہے کیونکہ اگر سچ بولا جاے کہ خلفائے نے اس حکم کو نہین مانا تو اسوقت وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوتے ہین اور اگر دروغ بیان کیا جاے کہ اونھون نے حکم مانا تو ثابت ہوا کہ خلافت اونکی برحق نہ تھی جو شخص دوسرے کی اطاعت وپیروی کرے وہ امام نہین ہوسکتا

سوال نوزدہم

بعد انتقال پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ اور اور بعد اونکے اس زمانہ مین اہل سنت وجماعت اس حکم کے

پابند ہین یا نہین ہین

جواب مع تردید

قال رسول اللہ صلعم کے زمانہ سے لیکر آجتک تمام اہل سنت اس حکم کے غلام ہین ہان شیعہ نہین یہی وجہ ہے کہ نہ کلام اللہ کی سنتے ہین اور نہ اہل بیت کے فیوض باطنی سے بہرہ ور ہین یہ دولت بحمد اللہ نصیب اہل سنت ہوئے قرآن اور اہل بیت دونون سے اپنے اپنے قسم کا فیض لیا اور دونون کو ہاتھ سے چھوڑا چونکہ تفصیل اس اجمال کے جواب سوال سوم ہین اجوبہ مشارالیہا مین مرقوم ہے پھر لکھنے کی حاجت نہین اقول اجوبہ مشارالیہا اچھی آڑ اور شکار کی ٹٹی لگائی ہے افسوس ہے کہ مجھکو اونکی زیارت بھی نصیب نہوئی آپ کوئی آڑ پکڑین تو عقلمند فہیم لوگ سمجھ گئے کہ آپ جواب سے قاصر ہین ذرا اہل انصاف غور سے میرے سوال اور مولوی صاحب کے جواب کو غور کرین سوال کے پہلی شق کا جواب تو قصداً ترک کیا صحابہ کی پابندی ایسی ترک کی کہ اونکا نام بھی نہ دار دکیا فقط اہل سنت سے بحث شروع کردی حالانکہ اہل سنت کی جز وہی صحابی ہین کہ جنہون نے اس آیت نبوی سے سرتابی کی اور جبکہ وہ گمراہ ہوے تو اہلسنت پہلے گمراہ ہوے لیکن یہ جواب بھی محض دروغ ہے نہ صحابہ نے اس حکم کی پیروی کی نہ اہل سنت ابتک کرتے ہین ثبوت اسکا صریح اور مین موجود ہے اول طبقہ صحابہ کو لیجئے کہ فوراً بعد وفات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عترت نبوی کو ترک کیا اور خود خلیفہ بن گئے اگر حکم نبوی کی تعمیل کرتے تو حضرت علی کو خلیفہ بنا کر اونکے حکم کی اطاعت کرتے اپنی بیعت اونسے نکراتے تمسک اسکو نہین کہتے ہین کہ خود حاکم بنکر عترت نبوی کو محکوم بنادین قرآن شریف جو بعد رسول اللہ کے

حضرت امیرع نے جمع کیا اور اوسپر عمل ہوا حالانکہ اہی حدیث ثقلین مین ہی صحابہ نے انکار کیا اور وہ قرآن رائج نہین کیا بلکہ خود زید بن ثابت سے جمع کرایا اور بعد اسکے عثمان بن عفان نے جمع کیا اور اوسپر عمل ہوا حالانکہ اہی حدیث ثقلین مین ہے کہ یہ دونون قرآن اور میری عترت میرے بزرگ ثنیے ہین ایک دوسرے سے بزرگ تر ہین اور وہ باہم جدا نہ ہونگے تا آنکہ حوض کوثر پر میرے پاس پہونچین پھر مخصوص حضرت علی مرتضے علیہ السلام کے لیئے ارشاد نبوی ہے القران مع علے وعلی مع القران مسائل مذہبی مین ملاحظ فرمائیے کہ حضرت ابوبکر خود لیاقت مسائل مین اجتہاد کرنیکی نہ تھی تو زید بن ثابت ابن مسعود ابو موسےٰ اشعری وغیرہ کو مجتہد بنایا اور محض بوجہ ضد اور عداوت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرت علی مرتضے ع کی پیروی نہ کی اور صریح مخالفت حکم نبوی سے کی دیکھیئے معاملہ دو قسم کے ہوتے ہین دین کے متعلق یا دنیا کے متعلق مگر صحابہ نے نہ دینیات مین پیروی عترت نبوی کی کری نہ معاملات دنیا مین کہ جس سے اہل تسنن خلافت مراد لیتے ہین پھر فرملے کہ کس امر مین اہل بیت نبوی سے صحابہ نے تمسک کیا ہے جناب فاطمہ زہرار ض کو اذیت پہونچائی حضرت علی مرتضے ع کو شہید کیا اونکی نصرت ترک کی واخذل من خذلہ کا کچھ خوف نکیا امام حسن ع کو معاویہ نے جسکو سنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بولتے ہین زہر دلوایا امام حسین ع کو مع اونکے عزیز اقاربکے اہلسنت وجماعت کے صحابہ تابعین نے کیسی بیکسی کی حالتمین شہید کیا یزید اہل تسنن کا صحابی ہی عمر بن سعد صحابی ہی پھر ساری فوج انکی دیکھنے والی ہے کہ درجہ تابعین بے بعقیدہ اہل تسنن داخل ہے اگر اسی کا ر روائیکا نام تمسک عترت ہے تو دوسری بات ہے اب فرقہ اہل تسنن کی نسبت لیجیئے کہ وقت تو باقی نہین کہ کوئی عترت اطہار کو پیشوا بنا کر اونکی اطاعت کرتا کہ جس سے ثبوت بیّن پیدا ہو سکے ہان ثابت کرنیکی یہ امر بہت بڑا کافی ہے کہ اونکے کتب مذہب

اور فقہ اور حدیث کی پرتال کیجائے کہ اونھون نے یا اونکے بزرگون نے اہلبیت نبوی صلعم کے مذہب کی تقلید کی ہے یا اور لوگون کی اور اسکی تحقیقات کچھ دشوار نہین ہے کتابون سے سب کچھ معلوم ہو سکتا ہے کسی شخص کے زبان سے کہدینے سے کچھہ نہین ہو سکتا اب غور فرمایے کہ اہل سنت وجماعت کے چار گروہ ہین اول حنفی امام ابوحنیفہ کوفی کے مقلد دوسرا شافعی منسوب با مام شافعی تیسرا مالکی منسوب با مام مالک چوتھا حنبلی با مام احمد بن حنبل یہ چار شخص اہل تسنن کے مجتہد منتسب کہلاتے ہین انھون نے مذہب صحابہ کو تدوین کیا ہے یہ امر بھی عوام پر روشن ہے کہ یہ چارون امام سنیون کے جس زمانہ مین زندہ تھے اوس زمانہ مین دوازدہ امام ع مین سے بھی موجود تھے اور ظاہر ہے کہ آیمہ اہل بیت علیہم السلام سب کے سب داخل عترت نبوی ہین اہل تسنن نے اونکو چھوڑکر کسی نے ابوحنیفہ کابلی النسل کی کسی نے شافعی کسی نے مالک کی کسی نے احمد بن حنبل کی پیروی اختیار کی امام محمد باقر وامام جعفر صادق ع وامام موسی کاظم علیہم السلام کا زمانہ وہی تھا جس مین چارون امام سنی پیدا ہوے اور اہل تسنن اس بات کے بھی قایل ہین کہ ہر سہ آیمہ اہل بیت علیہم السلام نہایت درجہ عالم اکمل اور فاضل اجل اور صاحب ظاہر وباطن تھے پھر کیا وجہ ہے کہ ایسے بزرگوارون کو چھوڑکر ادنے درجہ کی لوگون کی پیروی اختیار کی وجہ اسکی یہ تھی کہ جیسا اونکے بزرگون نے حضرت علی مرتضے جیسے اکمل وکامل کو چھوڑکر اور حسنین ع جیسے جگر گوشگان رسول اللہ صلعم کی ترک نصرت کر کر اصحاب ثلثہ ومعاویہ ویزید کو خلیفہ کیا تھا اوسی کی تقلید کر کے امامت مذہب بھی عترت نبوی سے چھین کر ایرا غیرا کو دیدے کوئی شخص اس فریب مین نہ آجاے کہ اہل تسنن کے چارون امامون نے شاید عترت نبی کی ساتھ پیروی کی ہو اور اونکے مذہب کو تدوین کیا ہو نہین نہین قطعی اونھون نے مذہب اہل بیت نبوی سے گریز کیا ہے اور جود

شاہ ولی اللہ دہلوی نے ازالتہ الخفا مین لکھا ہے کہ آیمہ اربعہ تسنن نے عمر
ابن الخطاب اور ابن مسعود اور زید بن ثابت اور ابو موسیٰ اشعری کے مذہب کی
تدوین کی اور اوسی مذہب کے مقلد ہوے اور مذہب حضرت علی مرتضے علیہ السلام
کو اونھون نے قطعاً ترک کیا یہ سب حال جو مین نے لکھا ہے ازالتہ الخفا عن
خلافت الخلفا سے اقتباس کیا ہے پھر کوئی صاحب بروے انصاف مجھے قایل
کردے اور ثابت کردے کہ صحابہ خصوصاً خلفاے اور اونکے معتقد اہل تسنن
کس وجہ سے گمراہ نہین ہین اور کیسے زمرہ اہل اسلام مین داخل رہ سکتے ہین
ہان اگر نبی صلعم اور اونکے حکم کی وقعت کسی کی نظر مین نہو تو البتہ وہ شخص صحابہ اور
اہل تسنن کو ایماندار سمجھے لیکن ظاہر ہے کہ وہ خود ایمان سے بے بہرہ ہے
وہ ہی سگ زرد برادر شغال کا مضمون ہے اب یہ کیفیت تو صحابہ اور اہل
تسنن کی مذہب کے تھی شیعون پر جو مولوی صاحب اولٹا الزام لگاتے ہین
اور وہ نقل پوری کرتے ہین کہ نکٹون نے ناک والون کو ناکو کہہ کر ہسا
جسقدر شیعیان اہل بیت ع تھے اول زمانہ سے آخر تک عترت نبی پر فدا ہے
صحابہ مین سے ابوذر و سلمان و مقداد و عمار یاسر ابو ایوب وغیرہ رضوان اللہ
علیہم اجمعین کی حالات سب پر روشن ہین اصحاب امام حسین علیہ السلام
کو دیکھئے کہ کیسے سپر ہو کر اپنے جانون کو فدا کر دیا بعد اونکے باوجودیکہ وہ
زمانہ رہا کہ اگر کوی اہل بیت نبوی کا نام بھی لے تو گردن مارا جاے مگر
دوازدہ امام علیہ السلام پر دل و جان سے قربان رہے اہل تسنن کے
خلفاے مروانیہ و عباسیہ کا مطلق خوف نکیا اوس زمانہ سے اب تک اکثر ممالک
مین شیعیان اہل بیت کو کیسے کیسے سخت مصائب اوٹھانے پڑے مگر اوس
در کو نہین چھوڑا برابر دامن عترت سے لپٹے رہے کتب احادیث و فقہ اونکے

موجود ہین بغور ملاحظہ کیجیے کہ کسی خارجی ناصبی سرکش نافرمان بردار خدا اور رسول صلعم کا
نام تک نہین برابر روایات اور مسائل عترت رسول صلعم سے ماخوذ ہین اوُنھین کی
پیروی ہے اونھین کی تقلید ہے اب تک وہی حال ہے کہ بعد رسول اللہ صلعم کے
بحسب ہدایت رسول اللہ صلعم حضرت علی مرتضے ع کو اپنا امام اور پیشوا جانتے ہین پھر
بعد اونکے حسنین ع کو پھر درجہ بدرجہ آئمہ باقیہ اہل بیت علیہم السلام کو اپنا پیشوا
گردانتے ہین اونکے دشمنون ولدالزنا ونکو حتی المقدور لعن وطعن کرتے ہین اب تک
بحمد اللہ وہ جوش عقیدت ہے کہ اگر اون حرام زادون مین سے کوئی ملجاوے تو بے
ایمان کو کچا کہا جائین تمسک عترت کی تو یہ کیفیت ہے قرآن مجید سے پورا پورا تمسک
اہل تشیع کو ہے سنیون کی طرح برخلاف کلام اللہ کی نہین کرتے کسی نالایق امتی کے
حکم سے آیت قرآنی کو منسوخ نہین سمجھتے نمونہ آزمائش کے لیئے آیت وضو آیت
متعہ پیش کرتا ہون ورنہ بہت احکام قرآنی ہین جنسے اہل سنت وجماعت قطعی بر
خلاف ہین آیت وضو کو آیت تیمم سے مقابلہ کرکے پھر غور کرو تو معلوم ہو جائیگا
کہ کون حکم خدا مانتا ہے کون منکر کافر ہی

سوال بستم

عقبہ پر کون کون صحابی بارادۂ قتل پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے آئے اونکے نام اور آنیکی وجہ بیان فرمائی اور
یہ کہ وہ صحابی تھے یا نہین

جواب مع تردید

قال عقبہ پر کوئی صحابی بارادہ قتل پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین گیا آپ تو
فضل الہی سے عاقل ہین ایسا سوال مہمل جاہلانہ بھی کوئی کرتا ہے اجی صاحب کیا آپکو
اتنی بھی خبر نہین کہ صحابی معتقد باایمان کو کہا کرتے ہین سو آپ ہی فرمائے کہ ذلیل اعتقاد
بھی کہین اپنے بزرگون کے قتل کا ارادہ کرتے ہین ورنہ یزیدیون کو یہ گنجایش ہوگی
کہ حضرت سید الشہدا رضی اللہ عنہ کو شہید کیا یا کرنا کیا برا کیا شمر اور یزید اور عبد اللہ
ابن زیاد وغیرہ سب معتقدان بااختصاص اور پیروان خاص تھے **اقول** کیا اپنے
آپکو یزیدیون کی گنجایش کا شبہہ ہی ہے آپنے یزید کے اوس خط کو ملاحظہ شاید نہین
فرمایا کہ جو اوسنے بعد واقعہ کربلا کے عبد اللہ ابن عمر رض کے نام تحریر کیا اور اوسمین
حوالہ اونکے والد بزرگوار کا دیا کہ مین نے کوئی فعل اپنی طرف سے نہین کیا اوسی
بزرگوار کے فرمان اور افعال کی تقلید و تائید کی تھی اور آپ کیا یزیدیون سے کم ہین
آپ معاویہ کو صحابی پیرو خاص بیان کرتے ہو اگر غور کرو تو معاویہ یزید سے کس بات
مین کم تھا بلکہ اوس سے بدرجہا منافقیت مین زیادہ تھا یزید خود امام حسین علیہ السلام کے
مقابلہ مین حاضر نہین ہوا معاویہ اوسکا باپ حضرت علی مرتضے سے بہتر لڑائیان خود حاضر
ہوکر لڑا اوسی نابکار نے امام حسن علیہ السلام کو زہر دلوایا پھر آپ لوگون کی عقل
نہین ماری گئی کہ معاویہ کو باوجود ان حرکات کے صحابی کہتے ہو پھر رسول اللہ
صلعم سے لڑنے والون کو بھی صحابی اگر تم کہو تو کیا مضائقہ ہے بروئے حدیث صحیح
ثابت ہے کہ رسول خدا صلعم نے حضرت علی اور حسنین علیہ السلام کے شان مین یہ فرمایا ہے
کہ جو شخص انسے لڑا وہ مجھسے لڑا پس ظاہر ہے کہ معاویہ حضرت علی مرتضے ع سے
لڑا گویا رسول خدا صلعم سے لڑا اوسنے امام حسن علیہ السلام کو زہر دلوایا گویا
رسول اللہ صلعم کو شہید کیا طلحہ و زبیر حضرت علی ع کے مقابلہ پر مارے گئے مثل
کفار مقتولین بدر و احد کے ہوئی مگر آپکے علمائے فرمائے تو کس کس کو اس جرم

صحابیت سے خارج کیا ہے جو عقبہ والون کو کرتے ہین تو اون ملعونون کو قطعی کافر سمجھتا ہون اور میرے نزدیک ایسی لوگون کی توبہ بھی قبول نہین ہوسکتی مگر چونکہ وہ لوگ کہ جو عقبہ پر بارادہ قتل جناب سرور کائنات کے گئے صحابی رسول صلعم کہلاتے تھے اور اہل تسنن اونکو اب بھی جلیل القدر کہتے ہین اور مثل طلحہ و زبیر و معاویہ و یزید کے اونکو صحابیت سے خارج نہین کرتے اسلیئے اونپر اطلاق لفظ صحابی کا کیا جاتا ہے صحابی سے یہ مراد نہین ہے کہ وہ مومن صادق ہی ہے کیونکہ اکثر اصحاب رسول اللہ صلعم منافق نکلے اور بحسب قواعد اہل سنت وجماعت لفظ صحابی کے لیے ایمان کی قید نہین ہے بلکہ بظاہر مسلمان ہونا اوخال صحابیت کے لیئے کافی ہے خواہ دل مین وہ محض کافر ہووے جیسا کہ مقدمہ صحیح مسلم سے ظاہر ہے آیا الصّحابی فکلّ مسلم من رای رسول اللہ صلعم ولو لحظۃً کسی لغت مین صحابی کے معنی دیندار اور مومن صادق کے نہین ہین جو آپنے یہ بحث پیدا کی قال ہان مین ہی چونکہ شیعہ باوجود اس دعوے محبت کے حضرت سید الشہدا اور اونکے ہمراہیان کے خون کے پیاسے ہین وہ خود نملے تو اونکے معشوق کی تصویرون کے ساتھ وہ کرتے ہین جو سوائے یزیدیون کے اور کوئی نکرے غرض صحابہ مین سے کوئی نہین گیا نام کسکا بتاتے ہین یہ کام منافقون اور کافرون کا تھا باقی آپکو اپنا مطلب پوچھنا منظور ہے تو جیسا آپ گونگو پوچھتے ہین ہم بھی بلا لاجواب دیتے ہین پر اتنا فرق ہے کہ ہمارے رولاؤ کا تو یہ فائدہ ہے کہ اعتراض کے ساتھ آپکے سارے اعتراضون اور شیعو نکے سارے وسوسون کا جواب دیتا ہون سو آپ ہی کہئے کہ یہ کیا اچھا رولاؤ ملاؤ ہے اور آپکے گول مول کہنے کا یہ نتیجہ ہے کہ اگر ہم بہت چھان بینان بھی کرین تو بروے انصاف ہمارے ذمہ اس سے زیادہ جواب دہی نہین ہے جتنی ہم کر چکے اقول مولوی صاحب آپکے رولاؤ کا تو مین بھی قائل ہون کیا یہ رولاؤ کا ہی سبب ہے کہ آپ اولٹی

سمجھنے لگے مین نے آجتک دشمن کے معنی مین معشوق نہین سنا تھا یہ آپکے ہی کلام سے ثابت ہوا ہی پہلے آپنے مفروران احد کو عاشق صادق ایسے ہی اولٹی سمجھہ سے لکھا تھا اب یہ اوظہار ہوا کہ یزید وشمر ومعاویہ وغیرہم کو امام حسین ع کا معشوق لکھا سبحان اللہ آپکا فہم بہت ہی رسا ہے ہمکو مفروران غزوہ احد پہ سخت تعجب ہے کہ مولوی صاحب نے یہ کیا برعکس بات لکھی اگر وہ عاشق ہوتے تو کبھی مفرور نہوتے اپنی جان فدا کرتے یہ عشق مین کیا عقلمندی سوجھی کہ رسول اللہ کی شہادت کی خبر سنکر بے تصدیق کیئے اپنی جان بچانے کی فکر کی تھی ابوسفیان کی خدمت مین حاضر ہوے کیا ان عاشقون نے آپکے فہم کے مطابق ابوسفیان ملعون کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معشوق سمجھا تھا کہ جب معشوق نہین رہا تو کیا مضائقہ ہے معشوق کے معشوق پاس چلو کہ وہ بھی حکم معشوق کا رکھتا ہے مگر اب اصلیت معلوم ہوی کہ جنونکی اصطلاح مین دشمن کو معشوق ہی کہا کرتے ہین اگرچہ آپ اپنے نزدیک بڑے جگتی ضلعہ بازی کو ہین مگر یہ جگت نرالی ہے مگر یہ صرف رولاو کا ہی باعث معلوم ہوتا ہے سامعین شاید مولوی صاحب کے اس پرواز کو نہ سمجھے ہونگے اصل قصہ یہ ہے کہ شیعیان قصبہ لکھنؤ نے کچھ عرصہ ہوا کہ دشمنان اہل بیت کے تصاویر بنا کر اونکو مشتہر کیا تھا اور وہ تصاویر شمر ابن زیاد یزید معاویہ وغیرہ کے تھین اور شاید اصحاب ثلثہ مین سے بھی کسی ایک صاحب کے تھی جنکو مولوی صاحب نے امام حسین علیہ السلام کے معشوق قرار دئے شمر و یزید وغیرہ کی عاشقی معشوقی تو ویسی ہی ثابت ہے کچھ حاجت بحث نہین مگر اصحاب ثلثہ یا بالخصوص حضرت عمر ابن الخطاب امام حسین علیہ السلام کے معشوق مولوی صاحب کے نزدیک اوسی اصول سے قرار پاے ہونگے کہ جس سے مفروران احد عاشق رسول اللہ قرار پائے واضح ہو کہ جمیع خلفاء کو اہل بیت نبوی سے وہی کاوش اور عداوت تھی

جیسے کہ یزید کو یا سلاطین کو مدعیان سلطنت سے ہوا کرتی ہے یہ اصولی مسئلہ خلفاے
ثلثہ کا قرار دیا ہوا تھا کہ خلیفہ سے جہان تک ممکن ہو تدبیر دفیعہ اہل بیت کی کرے
یزید نے حضرت عمر رض کے خط کا حوالہ عبد اللہ ابن عمر کو دیا ہے بھلا غضب ہے کہ
امام حسین علیہ السلام کے جد امجد اون لوگون سے بوجہ نافرمانی اور سرکشی کی ناراض
جائین والدہ شریفہ اونکی یہان تک وصیت کرین کہ ابوبکر و عمر میرے جنازہ پر نہ آنے
پاوین ہر دو خلفاے مذکور طرح طرح سے اذیت دین ترکہ نبوی سے محروم کرین دعوی
زہرا صلواۃ اللہ علیہا اور شہادت امیر المومنین وحسنین علیہ السلام رد کرین خلافت
کہ حق مرتضے ع کا تھا غصب کرین حضرت مرتضے یہ فرمائین کہ اگر چالیس آدمی صاحب
عزم مجھہ کو ملتے تو مین ابوبکر پر جہاد کرتا اور جب اہل بیت نبوی کو موقع ملا تو خلیفہ
سوم کی نعش تک دفن نہونے دی اور پھر احمق لوگ امام حسین علیہ السلام کو
ایسے لوگون کا عاشق قرار دین نعوذ باللہ من ذالک بطرز عمل درآمد مولویان اہل
مدرسہ اسکا جواب یہ ہے کہ امام حسین علیہ السلام کے نسبت ایسی عشق بازی کا گمان
کرتا ہی میرے نزدیک گمان کفر ہے اس عاشقی کے لیے کسی کابل کے پٹھان کو تلاش کیا ہوتا
تو شاید معشوقون کی ارواح کو ثواب بھی پہونچتا مولوی صاحب کی کیا عقل ماری گئی تھی
ہے کہ خود بخود ملوث ہوتے ہین شیعہ لوگ یہ الزام بعض حضرات کو دیا کرتے ہین مگر
مین ہمیشہ یہ سمجھتا تھا کہ بوجہ عداوت یہ تہمت لگائی جاتی ہے مگر غضب ہی مولوی صاحب
خود اونھون کو معشوق قرار دیکر اولٹی ہنسی کراتے ہین مولوی صاحب یہ تو خیال
فرمایا ہوتا کہ ہر شے اپنے جنس کی طرف مایل ہوتی ہے اجسام طاہرہ اور ارواح
طیبہ وزکیہ کو اجسام خبیثہ اور ارواح کثیفہ سے کیا تعلق ہی معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب
شاعران عجم دیکھو کہ مین آگر اس اصول پر گرے کہ معشوق ہمیشہ ظالم جفا کار غدار بیوفا
ستم گار ہوتا ہے عاشق پر طرح طرح کے ظلم و جفا کرتا ہے سو ان لوگون نے بھی کوئی

دقیقہ ظلم وستم کا وکج ادائے بیوفائی کا نہین چھوڑا اسلیئے ملاؤن کی اصطلاح مین
معشوق قرار پا گئے جو جو اوصاف اور عادات معشوقون کی کتابون مین مولوی صاحب
نے پڑھے ہین وہ سب اونسے مطابق ہوگئین پھر کیا وجہ ہے کہ اونکو معشوق قرار
نہ دیا جاوے سبحان اللہ برین عقل و دانش بباید گریست **قال** خیر مطلب کی سنئے صحابہ کے
شان مین کچھ آتیین جواب اجمالی مین مرقوم ہین اور ایک آیت جواب سوال نہم مین مرقوم
ہوئی ور اوسکا ترجمہ بھی بقدر ضرورت معروض ہوچکا اوسکو دیکھئے اور پھر ہماری
طرف مونہہ کرکے فرمائے تمہین خدا کی قسم کیا تمہارے خیال مین آسکتا ہے کہ خدا کی
اتنی تعریفونکے بعد بھی شیخین کے نسبت یہ کہیال باقی رہے اور اگر پھر بھی یہ بات مقصود ہے
تو یون کہو تمہارے نزدیک نعوذ باللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم واجب القتل
اور خدا کے دشمن تھے جو اونکے دشمنون کی اتنی لمبی چوڑی تعریفین کین کہ العظمۃ للہ
اقول مولوی صاحب آپ ہر بات مین اولٹے ہی نتیجے نکالتے ہین اور بالکل جاہلونکی
سی باتین کرتے ہین قرآن شریف مین جو جو آیات تعریف کے ہین اونکو شیخین کے نسبت
کیون سمجھتے ہو کیا آپکے عقیدے کے بموجب قرآن شیخین پر اوترا ہے کہین قرآن مین
انکا نام درج ہے جو آپ اونکی وجہ سے رسول اللہ صلعم کو نعوذ باللہ خدا کا دشمن
سمجھتے ہو آپنے تو چار پانچ ہی آیت کا حوالہ دیا ہے مین تو یہ کہتا ہون کہ بہت بہت
مقامات پر صحابہ مومنین کے تعریفات ہین اور صدہا مقامات پر صحابہ منافقین کی مذمت
اور برائیان ہین آپ رسول خدا پر کیون بدگمانی کرتے ہین ان لوگون کو دوسرے
زمرہ مین سمجھہ لو خدا کا کلام بھی سچا رہے نبی صلعم بھی خدا کے دوست بنے رہین
اور اونکے اہل بیت بھی راست باز طیب وطاہر قایم رہین آیات کا حوالہ تو فضول
دیتے ہین آپ خود گنہگار ہوتے ہین اونکے حالات کی تحقیق کرکے کیون تشخیص نہین
کرتے ہو اونکے حالات خود شاہد اس امر کے ہین کہ جو آیات قرآنی صفات صحابہ مین نازل

ہین اونکے مصداق یہ نہین ہین بلکہ آیت مذمت اوسپر مطابق اور صادق آتی ہین
قال جناب من ہم تو فقط اس بھروسہ کہ منشی شیخ احمد ہوکو وجیہ الدین صاحب مرحوم کے
فرزند ارجمند ہین دیوبند کے رئیس زادے چال چلن کے اچھے راہ و روش کی عمدہ آپکی
نسبت اگر کوئی یون اگر کہے کہ بلند شہر کے ڈاکہ مین شریک تھے تو ہم تصدیق نہین
کرسکتے بلکہ دل وجان سے تکذیب کرتے ہین آپ خدا کے بھروسہ ہم اس بات کی
تکذیب نہین جو چند شیطانون نے بلکہ آپکے کانون مین پھونک دی ہے اقول
ہان مین بھی اسکو تصدیق کرتا ہون کہ جسقدر آپ میرے نسبت اور حالات اور
چال چلن سے واقف ہین اگر اسی قدر آپ صحابہ مذکور کے حالات سے واقفیت
پیدا کرتے تو ہرگز آپکو دہوکہ نہوتا سب سے بڑی غلطی آپکی یہی ہے کہ آپ بلا تحقیق
و تصدیق صحابہ کے نسبت راے قایم کرتے ہین اگر قرآن شریف مین اونکا نام بھی
درج ہوتا تو البتہ تو کوئی ضرورت آپکو تحقیقات کی نتھی اور جبکہ کسی کا نام درج نہین
دونون قسم کے آیات موجود پھر بلا تحقیق و تصدیق یہ کہدینا کہ اچھی اچھی باتین اصحاب
ثلثہ کے لیئے ہین بعینہ کمہاری کی سی نقل ہے پس جبکہ قرآن شریف مین تعریف
اور مذمت صحابہ کی موجود ہے تو یہ ماننا پڑا کہ صحابہ مین بھلے اور برے دونون
قسم کے آدمی ہین اور بھلے برون کی تشخیص صرف اونکے حالات اور چال چلن کی
تحقیقات سے ہوسکتی ہے پھر آپ ھی فرمائے کہ محض آیات تعریف سے یا محض آیات
مذمت سے کیسے یقین کرلیا جاوے کہ اسکی مصداق فلان شخص ہے چونکہ معاملہ
جملہ عقبہ ایک مشہور سی قصہ ہے اور اوس مین گمان قوی اصحاب ثلثہ کی شمولیت کا
ہے کیونکہ معاملات مابعد سے اسی امر کی تصدیق ہوتی ہے اور اہل تسنن کا نام
تبلانے سے اغماض کرنا اسی امر کا نشان دیتا ہے نام تبلانے سے کچھ آپنے ہی
نیا اغماض نہین کیا بلکہ آپکے جمیع علمائے فلان فلان ہی بیان کرتے ہین اور یہ جو

آپنے فرمایا کہ چند شیطانوں نے ملکر کان میں پھونکدیا ہے ملکر کہنا آپ غلط تحریر فرماتے ہین کیونکہ جن علماے اہل سنت کے کتب سے مجھ کو حال معلوم ہوا وہ ایک وقت اور ایک زمانہ مین موجود نہ تھے باقی رہا یہ امر کہ وہ شیطان ہین یا نائب شیطان یا ذریت شیطان اسکی تحقیق تمکو بہ نسبت میرے زیادہ ہوگئی اسلیئے مین اسکی تردید نہین کرتاہان ملکر کان مین پھونکنا آپ غلط فرماتے ہین اسلیئے مین نے اوسکی تردید کی منجملہ اونکے کہ جنہون نے میرے کان مین پھونکا ایک ملا جامی ہے کہ جسنے شواہد النبوت مین اس قصہ کو اس طرح لکھا ہے

نقل عبارت جامی

برین طریقہ بر راہ عقبہ میرفتند ناگاہ جمعی از عقب رسیدہ شدہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حذیفہ را فرمود کہ بازگرد وایشان را بازگردان حذیفہ در دست محتجنی داشت بے محابا محجن را بر روی ایشان زدن گرفت منافقان را گمان شد کہ رسول صلعم بر کید ایشان اطلاع یافتہ است زود از عقبہ فرود آمد رسول صلعم از حذیفہ پرسید کہ ہیچکس را ازین گروہ شناختی گفت یا رسول اللہ راحلہ فلان و فلان را شناختم اما ہمہ روبہائے خود را بستہ بودند اگر یہ لوگ وہ بھی منافق ہوتے جو مشہور ہین تو راویان اہل سنت اونکے نام صاف درج کر دیتے فلان فلان نہ لکھتے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ صحابہ مین سے تھے پھر لکھتا ہے چون از عقبہ گذشتند وصبح دمید رسول صلعم اسید بن حضیر را گفت ما انا یحیی میدانی کہ شب منافقان چہ اندیشہ کردہ بودند اسید گفت بفرمائے یا رسول اللہ صلعم تا سرہاے منافقان را فی الحال بحضرت تو سپارم گفت اے اسید نکردہ می دارم کہ مردم گویند چون حرب منقضی شد محمد قتل اصحاب خود آغاز کرد فرمائیے اب کیا

کلام اور حجت باقی ہے صاف طور سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صحاب الکھ
کہہ رہے ہین بلکہ اسید نے عرض کی کہ یا حضرت لوگ اصحاب کہان رہے تو فرمایا کہ
اظہار شہادت می کنند و خدائے تعالے مرا از قتل اہل شہادت نہی کردہ است بعد از ان
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نامہائے آن جماعت را با حذیفہ گفت واضح ہو
کہ جو لوگ اوس زمانہ مین منافق تھے اونکے نام کتب اہل تسنن مین درج ہین اور
علے الاعلان اونکو سب لوگ منافق کہتے ہین اور کوئی اونکا نام نہین چھپاتا
امرائے ابو سفیان مروان حکم سعد بن عبادہ وغیرہ کے نام سبکے زبانون پر ہین اصحاب
عقبہ کیسے عالی شان اور عالی منزلت منافق ہین کہ کوئی نام اونکے زبان پر نہین
لاسکتا جہان روایات اہل تسنن مین دیکھوگے یہی پاؤگے کہ حذیفہ نے عرض کی کہ
فلان فلان کی سواری کو پہچانا کوئی تشریح فلان فلان کی نہین کرتا رسول خدا صنے
بھی سوائے حذیفہ کے اور کسی متنفس سے اونکے نام نہین لیئے اس سے صاف
ظاہر ہے کہ یہ منافق اکابر لوگ ہین فرقہ اغیار مین سے تو صرف حذیفہ آگاہ ہوئی
اور اونھون نے کسی پر اس راز کو ظاہر نہین کیا یہی وجہ ہے کہ روایت اہل
تسنن مین نام نہین ہین اور راویون نے جب اپنے ہی گھر کو آگ لگتے ہوئے دیکھی ہے
تو اوسکے انکشاف پر کچھ اصرار نہین کیا چپکی ہو رہے لیکن ممکن نہین ہے کہ حضرت کے
اعزا و اقربا اس راز سے آگاہ نہ ہوئے ہون اونکو ضرور ان لوگون کے نام معلوم
تھے اور یہی وجہ ہے کہ راویان طریقہ مسلک اہل بیت علیہ السلام نے صاف صاف
نام اون لوگون کے لکھے ہین اور اون مین اول نمبر پر اصحاب ثلثہ کا نام درج
ہے روایات اہل تشیع ملاحظہ فرمائیے کہ سب کے نام اور تعداد جملہ راویان عقبہ کے
مفصل درج ہے اب فرمائیے مولوی صاحب صحابی کسکو کہتے ہین ایسے ہی افعال
پر رض کے مستحق سمجھے گئے ہین بھلا میری عرض پر تو آپ کیون یقین کرنے لگے تھے لیکن

اگر آپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے پر بھی یقین نکروگے تو ضرور اونھیں لوگونکے ساتھ قیامت کے دن محشور ہوگے

سوال بست ویکم

حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگون کے نام حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو بتلائے تھے یا نہین۔

جواب مع تردید

قال حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ صاحب سر نبوی تھے جو باتین بعضی اونکو معلوم تھین وہ کسی کو معلوم نہ تھین نہ حضرت علی ع کو نہ حضرت ابو بکر و نہ حضرت عمر و نہ عثمان وغیرہ کو اور اگر ان اصحاب کو بھی وہ باتین معلوم ہون چنانچہ دیر دیر کی نشست وبرخاست حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے جو بوجہ دوستی وخلت اسلام جسپر احادیث صحیح شاہد ہین یہ بات مترشح ہوتی ہے تو حضرت حذیفہ رض کے صاحب السر ہونیکے یہ معنی ہونگے کہ وہ اپنے ہم چشم لوگون مین اسبات مین ممتاز تھے بہر حال راز کی باتکو کوئی کیا جانے اور پھر وہ ھی ہین اور آپکو ابتک یہ ہی خبر نہین کہ ایمان کسکا نام ہے باقی یہ نام کا ایمان کس کام کا اور اگر ثابت ہے تو اسقدر ثابت ہے کہ بعض صحابہ کو اسماء منافقین اور سلاطین جو معلوم تھے پھر آپکو اس سے کیا مطلب آپکو ان باتون سے اپنے پنہانی مطلب کی امید رکھنی ایسی ہے جیسے بیل کے پیٹ مین سے مرغی کے انڈے کی اقول اصحاب ثلثہ کی نسبت تو آپکا بیان صحیح ہے کہ اونکو معلوم نہ تھا اور کیون معلوم ہوتا اونسے تو پردہ ہی تھا وہ خود پیوری افشاء تھی

اگر حضرت علی ؑ سے کوئی راز نبوی پنہان نہ تھا دنیاوی راز تو کیا شے ہے دینی راز بھی
پنہان نہ تھا گھر کے اور پیونکے مالک کے راز آپسے مخفی نہ تھے اور اس راز کا اون پر
منکشف ہونا اونکے طریقے کے روایات سے ثابت ہے کہ ان سب اہل عقبہ کے نام
اور تعداد کو روایت کیا ہے اگر اصحاب ثلثہ کو بھی نام معلوم ہوتے تو اونکے طریقے کے
راوی ضرور روایت کرتے کیونکہ ایسے امور کا اخفا غایت درجہ ان لوگون کے فنا
ہونے تک مدنظر رہتا نہ کہ دوام کے لیئے پوشیدہ کیا جاتا لیکن مولوی صاحب کے
مناظرہ کا عجب ڈھنگ ہے ایک مرتبہ اقرار پھر اوسی کا انکار یہ امر داب مناظرہ سے
بعید ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب کو یہ خوف غالب رہتا ہے کہ کسی اقرار
یا انکار سے کوئی نتیجہ خلاف پیدا ہو جاوے اسلیئے انکار و اقرار احتمالی بیان کرتے ہین
کہ یہ ہوگا حالانکہ آپکی رائے نہین لیجاتی کتب سے جو کچھ کہ ثابت ہوتا ہے اوسکو بیان
کرنا چاہیئے سوال صرف یہ تھا کہ حذیفہ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان
منافقون کے نام بتلائے تھی یا نہین اسکا کچھ جواب ندیا اور فرمایا کہ راز کی باتون کو
کوئی کیا جانے خصوصاً مین اور آپ جو ایمان کو بھی نہین جانتے اس سے معلوم ہوا
کہ مولوی صاحب کے کسی باتکا اعتبار نہین ہے جبکہ ایمان سے محروم ہین تو پھر راست
بازی کہان یہی وجہ ہے کہ سوال ماقبل کے جواب مین آپکو مومن اور صحابی کے
معنی مین تمیز نہو سکے اور یہ جو فرمایا کہ صرف اسقدر ثابت ہے کہ بعض صحابہ کو اسمائے
منافقین وسلاطین معلوم تھے یہ صریح بغرض اخفاء اصلیت ہے علمائے اہل تسنن صاف
لکھتے ہین کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کو نام ان منافقین کے دو وجہ سے معلوم تھے ایک
بوجہ شناخت کرنے راحلہ یعنے سواری کے اور دوسرے جناب سرور کائنات صلعم کے
بتلا دینے سے ان منافقون کے اسماء کا علم تھا چنانچہ ہمنے عبارت شواہد النبوت سے
سوال بستم مین ہے ثابت کر دیا ہے اور مولوی صاحب کے فرمانے کے لیئے پوری

پوری نقل عبارت ملا جامی کی کردے دیکھئے مولوی صاحب کو اس اخفا کرنے مین اور دروغ بولنے مین کے رکعت کا ثواب حاصل ہوا اوس سے صاف پایا جاتا ہی کہ مولوی صاحب کے دل مین اون منافقون کی محبت بہ نسبت محبت نبوی کے زیادہ ہے اور مولوی صاحب نہین چاہتے کہ اون اصحاب عقبہ پر کسیطرحکا الزام عاید ہوجائے

سوال بست ودویم

حضرت عمر رضہ نے حذیفہ رضہ سے یہ سوال کیا یا نہین کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے اصحاب عقبہ مین میرا نام لیا یا نہین

جواب مع تردید

قال ہمنے آجتک اپنی یاد مین کوئی روایت اس مضمون کی نہین دیکھی جس سے یہ بات ثابت ہو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ پوچھا ہو کہ رسول اللہ صلعم نے میرا نام تو نہین لیا اقول یہ تو اہل انصاف کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ مولوی صاحب جبکہ متواترات احادیث سے دباؤ پر منکر محض ہوجاتے ہین او صاف لکھدیتے ہین کہ یہ روایت اہل سنت کی کسی کتاب مین نہین جیسا کہ سید المومنین امام المتقین اور سید العرب وغیرہ متواترات اہل سنت سے صریح انکار کیا اور ہمنے خاص کتاب ازالۃ الخفا سے ہے اونکو ثابت کردیا حدیث ثقلین کو خود ہی مولوی صاحب نے اس سے انکار نہین کیا بلکہ آیندہ فقرہ سے اوسکو قبول کرلیا قال پھر پوچھ لیا ہو تو حضرت عمر رضہ کے قربان جانا چاہیئے ایسا خدا کا خوف کسکو ہوگا جو یون خدا کی بے نیازی سے ڈر کر اپنے خاتمہ سے اندیشہ مند رہے اقول سبحان اللہ یہ بھی مفروری جنگ احد کی ہے کہ فرط محبت سے

باعث اوسکا ہوے پوچھ لینا دو وجہ سے خالی نہین ایک یہ کہ اوس گروہ مین شامل
تھی اور دل پر دغدغہ تھا کہ ایسا نہو کہ حضرت کو یہ حال معلوم ہوگیا ہو دوسرے یہ کہ
اگر وہ شامل اوس گروہ کے نہ تھے مگر حضرت کی نبوت مین انکو شک تھا کیونکہ ظاہر بات ہی
کہ اگر حضرت عمر رض جناب رسول خدا صلعم کو سچا نبی ہی سمجھتے تو یقین کامل اس امر کا رکھتے
کہ رسول اللہ صلعم نے ہرگز ہرگز خلاف واقع نام نہ بتلائے ہونگے جو جو شخص اوس گروہ مین
شامل ہوگا اونہین کے نام بتلائے ہونگے اگر حضرت عمر رض اوس گروہ مین شامل
نہ تھے تو کیون اونکو احتمال اس امر کا ہوا کہ میرا نام تو نہین لیا اور اگر شامل تھے تو کیون
شبہ ہوا کہ میرا نام بھی لیا گیا ہے یا نہین دونون حالت مین صریح ثابت ہے کہ انکو رسالت
حقہ مین شک تھا اور یہی کا نام نفاق ہے چنانچہ حذیفہ رض نے جو اونکو جواب دیا
اوسکا یہی مضمون ہے وہ کہتے ہین تم اپنے دل مین خیال کرلو کہ اگر تم اوس گروہ کے
شامل تھے تو ضرور تمہارا نام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لیا ہے اور اگر تم
شامل نہ تھے تو تمہارا نام نہین لیا ہے یہ سارا قصہ صحاح اہل سنت مین مذکور ہے جسکو
مولوی صاحب ہون ہان مین اڑاتے ہین مولوی صاحب جو اس حرکت پر حضرت عمر رض کے
قربان ہوے ذرا غور کا مقام ہے کہ وہ لکھتے ہین کہ ایسا خدا کا خوف کسکو ہوگا تعجب کی
بات ہے کہ اوسیکو ہوگا جو رسول خدا صلعم کے قتل کے ارادہ سے گیا کیا خدا اور رسول صلعم کے
یہان ایسا بھی اندھیر ہے کہ کرے موچھون والا اور پکڑا جاے ڈارھی والا اگر اپنے دیگر
افعال و حرکات کے بابت خدا کا خوف کرتے تو مضائقہ نہ تھا یہ تو صریح واقعہ تھا جو
لوگ اوس مین شامل نہ تھے اونکو اس بات کا کب خوف ہوسکتا تھا کہ کہین ایسا نہو
کہ عداوت سے خداے تعالے نے ہمارا نام بھی اوس زمرہ مین رسول اللہ صلعم سے
لے دیا ہو اور اگر ایسا بیجا اندیشہ کسی شخص کو خدا و رسول صلعم کی طرف سے ہو
اوسکو خدا ترس نہین کہتے ایسا شخص تو صریح کافر کہلاتا ہے اور گویا وہ خدا و رسول پر

دروغ گوئی کا شبہ رکھتا ہے **قال جناب** من کلام اللہ مین سورہ مومنون مین اچھے بندونکی تعریف مین تو یہ ارشاد ہے ان الذین ھو من خشیۃ ربھو مشفقون جسکے یہ معنی ہین تحقیق وہ لوگ جو خدا کے خوف سے ڈرتے ہین پھر اسکے بعد اونکا انجام بیان فرماتے ہین اولئك یسارعون فی الخیرات وھولھا سابقون یعنی ایسے لوگ خیرات مین دیر نہین کرتے اور یہی لوگ خیرات کو لے بھاگے ادہر سورہ فاطر مین یہ ارشاد ہے انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء جسکا حاصل مطلب یہ ہے کہ خدا سے وہی ڈرتے ہین جو خدا کے جاننے والے ہین علی ہذا القیاس اور سارے کلام اللہ مین ایک جا نہین بیسون جگہہ یہی معنے ہین سو حضرات شیعہ کی ہم نہین کہتے سوائے اونکے جس سے چاہے پوچھ لیجیے ان باتون کو بشہادت کلام اللہ منجملہ کمالات ایمانی ہی سمجھے گا ہان شیعہ اگر خوف خدا کو کفر سمجھتے ہو تو ورنہین ورنہ پھر حضرت علی کے محبت کی ہی کیا قدر رہجائیگی بہرحال یہ بات تو اس قابل تھی کہ آپ زنار دلی توڑ کر حضرت عمر رض کی زیارت کا احرام باندھتے تو بہ استغفر اللہ احرام نہین صاحب زیارت کا سامان کرنے پر اولٹے آپ تو موہنہ کو آنے لگے اور انکھیان ستانے لگے سو اسکا جواب بجز اس شعر کے اور کیا دیا جاوے ٭ چشم بد اندیش کہ برکندہ باد ٭ عیب نماید در نظرش بہتر ٭ **اقول** یہ کون نہین جانتا کہ خوف خدا کا نیک بندون کو ہوتا ہے پر خدا اور رسول سے بدگمانی نیک بندون کو نہین ہوتی یہان خوف خدا کا ذکر نہین ہے بلکہ اس بات کا ذکر ہے کہ اگر حضرت عمر رض شامل گروہ مذکور نہین ہوئے تھے تو انکو رسول اللہ سے یہ بدگمانی کیون ہوئی تھی آپکو اس الزام کا جب جواب نہین آیا تب آپ اولٹے موہنہ ادہر کو گرے اور وہی معاملہ آپنے بیان بھی کیا جو جنگ احد کے مفروری کے لیئے اقتضاء محبت بنایا تھا مگر عاقل اسکو بھی سمجھہ گئے تھے اور اسکو بھی سمجھہ گئے کہ انسان آسمان کے سوال مین ریسمان کا حال جب ہی بیان کرتا ہے کہ جب وسکو آسمان کے حال سے

وقوف نہو اور اظہار بے وقوفی سے عار آتا ہو اگر حضرت عمر کو خوف خدا ہوتا تو ہرگز
اوس گروہ نابکار کے شامل ایسا نالایق ارادہ نکرتے اور جبکہ وہ شامل اوس گروہ کے نتھے
تو ایمانداری اور سچی مسلمانی ہرگز روادار اس وہم اور بدگمانی کے نہوتی کہ رسول اللہ
صلعم نے کہین میرا نام تو اوس زمرہ کے شامل نہین لیا ہے ہان ایسا خیال بھی
بعض ضعیف الایمان لوگون کو ہوسکتا ہے مگر وہ لوگ باوجود ضعیف الایمانی کے
ممکن ہے کہ خود رسول اللہ صلعم سے ہی اپنا شک رفع کر لیتے اور یہ کہہ سکتے تھے
کہ حضرت کہین آپکو میرے نسبت تو ایسا شبہ نہین ہو گیا ہے اگرچہ یہ بات ایسے
لوگون کے روبرو کہنے کے قابل ہے جو عوام دنیا دار ہین اور اپنے خیال اور رای کی
متابعت کرتے ہین انبیاء علیہم السلام کے روبرو عرض کرنیکے قابل نہین ہے
کیونکہ وہ محض کسی خیال یا قیاس سے کوئی واقعہ کے بابت قرار نہین دیتے بلکہ وہ
متابعت وحی اور الہام کے کیا کرتے ہین جس مین شک اور ریب کو دخل نہین
ہوسکتا لیکن خیر ہم یہ امر بھی تسلیم کرتے ہین کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ویسا ہی
خیال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسبت پیدا ہو گیا جیسا کہ عوام کے
نسبت ہوا کرتا ہے کہ شاید انکو میرے نسبت گمان نہو تو انپر واجب تھا کہ اگر
معاملہ انکا صاف تھا تو رسول اللہ صلعم سے عرض کرکے شبہ رفع کر لیتے لیکن چونکہ
معاملہ صاف نہ تھا ہلیئے اونکے روبرو موںھ پر کچھہ نہ کہہ سکے بعد اونکے
حذیفہ رض کے مصر ہی کہ یہ بتلا دو کہ میرا نام تو رسول اللہ صلعم نے نہین لیا
نعوذ باللہ کہنا پڑا تو نبوت پر شک ہے اور کسقدر یہ خدا اور رسول صلعم سے
بدگمانی ہے اور اوسکو زبان زوری سے خوف خدا ہی کہے جاتے ہین اور پھر
آنسون کے زیارت کے احرام ہدایت کرتے ہین کہ بغیر اسکے سنے ہوے سخت
جان کافر کے روح قبض نہین ہوتی اگر آپ اسکے شاکی ہوتے تو تمہارے بھی کام

آتے عیب وہنر کے نسبت جو آپنے گفتگو فرمائی اسکی تمیز کو مادہ درکار ہے ورنہ دیکھے
آپکی ہم پلہ حماقت اہل ہنود سری کرشن جی کے تمام افعال ناچ درنگ زنا و محصات
غیر عورتون سے صحبت مذاق دل لگی وغیرہ افعال ذمیمہ کو آپکی طرح کیسے فضائل اور
ہنر مین داخل کرتے ہین **قال** غرض جواب تو بندہ نے عرض کیا آگے اسکے کچھ ضرورت
نہین کہ یہ روایت صحیح ہے یا غلط ہے با این ہمہ اگر آپکا شوق ہو تو مولانا محمد
یعقوب صاحب و مولانا سید احمد صاحب و مولوی محمد محمود صاحب سے دریافت
فرمالین **اقول** ہم تو پہلے ہی اسکے فقرہ کے بغیر دیکھے کہہ چکے تھے کہ مولوی صاحب
نے اس روایت کو مثل آیات قرآنی تسلیم فرمالیا ہے کیونکہ مین تو آپکا وطیرہ دیکھ
چکا ہون کہ حدیث صحیح کیا بعضے متواترات احادیث سے آپ صاف انکاری ہو گئے
مگر یہ کچھ قدرت خدا ہے کہ اس روایت سے آپ انکاری نہین ہوے اول اول
تو کچھ جوش تعصب ہوا تھا اور اپنے لاعلمی ظاہر فرمائی تھی پھر بقول شخصے آپکے سر پر
چڑھ کر یہ روایت بول اوٹھے

سوال بست وسویم

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اخیر وقت مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وصیت کرنے سے منع کیا

جواب مع تردید

قال المحمد قاسم النانوتوی حضرت عمر رض نے رسول اللہ صلعم کو وصیت
کرنے سے کہان منع کیا ہے اور اونکا کیا مقدور تھا جو منع کرتے اتنا طوفان
بھی کہین سنا ہے پہلے تو آپ ہی فرمائین کہ وہ وصیت ہی کب تھی رسول اللہ صلعم نے

دستور العمل کے طور کچھ لکھوانا چاہا تھا چنانچہ یہ ارشاد کتب کتب لکم کتابا لن
تضلوا بعدی اسپر شاہد ہے اسلیئے کہ اسکا حاصل باقبل سمیت یہ ہے کہ دوات وقلم
لاؤ ایسی کتاب لکھوا دون جو تم کبھی گمراہ نہو مگر اوسوقت آپکو مرض کی شدت تھی
کیسے یہ سمجھکر کہ کتاب اللہ کے بعد شہادت آیۃ ونزلنا علیك الكتاب تبيانا لكل
شيءٍ جسکا ترجمہ اوپر مرقوم ہوچکا اور نیز ہدستاویز حدیث ثقلین جسکے الفاظ اور
معنے جواب سوال منجملہ سوالات اربعہ مین موجود ہے اور کس چیز کی حاجت ہے یہ
رائے دی کہ کیا حاجت ہے کہ ایسے وقت مین یہ تکلیف دیجائے آپ بوجہ کمال
شفقت فرماتے ہین بطور ایجاب نہین فرماتے کسی نے امتثال فرمان کو مقدم سمجھا
آخر کار حضرت عمر رض بھی بولے اس رائے کو عمدہ سمجھا ورنہ اگر یہ حکم ایجابی ہوتا اور
یہ رائے ناپسند ہوتی تو جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بحکم یا ایہا الرسول
بلغ ما انزل الیك من ربك ضرور اس کام کو نہ چھوڑتے اور حضرت امیر دوات
قلم لی آتی نافرمانون کے زمرہ مین داخل رہتے بہر حال حضرت عمر رض کے اتنے کہنے
رسول اللہ صلعم چھوٹ سکتے تھے نہ حضرت امیرع کے رستگاری متصور ہے اگر یہ
نہین تو یہ ہی کہینگے کہ سب حضرت عمر رض کے ساتھ ہی ہین اس رفاقت پر خیال کرو
کہ خدا کا خلاف کیا پر حضرت عمر رض کا خلاف نہ کیا جو شخص رسول خدا صلعم اور حضرت
امیرع کا اسقدر پیارا ہو کہ اونکے سامنے خدا کا بھی لحاظ نہین کرتے پھر کس مونھ سے
برا کہتے ہو استغفر اللہ لاحول ولاقوت الا باللہ **اقول** مولوی صاحب اول تو ہر بات
کا صریح انکار کیا کرتے ہین پھر اوسی مونھ سے اوسی کا اقرار بھی کرتے ہین لاحول ولاقوۃ
عجیب بے غیرتی ہے پہلے تو منع وصیت سے انکار کیا پھر وجود وصیت سے انکار کیا بعد
اسکے منع کرنے کے اقبالی ہوگئے تو فقط بحث اس بات کی رہے کہ رسول خدا صلعم
قریب وفات امت کو کوئی وصیت کرنا چاہتے تھی یا نہین مولوی صاحب فرماتے ہین

کر دہ وصیت ہی کب تھی رسول خدا صلعم بطور دستور العمل کچھ لکھوانا چاہتے تھے اور
خود ہی حدیث کا یہ فقرہ درج فرماتے ہین اکتب کتابا لن تضلو بعدی اہل انصاف
غور فرماوین کہ وصیت کس فعل کو کہتے ہین یہ بات علی العموم سب لوگ جانتے ہین
کہ کوئی شخص اگر اپنے وفات کے بعد کا دستور العمل اپنے پس ماندون کے عملدرآمد کے
لیئے لکھے تو اوسکو شرعًا و عرفًا و قانونًا سب طرح وصیت نامہ کہینگے خواہ مرنے سے
کتنا ہی عرصہ پیشتر وہ کاغذ لکھا گیا ہو وفات کے بعد عملدرآمد ہونے کا لفظ جس تحریر مین
ہوگا وہ ہی وصیت نامہ ہے بلکہ شرعًا مرض الموت مین جو کوئی کارروائی ہبہ وغیرہ کے
ہوتی ہے تو دخل وصیت ہوکر ایک ثلث ترکہ پر اوسکا نفاذ کیا جاتا ہے اور حالانکہ
اوس مین کوئی ذکر اس امر کا نہین ہوتا کہ میری وفات کے بعد یہ کارروائی ہوگی پھر
بڑے تعجب کا مقام ہے کہ خود مولوی صاحب اوس حدیث کے فقرہ کو لکھ رہے
ہین جس مین صاف لن تضلوا بعدی درج ہے جسکا صریح مفہوم یہ ہے کہ دستور العمل
میری وفات کے بعد کارآمد ہے اور اوسپر بعد میرے عمل کرنا چاہیے یہ ہدایت اور
وصیت میرے بعد تمکو گمراہی سے بچانے والی ہے پھر اہل انصاف فرماوین کہ مولوی صاحب
کا انکار بابت وجود وصیت صریح اونکی ہی ثبوت پیش کردہ کے برخلاف ہے یا نہین
اور ایسا انکار دخل گناہ کبیرہ ہے یا نہین اور یہ بھی غور کرین کہ مولوی صاحب نے
کس نفع کے امید پہ یہ بار عظیم گناہ کبیرہ کا اپنے سر پر لیا صرف بوجہ عداوت نبی و اہلبیت
نبوی و رعایت ثلثہ کی یہ جرأت ہے اب مولوی صاحب نے منع وصیت کی کچھ توجیہات
بھی بیان فرمائے ہین از انجملہ یہ کہ کتاب اللہ موجود ہے تو پھر کیا حاجت ہے کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی ہدایت کے محتاج ہون یہ فقرہ تو مولوی
صاحب کو اوسوقت لکھنا چاہیے تھا کہ جب پہلے صحیح بخاری اور صحیح مسلم و دیگر صحاح
وکتب احادیث کو کسی حلوائی کے بھٹی مین جلا دیتے وہ لوگ بھی عجب احمق تھے کہ

کلام اللہ کے ہوتی ہوئی اسقدر محنت اور وقت اور زر خرچ کر کے اطراف عالم مین سیر اور گشت کر کے احادیث نبوی اور وصایاے رسالت پناہی کے متلاشی ہوئے عمر بھر اسی فکر اور سیر و سیاحت مین گذر گئی اور گروہ صحابہ بھی عجب بے وقوف تھے کہ قرآن کی طرح حضرت کی باتون کو حفظ کیا اور بقول جمہور اہل سنت و جماعت صحابہ نے سنت نبوی کی پیروی کی اگرچہ ہمکو پہلے سے یقین تھا کہ مولوی صاحب اور اونکا زمرہ مذہب سنت و جماعت سے خارج ہے لیکن اس قول سے اور بھی زیادہ یقین ہو گیا کہ مولوی صاحب شاید سنت و جماعت کے معنے بھی نہین سمجھتے مولوی صاحب کے توجیہات سے صاف پایا جاتا ہے کہ صرف قرآن مجید کے احکام ماننے چاہین اور سنت نبوی پر عمل کرنا ناجائز ہے اور یہ مقولہ اونکا اجماع اہل سنت کے خلاف اور مردود ہی رہا یہ امر کہ آیا یہ ارشاد محض براہ شفقت تھا یا وہ حکم بطریق ایجاب تھا یہ امر خود مضمون حدیث سے ظاہر ہے لن تضلوا بعدی دلیل کامل اس امر کی ہے کہ ارشاد نبوی نہایت ضروری اور واجب التعمیل تھا اس سے زیادہ اور کیا بات کہ وہ ارشاد گمراہی سے بچانے والا تھا اور افسوس ہے کہ اس زمانہ مین جبکہ نتیجہ عدول حکمی صاف صاف کھل گیا ہے اس امر مین بحث کی جاتی ہے کہ حکم موصوف ضروری تھا یا غیر ضروری اسلام مین متعدد فرقات صرف اوسی وصیت کے عدم تحریر سے ہوگئے اگر وہ لکھے جاتے تو سب کے سب ایک مذہب پر قایم رہتے اسلیئے اب اس امر مین بحث فضول ہی رہا یہ امر کہ جب حضرت عمر ابن خطاب رض اور اونکے ہمراہیون نے تحریر وصیت مذکورہ سے انکار یا اصرار کیا تو پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیون خاموشی اختیار فرمائی اور پھر بتاکید و اصرار کیون تحریر نہین کرادیا یا زبان سے کیون نہین فرمادیا اسکی یہ کیفیت ہے کہ جمیع قراین اس امر پر دلالت کرتے ہین کہ تحریر یا نوشت صرف دربارہ خلافت و امامت کے تھی اور دیگر فرائض مذہبی تو قرآن مین موجود تھی

اگر امورات اہم مین سے کوئی امر باقی تھا وہ تو صرف خلافت رسول اللہ صلعم تھی اور تقرر خلیفہ و امام کا بھی بعد حیات رسول اللہ صلعم ضروری امر تھا اور اس امر کے قراین اوسوقت ایسے ظاہر موجود تھے کہ رسول اللہ کے اس فرمانے کے ساتھ ہی لوگ سمجھ گئے کہ خلافت کے بارہ مین ارشاد ہے اور چونکہ اول حجۃ الوداع مین بروز عرفہ تمام امت کو وصیت فرما چکے تھے کہ میرے بعد قرآن اور اہل بیت کی پیروی کرنا اور اہل بیت سے مراد حضرت علی مرتضے ع و حسنین ع تھے تو اسکا بھی مفہوم صاف یہ تھا کہ میرے بعد والی و امام تمہارا حضرت علی مرتضے ع ہین لیکن خدائے تعالے نے اس وصیت پر بھی اکتفا نفرما کر تاکید کی کہ حضرت علی مرتضے ع کو خلافت پر نصب کردین چنانچہ مقام غدیر خم مین آپنے جلسہ عام مین خلافت پر نصب کر دیا مگر بعض لوگونکو یہ امر ناگوار ہوا اور اونھون نے اسکے برخلاف سازشین کرنی شروع کین حضرت نے ایام مرض مین بغرض رفع فساد و نزاع کے یہ چاہا کہ مفسد لوگونکو کسی تقریب سے بیرونجات مین روانہ کر دیا جائے اسلیئے باوجود شدت مرض جیش اسامہ کو ترتیب دیکر حکم جلد روانگی کا دیا اور اوسمین اصحاب ثلثہ و دیگر اکابر مہاجر و انصار نامزد ہوے لیکن وہ لوگ باوجود شدت اصرار حضرت کے مدینہ سے باہر نگئے اور حضرت کو یہ معلوم ہو گیا کہ یہ لوگ انحرافی کرتے ہین تب قریب وفات یہ چاہا کہ اسبارہ مین ایسی تحریر ہو جاوے کہ جس سے پھر مدعیان باطل کو جائے سخن باقی نرہے اور یہ منظور ہوا کہ یہ تحریر بھی ایسے شخص کے ہاتھ سے لکھی جاوے کہ جو خود دعویدار ریاست ہو یا متعلق اوسکی ہووے چنانچہ صحاح اہل سنت و دیگر کتب معتبرہ اہل تسنن سے یہ امر ظاہر ہے کہ یہ تحریر عبد الرحمن بن ابی بکر رض کے ہاتھ سے لکھوانا چاہتے تھے کہ حضرت عمر رض نے اوسکو لکھنے سے منع کر دیا اس مین کچھ شک نہین ہے کہ اگر کوئی دوسرا شخص لکھنے والا ہوتا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کہنے سے بند نہوتا وجہ صرف یہ تھی کہ حضرت علی مرتضے ع کے خلافت کا یہ حکم لکھانا چاہتے تھے

اور منظور یہ تھا کہ ابو بکر رض کے پسر کے ہاتھ سے لکھی جائے کیونکہ ابو بکر رض لکھنا نہین
جانتے تھے یہ امر صحیح بخاری اور کتب سیر مثل مدارج النبوت وغیرہ مین درج ہے کہ
عبد الرحمن کو بھی کاغذ و دوات لیکر لکھنے کا حکم دیا پس جبکہ حضرت عمر رض نے اوسکو
نہ لکھنے دیا اور علی الاعلان یہ لفظ کہا کہ حضرت کو ہذیان ہو گیا ہے ایسا نہو کہ کوئی ایسی
تحریر لکھوادین کہ منافقون کو ہنسنے کا موقع ہاتھ آوے اور بروایت دیگر یہ کہ یہ شخص یعنے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شدت مرض مین ایسی باتین کرتا ہے کہ جو اوسکے اختیار سے
باہر ہین اور شاید کہ یہ بات بھی مثل اونھین باتون کے ہے اور لن تضلو کے جواب مین
یہ فقرہ کہا کہ ہمکو قرآن کافی ہے حالانکہ ظاہر بات ہے کہ جب خلافت کے لیئے حکم تھا تو
قرآن سے کیا علاقہ تھا اگر باتباع حدیث ثقلین وہ یہ کہتے کہ ہمکو قرآن اور عترت نبوی
کافی ہے تو پھر کوئی موقع حرف گیری کا نہ تھا جس مطلب کے لیئے یہ تکلیف کی گئی تھی
وہ خود حاصل ہو جاتا صرف قرآن کو قبول کرنا اور عترت کو ترک کرنا دلیل انحرافی حکم رسول اللہ
کے ہے پس جبکہ تابعین تحریر نے شور وغل کی آواز بلند کی اور حضرت کے نسبت کلمات
بیہودہ کہے تو آپنے اونکو نکلوا دیا اگر امت قبول ہدایت سے انکار کرے تو رسول صہ کے
ذمہ کچھ الزام نہین ہو سکتا ہدایت رسول صہ کو قبول کرینگے راہ رست پائینگے اگر ہدایت
کو رد کرینگے گمراہ ہو جائینگے بر رسولان بلاغ باشد وبس رسول صہ کا کام یہی ہے کہ
حکم سنا دے ماننا نہ ماننا امت کا کام ہے یہ مقولہ مولوی صاحب کا کہ حضرت نے باصرار
وتاکید کیون نہ لکھوا دیا بوجہ عدم واقفیت کے ہے علماے اہل تسنن اس امر کے بھی
قایل ہین کہ جب اہل عدول نے تحریر نہونے دی تو زبانی وصیت فرمائی ازان جملہ ایک
یسر کون کو جزیرہ عرب سے نکال دینیکی بابت ہے دوسرے اہل استحقاق کی داد دہش
معمولی کی بابت ہے تیسرے کو راوی اہل سنت فراموش کر گیا صاف ظاہر ہے کہ یہ وصیت
خلاف طبع راوی صاحب کے تھی اسلیئے اوسکو زبان سے ادا نہین فرمایا یقین کامل ہے

کہ یہ تیسری وصیت بابت خلافت حضرت علی ع کے تھی اگر تحریر سے امتناع نہ کیا جاتا تو دیکھیے
یہ تیسری وصیت تلف نہوتی مسلمانون مین جو زیادہ تر اختلاف ہو کر ہر فرقات جداگانہ
قایم ہوتے ہین وہ صرف معاملہ خلافت کے اختلاف سے ہے اور اس اختلاف مین جو کچھ
گمراہی و ضلالت کسی فرقہ کو دی اوسکی بانے مبانی مانع وصیت قرار پاتے ہین یہ طرفہ ماجرا ہے
کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو تابعین تحریر کے نسبت لشہادت صحیح بخاری
فرماتے ہین قوموا عنی یعنے دور ہو جاؤ نکل جاؤ میرے پاس سے اور مولوی صاحب
کو گمان پسندیدگی عدول حکمی کا ہے اور جناب امیر علیہ السلام کے نسبت جو یہ فرماتے
ہین کہ وہ دوات قلم لے آتے اور زمرہ نافرمانون مین نرہتی اسکا یہ حال ہے کہ یہ حکم تو
خاص اونکے ہی بارہ مین تھا وے کیسی دوات و قلم لاتے اور لے بھی آتے تو کیا نتیجہ
تھا مد نظر تو حضرت کو یہ تھا کہ ابو بکر رض کے پسر سے ایسی تحریر بطور مچلکہ لکھا لے جاوے
کہ وہ پھر خلافت مرتضوی مین دست اندازی نکرین لیکن جبکہ حضرت عمر رض نے برعایت
حضرت ابو بکر رض فساد و نزاع برپا کر دیا اور اوسکو لکھنے سے روکدیا تو پھر کیا حضرت
کر سکتے تھے اور کیا حضرت امیر کر سکتے تھے یہ امر کہ حضرت عمر رض کے مقابلہ پر خدا اور رسول
صلعم کے نہ سنیے حضرت ابو بکر رض اور اونکے پسر پر صادق آتا ہے نہ کہ جناب رسول خدا صلعم
و حضرت علی مرتضے ع پر اور طرفہ ماجرا ہے کہ عدول حکمی کرین حضرت عمر رض اور حضرت
ابو بکر رض اور الزام رسول خدا صلعم اور حضرت علی مرتضے ع پر عاید ہو یہ صریح دہوکہ دہی ہے
قال شاید یہ پیار اور محبت اس وجہ سے ہو گا کہ آخر کار داماد مرتضوی ہونیوالی تھی
اقول اہل ایمان ذرا اہل نفاق کے بے ادبی اور گستاخی بلاحظہ فرمائین یہ صریح
گالیان ہین گالیون کا منشاء یہی ہوتا ہے کہ سامع کا دل آزردہ ہووے یہ ہی مقصود
صرف اس فقرہ سے ہے بہلا ایسے الفاظ کے تحریر کا یہان کیا موقع تھا گویا آپ ہمکو
سنا سنا کر جناب سرور کائنات اور اونکے اہل بیت اطہار کی شان مین جنکا نام لینا بھی دشوار

داخل بے ادبے ہے ایسی صریح گالیان دیتے ہین معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب
کبھی اہل تہذیب کی صحبت مین نہین بیٹھے ایسے فقرات سے شاید مولوی صاحب کا یہ
مقصود ہو کہ بجواب اسکے مخاطب ابوبکر رض اور عمر رض کی جورو بیٹون کو مغلظات گالیان
دین لیکن ہمارا یہ شیوہ نہین ہے اہل علم و اہل تہذیب کے مکالمت مین ایسے الفاظ
کا استعمال ہونا سخت ناروا ہے ہمکا مضائقہ نہین کہ اگر کوئی شخص باوجود دعوی
صحابیت منافق اور دشمن رسول اللہ صلعم ثابت ہو اوسپر لعنت کیجاوے اور خداتعالے سے
اوسکے لیئے بددعا کیجائے نہ یہ کہ مغلظات گالیان دین جاوین اور جن نالایقون کو
یہ بھی تمیز نہین کہ انبیاء علیہم السلام اور اونکی عترت اور حرم محترم اور اولاد امجاد سے
کس ادب اور لحاظ سے پیش آنا چاہیئے اونکو زمرہ اسلام سے قطعا خارج سمجھنا چاہیئے
اگرچہ اس بیہودہ کلام کا جواب بقول شخصے ترکی بترکی دینا چاہیئے تھا لیکن ہم
تہذیب کو ہاتھ سے نہین دیسکتے اسلیئے فقط آپکی تردید ہی کرتے ہین کہ مولوی صاحب کو
اس بارہ مین دہوکہ ہوا ہے حضرت عمر رض ابوبکر کے داماد ہوئے وہ ام کلثوم بنت
ابوبکر ہی جو اسماء بنت عمیس کے بطن سے پیدا ہوئی ہان حضرت ابوبکر رض کی جورو نے
حضرت امیر علیہ السلام کو کرلیا تھا اور وہ لڑکی کہ ٹیلر ساتھ آئی تھی سو اونھین کی جو تی
اور اونھین کا سر ہوگیا مولانا اب بھی کچھ طبیعت آپکی مسرور ہوئی افسوس مجھے تہذیب
کا پاس ہے ورنہ اسکا جواب وہی ترکی بترکی لکھتا اور آپکی طبیعت خوش کردیتا لعنت
خدا کی اس ادعاء علم و فضل پر قال ایسے مقامون مین اکثر حضرات شیعہ وہ عذر
تقیہ جسکو عذر گناہ بدتر از گناہ کہیے پیش کیا کرتے ہین سو وہ بارہیت کی باتین ہین
تقیہ کی رد سے تو کلام اللہ بھرا ہوا ہے پھر تقیہ کا اثبات کہین نہین دو چار
دلیلین تقیہ کی ابطال کی بہت بسط کے ساتھ ہدایت الشیعہ مین بھی موجود ہین
اگر طالب حق ہے تو دیکھیئے لازم ہین بقدر ضرورت تو اوراق گذشتہ مین بھی مذکور

ہوچکا ہے باین ہمہ حضرت رسول اللہ صلعم اور حضرت امیرع نے تقیہ کیا تو کیا تس پر بھی
اگرچہ شیعون کے طور پر اگر خدا سے زیادہ نہین تو کم بھی نہین اور کم بھی ہین تو اتنی
نہین کہ تقیہ کی ضرورت ہو چنانچہ علم کی یہ وسعت کہ ما کان و ما یکون ہو کلینی شاہد ہے
اور قدرت کے یہ زور کہ در خیبر چھوڑ آسمان ہلا ڈالین یہ تو فرمایے کہ خدا نے بھی تقیہ
کیا کہ جو چپ ہو کے بیٹھ رہے پھر خبر بھی نہ لی کہ ہمارا حکم امت محمدی کو پہونچا یا نہین مین
پوچھتا ہون کہ اگر حکم مشار الیہ پہونچ چکا تھا اقول جو کہ اعتراضات علم اور قدرت
ائمہ اطہار پر کیے گئے ہین وہ سب بادہ حسد ہین شیعون سے زیادہ سنی قائل ہین حدیث
مدینۃ العلم کے سنی قائل ہین اور بہت احادیث اہل سنت درباب علم ہم انوار الہدے
مین لکھ چکے اور یہ بھی سنیون مین روایت موجود ہے کہ جناب حضرت علی مرتضے ع
ایک پیر مین رکاب دینے سے تلاوت قرآن شروع کرتے اور دوسری رکاب پیر
پہونچنے تک ختم کر دیتے اور حضرت عمر رض کے نسبت یہ روایت ہے کہ بارہ برس تک
سورہ بقر کو پڑھا اور یاد نہ ہوئی یہ خدا کی مرضی کی بات ہے پتھر مین کیا جو ناک لگتے ہین
بہادری اور شجاعت کی بھی یہی کیفیت اظہر من الشمس ہے خیبر پر سنت جماعت
ہے لکھتے ہین کہ شیخین مرحب سے ڈر کر بھاگ گئے اور حضرت علی مرتضے ع نے در خیبر
اوکھاڑ دیا یہ اپنا اپنا حوصلہ ہے حسد فضول اور بیہودہ پن ہے ہان باوجود زور
اور شجاعت اور قدرت کے حلیم اور صابر بھی ایسے کہ اپنے ذاتے معاملہ مین ادنے
آدمی کے روبرو بھی لجاجت کرین سنا ہوگا کہ جہاد مین کافر کو زیر کیا اور چاہتے تھے
کہ قتل کرین مگر اوسنے آپکے چہرہ انور پر تھوک دیا آپنے فوراً اوسکو چھوڑ دیا کیونکہ
اب اپنا ذاتی تعلق پیدا ہو گیا تھا اسی تھوک کو ایک مولوی نے افتخار ہر نبی ہر ولی
لکھا ہے پس یہی وجہ تھی کہ آپنے ابوبکر رض و عمر رض کو سزا اونکے افعال کی نہین
دی اور اپنے دل پر جبر اختیار کیا اور جبکہ معاملہ دین پر ہم ہوتے دیکھا ایک قسبین

دو ہزار صحابی کو جہنم واصل کیا جسمین آپکے عشرہ مبشرہ کے طلحہ و زبیر داخل ہین
تقیہ پر جو آپنے مونھ مارا ہے یہ فرض ہے اور یہ دعوے تمہارا کہ قرآن سے اسکا
اثبات ظاہر نہین محض دروغ ہے خدانے خود رسول اللہ کو ضرورت کے وقت
تقیہ کا حکم دیا ہے چنانچہ سورہ قل یا ایہا الکافرون گواہی لکو دینکم ولی دین
برو تقیہ تھا اگر تقیہ نتھا تو رسالت قطعی ساقط ہوتی ہے دوسری آیت لا یتخذ المومنین
الکافرین اولیاء من دون المومنین الا ان تتقو تقاۃ موجود ہے یعنے کوئی
مومن کافر سے دوستی نکرے مگر براہ تقیہ اگر ہو تو مضایقہ نہین ہے صاف نام تقیہ کا
موجود ہے اور تقیہ کچھ حضرت کے ہی زمانہ سے جدید نہین نکلا ہے بلکہ جمیع مرسلین نے
ضرورت کے وقت تقیہ کیا ہے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہم السلام نے زوجہ کو بہن
ایسا ہی اسحاق علیہ السلام نے بھی زوجہ کو بہن بروے تقیہ فرمایا اگر ایسا نکرتے جان
ضائع ہوجاتی حضرت موسے ع قبطی کو مار کر بھاگے یہ تقیہ تھا حواریان مسیح علیہ السلام نے
عرصہ تک تقیہ بت پرستی کرے ہارون علیہ السلام نے بروے تقیہ بت یعنے گوسالہ
اپنے ہاتھ سے بنایا جناب سید المرسلین غار مین جا چھپے تقیہ تھا اپنے بستر پر حضرت علی ع
کو سلایا یہ تقیہ تھا ہان حضرت ابوبکر رض جو غار مین چھپے یہ بزدلی اور ننگ اسلام تھا
کیونکہ تقیہ اونکے مریدون کے نزدیک ناجائز ہے اور نہ تو اور آپکے شاہ عبد العزیز
صاحب نے تحفہ اثنا عشریہ مین تقیہ کرکے اپنا نام چھپایا اور نام لکھا باپ بھی اور کو
بنایا یہ البتہ گنہگار ہوے کہ اس مین تقیہ کی کوئی ضرورت نہ تھی خود آپ اپنا اوپر
قیاس کیجیے کہ سُنا ہے کہ غدر مین تھانہ بھون اور دہلی گئی اور اوسکو پوشیدہ کیا
اسی کا نام تقیہ ہے مگر چونکہ آپنے ناجائز کیا اسلیئے آپ گنہگار ہوے **قال** ہین
پوچھتا ہون کہ اگر حکم مشار الیہ پہونچ چکا تھا تو حضرت عمر رض کی یہ گذارش ایسی تھی
جیسے حضرت علی ع کو رسول خدا صلعم صلح حدیبیہ مین لفظ رسول اللہ کے مٹانے کو

فرماتے رہے اور نماننا تمہین کہوایسے حکمون کو نہ ماننا بے ادبے ہے یا عین ادب
اگر آپکی والدہ یا جدہ صاحبہ خدانخواستہ بوقت شدت بیماری آپسی اس باتکی خواستگار
کرین کہ تمہارے کام مین ہی گرونگی توگو اونکا یہ ارشاد بوجہ محبت ہے پھر کیا آپکی
سعادت مندی ہے کہ بے ضرورت اونسے کام لینیکو تیار ہو اگر حضرت عمر رضکی
اس غرض کو بھی اسی قسم مین سے سمجھ لیتے تو کیا گیا تھا بہت ہوگا تو اتنا ہوگا
کہ ایک ممدوح خدا کی بات بنادی تمہین کہو یہ بات بھی بری ہے یا بھلی اگر بری ہے
پھر اسکا کیا جواب اقول مولوی صاحب کے نظائر ہمیشہ برعکس ہوا کرتے ہین
یہ امر تو ظاہر ہے کہ حکم مشار الیہ بمقام غدیر خم امت کو پہونچا چکے تھے اور اوسکی
تاکید اسی وجہ سے ہے کہ حضرت کو تو معلوم تھا کہ صحابہ اوس حکم کی تعمیل نکرینگے
چنانچہ یہ لوگ عام طور پر نص غدیر کے برخلافی کے مشورہ کرتے تھے اور اسی وجہ
سے اسامہ کے ساتھ جانے سے انکار کردیا تھا انبیاء اور اوصیاء حجت اللہ ہوتے
ہین خدائے تعالے بھی باوجود اس علم کے کہ فلان شخص یا فلان قوم ہدایت
قبول نہ کرینگے فقط حجت تمام کرنیکو حکم ہدایت کرنیکا دیتا ہے دیکھو خدائے تعالے
حضرت موسے عہ سے ارشاد فرماتا ہے کہ اے موسے فرعون کے پاس جا اور
اوس سے یہ کہہ لیکن وہ تیری بات نہ مانیگا حضرت علی مرتضے عہ خوب واقف تھے
کہ یہ گروہ دغاشعار مجھکو خلیفہ نکردانیگا مگر ہر سہ خلافت کے وقت حجت تمام
کرنیکو دعوے پیش کرتے تھے امام حسین علیہ السلام جانتے تھے کہ مجھکو یہ اشقیا
بے آب ودانہ شہید کرینگے مگر حجت تمام کرنیکو فرماتے تھے کہ میرا محاصرہ چھوڑ
دو کہ مین کسیطرف چلا جاؤن مجھکو پانی دو کہ میرے اطفال خوردسال تشنہ ہین
ایسا ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم پر حکم سنادیا تھا مگر
جانتے تھے کہ یہ لوگ تعمیل نہ کرینگے چنانچہ کتب اہل سنن سے ثابت ہے کہ حضرت علی عہ سے

دو ہزار صحابی کو جہنم واصل کیا جسمین آپکے عشرہ مبشرہ کے طلحہ و زبیر داخل ہین تقیہ پر جو آپنے مونھہ مارا ہے یہ فرض ہے اور یہ دعوے تمھارا کہ قرآن سے اسکا اثبات ظاہر نہین محض دروغ ہے خدانے خود رسول اللہ کو ضرورت کے وقت تقیہ کا حکم دیا ہے چنانچہ سورہ قل یا ایہا الکافرون گواہی لکم دینکم ولی دین بروے تقیہ تھا اگر تقیہ نتھا تو رسالت قطعی ساقط ہوتی ہے دوسری آیت لا یتخذ المومنین الکافرین اولیاء من دون المومنین الا ان تتقوا منہم تقاۃ موجود ہے یعنے کوئی مومن کافر سے دوستی نکرے مگر براہ تقیہ اگر ہو تو مضائقہ نہین ہے صاف نام تقیہ کا موجود ہے اور تقیہ کچھہ حضرت کے ہی زمانہ سے جدید نہین نکلا ہے بلکہ جمیع مرسلین نے ضرورت کے وقت تقیہ کیا ہے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہم السلام نے زوجہ کو بہن ایسا ہی اسحاق علیہ السلام نے بھی زوجہ کو بہن بروے تقیہ فرمایا اگر ایسا نکرتے جان ضائع ہو جاتی حضرت موسے ع قبطی کو مار کر بھاگے یہ تقیہ تھا حواریان مسیح علیہ السلام نے عرصہ تک تقیہ بت پرستی کرے ہارون علیہ السلام نے بروے تقیہ بت یعنے گوسالہ اپنے ہاتھہ سے بنایا جناب سید المرسلین غار مین چھپے تقیہ تھا اپنے بستر پر حضرت علیؑ کو سلایا یہ تقیہ تھا ہان حضرت ابوبکر رض جو غار مین چھپے یہ بزدلی اور ننگ اسلام تھا کیونکہ تقیہ اونکے مریدون کے نزدیک ناجائز ہے اور نہ تو اور آپکے شاہ عبد العزیز صاحب نے تحفہ اثنا عشریہ مین تقیہ کر کے اپنا نام چھپایا اور نام لکھا باپ بھی اوکو بنایا یہ البتہ گنہگار ہوے کہ اس مین تقیہ کی کوئی ضرورت نہ تھی خود آپ اپنا اوپر قیاس کیجیے کہ سُنا ہے کہ غدر مین تھانہ بہون اور دہلی گئی اور اوسکو پوشیدہ کیا اسی کا نام تقیہ ہے مگر چونکہ آپنے ناجائز کیا اسلیئے آپ گنہگار ہوے **قال** مین پوچھتا ہون کہ اگر حکم مشار الیہ پہونچ چکا تھا تو حضرت عمر رض کی یہ گذارش ایسی تھی جیسے حضرت علی ع کو رسول خدا صلعم صلح حدیبیہ مین لفظ رسول اللہ کے مٹانے کو

فرماتے رہے اور نمانا تمہین کہو ایسے حکمون کو نہ ماننا بے ادبے ہے یا عین ادب
اگر آپکی والدہ ماجدہ صاحبہ خدانخواستہ بوقت شدت بیماری آپسی اس باتکی خواستگاری
کرین کہ تمہارے کام مین ہی گرونگی تو گو اونکا یہ ارشاد بوجہ محبت ہے پھر گیا آپکی
سعادت مندی ہے کہ بے ضرورت اونسے کام لینکو تیار ہو اگر حضرت عمر رضوکی
اس غرض کو بھی اسی قسم مین سے سمجھ لیتے تو کیا گیا تھا بہت ہوگا تو اتنا ہوگا
کہ ایک ممدوح خدا کی بات بنادی تمہین کہو یہ بات بھی بری ہے یا بھلی اگر بری ہے
پھر اسکا کیا جواب **اقول** مولوی صاحب کے نظائر ہمیشہ برعکس ہوا کرتے ہین
یہ امر تو ظاہر ہے کہ حکم مشار الیہ بمقام غدیر خم امت کو پہونچا چکے تھے اور اوسکی
تاکید اسی وجہ سے ہے کہ حضرت کو تو معلوم تھا کہ صحابہ اوس حکم کی تعمیل نکرینگے
چنانچہ یہ لوگ عام طور پر نص غدیر کے برخلافی کے مشورہ کرتے تھے اور اسی وجہ
سے اسامہ کے ساتھ جانے سے انکار کردیا تھا انبیاء اور اوصیاء حجت اللہ ہوتے
ہین خدائے تعالے بھی باوجود اس علم کے کہ فلان شخص یا فلان قوم ہدایت
قبول نہ کرینگے فقط حجت تمام کرنیکو حکم ہدایت کرنیکا دیتا ہے دیکھو خدائے تعالے
حضرت موسے عہ سے ارشاد فرماتا ہے کہ اے موسے فرعون کے پاس جا اور
اوس سے یہ کہہ لیکن وہ تیری بات نہ مانیگا حضرت علی مرتضے عہ خوب واقف تھے
کہ یہ گروہ دغاشعار مجھکو خلیفہ نگردانیگا مگر ہر سہ خلافت کے وقت حجت تمام
کرنیکو دعوے پیش کرتے تھے امام حسین علیہ السلام جانتے تھے کہ مجھکو یہ شقیا
بے آب ودانہ شہید کرینگے مگر حجت تمام کرنیکو فرماتے تھے کہ میرا محاصرہ چھوڑ
دو کہ مین کسیطرف چلا جاؤن مجھکو پانی دو کہ میرے اطفال خورد سال تشنہ ہین
ایسا ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم پر حکم سنا دیا تھا اور خوب
جانتے تھے کہ یہ لوگ تعمیل نہ کرینگے چنانچہ کتب اہل تسنن سے ثابت ہے کہ حضرت علی عہ سے

فرمابھی دیا تھالیکن اگر نا تمام حجت تحریر ہونے کو ارشاد نفرماتے تو خدا سے کے روبرو امت کو حجت رہجاتی کہ زبانی حکم دیا تھا ہمکو یاد نہ رہا اگر حضرت تحریر کرا دیتے تو ہم قبول کرتے نص غدیر پرھی آپکے صحابی نے کیا عمل درآمد کیا اور ثقلین کی کیا پیروی کی اگر یہ قصہ قلم دوات کا ش ہوتا تو تم اہی حدیث ثقلین اور نص غدیر سے منکر ہو جاتے اب جو آپنے صلح نامہ حدیبیہ کی نظر دی تھی آپ ہی دل مین انصاف کرین کہ کجا وہ مودبانہ اور معتقدانہ ومخلصانہ عذر کجا یہ سرکشانہ متمردانہ منافقانہ انکار و عدول اوسکا نتیجہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لفظ لقول عذر حضرت نے اپنے ہاتھ سے محو کر دیا اسکا نتیجہ وہ کہ قوموا عنی یعنے دور ہو جاؤ اسے ملعونو بلے ادبو کہ تمکو کچھ خیال ادب رسول اللہ کا نہین اور پھر مآل اور انجام اس عدول حکمی کا یہ کہ دوام کے لیئے اسلام مین اختلاف اور نزاع کی بنیاد قایم ہو گئی ایک فرقہ سے بہتر فرقہ ہو گئے جس مین سے اکہتر نار سے اور ایک ناجی ہے لفظ رسول اللہ اپنے قلم سے نکا لنا کسدرجہ اعتقاد اور اختصاص ظاہر کرتا ہے اور منجملہ بہتر فرقون کے جس مین سے اکہتر فرقون کو گمراہ اور ناری کر دینا کس درجہ کی گمراہی اور نفاق ثابت کرتا ہے ایسی ہی اولٹی آپکی دوسری مثال ہی ہان اگر رسول خدا صلعم یون فرماتے کہ مین بھی اسی حالت بیماری مین تمہارے ساتھ لشکر اسامہ مین چلتا ہون اور اوسپر حضرت عمر رضہ کہتے کہ آپ کیون تکلیف فرماتے ہین ہم لوگ اس کام کے لیئے کافی ہین تو البتہ سعادت مندی تھی اور جبکہ رسول خدا صلعم تو وصیت کرنا چاہتے ہین اور مرید کہتے ہین کہ ہذیان ہو گیا ہے ہمکو تمہاری نصیحت کی کچھ حاجت نہین ایک دوسرے کو اشارہ کرتا ہے کہ ارے میان یہ بات تو وہی بات معلوم ہوتی ہی تو پھر حضرت مولوی صاحب سعادت مندی نہین ہے بلکہ شقاوت مندی ہے اسکی مثال اس طرح خیال فرمائے کہ مثلاً آپکو اپنے مرض الموت مین یہ اطلاع پہونچی کہ بعد طالب علم یہ مشورہ کرتے ہین کہ مولوی صاحب کے مرنے کے بعد انکا مال اسباب ہم لیلیوین اور

صاحبزادہ کو آپکے محروم کردین اور اسپر آپ اون بدمعاش لوگ اوسکے حق رسی مین ہارج نہو سکین لیکن وہ آپکے زبان سے دوات وقلم کا نام سنتے ہی چار آدمیون کے روبرو یون کہین کہ مولوی صاحب کو ہذیان ہوگیا ہے اور باہم اشارہ کنایہ کرین کہ میان یہ وہی بات ہے اور آپکے حکم سے انکار کرین تو فرماے کہ اوس بیکسی اور مرض کی شدت کے حالت مین آپ کیا کرینگے بجز اسکے کہ اچھا بھائی جاؤ خدا تمہارا بھلا کرے اور جب آپ مرجاوین ضرور وہ شاگرد لوگ آپکی جائداد پر قابض ہون اور صاحبزادہ کو محروم کردین اور بعد مین جب کبھی اس معرکہ کا ذکر آوے اور کوئی شخص یون کہے کہ میان مولوی صاحب کا صاحبزادہ کیون خود دوات قلم نہ لے آیا تو فرماے کہ وہ شخص احمق ہے یا نہین اگر احمق نہین ہے تو حرام زادہ اونھین بدمعاش طالب علمون کا شریک اور ہمساز ھی یہ خیال کرنا واجب تھا کہ صاحبزادہ صاحب اگر دوات وقلم لے بھی آتے تو کیا کارآمد ہوتے مولوی صاحب کو تو اوس شاگرد ناخلف کے ہاتھ سے مچلکہ لکھانا منظور تھا یہ مثال ایسی صریح اور صاف ہے کہ اگر آپ اپنے گریبان مین مونھ ڈال کر دیکھین گے تو یقین ہے کہ سب حال ظاہر ہو جاے گا اگر اس مثال پر بھی وہ ہی پردہ ظلمت باقی رہا تو مجبوری ہے ختم اللہ علی قلوبھم و علی سمعھم وعلی ابصارھم کا معاملہ ہے مولوی صاحب اگر اپنے معاملات مین نظر دیگر خیال فرماوین تو معلوم ہو جاوے کہ اوس شاگرد کی بوٹیان نوچ کر کہا جاوین دوسرون کے معاملات مین اپنا کیا نقصان ہوتا ہے جو چاہا زبان سے نکال دیا قال اگر یہی ہے تو اسکا کیا جواب کہ اگر عمرؓ ایسے تھے تو خدا نے کس بھروسہ پر تعریف کی تھی **اقول** خداے تعالے نے کبھی نہین کی بلکہ برائیان قرآن مین بہت موجود ہین **قال** والذین معہ اشداء علی الکفار الخ **اقول** اشداء کے معنی کیا عمر ابن الخطاب رضؓ کے ہین جو ایسے دعوے سے آپ فرماتے ہین انکا نام کہان ہے اگر جملہ ہمراہیان مونحدا

صلعم اس سے مراد لیتے تو اون مین بہت سے منافق تھی اور جبکہ دو گروہ ثابت ہین
توکسیطرح یہ امر تسلیم نہین کیا جاسکتا کہ فلان شخص مصداق اس آیت کے ہے جبتک
کہ اوسکی حالات کی تحقیقات کماحقہ نہو جاوے تردید اسکی ہم پیشتر کر چکے ہین معہ کی معنے
تفسیر مین اتبعہ مفسرون نے لکھا ہے اور دیکھیے متابعت حضرت عمرؓ مین کلام ہی ہورہا
ہے محض بشہادت آیت حضرت عمر رضا اسکے مصداق نہین ہوسکتی پھر ادعا آپکا باطل
قال والسابقون الاولون الخ امنوا وھاجروا یوم لا یخزی اللہ النبی الخ اقول
ہم ان سب آیات کے نسبت تحقیقات کامل کر چکے ہین اور اپنے موقع پر ثابت کردیا ہے
کہ ان مین سے کسی آیت کے مصداق حضرت عمر رضہ نہین ہین مہاجرین وانصار صدہا
شخص تھے اونمین ہر قسم کے لوگ مومن ومنافق بھی تھے اگر کوئی آیت اس مضمون کی
پیش کرتے کہ حضرت عمر رضہ مومن تھے تو ہم اوسکو تمام تعریفات کے آیات سے بڑھکر
مانتے اور پھر جبکہ یہ بات نہین تو وہ ہی تنقیح طلب امر رہا کہ اس آیت کے مندرجہ
صفات کس شخص مین ہین اور کس مین نہین ہین پھر آیات کا بیان کرنا فضول **قال**
ہان اگر یہ معنی اور یہ احتمال اوس سے عمدہ ہو جبھی کہو **اقول** اوسوقت تو کہنے کی
اجازت ہے **قال** آپ ہی فرماوین اول وصیت کو اس سے کیا علاقہ اکتب
کتابًا لن تضلوا بعدی **اقول** آپ بھی عجب غبی ہین خود ہی لفظ بعدی لکھ
رہے ہین اور پھر وصیت سے عدم تعلقی کہہ رہے ہین **قال** پھر کئی روز حضرت
بقید حیات رہے حضرت عمر رضہ کونسے در کے دربان تھے جو نہ ٹلے اور گنجایش نہ ملے
پھر بیمار کے خطابات تو اپنے بیمارداروں کے نسبت ہوا کرتے ہین جو کار خدمت
ہوا کرتے ہین اپنے اہل وعیال کو کہا کرتے ہین آنے جانے والون عیادت کرنیوالونکو
کوئی نہین کہا کرتا حضرت علی کا کام تھا اونھون نے کیون نہین کیا حضرت عمر رضہ نے
بھی اونہین دیکھکر اونکی پیروی کی تو اوس مین کیا برائی ہے اور اگر حکم ندکور

قبل از ارشاد مذکور یعنی اکتب لکم کتابا لن تضلوا بعدی امت کو نہ پہونچا تھا
اور پھر بدستور بات وہ نہین رہی یہ دور تک پہونچی ہے تمہارے خیال کے موفق
نہ حضرت امیر بچے ہین نہ خود خداوند کریم سالم رہین نعوذ باللہ من ہذا المذہب ایسے مذہب
پر کیا بُرا کہون تم سمجھ جاؤ اقول اسکا حال ہم پیشتر مفصل لکھ چکے ہین کہ جن لوگون سے
تحریر کرانا منظور تھا وہ سرکش ہو گئے پھر اور ویسے لکھانیکا کیا مطلب تھا خصوصًا
حضرت علی ع کی خلافت کے لیئے تو جبلکہ ابوبکر رض سے لکھواتے تھے تو کیا حضرت علی ع
اپنے ہاتھ سے لکھ لیتے یہ امر مشرح ہم لکھ چکے ہین کہ امت کی عدول حکمی خدا و رسول ص کو
ملزم نہین کر سکتے رسول ص کا کام فقط تبلیغ رسالت ہی لوگونکو ہدایت کی اونھون نے
نہ مانا نبی کا کیا قصور پس جبکہ اکثر لوگون نے صاف صاف ارتداد قبول کر لیا اور
بعض حکم خدا و رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہلے بھی قایم تھے اور اوسوقت
بھی تائید فرمان رسول اللہ صلعم کے کر رہے تھے اونکے تو دلون پر تحریر تھا اور
جو لوگ بالقصد جان بوجھ کر بخوشی خاطر گمراہ ہوے اور باوجودے کہ رسول اللہ
صلعم نے اونھین لوگون کو جو گمراہ ہونے والے تھے براہ شفقت یا برلے اتمام حجت
ظاہر کر دیا کہ اس تحریر کے نہونے سے تم گمراہ ہو جاؤ گے اور اونھون نے نہ مانا
تو نہ کچھ خدا پر الزام ہے نہ رسول اللہ صلعم پر مگر ایسے مذہب اور اہل مذہب پر
بھی لعنت ہے کہ چند شترکون اتم دون منافقون کے خاطر خدا اور رسول اللہ ص پر
الزام قایم کرین اور اپنے ہمراہیون کو بچاوین قال اور اگر یہ وصیت ہی تھی
اور وصیت بھی خلافت کے ہے اور آپکو اس چھیڑ چھاڑ سے غرض بھی یہی ہے
تو آپکو یہ الہام کیونکر ہوا کہ حضرت علی ع ہی کے لیئے وصیت تھی ہم کہین حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیئے وصیت لکھوائی تھی چنانچہ حدیث و ما نی الہد و یدفع
المومنین جو سوال کے جواب مین مرقوم ہو چکی ہے شاید اس سے زیادہ تفصیل منظور

ہو تو کچھ اوراق گذشتہ کو پلٹ کر ملاحظہ فرماوین باقی ہدایت الشیعہ کو مطالعہ سے
مشرف فرماوین پر غور کی حاجت ہے انصاف کی ضرورت ہے فہم و فراست بیکار
ہے ورنہ ہدایت الشیعہ کیا چیز ہے وحی آسمانی بھی بیکار ہے اقول سو وہی نقل
پوری ہوئی کہ باوجود وحی آسمانی کے آپ قائل خلافت مرتضوی نہین ہین اور
جناب رسول خدا صلعم نے کس اہتمام سے غدیر خم پر فرمان خداوند کریم لوگونکو
سنایا مگر بہت بہت سی اوسوقت مین مبارک بادوی دیکر پلٹ گئے اور بہت سے
ملعون اب منحرف ہین مولوی صاحب غور فرماوین کہ یہ امر تو مسلمہ عام ہے کہ یہ حکم
اور وصیت فقط خلافت کے بارے مین تھی اور یہ بھی آپکے کلام سے ثابت ہوگیا ہے
کہ اس ارشاد و تحریر سے پیشتر بھی یہ حکم امت کو سنایا گیا تھا ورنہ خدائے تعالے اور
رسول اللہ صلعم پر بقول آپکے الزام قایم ہوتا ہے سو یقین ہے کہ آپ بھی اس
امر کو پسند نہ فرماوینگے کہ خدائے تعالے و رسول اللہ صلعم پر الزام قایم ہو صرف
واسطے بریت چند سرکشون کے آپ پیشتر مقرر کر
ہو چکے ہین کہ شیخین کے لیئے کبھی رسول اللہ صلعم نے
لفظ خلیفہ یا وصی نہین فرمایا اور حضرت علی ع
کے لیئے بارہا یہ ارشاد ہوا بلکہ ہمنے تیرہ
چودہ مرتبہ کا استخلاف حضرت علی مرتضے ع کا انوار الہدے مین کتب معتبرہ
اہل سنت جماعت سے ثابت کیا ہے حدیث ثقلین آپکے متواترات احادیث سے
ہے اور وہ موید اسکی ہے حدیث غدیر بھی آپکے متواترات اور مسلمات سے ہے
وہ بھی اسی کی تائید ہے بعد اسکے حضرت نے اپنے مہر اور انگشتری اور لباس جبہ
وقبا و عمامہ اور سلاح اپنے اور اسپ و شتر حضرت علی مرتضے ع کو دیے اسکا تو
سلسلہ ابتک آپ لوگون مین جاری ہے کہ مشائخ لوگ جسکو اپنا خلیفہ مقرر کرتے ہین

اوسکو اپنا خرقہ اور جبہ اور دستار اور عصا وغیرہ دیتے ہین اور بعد اسکے خلافت ہی
قایم نہین ہوتے اور یہ استخلاف عین بعد اور ملحق اس انکار وصیت کے ہوا ہے
اور پھر دیکھیے کہ جیش اسامہ کی تجہیز مین جو کچھ قرض ہوا تھا اوسکے ادا کی وصیت
بھی حضرت علی ع سے فرمائی یہ کام حضرت کے خرج کا نہ تھا کہ خیال کیا جاوے کہ
بوجہ قرب ادا دین کے وصیت کردی یہ کام سرکاری تھا اور ادا دین متعلق
بخلافت تھا اگر ابوبکر رض کو خلیفہ کرتے تو اونسے وصیت ادا دین کی کرتے
اور بھی کچھ نہین انگشتری خاتم جو مہر رسالت تھی اور دو چار جبہ خرقہ وغیرہ آپکو
دیتے لیکن جب کوئی بات بھی نہین ہوئی تو وہ ہی نقل ہوئی کہ مان نہ مان مین تیرا
مہمان دیکھو جب حضرت ابوبکر رض کا آدمی حضرت علی ع کو بولانے آیا کہ خلیفہ رسول اللہ
صلعم بولاتے ہین تو آپنے فرمایا کہ بہت جلد رسول اللہ صلعم پر جھوٹی تہمت لگائی
ہمنے اس بحث مین ایک کتاب جداگانہ موسوم بانوار الہدے لکھی ہے اوس کو
ملاحظہ فرمائے مگر اس موقع پر ہمارا مقصد اس سوال سے یہ ہی نہین ہے کہ وہ وصیت
کس امر کی تھی اور کسکے خلافت کے متعلق تھی بلکہ عام طور پر گفتگو ہے کہ کسی کی
خلافت متعلق ہو لیکن اوسکے مضمون سے یہ ثابت ہے کہ وہ حکم ایسا ضروری اور
واجب العمل ہے اگر ضبط تحریر مین نہ آیا تو امت گمراہ ہو جائیگی اور وہ وصیت
باوجود اس علم کے حضرت عمر رض کے جانب سے روکے گئے اور اوسکا نتیجہ یہ ہوا
کہ امت گمراہ ہو گئی اور کیسے نہ ہوتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد
دروغ کب ہو سکتا تھا گویا یہ سوال بطور استفتا کے تھا جو کوئی شخص ایک جم غفیر کے
گمراہی کا باعث ہو اوسکے نسبت مفتیان شرع متین کیا حکم دیتے ہین آپنے جو اونکا
بوجہ ہلکا کرنے کو یہ وجہ پیدا کی ہے کہ شاید وہ حکم حضرت ابوبکر رض کے
خلافت کا ہو تو اس سے مطلق کوئی فائدہ اونکو یا آپکو نہین پہونچا اگر بطور فرض

محال ایسے امر کو آپکے خاطر سے منظور کر لیا جاوے کہ شاید وہ حکم حضرت ابوبکر رضؓ کی
ہے خلافت کا ہو تو یہی غور فرمائے کہ فرقہ شیعہ و روافض کو آپ کیسے بڑے درجہ کا
گمراہ سمجھتے ہیں یہان تک کہ آپ لوگون نے سب الشیخین کفر وضع کر کے اہل التشیع پر
فتوے تکفیر کا دیا اور یہ امر پوشیدہ نہین ہے کہ اگر اوس وقت مین حضرت عمر رضؓ
مانع تحریر نہ ہوتے اور وہ وصیت بقول آپکے واسطے خلافت حضرت ابوبکر رضؓ کے
لکھے جاتے تو نہ تو حضرت علیؑ پر سہ خلافت کے تقین کے وقت دعوے دار ہوتے
نہ اصحاب ثلثہ اس ضد مین ضبطی فدک و ورثہ نبوی کرتے نہ شیعون کو کوئی موقع
اصحاب ثلثہ کے لعن وطعن کرنے کا ملتا شیعہ تو اسی وجہ سے لعن وطعن کرتے
ہین کہ انھون نے اہل بیت نبوی پر ظلم کیا اونکا حق غصب کیا اور جبکہ تحریر
وصیت ہو جاتی تو پھر کونسا موقع حرف گیری کا ملتا تو آپ اسکو غور فرمائے
کہ شیعہ لوگ حساب کریں خلافت خلیفہ اول سے لیکر تا بقیامت کسقدر ہوگذرے
اور کس قدر آیندہ ہونگے اتنے آدمیون نے اگر بے گناہون کو سب لعن وطعن
کیا ہے تو اسکا بار حضرت عمر رضؓ کی گردن پر ہے شیعہ ایسی صورت مین محض
بے قصور ہین اور بعقیدہ اہل سنن یہ کروڑون مسلمان جو گمراہ ہوئے اسکے
بانی مبانی اور باعث اصلی حضرت عمر رضؓ ہوئے ان لوگون کا کچھ قصور نہین بس
آپ ہی فتوے دین کہ جو شخص ایسی بڑے بھاری گمراہی کا باعث ہو وہ کسیطرح
درجہ مین معلم الملکوت سے کم نہین ازینجاست کہ سعدی می فرماید عمر پنجہ بپیچ
دیو ... کا نکتہ آج سمجھہ مین آیا ہے کہ اس سے کیا مطلب ہے کہ عمر رضؓ نے
شیطان کا پنجہ مار لیا یعنے شیطان سے بھی زبردست اور بڑھے ہوئے رہین
حضرت مولانا صاحب یہ وصیت جسطرف آپ سمجھین حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کے الزام مین یکسان ہے

سوال بست وچہارم

بیمار پر آخری وقت مین وصیت کرنی واجب ہے یا نہین اور خصوصًا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

جواب مع تردید

قال بیمار کے ذمہ پر کسیکا لینا دینا ہو تو وصیت واجب ہی نہین تو نہین پھر رسول اللہ صلعم کے پاس کچھ تہا ہی نہین جو وصیت فرماتے اور جو کچھ تھا اوسکے نسبت سنادیا نحن معاشر الانبیاء لا نورث ما ترکناہ صدقہ باقی دربارہ دین بہت سے وصیت فرما گئے ہین منجملہ اونکے یہ بھی ہین اقتدوا بالذین من بعدی اور علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین من بعدی وانی تارک فیکم الثقلین اور لعن اللہ الیہود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیائہم مساجد ۱۱ **اقول** یہ امر ظاہر ہے کہ اگر کوئی مریض خاص سرسام وغیرہ مین بھی مبتلا ہو کہ جس مین ہذیان لازمی ہوتا ہے تو جو وقت قریب وفات ہے وہ اپنے پس ماندون سے کہتا ہے کہ آؤ مین تمہین وصیت کرون تو یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس وقت اسکے حواس وہوش درست ہین کیونکہ ایسے بیمار کے لئے وصیت لازمی امر ہے مگر افسوس ہے اون سرکشون کے حرکات پر کہ نبی آخر الزمان جسکے بعد نبوت ختم ہو چکی امت کو وصیت ونصیحت کرنے کو فرمائے اور وہ لوگ یہ کہین کہ نبی نعوذ باللہ ہذیان بک رہے ہین انبیاء خصوصًا مرسلین کو بر وقت وفات وصیت دینی فرض ہے جس قدر انبیاء ومرسلین گذرے ہین حسب مدارج اپنے

اپنے وصایا تحریر کرائے ہین مجموعہ توریت وصحائف کو ملاحظ کیا جاوے کہ وقت وفات جمیع انبیاء مرسلین یعنے حضرت ابراہیم واسحق وموسے وداؤد وعیسے علیہم السلام نے بنابر وصایا تحریر کرائے ہین حضرت موسے علیہ السلام کی وصیت ایک اچھی خاصی کتاب ہے حضرت مسیح کی وصیت بھی کئی باب کی ہے ان مسلمانون سے تو یہود ونصارے بہت زیادہ فرمان بردار نکلے یہودیون کو سرکش کہتے ہین مگر اپنے نبی کی وصیت کو رد نہین کیا نحن معاشر الانبیاء حضرت کی وصیت نہین ہے بلکہ موضوعی حدیث ہے اور مخالف قرآن ہے اور انبیاء سابق کے عمل ودرآمد کے بھی خلاف ہے اسلیئے صریح بہتان ہے حدیث انی تارک فیکم الثقلین البتہ حدیث صحیح اور متواتر ہے لیکن اقتدوا اور علیکم بسنتی خلاف حدیث ثقلین ہے اسلیئے مردود ہی کیونکہ جیسا حدیث ثقلین مین صاف طور پر حکم پیروی قرآن وعترت کا ہے ویسا انمین نہین اور یہ صریح رسول اللہ پر بہتان ہے کہ قرآن کی پیروی کا حکم نہ دین اور ابوبکر رض وعمر رض کے صرف پیروی کا حکم دین انمین قرآن اور سنت رسول صلعم دونون متروک ہین اسلیئے صریح خلاف عقیدہ اہل سنت اور اونکے اجماع کی ہے اسلیئے لامحالہ مردود ہے دوسری حدیث سنتی وسنت الخلفاء الراشدین ہم پیشتر ثابت کر چکے ہین کہ خلفاء الراشدین اصحاب ثلثہ نہین ہین کیونکہ خود مولوی صاحب قبول کر چکے ہین کہ انکو کبھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا خلیفہ نہین بیان کیا پھر انسے کیا علاقہ اور قرآن اس مین بھی متروک ہے اور ممکن نہین ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ایسا فرمایا ہو کہ قرآن کی پیروی تو نکرو اور سنت کی پیروی کرو اصل حقیقت یہ ہے کہ فرقہ کذاب نے بجواب حدیث ثقلین ایسے روایات وضع کی ہین اور موضوعی روایات کا خاصہ ہے کہ کوئی نہ کوئی بات جرح کی ہے اوسمین ضرور رہجاتی ہے پس موضوعی ہونا ان روایات کا ظاہر ہے مگر تعجب یہ ہے کہ مولوی صاحب اپنے قول کا بھی پاس نہین کرتے پہلے یہ ارشاد فرما چکے ہین ارشادات اور ہدایات نبوی موجب سو

اعتقادی قرآن ہے پھر حدیث سنت کیون تحریر فرمائے قال اول تو ارشاد مشارالیہ یعنے اکتب لکو کتابا الخ وصیت نہین اور دربارہ دین وصیت کے تو کچھ رخنہ نہین پڑا ہان کلام اللہ باقی نرہتا یعنے سنی یاد نہ کرتے اور شیعو نکی طرح اوسکے عیوض مرثیہ کتاب سوز نوحہ یہ ہے مقرر کر لیتے تو پھر البتہ دین مین رخنہ پڑ جاتا کتاب مفصل کے ہونے سے بغرض دفع رخنہ کتاب مجمل کی کچھ ضرورت نہین ہان یہ کہیے شیعہ نکر گئے جیسے احول کو ایک کے دو نظر آتے ہین اور وقت ہجوم استفراغ شیرینی بھی نہین بھاتی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایسی اچھی بات جو خدا و رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت امیرؑ سبکو پسند آئے چنانچہ عرض کر چکا ہون شیعون کو بری لگتی ہے سو یہ اونکا قصور ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قصور اور وصیت کے نہ لکھنے کا ظہور نہین جیسے احول کا قصور ہے اوس شئی کا قصور نہین مرد بیمار کا قصور لڈون پیڑون کا قصور نہین یہان بھی شیعون کے آنکھون کا قصور ہے اور فہم کا فتور نہ دین مین رخنہ نہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گناہ غرض یہان جیسے لڈون پیڑون مین کچھ قصور نہین پڑا وہان دین مین کچھ رخنہ نہین پڑا اقول دین کے رخنہ کا حال دینداروں کو معلوم ہو سکتا ہے اور تثلیث پرستون کو جو محبت ثلثہ مین تین کانے ہو گئے ہین یوبا راکب ہو سکتا ہے اسلام مین بہتر فرقے ہو گئے ایک اون مین ناجی اکہتر ناری پھر بھی رخنہ نہین جہنم کے اندہونکو رخنہ کہان سوجھتا ہے دروازہ تک نظر نہین پڑتا سبحان اللہ کیا گفتگو مذہب اسلام کیا لڈو پیڑے ان لڈو پیڑون کے طمع نے اسلام کو غارت کیا دنیا بری جگہہ ہے قرآن یاد کرنے کا بھی زعم ہے طوطی کی طرح قرآن پڑہ لینا کیا فائدہ ہے جبکہ اوس پر عمل نہین کیا چار پایہ بر و کتابے چند کا مضمون ہے قرآن و عترت سے صریح منحرف ہو جب ہی تو مرثیہ اور سوز پر اعتراض ہے اگر آیت مودت قربی یاد ہوتی یا اوسکے

معنی سمجھتے ہوتے تو تم بھی اسیطرح کہا کرتے لیکن جبکہ فقط میان مٹھو ہو
اور میان مٹھو بھی ایسے کہ نبی جی کے نام سے نفرت تو قرآن حفظ کر لینا کچھ فائدہ
نہین دیسکتا بغیر محبت اہل بیتؑ کسی کی عبادت مقبول نہین ہے دیکھیے میرا
قول بالکل صحیح ہے کہ آپ محبت ثلثہ ہین نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قطعی
منحرف ہو گئے اور نہایت درجہ گستاخانہ پیش آتے ہو بھلا مین آپسے پوچھتا ہون
کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو یہ فرماتے ہین کہ یہ کتاب جو مین لکھوانا چاہتا ہون
ایسے ہی کہ جسکی وجہ سے تم گمراہ نہ ہو گے اور آپ یہ فرماتے ہین کہ اوس
کتاب کی کچھ ضرورت نہ تھی اور یہ مطلق خیال نہین کرتے کہ مآل آپکے گفتگو کا کہان
پہونچتا ہے تمہارے قول کے صریح یہ معنے ہوے کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم جو کچھ اوس کتاب کے نسبت فرماتے تھے وہ دروغ تھا اور
جو کچھ ہم کہتے ہین وہ سچ ہے مگر ہمارے اعتقاد کے رو سے تم قطعی کافر
ہو گئے فقط یہ نتیجہ برآمد کرنیکے لیئے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر یہ الزام نہ آوے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دروغ اور ناواقفی اور نعوذ باللہ کم
فہمی ثابت کرتے ہو اور روز جزا کا کچھ خوف نہین کرتے شیعہ تو بھلا ایسے
مزاج دار اور عالی دماغ ہین کہ اونکو لڈو پیڑے بھی نہین بھاتے ہین مگر
دیکھئے آپ لوگ کیسے کثیف الطبع ہین کہ اوگلی ہوئی قے کھائے جاتے
ہین اور اوسکو زبان سے چٹخارہ لیکر نوش جان فرمارہے ہین دیکھنے والے
کہہ رہے ہین کہ ارے بے تمیز و سمجھو آنکھ کھول کر دیکھو کیون ایسے ناپاک
اور کثیف لقمے کھا رہے ہو اور دل مین تم بھی جانتے ہو کہ واقعی یہ کھانیکی
چیز نہین ہے مگر از مینحورم کہکر کھا رہے ہو اور ولایتی کی نقل پوری اوتار
رہے ہو کہ برفی کے دہوکہ سے صابون خرید لیا چونکہ زر لگا تھا مجبور کھانا پڑا

لیکن آخر مین یہ صابون خرید لینا رنگ لائے گا اور ایسی مرض مہلک مین مبتلا ہوگا
کہ جس سے جان بری محال ہوگی اور کیسا رخنہ پڑا کہ سوائے ایک فرقہ متمسک
بقرآن و اہل بیت نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جمیع فرقہاے اقتدوا
بالذین و سنت والے ناری ہوگئے اب اگر خیال کیا جاوے تو قصور اصحاب
ثلثہ کا بھی ہے اور آپ لوگون کا بھی وہ تو صابون کی گمھ ہوکر برفی سے
ملتمس ہوے اور تم ایسے احمق تھے کہ ذائقہ چکھنے کے بعد بھی اوسکو
دور نہین کرتے اور بطمع زر کھا رہے ہو

قال نہ شیخین حضرت اسامہ کے ساتھ گئے نہ حضرت علی ؑ اور حضرت عباس
رضی اللہ عنہ **اقول** سبحان اللہ اسی بھروسہ پر مناظرہ کرتے ہین یہ بھی علم نہین
کہ کس کسکو لشکر اسامہ مین نامزد کیا بھلا مولوی صاحب ایسے بھی ضد خاندان سالت
سے کسیکو ہوتی ہی آپنے حضرت علی ؑ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا نام
کیون تحریر فرمایا جبکہ بشہادت صحاح اہل سنت یہ حضرات نام زد تھے
اوس لشکر مین نہین کیے گئے پھر اون کا مذکور کیون کیا گیا دہوکہ دہی علمار کا
عیب ہے اور بہت جواب دیسکتے تھے کبھی آپنے سنا یا کسی کتاب مین دیکھا ہی کہ حضرت
علی رض کسی اور شخص کے ماتحتی مین مامور کیے گئے ہون وہ تو مسلم الثبوت سردار
ہین ہمیشہ ہر غزوہ و ہر سریہ مین امیر اور سردار لشکر رہے ہین اونکے ورماتحتی
اسامہ سے کیا علاقہ اصحاب ثلثہ کو جو ماتحتی اسامہ مین بالتشریح نامزد کیا گیا تھا اگر
مقصود اصلی یہ تھا کہ مفسد لوگ باہر نکال دیے جاوین تاکہ استخلاف مرتضوی مین نزاع
پیدا نہو لیکن اس سے یہ فائدہ اور نتیجہ بھی برآمد ہوا گر یہ لوگ قابل امارت اور سرداری کے
تھے اور اس درجہ کے لوگ تھے کہ اُسامہ اونکا سردار کیا گیا قربان یا رسول اللہ صلعم
اہل تسنن پر یہ بھی آپنے بڑی حجت تمام کی ہر **قال** سو شیخین کے نجانے کی آپکو وجہ چاہیئے ا

وہ ہمسے لیجیے پہلے یہ آیت سن لیجیے انما المومنین الذین امنوا باللہ ورسولہ
واذا کانوا معہ الخ ترجمہ اسکا یہ ہے کہ مومن وہی ہین جو اللہ ورسول صہ پر ایمان
لائے اور جب کسی ہنگامہ مین اوسکے ساتھ ہون سو جبتک اجازت نہ لین ٹلتی نہین
سو وہ لوگ اپنے کسی کام کے لیئے اجازت مانگتے تو جیسے چاہو اجازت دسے دو اور
اونکے لیئے اللہ سے دعاء مغفرت کرو بے شک اللہ غفور الرحیم ہے اس آیت مین اول
تو اون لوگون کی تعریف ہے جو بے اجازت ٹلتے نہین پھر تعریف بھی کیسے کہ سوا
اونکے کوئی مومن ہے نہین **اقول** تو یہ بھی ثابت ہے کہ جو باوجود تاکید نبی صلعم
گھرون مین سے ٹلتے نہین اور باوجود حکم یعنی روانہ جہاد کو نہین ہوتے اون سے
بڑھکر کوئی اور منافق بھی نہین ذرا مولوی صاحب کے توہمات پر تو اہل انصاف
غور کرین کہ ذکر تو یہ ہے کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سخت تاکید
فرمائی کہ اسامہ کے ساتھ جہاد کو جاوین اور آپ وہ آیت لکھتے ہین کہ جہاد مین سے
بغیر اجازت نبی صلعم کے کوئی نہ جاسکے کہین اس سے علاقہ ہے یہ آیت تو اسوقت کار آمد ہو
جب جہاد کو روانہ ہوجاوین ہنوز عدول حکمی قائم ہے گھر سے نکلے نہین اجازت
ورخصت کے آیات پیشگی مرقوم ہونے لگی **قال** اوسکے بعد خداوند کریم اپنے رسول صہ سے
اونکی سفارش کرتا ہے اجازت کی جلدی اور استغفار کی جلدی **اقول** جبکہ ایسے لوگونکی
خداتعالے سفارش کرتا ہے تو سرکشون اور عدول حکمی کرنے والونکی شکایت کرتا ہے
اور جیسے کہ فرمان بردارون کے لیئے جزا مغفرت ہے ویسے ہی نافرمانونکے لیئے
سزا لعنت ہے چنانچہ حدیث صحیح مین وارد ہے جہزو جیش اسامتہ لعن اللہ
من تخلف عنہا پس جنہون نے جیش مذکور سے تخلف کیا وہ ملعون ہوئے
قال اب ہماری یہ عرض ہی کہ شیخین نے حضرت اسامہ کی معیت مین تقصیر نہین کی
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے اور حضرت عمر رضہ کے لیئے اجازت لی حضرت

عمر رضی اللہ عنہ کے لیئے اجازت کا لینا صاف حدیثون مین موجود ہے اسپر اپنے لیئے اجازت کو قیاس کیجیئے آخر اتنا تو آپ بھی سمجھتے ہونگے کہ اگر ہیکڑ دل اور دھنکا دھینگی ہوتی تو حضرت ابو بکر صدیق رض کو حضرت عمر رض کے لینے ہی کی کیا ضرورت تھی خلیفہ ہو کر اجازت نا تملنسا اطاعت اُسامہ پر جتنا دلالت کرتا ہے اوتنا تعزیہ بنانا حب اہل بیت پر دلالت نہین کرتا مرثیہ پڑھنا یا سننا غم حسنین ع کی خبر نہین دیتا پھر جس شخص کو باوجود اوس دبدبہ خلافت کے کہ حضرت امیر ع جیسے شیر خدا کو بھی تقیہ ہی کیئے بنی حضرت اُسامہ کی اطاعت اسقدر منظور ہو اوسنے اپنے واسطہ بھی ضرور ہی اجازت لی ہوگی بعد ازین یہ گذارش ہے کہ آپکو اجازت لینے مین کلام ہے تو اوسکا جواب تو بحوالہ احادیث مرقوم ہو چکا اور اگر جواز طلب اجازت مین گفتگو ہے تو اوسکے لیئے خداوند کریم گواہ ہین ابھی آیت سورہ نور سنا چکا ہون اس مین خلل جان ہے کہ حضرت اسامہ نے کیون اجازت دی تو اول یہ اعتراض شیخین پر نہین حضرت اُسامہ پر ہے مجتہداً حضرت اُسامہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوس سنت کا اتباع کیا جسکے لیئے عالم بالا سے ارشاد ہوا اور وہ ہر در گاہون سے پروانہ آچکا تھا اقول شیخین نے حضرت اُسامہ کی تو اسقدر اطاعت و فرمان برداری کرے اور جنکی اطاعت و فرمان برداری فرض ہے و اونسے یہ تمرد پیش آئے بحث صرف اس بات کی ہے کہ تمام ایام مرض الموت رسول اللہ صلعم کے اسی مین گذری کہ ہر وقت یہ تاکید ہوتی تھی کہ لشکر اسامہ روانہ ہو مگر شیخین اور دیگر اونکے ہمساز گھرون سے نہ نکلے یہان تک کہ آپنے متخلفین پر لعنت کرے اور پھر بھی کوئی آمادہ تعمیل حکم نہ ہوا یہان تک کہ شیخین وغیرہ نے صاف انکار کر دیا کہ ہم غلام کی ماتحتی مین نہین جائینگے حضرت نے شیخین سے فرمایا کہ بخدا اسکا باپ زید ہے تمسے اعلے اور افضل تھا اور اُسامہ بھی تمسے بہتر اور داخل خدیاء ہے

مگر پھر بھی کسینے نہ مانا اور تا حین حیات رسول خدا صلعم صحابہ کے عدول حکمی قایم رہے کچھہ شک نہین ہے کہ رسول اللہ صلعم صحابہ سے نہایت آزردہ خاطر ہوکر اس جہان سے تشریف لے گئے جو حکم روانگی لشکر اُسامہ کا دیا گیا تھا اوسکی تعمیل مطلق نہین ہوئی بلکہ بعد انتقال رسول اللہ صلعم کے جو عرصہ دراز کے بعد لشکر اُسامہ روانہ ہوا وہ بحکم خلیفہ اول روانہ ہوا اوسکو دوسرا لشکر سمجھنا چاہیے جو لوگ پیشتر نامزد ہوے تھے اون مین سے بہت نہین گئے بلکہ بڑے قیل و قال کے بعد یہ لشکر روانہ ہوا ہے بعضون کی یہ رائے تھی کہ ابھی ایسے بڑے لشکر کا مدینہ سے باہر ہونا مناسب نہین ہے بعضون کی رائے روانگی کے قرار پائی اسوقت کی روانگی لشکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی نافرمانی کا دہبہ نہین ہوسکتی اگر بعد مین خود حضرت ابوبکر رض بھی چلے جاتے تو کیا تھا اور اگر اس امر کو تسلیم کر لیا جائے کہ حضرت عمر رض کے لیئے اُسامہ سے اجازت لی گئی تھی تو حضرت عثمان کا نجانا کسیوجہ سے داخل عدول حکمی نہ سمجھا جائے گا اگر یہ روانگی مابعد ایک علیحدہ تجہیز جیش سمجھی جائے اور اسوجہ سے یہ امر قرار دیا جاتا ہے کہ اوسوقت خلیفہ کو بسبب نامزد کرنے اہل لشکر کے اختیار تھا تو حضرت عمر رض کے لیئے خلیفہ کو اُسامہ سے اجازت لینے کی کیا وجہ اور اگر یہ وہی تجہیز ہے جسکا حکم رسول اللہ صلعم نے دیا تھا اور جسکے تخلف کرنے والون کو ملعون قرار دیا تھا تو اُسامہ کو اجازت دینے یا نہ دینے کا کیا اختیار تھا سرداری اُسامہ کے بوقت جہاد تھی نام رد کرنے مین اُسامہ کا اختیار نہ تھا اگر بعد روانگی لشکر کسیکو بحسب ضرورت اُسامہ اجازت و رخصت دیتے تو البتہ ایسی اجازت جائز ہوتی اور جبکہ ہنوز اسامہ کی ماتحتی مین داخل ہی نہین ہوے اسامہ کے اختیار سے نامزد نہین ہوے پھر اُسامہ کو یہ اختیار حاصل تھا کہ حکم رسول اللہ صلعم کی ترمیم و تنسیخ کرتے اسامہ اپنے ساتھ لیجانے سے ان لوگون کو انکار ہی کرتے تو بھی

انکو خیال کرنا چاہیئے تھا کہ رسول خدا کی نافرمانی ہوتی ہے اجازت لینے والے کو بھی
تو غور کرنا چاہیئے کہ مین جس سے اجازت مانگتا ہون اوسکو اختیار اجازت دینے کا
بھی حاصل ہے یا نہین فقط اس کہدینے سے بری الذمہ نہین ہو سکتے کہ جب اُسامہ نے
اجازت دیدی تو شیخین کا کیا قصور فرض کیجئے اگر اسامہ کو ان سے رنج ہی ہو اور
اونھون نے خیال کیا ہو کہ بہتر ہووے کہ یہ لوگ متخلفین جیش مین داخل رہین
اور اچھی طرح مستوجب اوس جزا کے ہون جو متخلفین کے لیئے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تو اسکا کیا علاج یہ امر بھی غور طلب
ہے کہ اگر حضرت پیغمبر خدا صلعم کو حضرت ابوبکر رض یا عمر رض یا عثمان رض کا خلیفہ
ہونا منظور ہوتا تو تو اس آخر وقت مین انکو اسطرح زمرہ عوام الناس مین شامل فرماتے
کہ جسکا اصحاب ثلثہ کو بھی صدمہ سخت ہوا تھا اور شکایت بھی رسول خدا صلعم کی
کرتے پھرتے تھے اور پھر بھی آپنے اونکو ماتحتی اُسامہ سے الگ نہ کیا مولوی صاحب اپنے
یہ ناانصافی کی کہ حضرت عمر رض کو تو باجازت اُسامہ رہنا اور حضرت ابوبکر رض کو اشتباہ
حصول اجازت سے رہ جانا بیان کر کے تخلف جیش سے بچایا مگر حضرت عثمان رضی کے لیئے
کچھ کوشش نفرمائی اگر پورے سنی ہوتے تو اونکو بھی گرداب لعن اللہ من تخلف
عنہا سے بچاتے مولوی صاحب جسپر دانہ دہر درگاہون کا حوالہ دیا ہے اوسی پروانہ
کے حکم سے متخلفین ملعون قرار پاتے ہین جہاد کا ایسا سخت حکم کہ رسول اللہ بھی
باوجودے کہ خود ہی نامزد کرین اور خود ہی کسی کو ضرورت شدید کے لیئے
اجازت دین تو بھی اوس شخص کے لیئے خدا سے مغفرت چاہین جب وہ شخص شاید
بری الذمہ ہو اور بیان بر خلاف اسکی یہ عمل ہوا کہ ایک صاحب تو خلیفہ بن بیٹھے
کسکی مجال تھی کہ اونسے آنکھ ملاتا دوسرا صاحب اونکے یار موحد اور بانی خلافت
وہ تشریف لیجاتے تو خلافت قایم نہوتی تیسرے حضرت عثمان رض وہ تو پہلا قدیم سے

مرفوع القلم تھے جبکہ رسول اللہ صلعم نے انکو نام زد کیا اور اسپر بہت کچھ تکرار اور
نزاع بھی ہوا تب بھی آپنے اوسکا نام خارج نہ کیا پس نبی صلعم کے اسطرح باصرار
نام زد کیئے ہوے لوگون کو اُسامہ اجازت دین اور رہتا لعبت سنت ہو جاوے یہ تو
فرمایئے کہ انکی مغفرت کسنے طلب کی رسول اللہ صلعم اپنے نام زد کیئے ہونکو اگر
بضرورت اجازت دیتے تھے تو طلب مغفرت چاہتے تھے جب وہ لوگ بری الذمہ
ہوتے تھے پھر کسکو یقین آ سکتا ہے ایسے ناجائز اجازت حاصل کرکے اصحاب ثلثہ
بری الذمہ ہوے قال دوسرا جواب یہ ہے حکم بالادست اگر کسی ملازم کے ایک
کام کے لیئے نوکری بولی اور پھر اوس حکم کو آپ ہی منسوخ کر دے اور اوسکے جا دوسرا
کام سپرد کر دے تو کیا پھر بھی وہ نوکر بوجہ تعمیل نکرنے حکم اول کے مستوجب
عتاب رہیگا رسول اللہ صلعم کو دیکھئے آخر ایام حیات مین ابوبکر رضی اللہ عنہ کو
امامت نماز پر مامور فرمایا اول جواب عام فہم ہے دوسرے بشہادت تقریر جواب
سوال اول مین یہ تقریر امامت نماز امامت کبرے کا تقرر تھا جسکو خلافت کہتے ہین
اب اس غلام خاندان نبوی صلعم کی خدمت اور سواے آپکے اہل انصاف کی خدمتمین
گذارش ہے کہ آخر حضرت اُسامہ رسول اللہ صلعم کے زیر حکم تھے اودھر رسول اللہ
صلعم نے حضرت ابوبکر رض کو اسی طرح اپنا قایم مقام کیا کہ صاف کہنے سے بڑھ کر ہی
چنانچہ آیت فلا تقل لھما اف ولا تنھرھما اسکے اثبات کے لیئے پیش کی ہی
اب فرمایئے حضرت اُسامہ زیر حکم ابوبکر صدیق تھے یا نہین یا ہنوز حضرت صدیق
ہی زیر حکم اُسامہ رہے آپ ہی فرمایئن اگر اطلاق نویس وغیرہ ملازمان تحصیل زیر
حکم پیشکار رہتے رہتے قایم مقام تحصیلدار ہو جاے اور ہوتے جاتے ہین سبکے
نصیب ایسے ہی نہین ہوتے جیسے کسی بدنصیب کے نصیب تو کیا اب بھی وہ
اطلاق نویس زیر حکم پیشکار رہا شیخ صاحب یہ باتین تو تمہاری آپ سمجھ لینے کی

ہین ہائے افسوس آپ اور ہم سے پوچھین اس صورت مین حضرت عمر رض کے لیئے
اجازت لینے بھی مقتضائے ادب امر نبی صلعم ہی تھے ورنہ حاجت نہ تھی دیکھیے جواب
ایسے ہوا کرتے ہین اقول خوب آپکو ان ہزلیات اور دہوکی باتون پر ناز بھی ہے
اپنے موںنہ میان مٹہو حضرت مولوی صاحب یہ باتین تو اوسی زمرہ حمقا مین آپکے پیش
جاسکتی ہین کبھی کسی مرد کے پالے نہین پڑے ہو جواب ایسے ہوتے ہین کہ گھر کی خبر نہین
کہ کیا ہو رہا ہے باہر موچھین مروڑنے لگین لیکن جب کوئی گھر کا بڈہا اچھا حال بیان کرنے
لگے تو سو بچھو تیخی ہو جاوے آپنے جو جواب مین یہ لکھا ہے کہ حکم روانگی جیش اُسامہ کے
بعد حضرت ابو بکر رض کو نماز کا امام مقرر کیا اور اس وجہ سے وہ حکم منسوخ ہو چکا قبل از
انکشاف اسکی اصلیت کے ایک جواب مین آپکو یہ دیتا ہون کہ اگر یہ حکم منسوخ ہو چکا تھا
تو پھر تمنے یہ کیون لکھا ہے کہ اپنے لیئے بھی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اُسامہ سے اجازت
لی ہو گی اس سے معلوم ہوا کہ سب بیانات آپکے ظنی اور قیاسی ہین آپکو حقیقت حال کسی معاملہ
کے بھی معلوم نہین ہے اب ادہر متوجہ ہوجیئے کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ والہ
وسلم نے ہرگز ہرگز حضرت ابو بکر رض کو نماز پڑہانے کا حکم نہین دیا اس امر مین جو سب سے
زیادہ معتبر روایت اہل سنت مین ہے وہ روایت عبد اللہ بن ربیعہ کی ہے جسکو زہری
تابعی نے تخریج کیا ہے اور مدارج النبوت مین محدث دہلوی نے تصحیح اوسکی کی ہے
اوس روایت مین عبد اللہ بن ربیعہ کا قسمیہ یہ بیان ہے کہ مجھکو حضرت پیغمبر خدا صلعم نے
کسی کا نام لیکر نماز پڑہانے کو نہین کہا بلکہ یہ کہا کہ لوگون سے کہدے کہ نماز پڑہ لیوین
یہی روایت ہے کہ جسکو نصب امامت کی دلیل گردانتے ہین مفصل بحث اسکی ہم نے
انوار الہدے مین لکھی ہے جسے اطمینان نہو دیکھ لے پس درآن حالیکہ حضرت ابو بکر رض کو
بالخصوص نماز پڑہانے کے لیئے فرمایا ہے نہین پھر یہ حکم کیسے منسوخ ہو جاتا حالانکہ اگر امام
نماز بھی انکو بالخصوص مقرر کیا جاتا تاہم بغیر صدور حکم صریح کے پہلا حکم منسوخ نہوتا اب

اور لیجیے بعد اس قضیہ نماز کے حضرت کے سمع مبارک مین یہ بات پہونچی کہ صحابہ خصوصاً ثلثہ و دیگر مہاجرین حجت کرتے ہین کہ ہمکو اسامہ کے تحت مین کیون تعینات کیا ہی ہم اوسکے ساتھ جہاد کو نہ جاینگے تب حضرت نے خطبہ بلیغ وطویل ادا فرمایا اور سخت تاکید روانگی لشکر کی فرمائی اور حضرت ابو بکر کو بجاے منسوخی حکم روانگی کے بشمول دیگر مہاجرین تاکید روانگی کی فرمائی غرضکہ قضیہ نماز وفات سے کئی روز پیشتر کا ہی اور تاکید روانگی لشکر تا دم وفات ہی نزع کے وقت تک آپنے ابو بکر وغیرہ کو تاکید روانگی فرمائی ہے اور کوئی حکم اونکے مدینہ مین رہنے کا نہین دیا ورنہ ممکن تہا جیسے حضرت علیؑ کو مدینہ مین رکہا تہا اونکو بہی رکہہ لیتے تعجب ہے کہ حضرت علم وفات خود اوسی شخص کو باوجود حکم روانگی کا دیتے جسکو خلیفہ مقرر کرنا چاہتے تھے اسلئے ثابت ہے کہ حضرت کا کبہی ارادہ نہین ہوا کہ ابو بکرؓ کو خلیفہ مقرر کیجیے اور جبکہ حکم تجہیز جیش تا دم وفات نافذ رہا تو نماز وغیرہ کے جہگڑے خود باطل ثابت ہین پس جبکہ خود حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ہے تخلف ثابت ہے تو اونکی ذریعہ سے اجازت لینے والے کیسے تخلف سے بچ سکتے ہین اب تحصیلدار کا نائب وتحصلدار کی نظیر ملاحظہ کیجیے اور اطلاق نویس کی جگہ ڈاکو اور باغی قرار دیکر دیکہیے کیسی ٹہیک مثال صادق آتی ہی مین شیخی بگہارنے کو بیہودگی سمجہتا ہون ورنہ مین بہی کہتا کہ جواب اسکو کہتے ہین لیکن چونکہ آپنے اپنے جواب پر فخر اسلئے کیا ہی کہ ذاحل اور بے وجود باتون کو بقول خود بال کے بلی بنا دے تو البتہ فن تلبیس مین حق بجانب آپکی ہے

سوال بست وہفتم

شیخین و دیگر صحابہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلا تجہیز و تکفین چھوڑکر سقیفہ بنی ساعدہ مین واسطے قرار دادام خلافت کے

چلے گئے یا نہین

جواب مع تردید

قال شیخین کا بنی ساعدہ مین جانا بغرض نفسانی نہ تہا جو آپ اتنا برا مانتے ہین سقیفۂ
وہ بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کا کام تہا تجہیز وتکفین مین حضرت وہ بات نہین
جو سقیفہ بنی ساعدہ کے جانے مین ہے **اقول** ہم بھی تو یہی کہتے ہین کہ تجہیز وتکفین
رسول اللہ صلعم مین کیا ملتا ایسے باؤلی نہ تھے جو سقیفہ کو چھوڑ کر رسول اللہ صلعم کے
گھر پر بیٹھتے اگرچہ یہ امر معلوم ہے کہ اگر شیخین موجود بھی ہوتے تو بھی جسم اطہر سرور کائنات
کو چھو نہین سکتے تھے غسل وکفن مین شریک نہین ہو سکتے تھے اگر اتفاقیہ جسم ستر پر نگاہ
پڑجاتی اندہے ہو جاتے اور یہ امر بھی ظاہر تہا کہ نبی کو سوا امام اور وصی کے دوسرا شخص
غسل نہین دیسکتا بلکہ ائمہ کے غسل میّت کے بھی یہ قید ہے اور شواہد النبوت مین
صاف لکہا ہے کہ امام راجز امام نشوید اور وہ قول بھی حضرت علی مرتضے علیہ السّلام کا
صاف درج ہے کہ اگر میرے سوا کسی اور کے نگاہ جسم مبارک پر پڑجاتی وہ نابینا
ہو جاتا پس جبکہ شیخین نہ امام برحق تھے نہ وصی رسول اللہ صلعم تھے پھر غسل مین انکا
کیا کام تھا اور اندہے ہو جانے کا خوف تہا لیکن اگر مثل دیگر مساکین صحابہ کے یہ بھی
حاضر رہتے اور اوپر کے کار خدمت مین شریک ہو جاتے قبر وغیرہ کہد جاتی تو یہ طعن
اور الزام جو اوپر قائم ہو گیا ہے دور ہو جاتا مگر کیسے حاضر رہتے حب دنیا اور
طمع بری شے ہے خدا محفوظ رکھے **قال** پر جیسے کہا کرتے ہین دیکھنے کو چشم
بینا چاہیے ایسی باتون کا سمجہنا ہر کسی کا کام نہین عقل چاہیے ذہن رسا چاہیے
اظہر من الشمس ہرچہ بادا باد ہمکو آپ کو سمجہانا ہے انشاء اللہ بال کی بلی بنا کر دکہلاتے ہین تسبیح
اگر آپ نہ دیکہین تو ہماری قسمت اوقات کہوئی قلم گہسایا کاغذ سیاہ کیا او نگلیان تہکا ین

اور پھر وہی مرغی کی ایک ٹانگ قاسم یہ کیا بات ہے منشی شیخ احمد صاحب مرد ہوشیار
ہین کہہ تو ہی سمجھہ جائینگے انشاء اللہ تعالے **اقول** یہ بھی معلوم ہے کہ جو لوگ بندگان
خاص اور محب رسول صلعم و آل رسول صلعم ہین اون پر شعبدہ بازون اور نٹ بازی گرون
نظربندونکی سحر اثر نہین کرتے آپ خود اپنے زبان سے قبول کر رہے ہین کہ ہم بالکے
بلی بنا کر دکھلاتے ہین اسکے صریح معنے یہ ہوے اگرچہ اصحاب ثلثہ بروے استحقاق وغیرہ
درحقیقت کچھ بھی نہین ہین لیکن ہم اپنے علم کے زور سے اونکو بہت بڑی چیز بناکر
دکھلاتے ہین یہ نظربندی آپکی شاید جہلا پر کارگر ہوا اور اونکو اصحاب ثلثہ بال سے
بلیان ہوکر نظر پڑے ہین لیکن آپ بھی غور کرین کہ جنکے سر پر سایہ جناب مظہر العجائب
والغرائب کا ہوا اونکے روبرو ایسے شعبدے کب چل سکتے ہین اونکے نگاہ مین
بال بلی ہوکر کب نظر آسکتا ہے بال کے بلی پر کا کبوتر سوئی کا بھالا اور تسمہ کا سانپ احمقونکو
دکھلاؤ نظر حق بین تو اصلیت کو ہی دیکھتی ہی اور اگر آپکو بزعم خود ایسی ہی چشم
بینا عطا فرمائی گئی ہے کہ بال کو بلی دیکھو تو آپ بہت موٹا دیکھتے ہین ایسون کو
کور باطن کہتے ہین غرض کہ جو مرد ہوشیار ہوگا وہ ضرور ایسے شعبدونکو نظر حقارت
سے ملاحظہ کریگا **قال** منشی صاحب سنئے آپ کچہری مین نوکری کر آئے
ہین کچہری کی بات آپ خوب سمجھین گے ایک سرکار کے بہت سے کارخانہ ہوتے
ہین اور پھر ہر کارخانہ مین مختلف کام ہوتے ہین ہر کام پر ایک جدا نوکر ہوتا ہے
دیکھئے کلکٹری کا کارخانہ بھی سرکار ہی کا کارخانہ ہے فوجداری کا کارخانہ بھی سرکار
ہی کا ہے عدالت کا انسٹام کا ڈاک کا نہر کا ایک ہو تو گناؤن سب کارخانہ انگلشیہ
ہی کے ہین پھر ہر کارخانہ مین سمجھئے کیا کیا کام ہین ایک کارخانہ مین کوئی تحصیلدار
ہی کوئی پیشکار ہے کوئی پٹواری کوئی خزانچی کوئی مہتمم کوئی کچھ یہان تک کہ ایک
اسامی محرر آبکاری تحصیل آمد محصول منشیات بھی ہے غرض مختلف کام ہین

ایک ایک جدا ملازم تعینات ہان کوئی مغرز کام ہے ہلکا سو ایسا ہی تجہیز و تکفین بھی ہے کہ رسول اللہ صلعم ہی کا کام ہے نہلانا اور نماز جنازہ بھی آپ ہی کا کام ہے قبر کھودنے بھی آپ ہی کا کام ہے امامت نماز بھی آپ ہی کا کام ہے انتظام خلافت بھی آپ ہی کا کام ہے اسمین گھٹ کر تو قبر کنی ہے اور بڑھکر امامت نماز اور انتظام خلافت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تجہیز و تکفین کو سنبھالا اور حضرت ابو بکر رض و عمر رض نے خلافت کا انتظام کیا اسمین تقدیر سے حضرت ابو بکر رض ہی کو لوگون نے گھیر لیا اور خلیفہ بنا لیا اسمین اونکا کیا قصور وہ بیچارے تو بہت ٹالتے رہے پر اونکے ہوتے کوئی نظرون ہی مین نہ جچا **اقول** جب ایسی نظرین ماشاء اللہ ہین کہ بال کو بلی دیکھین تو پھر شیر نگاہ مین کہان سمائین اگرچہ بلی مین شیر کی مشابہت ہے لیکن نظر حق بین ہے اوسکی تمیز کر سکتے ہین کہ یہ بلی یعنے گربہ مسکین ہی شیر نہین ہے جبکہ بال بلی ہو کے نظر پڑے تو ظاہر بات ہے کہ شیر مسد و بصر ہے آپنے جو نظیر کارخانہ جات سرکار انگلشیہ دی ہے یہ نظیر مطابق واقع نہین ہے یہ آپکی کم مہارتی کا باعث ہے کہ ملازمان کارخانہ جات مختلف کی نظیر حاکم بالادست کے موجودگی مین اگر دیتے تو مضائقہ نہ تھا اور اوسپر یہ مثال صادق ہوتی ہی کہ مثلاً کسی شہر کے بادشاہ یا حاکم نے وفات پائی اور باغی یا ڈاکو یا گھر کے ہی نمک حرام نوکر چڑھ دوڑی وارثان بادشاہ تو غم و الم مین مبتلا ہین تجہیز و تکفین مین مصروف ہین اون باغیون یا نمک حرام نوکرون کو کیا غرض ہے کہ تجہیز و تکفین کے کارخانہ کا اہتمام اپنے قبضہ مین کرین وہ تو سبسے اول خزانہ پر ہی پہونچکر ہاتھ مارینگے سو ایسے ہی یہ لوگ بھی سنتے ہی سقیفہ بنی ساعدہ مین پہونچے دیکھو ابن قتیبہ کی کتاب الامامت والسیاست اور جمال الدین محدث کی روضۃ الاحباب کہ لکھا ہے کہ جناب حیدر کرار نے انصار سے فرمایا کہ آیا تم یہ بات پسند کرتے ہو کہ مین بھی اور لوگون کی طرح جلد طہر بنوی کو بے گور و کفن چھوڑ کر

خلافت کے معاملہ مین جھگڑنے کو جاتا اور آپ نے جو سب کام سے بُرا اور کمتر تجہیز و
تکفین کو قرار دیا ہے خدا یون کرے کہ آپکے وفات کے دن آپکی عزیز و اقربا اچھے
اچھے کامون مین مصروف ہون یعنے کوئی آپکی جانشینی کے لئے نزاع کرے کوئی آپکے
کپڑے سنبھالے کوئی برتنون کی تلاشی لے کوئی جمع پونجی سنبھالے اور آپکی تجہیز و
تکفین کو ذلیل کام سمجھکر بے گور و کفن چھوڑ دے اور کوئی متوجہ ہنو مولوی صاحب
ذرا خدا سے تو شرم کی ہوتی کجا محرری آبکاری اور کجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کی جانشینی وارث کا سب سے پہلا کام یہ ہے کہ مورث کی تجہیز و تکفین مین مصروف
ہو دیکھئے اگر آپکا صاحبزادہ آپکو بے گور و کفن چھوڑ کر دیگر معاملات مین مصروف ہو تو اسکو
دنیا مین بڑا ہی نالائق خیال کرینگے اور ممکن نہین کہ وارث جائز سے ایسا عمل نالائق صادر
ہو سکے وہ تو تجہیز و تکفین ہی کو مقدم سمجھے گا مگر نمک حرام لوگونکی کہی نہین جاتی انکو البتہ
آقا کی تجہیز و تکفین سے کچھ بحث ہو گی وہ تو اپنے مطلب پر نگاہ کرینگے دنیا مین سب
جگہہ دستور ہے کہ سیوم کے بعد جب تجہیز و تکفین اور غم و الم سے کچھ فرصت
ملتی ہے تب متوفی کے بعد کے انتظام کی تدبیر ہوا کرتی ہے بھلا صاحب شیخین پر
ایسا کیا دباؤ پڑا تھا خود فرمائی بلا تجہیز و تکفین رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے
خلافت کے انتظام کے لئے چلے گئے اگر بدنیتی نہ تھی تو اس وقت کو غنیمت سمجھکر
کیون فوراً چلے گئے یہ بہانہ بدنیتی کو رفع نہین کر سکتا کہ انصار سعد بن عبادہ کو
خلیفہ کر دیتے اگر انصار اس رائے پر مستقل ہوتے تو فقط شیخین کے کہنے سے
بھی کیون خاموش ہو جاتے سعد بن عبادہ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی
تشریف آوری سے پیشتر اکثر لوگ امیر مدینہ کرنا چاہتے تھے مگر جبکہ رسول خدا صلعم تشریف
لے آئے تو پھر کسی نے اوسکی طرف توجہ نہ کی اب بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کے سعد بن عبادہ نے پھر کچھ سلسلہ جنبانی کی مگر محض ایک لغویات سے کوئی انصاری

اوسکو حاکم یا خلیفہ کرنا پسند نکرتا تھا البتہ شیخین کو اپنے مطلب براری کی آڑ ہاتھ آگئی
اور یہ جو ارشاد ہے کہ حضرت ابوبکر رضہ بہت ساٹالتے رہے مگر لوگوں نے زبردستی
گھیر لیا اور خلیفہ بنا لیا یہ کس طرح صحیح ہو سکتا ہے دیکھو جبکہ سعد کی امارت پر انصار
مین اختلاف ہوا اور حدیث الائمۃ من القریش پر شہادت گذری اور انصار نے بہی
شہادت دی تو سعد ساکت ہو گیا تو اوس وقت ابن قتیبہ نے کہ علماے معتبرین
اہل سنّت سے ہی لکہا ہے کہ حضرت ابوبکر رضہ نے حضرت عمر رضہ کو آنکہہ کا اشارہ کیا
اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو گہر سے اسی لئے ساتہہ ہوے تہے دوڑ کر بلا کسی
صلاح و مشورہ کے بیعت کر لی پہر ابو عبیدہ نے کہ وہبی ساتہہ اسی لئے گیا تہا بیعت کی
انکے سوا اور کسی متنفس نے یہ بہی نہین کہا کہ تم خلیفہ ہو جاؤ یا نہ ہو جاؤ اس کارروای کا
نام گہیر لینا کسطرح ہو سکتا ہے فقط اسی قدر بیعت اوس روز واقع ہوئی یا بقول
ایک شخص انصار نے بہی جو انسے ہمساز تہا اور حدیث الائمۃ من القریش کی شہادت
دی ہے اور سعد بن عبادہ سے عداوت بہی رکہتا تہا اوس روز بیعت کر لی ممکن تہا
کہ اگر انصار سعد کے خلافت پر مصر ہوتی تو حضرت ابوبکر رضہ اونکو روکتے اور کہتے کہ نہین حق
خلافت حضرت علی علیہ السّلام کا ہے اونکو ابہی تجہیز و تکفین سے فرصت نہین ہے
جب تک وہ فارغ ہون کوی کارروای نہ ہوگی یا اگر ایسی ہی جلدی تہی اونکو گونکو
لا کر حضرت علی السلام سے بیعت کرا لیتے اور جانے دو اگر انصار آنے مین عجت
کرتے مہاجرین کو جمع کر کے خلیفہ برحق کی بیعت کراتے انصار اگر مصر ہوتے
تو اپنی لئے ہی امیر مقرر کرتے کو کہتے تہے منا و منکم امیرا اگر سعد امیر بہی ہوتا تو فقط
انصار کا سردار ہو جاتا خلافت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نہ وہ طالب تہا
نہ اوس سے کچہہ علاقہ تہا پہر اس بہانہ بازی سے کیا فائدہ کیا یہان بہی
بال کی بلی بناتے ہو اور یہ امر جو آپ فرماتے ہین کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے

ہوتی اور کوئی نظرون مین نہین جچا یہ وہی نظرین ہین کہ جن مین یزید لعین سے
ہوتی اور کوئی قابل خلافت نظر آیا پھر مین ایسے کور بد باطنون کے نظرون پر کیسے
اعتبار کرون **قال** اسکی ایسی مثال ہے کسی بادشاہ پر کسی غنیم نے تلوار چلائی سپاہی
کوئی حاضر نہ تھا رعیت کے ایک آدمی نے بنظر خیر خواہی وہ وار اپنے سر پر لیا
اور پھر غنیم کا سر قلم کیا بادشاہ قدر شناس تھے اس خدمت کے انعام مین منصب
سپہ سالاری پر اوسے ہی مامور کیا دیکھئے اوس شخص کے خواب مین بھی یہ خیال
نہ آیا تھا کہ مین اور سپہ سالار ہونگا پر تقدیر کے اوٹھا بیٹھے نے کہان سے کہان
پہونچایا ظاہر مین خدمت مذکور کا بہانہ ہوگیا سو ایسے ہی لشہادت قصہ بیعت حضرت
ابوبکر رض کو خلافت کا خیال نہ تھا ہان رفع مفسدہ بد نظر تھا **اقول** اس تلوار چلانیکا
تو اصلی قصہ موجود تھا آپنے غیر بادشاہ کے نظیر ناحق دی احد کے دن بالکل اسی
نظیر کا سا قصہ پیش آیا ہے کہ سب لشکر رسول خدا صلعم کو تنہا چھوڑ بھاگ گیا
اور کفار حضرت پر حملہ آور ہوے اور حضرت علی مرتضے عم نے تن تنہا اون حملات
کو روکا اور کفار کو پسپا کیا اسی لیئے تو رسول خدا صلعم نے اونکو ہمیشہ سپہ سالار
مقرر ا اور سید المومنین اور امام المتقین اور سید العرب وغیرہ اونکو فرمایا اور اوسی
بھاگنے کے صلہ مین حضرت ابوبکر رض اور حضرت عمر رض اور حضرت عثمان ہمیشہ ماتحتی
مین ہے تعینات کئے گیئے کہ آخر وقت مین ایکجوان ناتجربہ کار اسامہ کی ماتحتی مین
ہر سہ صاحب تعینات ہوے مثالی اور خیالی تلوارونکا کیون ذکر کرتے ہو کہین اصلی
تلوار بھی چلائی ہے خیر یہ تو اور باتین ہین مگر ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہین کہ آپنے
اس بحث مین یہ قبول فرما لیا کہ حضرت ابوبکر رض کا کوئی استحقاق نسبت خلافت کے
نتھا نہ اون مین لیاقت خلافت تھی نہ وہ دعوے دار خلافت تھے نہ اونکو اس عہدہ
جلیلہ کا اپنے نسبت خیال تھا صرف تقدیر سے ہوگئی اسمین کوئی شک نہین ہے کیفیت

درحقیقت یہی تھی صرف اتنا فرق ہے کہ خلافت نیابت رسالت ہے اگر محض مقرر ہوجانے
سے ہے اثبات حقیقت ہوجایا کرتا تو یزید ملعون بھی خلیفہ تقدیر سے ہوگیا ہی اور اوسکا
باپ بھی اور ایسے ہی یہ بھی تقدیر سے ہوگئے مگر خلیفہ برحق جس سے مراد ہے وہ ذی
استحقاق ہی ہے خواہ بحسب ظاہر خلیفہ نہ ہوا ہو **قال** اگر یہ دونون وہان نجاتے
تو انصار سعد بن عبادہ کو خلیفہ کرہی چکے تھے پھر حضرت امیرؑ کو اول بار ملتے نہ چوتھی
بار نہ شیخین جائین نہ یہ نوبتین آئین پر ناشکری کا کیا علاج حضرات شیعہ اسپر بھی نہین
مانتے **اقول** یہ محض غلط ہے انصار سعد بن عبادہ کو خلیفہ کرنا نہین چاہتے تھے
نہ سعد کو خلافت کا دعوے تھا بلکہ جو وجہ ہم بیشتر بیان کرچکے ہین اوسی وجہ سے انصار
مہاجرین سے کہتے تھے کہ منا امیر و منکم امیر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خلیفہ
ہونے سے سعد کا امیر انصار ہونا ہزار درجہ بہتر تھا کیونکہ وہ صرف انصار کا امیر
بنا چاہتا تھا جیسے قبیلہ اوسکا جدا اور قبیلہ خزرج کا جدا رئیس تھا تب ایک ہوجاتا
ادہر مہاجرین و قریش پر ایک امیر ہوجاتا اور حضرت علی مرتضےؑ خلیفہ رسول اللہ
صلعم رہتے اسمین کوئی ہرج نہ تھا خلفاء کے ماتحت تو بادشاہ رہے ہین سعد تو ایک
مدینہ کا ہے امیر ہوتا اس مین بڑی بھاری شیخ زادون والی چال تھی کہ انصار کو اس
امر سے روکا **قال** غرض کارپردازان تقدیر نے بوجہ انکے حسن نیت اور حسن خدمت
کے جلدو مین کردین کے سر سے شیطان ایسا بھاری وار ٹالا اونھین کو خلیفہ بنایا
اقول حسن نیت نے تو کیا خلیفہ بنایا مگر حسن تدبیر اور چال بازی مین شبہ نہین
اور دین کے سر سے شیطان کا وار ٹالا نہین بلکہ دین پر شیطان کی دست درازی
کی بنیاد قایم کردی اور اسلام مین فساد اور نزاع اور اختلاف مذاہب اور خانہ جنگیونکے
بانی مبانی شیخین ہی ہین کہ ہم بیشتر بخوبی ثابت کرچکے ہین **قال** بااین ہمہ وہ لوگ
کچھ خلافت کو ایسا بڑا کام نہین سمجھتے تھے کہ جسکے واسطہ یہ انتظاری کرتے کہ علانیکو

بھی تشریف لانے دو یہ تو حضرات شیعہ نے غل مچا مچا کر اسکا اتنا نام کر دیا ورنہ حضرت
علی ع اور حضرت ابوبکر رض تو ہسکو اتنا بھی نہ سمجھتے تھے کہ جتنا یہان پٹواری یا چوکیدار کا
عہدہ ہے آپکو کوئی چوکیدار یا پٹواری بنا دے تو آپ کیا خوش ہونگے اور کوئی نہ بنادے
تو کیا شکایت کرینگے **اقول** شیعہ کو خلفا ثلثہ کے خلافت کو واقعی ایسا ہی کم حیثیت
اور ذلیل کام سمجھتے ہین جیسا کہ آپ ارشاد فرماتے ہین مگر اہل تسنن نے ہی خطبوہین
نام ڈال ڈال کر وہ نقل کر دی کہ مکھی کو مل مل کے بھینسا کیا ادہر آپ بال کے بلی بناتے
ہین ورنہ شیعیان اور حضرت علی مرتضے ع ایسے خلافت کو بال بلکہ ذلیل بال سے بھی
کم سمجھتے تھے حضرت علی مرتضے ع نائب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھی البتہ اوس
خلافت و نیابت کا بڑا درجہ ہے نائب رسول اللہ ہی جو کہا حضرت علی ع تو بیشک اسکو
عزیز سمجھتے تھے اور کیون نہ سمجھتے اونکا حق تھا لیکن اگر بال مفت دل بیرحم سوچکر
حضرت ابوبکر رضی اللہ وغیرہ غضبی خلافت کے کچھ حقیقت نہ سمجھتے ہون تو مضائقہ
کی بات نہین مگر مین انکو ایسا عالی ہمت نہین سمجھتا کہ وہ اس غضبی خلافت کو جانسے
زیادہ عزیز نہ سمجھتے ہون ثبوت اسکا دیکھیے یہ موجود ہے کہ جب اہل مصر نے بوقت
ہنگامہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ خلافت سے دست بردار ہو وین
تو آپنے یہی فرمایا کہ جان دینا قبول ہے مگر ترک خلافت منظور نہین ایسا ہی حضرت
ابوبکر رض حضرت علی ع نے بوقت تعین خلافت اول کیا کچھ نہین کہا وہ لاجواب
ہو ہو گئے مگر خلافت نچھوڑی اور کیسے چھوڑتے یہ ہزارون اشرفیان دوہرسکے
خلافت مین کہان سے آتین **قال** بہر حال سقیفہ بنی ساعدہ مین جانا خدا ہی کے
لیئے تھا اور چھوڑ کر جانا سمجھنا ایسا ہی ہے جیسا کفن کو چھوڑ کر قبر کھودنے کو جاتا ہے
سو جیسے اس کام مین لگنے والے کو بوجہ بغرضی اوس کام کا چھوڑ چلے جانے والا
اور میت کا دشمن کوئی غافل نہین سمجھتا یہان بھی اہل عقل کا فرمانا انتظام خلافتکو

یون نہین کہہ سکتے کہ بوجہ بغرضی تجہیز وتکفین کو چھوڑکر چلے گئے **اقول** آپکی بات کو
بھی افسوس ہے کہ قیام نہین ابھی آپ فرما چکے ہین کہ تجہیز وتکفین ذلیل کام ہے
اور خلافت اعلے درجہ کا کام ہے پھر آپنے خلافت کو گورکنی اور کفن دوزی سے
جو یکسان کام ہین کیسے نسبت دی بھلا مین پوچھتا ہون کہ آپ تعلیم وتدریس علم کو
چھوڑکر بھٹی خانہ شراب مین بھاڑ جھوکنا پسند فرماینگے یا القول آپکے تحصیلداری کو
کوئی شخص چھوڑ محرری آبکاری کو پسند کریگا جو شخص ذلیل کام کو چھوڑکر اعلے کی طرف
متوجہ ہو تو یہ بھی کہا جائےگا کہ اعلے کام کی طرف راغب ہوے اور یہ بات بغرضی سے
ہو نہین سکتے مساوی الدرجہ کام کی تبدیلی بھی لغرض ہوا کرتی ہے چہ جائیکہ اعلی کی
طرف توجہ بغرض ہو شیخین نے کیون قبر کنی پسند نفرمائی **قال** اور جو یونہی وہنگا
دہنگی ہی تو یونہی سہی **اقول** پھر بغیر تسلیم چارہ کب ہے **قال** حضرت ابو بکر اور حضرت
عمر رضی اللہ عنہ اگر تجہیز وتکفین چھوڑکر چلے بھی گئے تھے تو پھر آبھی گئے نماز پڑھی
دفن مین شریک رہے پھر حضرت علی انتظام مذکورہ مین بالکل شریک ہی نہین ہوے
پھر آپ جانتے ہین کہ خلافت اور امامت کیا بڑا کام ہے اور تجہیز وتکفین کو اوس سے
کیا نسبت ہے امامت تو وہ کام ہے کہ جسپے تقابلہ دین کا مدار ہے اور دین وہ چیز ہے
جسکے لیئے خاص رسول اللہ صلعم کو خدا نے بھیجا یہ کام عام کام نہین ہان مرنا جینا کفن
گاڑھی قبر کنی ایسی عام باتین ہین جس مین مسلمان کافر نیک وبد سب شریک ہین **اقول**
آپ ہی فرمائین کہ مین آپکی کونسی بات کا اعتبار کرون ابھی خلافت نہایت کمتر اور ذلیل کام
آپ فرمارہے ہین اب اوسکی تعریف پر اوترے تو آسمان زمین کے قلابے ملا دیئے معلوم
ہوتا ہے کہ آپ اپنے مذہب کے اصول سے واقف نہین ہین آپ خلافت کو دینیات
مین کیسے سمجھ رہے ہین اودہر سعد بن عبادہ انصار مین مستحق خلافت سمجھا جانا بیان
کر رہے ہو اودہر معاویہ اور یزید وغیرہ کو ایسا واجب الطاعت امام گردانتے ہو کہ

جسکے خلافت کے استحکام کے لیئے خون ریزی اہل بیت نبوی حلال ہوے اور اوس
وجہ سے کوئی صحابی و تابعی اوس سے منحرف ہوا نہ کسی نے بیعت توڑی دیکھو یہ امر
تو حیات رسول اللہ صلعم ہی مین ہے طے ہو چکا تھا کہ رسالت کی نیابت جو متعلق بہ دینیات
و تبلیغ رسالت ہے اوسکی قابلیت حضرت ابو بکر رضہ مین نہین ہے اور حضرت علیؑ کو
بحکم وحی نیابت رسالت دی گئی اور سورہ برات کی تبلیغ سے حضرت ابو بکر رضی اللہ
عنہ معزول ہو کر حضرت علی ع مقرر کیئے گئے پس خلافت کا جو جزو دینیات سے متعلق
ہے وہ خلفاء ثلثہ سے محض غیر متعلق ہے اسلیئے خلافت ثلثہ کے بغیر امامت و نیابت
رسالت سے کرنا خلاف واقع ہے اور آپنے جو غسل سید المرسلین کو ایک نہایت ذلیل
کام قرار دیا ہے اور نیک و بد اور کافر مسلم سب کا کر سکنا تحریر فرمایا ہے یہ بیان خود آپکے
روایات صحیحہ کے خلاف ہے کافر اور بد آدمی تو کہان آپ جنکو خلیفہ رسول اللہ صلعم
قرار دیتے ہین وہ بھی لیاقت غسل و کفن رسول اللہ صلعم مین شرکت کی نہین رکھتے
تھے اندھی ہو جانے کے خوف سے تو وہ پاس نہین پہنچکی شواہد النبوت مین بحوالہ
صحاح یہ امر درج ہے کہ اگر سوائے حضرت علی مرتضے ع کے اور کوئی ستر رسول خدا صلعم کو
دیکھ لیتا تو اندھا ہو جاتا اور اوسی کتاب مین یہ مقولہ بھی باقوال ائمہ اہل بیت علیہم السلام
درج ہے کہ امام را جز امام نشوید پس جبکہ امام کے لیئے یہ قید ہے تو نبی کے لیئے بدرجہ
اولے ہے اور ظاہر ہے کہ امام برحق وہی ہے جسنے نبی صلعم کو غسل دیا یہ جو ارشاد
ہے کہ اگر حضرت ابو بکر رضہ و عمر رضہ جنازہ رسول خدا صلعم کو چھوڑکر چلے بھی گئے تھے
تو پھر آپ بھی گئے تھے بالکل خلاف واقع ہے اوس وقت آئے کہ جب رسول خدا
صلعم دفن بھی ہو چکے تھے اور یہ ارادہ کیا کہ حضرت کو قبر سے نکال کر نماز پڑھین یہ روایت
کتب صحیحہ اہل سنت مین درج ہے کہ حضرت سلمان نے لوگون کو حدیث رسول خدا
صلعم کی یاد دلائی کہ علی ع سے اوس دن ڈرنا کہ وہ مٹی کے گھوڑے پر سوار ہوگا او

کلاب جہنم ہو سکے اور پر حملہ آور ہونگے چنانچہ جب لوگون نے ارادہ قبر سے نکالنے کا کیا تو حضرت علی ع قبر پر اسطرح بیٹھ گئے تھے کہ جیسے گھوڑے پر سوار تھے اور اپنی تلوار میان سے نکال لی تھی اور کف مونھ سے بوجہ کمال غضب جاری تھا اسلیئے وہ لوگ بوجہ خوف قتل قبر نبی صلعم سے تعرض نکر سکے اب رہا یہ امر کہ حضرت علی ع انتظام خلافت مین شریک بھی نہین ہوئے اسکا جواب دندان شکن خود جناب علی مرتضے ع تم لوگون کو دے چکے ہین کہ روضۃ الاحباب اور کتاب الامامت والسیاست مین موجود ہے اور ہمنے بھی انوار الہدے مین مفصل لکھا ہے اور آپکی بھی خوب عقل ہے حضرت علی ع کیا کسی کا حق غصب کرنا چاہتے تھے کہ انکو تدابیر وانتظام کی ضرورت ہوتی اور اون سے کب ہوسکتا تھا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بے تجہیز وتکفین چھوڑ کر دعوے دار خلافت وامارت ہوتی یہ تو غایت درجہ طماع آدمیون کا کام ہے کہ رسول خدا صلعم کو ایسی حالت مین چھوڑ کر دنیا طلبی مین مصروف ہوجائین قال سوا اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک دو کام مین شریک نہ ہوے تو حضرت علی علیہ السلام تو کسی ایک ایسے خاص کام مین شریک نہ ہوئے جسپر مدار کار دین وایمان کا تھا اگر یہ کام درست نہ ہوتا تو دین کا پتہ بھی نہ تھا اور اگر یہ عذر ہے کہ حضرت علی ع کو کسی نے نہ پوچھا نہ بولایا تو حضرت ابوبکر رض کو اور حضرت عمر رض کو بھی کسی نے نہ پوچھا نہ بلایا اقول ذرا اہل انصاف غور کرین کہ کیا انتظام درپیش تھا اور کون منتظم تھا اور کسنے مجلس منعقد کی تھی اور کون اہل الرائے طلب کیئے گئے تھے قصہ صرف یہ ہے کہ جب خبر وفات جناب سرور کائنات صلعم مشہور ہوئے تو اکثر طماع لالچی کچے دنیادار جو ہمیشہ اسی حسرت کے امیدوار رہتے تھے اور روز وشب اس امر مین باہم مشورے کرتے تھے اور اپنے ہم قسم لوگون سے

سازش کر کے ایک گروہ قایم کر چکے تھے خبر وفات پاتے ہی سقیفہ بنی ساعدہ مین متفرق طور سے آکر جمع ہوے اور اوس وقت کو اس وجہ سے زیادہ تر غنیمت سمجھا کہ حضرت علی اور دیگر اعزا و اقربا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم غم والم مین مبتلا ہین بے تجہیز و تکفین کے ہفت اقلیم کی سلطنت پر بھی نظر نہ ڈالینگی سازش باہمی سے قرار داد خلافت کی کرلے ایک نے کہا کہ زید قابل خلافت ہے زید نے کہا کہ واہ اے ابوبکر تو ہی مستحق ہے اور لا مین بیعت کرون اور جھٹ پٹ بیعت کرے جہان دس بیس سازشیون نے بیعت کی دنیا کی بھیڑا چال مشہور ہے ایک بہیر چاہ مین گرے تو گلہ کا گلہ جا گرے کام چل نکلا ادہر حضرت علی تجہیز و تکفین مین مصروف ہے اونکے نسبت یہ اوڑادیا کہ اونکو خلافت منظور نہین ہے ادہر یہ اوڑادیا کہ سب لوگون نے حضرت ابوبکر رضہ کی بیعت کرلے اب فرماے کہ حضرت علی ع نعوذ باللہ ایسے ظلم صریح مین جسکا اثر او نھین کی ذات اور اولاد رسول اللہ صلعم پر پہونچتا تھا کیون شریک ہوتے یہ بھی وہ ہی نقل ہے کہ نمک حرام امرا نے مشورت کرکے بادشاہ کا تخت و تاج لے لیا اور پھر احمق لوگ ولی عہد کے نسبت یہ اعتراض کرین کہ وہ شریک مشورہ باغیان کیون نہین ہوا نتیجہ خلفا کے اس عمل کا محض طمع خلافت تھی اور یہ سرعت اور اضطراب اسی لیئے تہا کہ حضرت علی ع تجہیز و تکفین سے فرصت نہ پاوین اور ہم اپنے کارروائی کرگذرین

سوال بست و ہشتم

حضرت علی علیہ السلام اور حضرت عباس رضہ داخل اہل حل و عقد ہین یا نہین اور اگر داخل ہین تو اونکو اجماع مین کیون شامل نہین کیا

جواب مع تردید

قال حضرت علیؑ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ اول درجہ کے اہل حل وعقد مین کی تھی پر اجماع کے انعقاد کے لیئے یہ ضرور نہین کہ سارا جہان آن واحد مین اور ایک ہی لحظہ مین ایک بات موںھ سی کہے یہ تو آپکے نزدیک بھی ممکن ہوگا ہان یہ باتین آگے پیچھے بتدریج ہوا کرتے ہین حضرت علیؑ سے جو بیعت ہوئی تو وہ بھی ایک دفعہ نہین ہوئی بلکہ خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر سبنے ایک ساتھ بیعت نہین کی جب کبھی کوئی آجاتا تھا بیعت کر جاتا تھا اور بیعت تو درکنار اسلام بھی سب کا ایک ساتھ نہین کوئی آج مسلمان ہوا کوئی دس برس بعد کوئی بیس برس بعد سو اونکے بیعت تو آپ بھی جانتے ہین جیسے ہوئے ہوگی جب وہ مسلمان ہوے ہونگے یا اوسکے بھی بعد یا یون کہو اونھون نے بیعت کی بھی نہو بہر حال یہ تو ممکن ہی نہین کہ قبل اسلام بیعت کر گئے ہون سو جو نسبے احتمال کرو خیال ہمارا اودہر ہی لیگیا ہے غرض ہمارا مطلب کسی طور ہاتھ سے نہین جاتا بہت سے آدمی تو سقیفہ بنی ساعدہ مین ہے دست بیع ہوسے پر بیعت عام دوسرے روز ہوئی اسمین حضرت علیؑ نے اور بھی بعد مین بیعت کی **اقول** معلوم ہوا کہ آپ درحقیقت اجماع اور بیعت کو سمجھتے ہی نہین کہ کیا شے ہے کجا اجماع کجا بیعت اجماع وسکا روائی کا نام ہے جو بیعت سے پیشتر بنا بر تشخیص امام کے اہل الرائے جمع ہوکر رائے زنی کرین اور کسی ایک شخص کو قابل امامت قرار دین جسکو پنچایت کہتے ہین بیعت مراد ہے عہد اور قول کرنے سے یعنے جب خلیفہ شخص ہوجاوے اور اہل اجماع نامزد کردین کہ فلان شخص قابل خلافت ہے تب سب آدمی جو موجود ہون یا غیر موجود ہون وقتاً فوقتاً خلیفہ سے بیعت کرلین اجماع آگے پیچھے او

بتدریج نہین ہوا کرتا بلکہ ایک وقت مین ہوا کرتا ہے اور ایک مجلس مین وجہ اسکی
کہ آپ اجماع اور بیعت مین تمیز نہین کر سکتے یہی ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے
خلافت پر اجماع بموجب قاعدہ کے واقع نہین ہوا بیعت کے آگے پیچھے ہونیکا
سوال نہین ہے جو آپنے ناحق طول کلام کیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے بیعت کی نظیر پیش کی حالانکہ تمکو یہ بھی یقین نہین ہے کہ تمہارے بزرگون نے
رسول اللہ صلعم سے بیعت کی یا نہین خوب یہ جو آپنے رسول اللہ ص کی بیعت سے
انکار کیا ہے شاید کثرت تمردی و سرکشی و عدول حکمی جو صحابہ کے جانب سے وقوع
مین آئی ہے آپکو بقال کے ٹٹو کی طرح ادسطرف لے گئے جہان آپکا بھی کہا نہ ہے
مثل نامہ اعمال عدولان سیاہ ہوا ہے یہ خبر نہین ہے کہ تمرد حد سے گذر گیا کہ
چند بار بیعت کر کے پھر کشی اختیار کر لے حضرت علی ع کے معاملہ مین آخری
بیعت رسول اللہ ص سے صحابہ غیر مین کرے ہے کچھ پڑھا بھی ہے الست اولے
بانفسکو کے جواب مین سب صحابہ نے کہا ہے قالوا بلے روایت مین موجود
ہے اس سے پیشتر بیعت الرضوان ہوئے جسپر آپ لوگون کو بڑا ناز ہی اور پھر
بوقت مسلمان ہونے کے ہر شخص بیعت کرتا تھا نجاشی کے خط مین بتفصیل
مرقوم ہے کہ مین نے آپکے اور آپکے ابن عم کی بیعت کرے غرض یہی
کہ اجماع اہل حل وعقد جس سے مراد ہے وہ خلافت خلیفہ اول پر منعقد نہین ہوا
کیونکہ کتب تواریخ وسیر اہل سنت سے ظاہر اور ہویدا ہے کہ سقیفہ بنی ساعدہ
مین کوئی شخص مہاجرین وانصار مین سے موجود نہین تھا بلکہ چند منافقین کا
مجمع تھا سعد بن عبادہ اپنی امارت کا مترصد تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا مدینہ مین تشریف لانا وہ اپنی امارت کا ہارج سمجھتا تھا اوسی کے گروہ کے
لوگ موجود تھے مہاجرین مین سے کوئی خالص مومن حاضر نہ تھا صرف حضرت

ابوبکر و عمر اور ابو عبیدہ تین آدمی سقیفہ مین پہونچے انصار سے حجت ہوئی
الائمۃ من القریش پر استدلال کیا اور حضرت ابوبکر رضہ نے حضرت عمر رضہ سے
آنکھ کا اشارہ کیا کہ یہ وقت ہے اونھون نے اشارہ ہوتے ہی بیعت کر لی بقول
مولوی صاحب حضرت علی ع اور حضرت عباس رضہ اول درجہ کے اہل حل و عقد
مین تھے تو کیا اول درجہ کے اہل حل و عقد کو شامل کرنا جائز تھا اور یہ کیا
حماقت کی بات ہے کہ اجماع بتدریج اور رفتہ رفتہ ہوا کرتا ہے اگر ایسا ہوا کرتا
تو برسون تک یہ بات بھی تحقیقات طلب رہتی کہ قابل خلافت کون ہے بیعت جو
رفتہ رفتہ ہوئی وہ بعد تشخیص خلیفہ کے ہے پھر اجماع سے بیعت کو کیا نسبت
مولوی صاحب کا اغماض اور ایسا باؤلا پن کہ اجماع اور بیعت کا فرق مابہ التمیز
جو رات دن کے برابر ہے بیشک اس امر کو ظاہر کرتا ہے مولوی صاحب اس قصہ کی
تشریح ہونا پسند نہین کرتے اور دیدہ و دانستہ مغالطہ دیتے ہین سبحان اللہ
اگر ایسی مغالطہ دہی نکرین اور مطلب کے وقت باؤلے نہ بن جاوین تو کیا قلعی اوپرین اونکی کھلجاوے
کہین تین آدمیون کا بھی اجماع ہوتا سنا ہے سوا اونمین سے ایک خود خلیفہ بنے
دوسرا وزیر تیسرا سپہ سالار پھر یہ بھی قرار پائے کہ میرے بعد تمکو خلافت پہونچیگی
یہ خوب یاد رکھو اگر ابو عبیدہ بعد عمر ابن الخطاب رضہ کے زندہ رہتا تو اوسیطرح
ان کا بھی استخلاف وقوع مین آتا **قال** اس مین حضرت علی ع نے اور بھی بعد مین
بیعت کی پیچھے رہ جانا باین معنی نہ تھا کہ اونکی خلافت سے منکر تھے اگر بالفرض
انکار خلافت حضرت صدیق اکبر رضہ ہو تو پھر حضرت علی ع کے کئی روز کی نمازون
اور جمعہ کے خطبون کے سُننے کی اور جہادون کی لونڈی غلام مال اسباب کے
تصرف مین لانے کی کوئی وجہ متصور نہین بلکہ شیعون کا یہان ایسا قافیہ تنگ
ہوگا کہ بریز بریز ہے پڑے گی تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

ہر شخص جسنے کسی مرسل کے ذریعہ سے اپنے معبود کو پہچانا ہو برابر ہی اور مومن سمجھا
جاتا ہے چنانچہ کلام ربانی سے یہ امر ثابت ہوتا ہے قولہ تعالے انّ الذین امنوا
والذین ھادو والنصارٰی والصابعین من امن باللہ والیوم الاخر و
عمل صالحاً فلاخوف علیھم ولاھم یحزنون یعنے قوم مسلمان یہودی نصاریٰ
صابعین سے جو کوئی اللہ تعالے پر اور قیامت پر ایمان لایا اور کام اوسنے اچھے
کیئے اونکو کچھ خوف نہین ہے نہ وہ کبھی مغموم ہونگے یعنے نجات پاوینگے بعض مفسرین
نامحقق نے جو تفاسیر مین یہ غرض لکھی ہے کہ امن باللہ کے ساتھ امن الرسول
بھی شامل ہے یہ اونکی غلطی اگر ایسا ہوگا تو پھر وہ مسلمان کہلائے گا اوسکو یہودی
یا نصارے نہ کہینگے اب بحث کامل الایمان اور ناقص الایمان کی باقی رہی اسکا
یہ حال ہے کہ جسکے ذریعہ سے جس شخص کو دولت ایمان نصیب ہوئی ہے وہ اوسکا
بھی قائل ہے یا نہین اور اوسکے فرمان کی پوری پوری پیروی کرتا ہے یا نہین ایسے
بھی بہت لوگ ہوتے ہین کہ کہین چلتے پھرتے بادشاہ کو دیکھ لیتے ہین پر جو اوسکے
مقرب یا نائب معرفت بادشاہ کی قدم بوسی حاصل کرتا ہے وہ بہ نسبت اوسکے زیادہ
تر بادشاہ کے حالات کی ماہیت سے واقف ہوتا ہے اللہ تعالے کی طرف سے نبی
و رسول ایسے ہین جیسے بادشاہ کی طرف سے عامل عاملون کا کام یہ ہے کہ رعایا کو
بادشاہ کا مطیع کرین عامل کی اطاعت مثل اطاعت بادشاہ کے ہے عامل جو حکم بادشاہ
کا سناتا ہے اوسکو رعایا گوش دل سے سنکر اوسپر عمل کرتی ہے عمل صالح اسے مراد ہی ایسے
لوگ بھی بہت ہین کہ علی الاعلان بادشاہ سے پھرے ہوے ہین اور اوسکے عامل کی
نہین سنتے اوس سے لڑتے جھگڑتے ہین یا شریک سلطنت کسی باغیون کے سرگروہ
کو بھی مانتے ہین اونکے مثال کافر و مشرک کی ہے پر وہ لوگ دلون مین بادشاہ کے
مطیع نہین لیکن عامل کے خوف سے بظاہر اطاعت کرتے ہین اور لوگونکے دکھلانے کو

پوری تعمیل قانون شاہی کی کرتے ہین منافق ہین جو لوگ ایسے ہین کہ بادشاہ کو تو مانتے ہین
پر عامل یا اوسکے نائب سے منحرف ہین یا عامل کو بھی مانتے ہین مگر عامل کے نائب کو
نہین مانتے تو کہا جائیگا کہ وہ پورے مطیع نہین ہین بلکہ ناقص الاطاعت ہین اور
گمان غالب ہوگا کہ وہ بادشاہ کی اطاعت دل سے نہین کرتے برائے نام بادشاہ اور
عامل کے مطیع کہلاتے ہین اب خیال کیجیے کہ مومن و مسلم کا ایسا فرق ہے کہ ہر کسیکو
اوس مین تمیز ہونا غیر ممکن ہے یہان تک کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی
اسکے انکشاف پر توجہ نفرمائی کہ مومن و منافق جدا جدا ہو جائین فائدہ اس سے یہ مقصود
تھا کہ غالب ہے کہ منافقون کی اولاد مومن ہووے اسی لئے نہ اللہ تعالے نے اونکو علیحدہ
کیا نہ رسول اللہ صلعم نے اونکو نکالا ہان علامات اور اپنے حرکات سے وہ پہچانے جاتے
تھے لیکن دلون کے حالات کے تحقیقات کرنے کا نہ خدا نے نبی صلعم کو حکم دیا نہ حضرت نے
از خود لوگون کے دلونکی تحقیق کے شرع حکم ظاہر ہے جو بطریق معہودہ اسلام کے ایمان
لایا اور نماز روزہ حج زکوۃ پر قائم ہوا مسلمان کہلایا خواہ دل مین کیسا ہے نفاق بھرا
ہو کافر اور مشرک وہ شخص ہے کہ جو خدائے تعالے پر ایمان نرکھتا ہو بت پرستی کرتا ہو
رسول اللہ صلعم اور اونکی ذریت سے صحیح برخلاف اور منحرف ہو اونکو رسول اللہ نہ مانتا
ہو سو یہ امر ظاہر ہے کہ شیعہ لوگ خلفاء ثلثہ کو کافر یا مشرک نہین سمجھتے بلکہ تحقیقات کے
بموجب یہی لوگ مثل عوام مسلمانون کے خدا رسول صلعم پر ایمان لائے پھر مرتکب
ارتداد بذریعہ بت پرستی نہین ہوئے جو لوگ قائل امامت آئمہ اہل بیت نہین ہین وہ
ناقص الایمان اسلئیے کہلاتے ہین کہ وہ حضرت کے فرمان کی پوری تعمیل نہین کرتے
خود مولوی صاحب نے حدیث ثقلین کا چند مقامات پر حوالہ دیا ہے اور وہ نص
قطعی امامت ائمہ اہل بیت کی ہے پس جن لوگون نے اوسپر عمل نہین کیا وہ ضرور ناقص
ایمان تھے اب مولوی صاحب خود ہی یا ارواح اصحاب ثلثہ سی کچھہ فیض حاصل کر کے

اسکا جواب دین کہ حدیث ثقلین پر صحابہ مذکور نے عمل درآمد کیا یا نہین اگر مولوی صاحب ثابت کرین کہ صحابہ نے بحکم اس نص کی عترت طاہرہ سے مثل قرآن تمسک کیا تو خود ثابت ہو گیا کہ صحابہ نے حضرت علی مرتضے ع کو بلا فصل خلیفہ رسول اللہ صلعم مان لیا اور اپنے خلافتون کو ظلم اور براہ غصب حاصل کرنا قرار دے دیا تو پھر کسی پر بھی اعتراض نہین ہے اور اگر یہ ثابت کرین کہ صحابہ نے اس نص قطعی سے انحراف اختیار کی اور مطلق اہل بیت سے تمسک نہین کیا تو پھر خود ہی ان لوگون کے نسبت فتوی دین کہ انکو کس نام سے موسوم کرینگے ظاہر ہے کہ مشرک یا کافر نہ کہینگے بلکہ ناقص الایمان کہینگے کیونکہ بحث طلب صرف عدم تعمیل فرمان نبوی ہے باقی اونکے دلون کے حالات کی گفتگو نہین ہے یہ معاملہ شرعی ہے اوسی امر پر یہان گفتگو ہو گی جو بحسب ظاہر ثابت ہوتا ہو علاوہ اسکے جبکہ ہر مرتبہ جناب سرور کائنات نے بحکم وحی و باختیار خود اصحاب ثلثہ کے روبرو بلکہ بعض اوقات اونکے مقابلہ پر اور اونکو معزول کر کر حضرت علی مرتضے ع کو خلیفہ مقرر کیا حدیث ثقلین ارشاد فرمائے غدیر مین من کنت مولاہ فعلی مولاہ فرمایا جسکی خود مبارکباد حضرت عمر رض نے دی قصہ تبلیغ سورہ برات خود حضرت ابوبکر رض کے مقابلہ پر وقوع مین آیا تو یہ امر صاف ثابت ہے کہ اصحاب ثلثہ اگر مسلمان تھے اور نبی پر ایمان لائے تھے تو یہ اپنے دلون مین خوب جانتے تھے کہ حضرت علی مرتضے ع برحق خلیفہ اور جانشین جناب سرور کائنات کے ہین چنانچہ عبارت کتاب الامامت والسیاست ابن قتیبہ سے اعتراف بھی شیخین و ابوعبیدہ کا ظاہر ہے کہ حقوق مرتضوی کو تسلیم کر لیا ہے پس جبکہ کوئی شخص خدا کو خدا جانے اور محمد رسول اللہ صلعم سمجھے اور حضرت علی مرتضے ع کو رسول اللہ صلعم کا جانشین جانے اور اقرار بھی اس امر کے کر لین گو بحسب باطن دلون مین نفاق ہی ٹھہرا ہوا ہو لیکن شرعی اعتراض اون پر وارد نہین ہو سکتا اور عام طور پر اونکو کافر یا مشرک

نہین کہہ سکتے ہان لفظ منافق کا اطلاق ایسے لوگون پر ہو سکتا ہے اب دیکھنا چاہیے کہ گروہ منافقین سے جو رسول اللہ صلعم کے وقت مین بھی موجود تھا کیا عمل درآمد ہوا ہے چنانچہ بملاحظہ کتب معتبرہ اہل سنت وجماعت یہ امر بخوبی ثابت ہے کہ جناب سرور کائنات نے منافقین کو علیحدہ مومنین سے نہین کیا بلکہ جسطرح مومنین جہاد کرتے تھے ویسے ہی منافقین بھی شامل اونکے غزوات مین جاتے تھے اور جسطرح مومنین کو مال غنیمت سے حصہ ملتا تھا ویسے ہی اونکو بھی ملتا تھا بلکہ جناب سرور کائنات ایسے لوگون منافقین کی غنیمت کو حرام نہین کیا بلکہ اکثر سرایا مین شیخین زمانہ رسول خدا مین امیر ہو گئے اور غنیمت جو آئے اوسکے خمس پر خود حضرت نے تصرف کیا جہاد فی سبیل اللہ عام مسلمان کرتے ہین شخص محتاط کو فقط اسقدر دیکھ لینا ضرور ہے کہ وہ جماعت جو غزا کرتی ہے پابند ارکان اسلام مثل نماز روزہ حج زکوۃ کے ہے یا نہین اور بحسب ظاہر منکر خدا اور رسول صلعم تو نہین ہے اگر یہ باتین موجود ہین مال غنیمت حلال ہے دلون کے حالات کے تصدیق کی ضرورت نہین ہے یزید ملعون کے نسبت علمائے اہل سنت و جماعت کا بھی اتفاق ہے کہ وہ فاسق اور قابل لعن تھا لیکن تمام صحابی اور صحابی زادون نے اوس سے بیعت کری اور اوسکے زمانہ کے باندی غلام اور مال غنیمت کو استعمال کیا اور یہ امر ظاہر ہے کہ اگر وہ گروہ منافق نہ ہوتا تو ایسے افعال اوس سے کبھی صادر نہ ہوتے بعد شہادت جناب امام حسین علیہ السلام کے سات برس یزید نے خلافت کرے اور ہتک حرمت حرم کعبہ کا بھی کیا جس سے صریح ثابت تھا کہ وہ مومن نہین تھا مگر حضرات شیخین کے راوی اوسی کا بھیجا ہوا روزینہ کھاتے تھے کسی نے اعتراض اوسکے عقاید پر نہین کیا اس سے صاف مفہوم ہوتا ہے

کہ بحسب احکام شرعی اہل غزا کے حال پر نظر کرلین واجب ہی کہ آیا حسب طریقہ
معینہ جہاد کرتے ہین یا کافر بنانے کے لیئے لوگون سے لڑتے ہین اب یہ امر
بحث طلب باقی رہا کہ جناب علی مرتضے علیہ السلام نے خلفاء ثلثہ کی متابعت
کری یا نہین کری اگر کری تو کس نیت سے کری چنانچہ صحیح مسلم مین ایک
بہت بڑی طویل روایت درج ہے جو مشکوۃ مین بھی درج کی گئی ہے اور اوسمین
سارا قصہ طلب فدک و وفات جناب فاطمہ رض موجود ہے اوس مین صاف درج
ہے کان فاطمہ رض وجہ لعلی یعنے زندگی جناب فاطمہ صلوات اللہ علیہا کے حضرت
علی رض کے لیئے بڑی وجہ رعایت کی تھی یعنے لوگ پاس و لحاظ اونکا کرتے تھے
مگر جبکہ اونکا انتقال ہوگیا تو وہ روبہ رعایت باقی نہ رہی اور لوگون کی رو
داری جاتی رہی کہ فاستنکر وجوہ النّاس روایت مین موجود ہے پس جب کہ
حضرت علی رض نے یہ کیفیت لوگون کی دیکھی تو حضرت ابوبکر رض سے مصالحہ کی
ٹھرائی اہل انصاف اس معاملہ مین غور کرین کہ تقیہ کا ثبوت اس سے زیادہ
اور کیا ہوگا جو لوگ کتب سیر و تواریخ کی سیر کر چکے ہین اونکو معلوم ہے کہ جناب
فاطمہ صلواۃ اللہ علیہا کی زندگی مین بھی کیا کیا فساد امت نے برپا کیئے اور کس
کسطرح پہ تنگ کیا ورثہ پدری سے اوس مخدومہ کونین کو محروم کیا گھر مین آگ
لگا دینے کی دہمکی دی گئی لکڑیان تک چن دی گئی ہان البتہ صرف اس خیال سے
کہ مبادا لوگ ہم سے منحرف ہوجاوین قتال اہلبیت گوارا نہین کیا ورنہ اوس وقت
کی اونکی کیفیت سے یہ امر بھی بعید معلوم نہین ہوتا تھا اور یہ درگذر جو کچھ تھے
وہ صرف بپاس و لحاظ جناب سیدہ کے تھی پس جبکہ اونہون نے رحلت فرمائی
اور بروایت صحیح مسلم لوگون کو وہ پاسداری حضرت علی علیہ السلام کے نہ رہی
تو فرمایئے کہ خوف تلف جان ہوا یا نہین ہوا اور ایسے وقت مین جان بچانا

فرض تھا یا نہین ہان اگر کچھ لوگ بھی حضرت علی علیہ السلام سے متفق ہو جاتے اور پھر
اونکی متابعت کرتے تو البتہ ایسے اعتراضات وارد ہو سکتے تھے چنانچہ خود جناب امیرع خطبہ
شقشقیہ مین فرماتے ہین کہ اگر مجھکو چالیس مرد صاحب عزم ملتے تو مین ابو بکر سے قتال کرتا
اور روایت صحیحہ اہل سنت سے یہ امر بھی ہویدا ہے کہ بوقت نزاع خلافت حضرت ابوبکر
کے صرف سترہ آدمی حضرت علی ع سے متفق ہوئے اور ظاہر ہے کہ یہ تعداد انصار
ایسی نا متکفی اور قلیل ہے کہ احکام جہاد قایم نہین ہو سکتا بلکہ تقیہ واجب تھا ہی تقیہ سے اہل تسنن کو
ایسا بد کہنا نہین چاہیئے تقیہ مذہب جمیع انبیاء و مرسلین ہے جملہ انبیاء کا تقیہ ثابت ہے
خود جناب سید المرسلین نے بحکم جناب احکم الحاکمین کے تقیہ فرمایا اور کفار قریش سے
بحکم وحی صاف صاف کہدیا کہ لکم دینکم ولی دین یعنے تمہارے لیئے تمہارا دین ہے
اور میرے لیئے میرا دین ہے دیکھئے اس حکم سے ہدایت اور تبلیغ رسالت سب باطل
ہوتی ہین مگر وہ موقع ایسا ہی تھا کہ کفار سے دیگر ایسا فرمانا پڑا مسیح علیہ السلام کے
بعض حواریون نے عرصہ دراز تک تقیۃً بت خانون مین بت پرستی کی ہے اور بار بار بتونکو
سجدے کیئے ہین حضرت ہارون علیہ السلام نے بت تراشے کیا یعنے بروے تقیہ بخوف
جان معبود باطل اپنے ہاتھون سے بنایا اگر جناب امیر علیہ السلام نے بھی بخوف جان
تقیہ کر کے خلفاء ثلثہ کی متابعت کرے تو کیا نئی بات ہے دیکھو یہ متابعت بروے
تقیہ ہونا خاص کتب اہل تسنن سے ثابت ہے دیکھو بوقت انعقاد مجلس شوری
تعین خلافت ثالث عبد الرحمن بن عوف نا انصاف نے حضرت علی ع سے کہا کہ ہم تمکو
خلیفہ مقرر کرتے ہین لیکن یہ اقرار کرو کہ شیخین کے افعال کی تقلید کرینگے آپنے مطلق اقرار نکیا
اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ آپ اونکے افعال کو بہتر نہ سمجھتے تھے حضرت عثمان رض
نے باوجودے کہ اپنے قرار اور قول کے بعد مین پاس نہ کیا بطمع خلافت اقرار ہوگئے
کہ مین شیخین کی پیروی کرونگا پس حضرت علی ع نے جو کچھ متابعت خلفاء کی کرے وہ سبب

وہ سب بروے تقیہ تھے اور جسوقت ایسے کسی قدر لوگ متفق ہو گئے اونھین خلفا کے
ساتھ دیکھیے کیا عمل کیا حضرت عثمان رضہ کی نعش تین روز تک بے گور وکفن رہی اور
ہر چند چاہا کہ روضہ رسول خدا صلعم مین دفن کرین مگر آپ مانع ہوے اور نماز تک اونکے
جنازہ کی نہ پڑھی شیخ عبد الحق محدث دہلوی کتاب تاریخ مدینہ منورہ مسمی بہ جذب القلوب
الی دیار المحبوب مین یہ وصیت امام حسن علیہ السلام کی تحریر کرتے ہین کہ امام حسن
علیہ السلام نے فرمایا کہ مجکو روضہ رسول خدا صلعم مین دفن کرنا اور اگر یہ لوگ مانع
ہون کہ ہم بھی بروقت دفن انکے صاحب یعنے عثمان کے مانع ہوئے تھے تو نزاع مت کرنا
مجکو جنت البقیع مین دفن کر دینا اب آپ ہی غور کیجیے کہ خلفا ثلثہ مین سے دو خلیفونکے
دفن سے متعرض نہونا اور خلیفہ سویم کو دفن نہ ہونے دینا صاف دلالت اسی امر کی ہی
یا نہین کہ اوسوقت بیکس ویاور تھے اہل خلاف کا زور تھا جیسا چاہا کر لیا لیکن جبکہ
ذرا سا بھی زور ہوا اور تھوڑے سے آدمی بھی آپکے ہمراہ ہو گئے پھر آپنے کوئی امر
خلاف مرضی نہ ہونے دیا مولوی صاحب نے جو اپنے نزدیک یہ اعتراض لاجواب سمجھا
ہے اور اسکے بے نظیر و لاجواب ہونے پر کئی ورق سیاہ کیے ہین اور اسکو لکھکر اپنے
جامہ مین پھولے نہین سماتے ہین بلکہ پاجامہ سے باہر ہوے جاتے ہین کہ اگر حضرت
علی علیہ السلام اونکے خلافت کے منکر ہوتے تو اونکے پیچھے نمازین کسی وقت کی کیون
پڑھتے اور خطبے جمعہ کے کیون سنتے اور جہاد کے باندی غلام کیون استعمال مین لاتے
اسکا جواب اگرچہ عبارت صدر مین مجملا آچکا ہے کہ بروے تقیہ انبیا نے بت پرستی
بت تراشی کی ہے پھر خلیفون کے پیچھے بروے تقیہ نماز پڑھ لینا کیا بڑی بات ہے
بت پرستی سے زیادہ نہین ہے لیکن ہم اس سے بھی قطع نظر کر کے بروے کتب
اہل تسنن یہ امر ثابت کرتے ہین کہ حضرت علی ع نے کبھی خلفاء ثلثہ سے کسی کے پیچھے نماز
نہین پڑھی کتب اہل تسنن سے حضرت علی ع کا خلفاء کے پیچھے نماز پڑھنا مطلق ثابت نہین

نہین ہے بلکہ برخلاف اسکے اونکی روایات معتبرہ سے نفی اسکے ہی نہ پیچھے نماز پڑھنا ثابت ہے چنانچہ مجکو ایسی روایات کی زیادہ تلاش کرنے کی حاجت نہین ہے فقط یادسے ہے بیان کرتا ہون دیکھیے یہ امر اہل اسلام مین مروج ہے کہ نماز موقت یا جمعہ وغیرہ تو بموجودگی خلیفہ کے غیر شخص بھی پڑھا سکتا تھا لیکن نماز جنازہ پڑھانا خاص حاکم کا ہی کام ہے بموجودگی حاکم غیر شخص نماز نہین پڑھا سکتا اول نماز جنازہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرت علی ع نے پڑھی اور خلفاء مین سے کسی کے پیچھے نہین پڑھی گئی سبنے اکیلے نماز پڑھی دوسری نماز جنازہ حضرت سیدۃ النسا کی حضرت علی علیہ السلام نے خود پڑھائی اونکو بولایا تک نہین پس جبکہ یہان تک نماز مین مغائرت ثابت ہے کہ اس خیال سے کہ شاید اون مین سے کوئی آجائے اور موافق دستور کے حاکم امام ہوکر نماز پڑھانے لگے انکار او سوقت مناسب وقت نہین خواہ مخواہ مقتدی ہوکر نماز پڑھنی پڑے اونکے جنازون پر بھی طلب نہین کیا تو کون عاقل اس امر کو تجویز کر سکتا ہے کہ حضرت علی ع نے وقتیہ نماز مین اونکے پیچھے پڑھی ہونگی نماز جنازہ مین تو یہان تک پرہیز کیا اور وقتیہ نماز مین اونکے پیچھے پڑھی ہون علاوہ اسکے دیگر روایات اہل تسنن سے جمعہ وغیرہ کی نماز بھی خلفاء کے عقب مین حضرت علی ع کا نہ پڑھنا ثابت ہے دیکھو ایک روایت صحاح اہل سنت مین ہے اور باب معجزات خلیفہ ثانی مین ہمنے اوسکو انوار الہدیٰ مین شواہد النبوت سے نقل کیا ہے کہ ایک روز حضرت عمر رض نے خطبہ جمعہ مین پڑھتے پڑھتے یہ لفظ پوکارا لا یا ساریتہ الجبل یا ساریتا الجبل وہ لوگ اس حرکت سے متحیر ہوے اور گمان یہ ہوا کہ حضرت عمر رض ہذیان بکتے ہین راوی نے لکھا ہے کہ کچھ لوگون نے جاکر حضرت سے یہ حال بیان کیا کہ آج اس طرح عمر ابن الخطاب نے خطبہ مین پڑھتے پڑھتے یہ لفظ یا ساریتہ الجبل کہا اس سے صاف ثابت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام اوس خطبہ اور نماز مین حاضر نہ تھے

اور اسی لیئے جناب میر علیہ السلام ہمیشہ ان لوگون سے الگ رہتے تھے بغیر ضرورت
شدید کبھی اونکے مجموعون مین نہ آتے تھے دیکھیے حضرت ابو بکر رضؓ کے خلافت مین حضرت
عمر رضؓ قاضی ہوئے حضرت عثمان رضؓ بھی صاحب خدمت ہوئے اور ایسا ہی حضرت
عمر رضؓ کے خلافت مین کوئی قاضی کوئی عامل کوئی سپہ سالار ہوا مگر دیکھیے جناب حضرت
علی مرتضےٰ عؑ نے کوئی تعلق اس قسم کا نہین رکھا کیونکہ تقیہ جان بچانے کے لیئے
فرض ہے حصول مناصب کے لیئے تقیہ واجب نہین ہے اور دیکھیے جبکہ قیصر روم کا
قاصد سوالات مشکل جواب طلب لایا اور مسجد نبوی صؐ مین خلیفہ صاحب معہ حواشیان
خود موجود تھے لکھا ہے کہ حضرت عمر رضؓ اور اونکے حواشی جواب دینے سے عاجز ہوے
تو حضرت عمر رضؓ اوٹھے اور اوس پرچہ سوالات کو لیکر حضرت علی علیہ السلام کے مکان پر
آئے اور جواب لکھوایا اس سے ثابت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام اونکی جماعت مین
شامل نہ تھے اور جو وقت مسجد مین اونکے جمع ہونیکا تھا اوسوقت حضرت علیؑ مسجد مین
تشریف نہ لاتے تھے اس روایت اور نیز دیگر روایات لولا علیّ لہلک عمر رضؓ وغیرہم
سے مستنبط ہوتا ہے کہ خلفا جب کبھی کسی سوال کے جواب یا مسئلہ شرعی مین عاجز ہوتے
تو امام برحق سے رجوع کرتے تو ظاہر ہے کہ وہ جانتے تھے کہ امام برحق علی مرتضےٰ
علیہ السلام ہین اور بظاہر اس امر پر ایمان رکھتے تھے گو قلبی عقیدہ اس امر مین بھی مختلف
ہو لیکن بوجہ طمع دنیاوی خلافت ترک نکر سکتے تھے بحمد اللہ کہ ہمنے کتب اہلتسنن سے
یہ امر ثابت کردیا کہ حضرت علی عؑ نے کبھی خلفا کے پیچھے نماز نہین پڑھی اور برخلاف
اسکے اونکے پیچھے نماز پڑھنا اہلتسنن ثابت نہین کرسکتے اور علاوہ اسکے اگر جناب
امیر علیہ السلام اسقدر احتیاط نفرماتے تو اونکے پیچھے نماز پڑھ لیتے تو کوئی موقع اعتراض
کا نہ تھا کیونکہ تقیہ کرنا آپکا کتب صحاح اہلسنت سے بھی ثابت ہوتا ہے صحیح مسلم اور
مشکوٰۃ شریف مین صاف صاف وجہ مصالحت بروئے تقیہ درج ہے پھر جبکہ تقیہ

اکثر انبیاء کی بت پرستی اور بت سازی تک ثابت ہے تو بروئے تقیہ کسی کے پیچھے نماز پڑھ
لینی کچھ بڑی بات نہین ہے اب اگر مولوی صاحب اصحاب ثلثہ کے رواج سے بھی استعانت
کرکے تردید کردین تو ہمارا ذمہ **قال** آگے سنئے یہ ہے نہین کہ نمازین پڑھین حضرت امام
زین العابدین کی والدہ حضرت امیرؑ کے حرم محترم انھین خلیفون کے جہاد مین آئی تھین
جنکو کافر کہتے ہو دیکھئے تو مذہب شیعہ اڑا جاتا ہے اور کافر کہیئے تو پھر جہاد کی کوئی
صورت نہین جو کچھ ہوا ظلم ہوا پھر اول حرمون کے مالک ہوئے تو کیونکر ہو جو گئے
زیر تصرف رکھنے کی گنجایش ہوئی اگر یون ہوتا کہ مسلمان کرکے آگے پیچھے نکاح بھی
پڑھوا لیتے تب بھی ایک بات تھی یہ بھی نہ ہوا کہیئے تو سہی یہ کیا ہوا اور یہان نکاح کا
بہانہ کر لیا تو مال کا تو نکاح بھی نہین ہوتا **اقول** واہ واہ ابھی آپکو یہ حال بھی معلوم
نہین ہے کہ جہاد اور غزوات جو ایام خلافت خلفائے ثلثہ مین ہوئے یہ کیون ہوئے
اور کس وجہ سے ہوئی اور انکا حکم دینے والا کون ہے اور جہاد کرنے والا کون ہے
اصحاب ثلثہ تو بیچارے نہ جہاد کا حکم دینے والے ہین نہ خود غزا کرنے والے یہ بھی
اچھا ہوا کہ وہ کبھی مدینہ سے باہر نہین نکلے ورنہ تم اوسوقت تو بالکل ہی غزوات کو
انسے متعلق کر دیتے اجی حضرت یہ غزوات بموجب حکم اور ہدایت جناب سرور کائنات
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوئے ہین خلیفون بیچارون کا کیا درمیان ہے غزوات
عراق اور شام اور مصر کو تو خود جناب سرور کائنات صلعم اپنی زندگی مین شروع کر چکے تھے
کیا کتابون مین آپنے غزوہ تبوک کا حال نہین پڑھا اوسوقت خود بہ نفس نفیس جناب
رسول خدا صلعم ہی جہاد کے ارادہ سے مملکت قیصر مین تشریف لیگئے تھے اور
حضرت علی مرتضےٰؑ کو خاص اسی غزوہ کے وقت مدینہ منورہ مین اپنا خلیفہ مقرر کیا
لیکن اوسوقت جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض مصالح کی وجہ سے واپس
تشریف لائے پھر جیش اسامہ کی ترتیب اسی غزوات قیصر کی وجہ سے ہوئی دم واپسین

تک رسول خدا تاکید فرماتے رہے یہ بھی اچھا ہوا کہ اصحاب ثلثہ نے جیش اسامہ سے تخلف کیا اگر وہ بموجب حکم رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان غزوات مین جاتے تو آپکو شاید تین پانچ کرنے کے کچھ زیادہ گنجایش ملتی اب رہا غزوہ عجم تو اریخ ملاحظہ فرمائے کہ رسول اللہ صلعم کے تو ہدایت اور وصیت عام ہی تھی لیکن یہ خاص غزوہ بموجب حکم جناب ولایت مآب علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے وقوع مین آیا ہے پھر بڑا تعجب ہے کہ اصل حکم دینے والے ان غزوات کے جناب رسول خدا صلعم اور غزا کرنے والے عام مسلمان خلفاء ثلثہ نہ حکم دینے مین داخل نہ تعمیل کرنے والون مین شامل پھر حضرت علی مرتضے ع و عترت بنی خمس کے مالک اگر لونڈیان غلام اور مال غنیمت لیا تو کسی کے باپ کا کیا لیا اپنا مال جسطرح سے چاہا لیا یہ خدا کے پیارے خدا کے سرکار کے مالک جو کام خدا کے نام سے ہوا خواہ کسی نے کیا اور کسی کے ارادہ سے کیا اوسکے یہ مالک اور مختار ہین ہان اگر آپکے خلفاء ثلثہ لات منات کے نام سے یہ جہاد کرتے اور پھر ایسے جہاد کے باندی غلام یا مال استعمال کرتے تو اعتراض کا موقع تھا دیکھو ایک موٹی بات سمجھنے کے قابل ہی کہ جو کسی پیر کے درگاہ پہ کوئی کافر بھی اگر نذر نیاز چڑہاتا ہے تو اوس مزار کے پیر زادے اور مجاور رہے اوس کے مستحق ہوتے ہین ماتا اور بھوانی کی پوجاری اوسکے مالک نہین ہین ہان اگر وہ کافر مہادیو کے مندر پر بھینٹ چڑہاوے تو پیر کے درگاہ والے اوسکو ہاتھ بھی نہ لگاوین بلکہ اگر مسلمان بھی مہادیو کے مندر پر نذر کرے گا تو بھی وہ پیر زادے اوسکو حرام ہی سمجھینگے ایسے ہی اسکو بھی قیاس کر لیجئے کہ جب یہ غزوات خدا کے نام سے ہوئے تو اوسکے خمس کے مالک خدا کے ہی پیارے ہین اور اگر وہ لات عزے کے نام سے ہوتے تو ہمارے حضرات اونکو پاس بھی نہ پھٹکنے دیتے اب فرمائے مولوی صاحب آپکے اطمینان ہوئی یا نہین ناحق آپ تشنجی ہین آگ بہولے جلتے ہین

ابھی معاملہ فہمی کی لیاقت نہین پوری طرح نماز روزہ کے مسائل سے واقف نہین
نماز روزہ درکنار ابھی آپکو طہارت کرنا بھی یاد نہین وضو کے فرائض تک کی صحت
نہین جنکے تم مقلد ہو اور مجتہد مستقل اور منتسب تمہارے کہلاتے ہین وہ تک
ایسے بے بہرہ ہین اور لگے بحث کرنے ایسے بڑے معاملات کے جب ہی تو منھ کے
بل خود ایسے گرتے ہو کہ دانت ٹوٹ جاتے ہین دندان شکن جواب کے ایسے رونے کے
لئے حاجت نہین پڑتے قال اس سے آگے بڑھکر اور سنئیے طاہرہ مطہرہ جگر گوشہ حضرت
سیدۃ النساء فاطمہ زہرا رسول اللہ صلعم کے قرۃ العین حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے
راحت جان حضرت حسنین کی قوت دل تمام اہل ایمان کے دین و ایمان حضرت
ام کلثوم دختر شکم خاص حضرت بتول حضرت عمر رض سے بیاہ دیا ایسے پاک ظاہر
پاک باطن کو اس خورد سالی مین ایسے کافر کہنہ سال کے کوئی حوالہ کرتا ہے ذری سی
بات پر شام اور عراق سے تو لڑ مرے اور ایسے پاکدامن کو یون بے چون و چرا
عمر رض کے حوالہ کر دیجیئے مسلمان کا تو کام نہین کہ ایسے انسانون کو بے موقع
احتمالون پر محمول کرے خدایا میرا تو بال بال کانپتا ہے یہ خبیث باطن کسطرح
ایسی باتین بیہودہ بک دیتے ہین اگر حضرت عمر رض کا لحاظ نہین تو ننگ و ناموس
اہل بیت نبوت کا لحاظ کیا ہوتا دیکھے اس نکاح سے زید بن عمر رض پیدا ہوئے
اور پھر بقضائے الٰہی اپنی والدہ کے انتقال ہی کے دن خانہ جنگی مین مارے گئے
یہان تک کہ اکٹھے دونون جنازون کی نماز پڑھی گئی اقول بہلا ان زید و عمر کے
فرضی کہانیون مین آپ کیا لیتے ہین کربلا مین زید صاحب نے تو والدہ شریفہ کا ساتھ
نہ دیا اور مرنے مین ایسا ساتھ دیا کہ ایک ساتھ نماز جنازہ پڑھی گئی مولانا صاحب
ذرا کتب تواریخ ملاحظہ فرمائیے ان حضرات ام کلثوم علیہا السلام سے کیا واسطہ
تھا ام کلثوم زید کی مان ابو بکر رض کے دختر اسماء بنت عمیس کے شکم سے محمد بن ابی بکر رض کی

حقیقی خواہر ہے روایت کو ملاحظہ فرمایئے کہ اوس مین حضرت عمر رضہ کی ساٹھ برس کی عمر
اور ام کلثوم کے پانچ چھ برس کی عمر لکھی ہے جب حضرت عمر رضہ کے ساٹھ برس کی
عمر ہوتی ہے تو جناب فاطمہ رضہ کے انتقال کو وقت گیارہ سال ہوتے ہین اور جب
جناب فاطمہ رضہ نے انتقال فرمایا تو حضرت ام کلثوم پانچ برس کی تھین افسوس ہے
کہ تم لوگ کیسے مسلمان ہو کر اسطرح بے محابا اہل عصمت وطہارت کے نام بیہودگی
اور گستاخی سے لیتے ہو خداوندا یہ عجب خناس ہین کہ چند شیاطین کی رضامندی
حاصل کرنے کے لیئے حرمت اہل بیت طہارت کی بھی نگہداشت نہین کرتے عجب حال
اون لوگون کا ہے کہان کا قصہ کہان جا ملایا یہ ہی سمجھی ہوتے کہ حضرت رسول
خدا نے بھی تو اپنی بعض دختران کی شادی کفار اور مشرکین سے کر دے پھر اہین
اون کفار کو کیا مفاخرت حاصل ہوئی اگر اس قصہ کو بفرض محال تسلیم بھی کر لیا
جاوے تو عتبہ بن ابی لہب اور عثمان بن عفان سے زیادہ مفاخرت عمر ابن الخطاب رضہ
کو حاصل نہین ہو سکتے اگر شرعاً ممانعت نکاح ہے تو مشرک سے ہے اہل کتاب
ویہودی ونصاری تک سے مسلمہ کا نکاح جائز ہے منافق تو مسلمانون ہی مین
داخل ہین رشتہ داری کے خیالات قدیم سے کفو وغیر کفو پر مبنی ہین دیکھو جناب
سرور کائنات نے عتبہ بن ابی لہب سے کہ سخت مشرک تھا اپنے دختر کی شادی
کر دی اور بمقابلہ کفو اور قوم کے مذہب کا خیال نہین کیا اگر یہود ونصاری مین
رشتہ داری کرتے تو اہل کتاب تو تھے لیکن محض غیر کفو ہونے کی وجہ سے اونسے
رشتہ داری نہین کی اور مشرک سے کر دے اسی پر اسکو بھی قیاس کر لیا جاوے
بعضے ایسے ہی احمق یہ جرح کر دیتے ہین کہ حضرت علی علیہ السلام نے اپنے فرزندونکے نام
حضرت ابو بکر رضہ اور عمر رضہ اور عثمان رضہ کیون رکھے یہ نہین دیکھتے کہ اوس زمانہ مین
ان باتون پر کچھ لحاظ نہ تھا یزید کے نام پر صدہا مسلمانون نے اپنے اولاد کے نام رکھے

اب کوئی رکھ لے دیکھو خود حضرت مرتضےٰ علیہ السلام کی نسبت اہلسنت مین روایت ہے
کہ بوقت تولد جناب امام حسن و امام حسین و محسن علیہم السلام کی جب رسولخدا نے پوچھا کہ اسکا
کیا نام رکھو گے تو ہر سہ فرزندان کے لئے آپ نے یہی فرمایا کہ حرب نام رکھونگا حالانکہ حرب ایک
مشرک رئیس کا نام ہی بنی امیہ مین سی مگر باوجود اسکے شادی صاحبزادونکی خاندانمین ہی ہوئی ہے
آل ابوطالب سے باہر کسیکی شادی نہین ہوئی ہان ام کلثوم بنت ابی بکر ربیبہ ہین حضرت علی مرتضی
کی اور جب اسما بنت عمیس نے حضرت علی مرتضے سے نکاح کیا ہے تو یہ دختر عمر مین کم از ایکسال
تھی اور بعد وفات حضرت ابوبکر کے پیدا ہوئی ہی یہ وہی دختر ہے جسکی نسبت سنی کہتے ہین کہ حضرت
ابوبکر نے بروی کشف بی بی عائشہ سے کہا تھا کہ میری زوجہ جو حاملہ ہی وہ دختر جنیگی **قال** بہرحال
حضرت علی اور حضرت عباس دونون معتقد خلافت حضرت عمر اور صدیق کے تھے و انعقاد
اجماع کیلئے اتناہی کافی ہے ہر ہر شخص کی بیعت کی ضرورت نہین یون بہت سے چھوٹے بڑے لوگ
رہ گئے ادہر آجکل کی اہلسنت اجماعین داخل ہوی جاتے ہین اور بیعت کا کچھ حساب نہین **اقول**
خود لکھ چکی ہو کہ حضرت علی اور حضرت عباس اول درجہ کی اہل حل و عقدین سے تھے
پھر کیسے لکھتی ہو کہ یون بہت سی چھوٹے بڑے لوگ رہ گئے آپکی بات بات ہی یا گوز شتر ہے غضب ہی
کہ اجماعین بنی ہاشم ہی داخل نہون اور فقط ایک عمر ابن الخطاب اور ابوعبیدہ ہی رہین اور اہل
حل سمجھے جاوین اسمین غور کرکے خیال کرو کہ اجماع صریح خلاف شرع ہوا **قال** الغرض
اعتقاد دلی اور شہادت حالی یا مقالی چاہیے سو بحمد اللہ یہ بات قبل بیعت بھی حضرت علی کو حاصل
تھی اور بعد بیعت بھی باقی رہی پھر جب حضرت امیر نے دیکھا کہ مردمان ظاہر بین اور سادہ لوح جہان
صحرا نشین اس بیعت کی نکرنے کو اور بات پر محمول کرتے ہین اور موافق مزعوم شیعہ علم ما کان و
ما یکون حاصل تھا یہ سمجھ کر کہ آخر زمانہ کی ہمارے نادان دوست جنکو شیعہ کہینگے کہین کچھ اور ذلت
کشی کی بہتے بہت کچھ ہاتھ پاؤن ہلاوینگے زبان کے رستم بہت کچھ ہو جاوینگے حضرت صدیق کے
ہاتھ پر بیعت کر کے بہتوں کے ترددون دل سے مٹا دیا پر جنکے دلکو یہ خیالات فاسدہ اسطرح کہا گئے

تھے جیسے تلوار کو پایا اور کسی ہتیار کو مورچہ اونکی اصلاح ہوئی وہ اوسی لکیر کو پیٹتے جاتے ہین اور
حضرت امیر کی راہ پر نہین آتے تو اب بس کیجئے اور جانے دیجئے **افول** بہلا مولوی
صاحب آپنے شیعون کو تو نادان دوست جناب امیر کا بتایا اور اپنے فرقہ کو دانا دشمن
قرار دیا لیکن یہ نہین سمجھے کہ حضرت علیؑ کا دشمن باجماع اہل ایمان ولد الزنا اور نطفۂ حرام قرار دیا گیا ہے
یہ کیا دانائی ہے بہلا مین آپسے پوچھتا ہون کہ مرون تو ظاہر ہین اور سادہ لوحونکی سمجھ کو تو جانے دیجئے
عقلمندون نے آپکی بیعت نکرنیسے کیا کیا احتمالات کئے ہین وہ بھی رشاد ہون اگر عقلاء
کی راے کا حال آپکو معلوم ہو تو تم بھی کہو باوجودیکہ تم اپنے آپکو دشمن جناب امیر کا تسلیم کر چکے ہو ایمانسے
لکھو کہ تمھارے نزدیک حضرت علی کا حیات جناب فاطمہ علیہا السلام مین بیعت نکرنا کیا معنے
رکھتا ہے اور صحیح مسلم اور مشکوٰت کی روایت کا کیا مطلب ہے بڑی شرم کی بات ہے کہ
حق بات سے ایسے موُنھ پھیرتے ہو کہ زبان سے نکلنا دشوار ہے اتنا تو خیال کیا
ہوتا کہ اگر درحقیقت کوئی بات نہ تھی اور حضرت علی دل سے معتقد خلافت شیخین تھے تو بیعت
کیون نہ کی اور ناحق اتنا اصرار کیا کہ بعضے نطفۂ حرام آمادہ ہتک ہوے اور حریم نبوت کا
پاس و لحاظ ترک کر کے آگ لگانے کو آمادہ ہوے سلمان و ابوذر و عباس و عمار کیون جمع
ہوا کرتے تھے شیخین کیون بیزار ہوا کرتے تھے کہ ان لوگون کو باہر نکالو حضرت مرتضی علیہ السلام
روضہ مقدس مین کیون فریاد کرتے تھے کہ یا رسول اللہ قوم نے مجھکو ترک اپنے ظاہر
کر کے اور پھر مترصد عنایت و الطاف خداوندی و رسالت پناہی کا ہو گیا کسی کا یہ شعر
نہیں سنا۔ اترجوا متاً قتلت حسیناً + شفاعت جدہ
یوم الحساب + یزیدیون نے عترت نبوی پر شمشیر و سنان چلائی آپنے
تیر و سنان قلم سے اون بزرگوارونکا مقابلہ کیا حساب مین یزیدی اور تم برابر ہوئے

التماس

مخدومنا شیخ احمد صاحب

منشی صاحب میری کم فرصتی اور کم توجہی کا حال اگر سننا ہو تو حاجی ظہور الدین احمد صاحب سے دریافت فرمائیں **اقول** کم فرصتی تو بھلا امر غیر اختیاری ہے لیکن کم توجہی کی کیا معنے آہا خوب سمجھا حاجی صاحب ہی اس کم توجہی کے باعث ہیں سچ تو ہے بھلا اونکی موجودگی مین دوسرے کام پر کیون توجہ ہوتی خیر عاقلان خود می دانند **قال** آپ یقین جانئے اونگلیان تھک گئین کل شام سے بیٹھ کر آدہی رات تک لکھا ہے آج صبح اسی خیال مین تھا اسوقت بعد عشا کے فراغت پائی اب بھی اونگلیان نہ تھکین تو اور کیا ہو بار بار یہ شعر یاد آتا ہے اور اسپر بھی آپ نہ مانین تو بجز اسکے اور کیا لکھون **مصرع** جو اسپر بھی نہ سمجھے وہ تو پھر اوس سے خدا سمجھے + خیر یہ تو آپ کے حسن اخلاق کی بھروسہ عرض معروض تھی دوسری یہ عرض ہے کہ آپنے وہی پرانے سوالات کئے جو اول شیعون نے ایجاد کئے ہین اور صدہا جواب اوسکے سنیونکی طرف سے ہوچکے بروے انصاف یہ تو تنگ کرنا ٹھیرا آپ کو نہین کچھ سکتا شیعونکو تو ڈوب مرنے کی جا ہے جواب دندان شکن سنتے چلے جاتے ہین اور پھر بھی اپنے گالی گفتاریسی باز نہین آتے بھلے مانسون کو تو موتھہ پر کھاکر تاب مقابلہ نہین رہتے ہان بے حیا پیٹی جاتے ہین اور گالی گفتاریسی باز نہین آتے ہین۔

اقول سبحانہ اللہ وبحمدہ نقص آپ کے مذہب مین اور ڈوب مرین شیعہ یہہ اچھی اپکی تعلیمات اور ہدایات ہین مین کوئی شیعہ نہ تھا مجھے جو بادی النظر مین اہلتسنن کی بات سقم معلوم ہوئی اونکو اپسے رفع کرنا چاہا آپ اوسکے لئے کھسیانے ہوگئے اس سے معلوم ہوا کہ یہ سقم واقعی تھے اور اعتراضات سے ہے جو قدیم سے آپکے مذہب پر وارد ہوے ہین۔ اور صدہا جوابات ایک ایک سوال کے آپکی طرف سے ہوچکے

مگر پھر آپ نے ایسے بے ہودہ جواب دیئے کیا اسقدر عرصہ کثیر مین بھی درستی
جوابات کی کسی سے نہ ہو سکی خصوصاً آپ بھی کہ جو صدہا جوابات ایک ایک سوال
کی دیکھ چکے ہین یہ اعتراضات دفع نہ کر سکے تو اب مجھکو بالکل یقین ہو گیا کہ مذہب
اہل تسنن بلاشبہہ مذہب باطل ہے اس سے زیادہ جھوٹا مذہب اور کون ہو گا
کہ ایک ایک اعتراض جو اوسپر وارد ہوا ہے صدہا جوابات سے اور مدت
مدیدہ مین بھی رفع نہو سکا نہ آپ خلیفہ صاحب کی خلافت کی نص بیان کر سکے نہ اجماع کی
نیک نیتی ثابت کر سکے بلکہ برخلاف اسکے تمھارے جوابات سے آئمہ
اہلبیت کی خلافت اجماع کی بے ایمانی ثابت ہوئی اور یہی بیخ وبنیاد مذہب اہلسنت
وجماعت کی ہے اسلیئے خود آپکے بھی اقرار سے مذہب اہلسنت وجماعت
بیخ وبنیاد سے جاتا رہا یہ جو آپنے اپنا فخر اور شیعونکی مذمت بیان کی ہے کہ صدہا
جوابات دندان شکن سنتے چلے آتے ہین اور پھر بھی باز نہین آتے معلوم ہوا کہ وہ
جوابات دندان شکن نہ تھے بلکہ محض گوز شتر ہونگے آپ فرض کیجیے کہ کسی نے اپنے
معاند کو باز گوز مار کر ڈراوین کر دیا اور مجھکو ضعیف کر دیا ابن قحافہ اور ابن خطاب کو
کیون بلعن کیا کرتے تھے اور درآنحالیکہ جناب سرور کائنات صلعم نے صحابہ کو تمسک
عترت کا حکم دیا تھا تو کیا صحابہ اوسکے برعکس اپنا تمسک کراتے تھے جو حضرت علی
سے بیعت کراتے تھے اگر حضرت علی بوجہ جبر صحابہ بیعت کر بھی لیتے تو آپکو زبانسے
نکالنا لازم نہ تھا کیونکہ بیعت کرانیسے ایسی بزرگی صحابہ کی ثابت نہین ہوتی جیسے کہ
اونکی سرکشی اور عدول حکمی فرمان نبوی کی ثابت ہوتی ہے اگر حضرت علی نے بوجہ تقیہ
بیعت کی ہووے تو محض ایسی بیعت سے صحابہ کا کفر مبدل باسلام نہین ہو سکتا
مگر ہان رسول اللہ کی نافرمانی اونکے اسلام مین ہرج ڈالتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ آپ
لوگ صحابہ کے نادان دوست ہین کہ ایک ذری سے فخر زبانی کی بدولت جو بنجال شب پرہ سے

دقعت مین زیادہ نہین ہے بیعت ثابت کرکے غریب صحابہ کو فاسق اور عاصی اور منافق ثابت کراتے ہو۔ **شیخی فاضل نانوتوی۔ قال** یا اللہ تیرا شکر ہے یہ تیری ہی عنایت ہے کہ مجھ جیسے ہیچمدان بلکہ نادان سے ایک دن اور کچھ اوپر آدہی رات مین اکٹھے اٹھائیس سوالونکا جواب لکھا دیا تیرا شکر کس زبانسے کرون ہر بن مو مین زبان ہو تو پھربھی ایک ادنے سے احسان کا شکر ادا نہین ہوسکتا ہی میرے اللہ میری نسبت تو ویسی ہی ہے جیسا مین تو اپنے کرم سے اوسکو قبول فرماکر میرے لئے ذریعۂ آخرت کردے اور اس تحفۂ مختصرہ کی بدولت حضرات اہلبیت اور صحابہ رسول اللہ صلعم کو خوشنودی میری نسیب کر پھر اونکے طفیل سے اپنی حبیب پاک سید لولاک کی عنایت مین اس کمینہ عالم کو شامل کر اور مجھکو اور میرے ماں باپ کو اور تمام احبابکو بخش کر مجھکو مسرور کر آمین ثم آمین **اقول** حضرت یہ شیخی بہگارنی ناواقفونسے لازم ہتی مین تو خوب واقف ہون ساڑہے تین ماہ کی روزمرہ کی کیٹیون کی مجھے بھی خبر پہونچتی تھی مولویصاحب یہ فخر آپکا کہ اسقدر جلد جواب لکھے ایسا بہلا نہین معلوم ہوتا کہ جیسا آپ سوچ سمجھکر جواب کا لکھنا تحریر فرماتے ہے اگرچہ یہ قول آپکا محض دروغ ہے لیکن اگر راست بھی ہوتا تاہم قابل پسندیدگی نہ تھا کیونکہ جلدی ہمیشہ شیطانکی طرف سے ہوتی ہے ضرور اس اضطراب مین شیطان آپکا ساعی ہوا اور اوسی کی معاونت سے یہ کار پورا ہوا اگر تائید رحمانی شامل حال ہوتی تو آپ خوب سوچ بچار کر سنجیدہ جواب دیتے آپ بھی تو غور فرماوین کہ کوئی بات بھی آپنے معقول لکھی ہے آپکے جوابات کو اکثر فاضلان ہم عصر نے جو آپکے ہی ہم مذہب ہین ملاحظہ فرمایا ہے اونسے ہی اپنی تعریف پوچھے شاید یہ جلدی کا باعث تھا بہت امورات مسلمہ اور اجماعی اہلسنت سے آپ جلدی مین انکار کر گئے اور یہی وجہ تھی کہ اکثر معاملات آپ اولٹے سمجھ گئے جیسے مفروری کو

دلیل فرط محبت سمجھا اور شاید یہی وجہ ہوئی کہ خود ایک سوال مین آپکے مختلف اقوال
ہین یہ تو بڑی سخت نسیان کی بات ہے کہ ایک جلسہ مین دو مختلف قول انسان کی
زبان یا قلم سے نکلین خیر اس سے ہمکو کیا مطلب کہ آپنے کسقدر عرصہ مین لکھا لیکن تعجب ہے
ہے کہ ایسا عقلمند آدمی ایسے بکی دشمنی خاندان نبوّت سے وہ کب خیال مین لائیگا
اور وہ اگر ایک گولی بندوق کی مار دیگا تو آپ مرجاینگے بلکہ آپ کے جسم مین ایک
دوسرا گوز دان کے برابر راستہ ہوجائیگا **قال** آپ نے یا جسنے یہ سوال
کیا ہے یہ سمجھا ہوگا کہ سنیوںمین ایسا کون فارغ بیٹھا ہی جو اپنا نماز روزہ چھوڑ کر اس طومار
کے جواب لکھے گا ہمین کہنے کو جگہ ہوجاویگی یہ نہ سمجھا ہوگا کہ قاسم سے گنہگار بھی بہت ہین
جسکو نماز روزہ کی چندان توفیق نہین تسپر بھی ایسے ایسے صدہا بے معنے کو یونہین
چٹکیون مین اوڑا دیتے ہین اور ونکا وار آنے نہین دیتے **اقول** مولوی صاحب
بہلا آپ ملا آدمی ہوکر ایسے ہزلیات اپنی زبان سے نکالتے ہین کیا آپ
خدا نخواستہ زنخہ ہین کہ چٹکیان بجاتے ہین آپکی اسلاف نے گوز مار مار کر شیعون کو
ڈرایا تو بھلا کیا نتیجہ نکلا جو آپ چٹکیان بجا کر رجھا لینگے اور ایسا کیا آپکی سرخاب کا پر ہے
کہ سبکی طرف سے تم ہی کام دوگے اور ونکا وار ہی آنے نہ دوگے اور آپ
ایسے بے مغز ہین یہ نہ سمجھے کہ ہین نماز روزہ مین کیون ہارج ہوتا جسقدر آپ
لوگ نماز روزہ کرتے ہین یہ تو سب ہمکو ملنے والا ہے تم لوگونکی اطاعت و عبادت
قبول نہ ہوگی جو کچھ پڑھتے ہو یہ تمسے چھٹکر ہمکو ملیگی **قال** سو خدا کے لئے آپ غور ماوین
اور پہر بھی راہ پر نہ آؤ تو مجتہدان ضلع سہارنپور و مظفرنگر وغیرہ سے ان جوابونکا جواب
اور میرے سوالات و مسئلہ کا جواب لکھوا کر بھجواؤ پر جواب ہو تو ایسا بے تکا جواب
نہو جیسا جاٹ نے جاٹ رے جاٹ تیرے سر پر کھاٹ کا جواب دیا تھا تیرے
سر کو لہو اگر بوجھی مین دبانا منظور ہے تو آپ ہی بہت ہین **اقول** مجتہدان کو تکلیف

بنالیا ضرور ہے اپکی خدمت کرنے کو مین ہی کافی ہون مجھ مین بوجھ زیادہ نہین ہے
آپ پہلے ہی نہ ڈرین جسقدر بوجھ اوٹھاؤگے بقول سعدی عزیز اور قیمتی ہوجاؤگے
ہی عمر چون بار ہمی برد عزیز است **قال** مگر ہمین کون سکھلاے ہم دونون
پڑے ہین **اقول** ماشاءاللہ آپکے کیا کہئے اگر ایسے ہوتے تو سکین کیون بجاتے
مباحثات و مناظرات مذہبی مین زنخون طرح چٹکیان کیون بجاتے مراد دو
سے آپکی شاید یہ ہے کہ ہم عالم و فاضل ہین اور لچّون اور شہدون کی صحبت مین رہکر
ہم ضلع بازی بھی سیکھے ہین یہ بھی آپ کا ہی حوصلہ ہے مگر معلوم ہوا کہ دونون
ہین ادہورے ہوا وہ ہر نیم ملا خطرہ ایمان اید ہر نیم بدمعاش خطرہ دنیا ہین
اب وہ نقل ہوئی نہ خدا ہی ملا نہ دنیا ہی ملی دہوبی کے کتے کی طرح ہوگئے
نہ گہر کے رہے نہ گہاٹ کے تو حیف اور تف ایسی زندگی پر **قال** ہمین بےتکی
نی بھی آتی ہے **اقول** آتی ہے کیا معنے آپ اس فن مین بڑے مشاق ہین
جو فرماتے ہین وہ بےتکی ہی فرماتے ہین مینے تو آپکے جوابات مین کہین بھی تک ملتے
دے نہ دیکھے ہر بات آپکی بےتکی ہے **قال** غرض ان اٹھائیس سوالون کا جو
جیسے مجھے یاد رہیگا انشاءاللہ تعالی اوس سے بھی زیادہ جناب مجتہدین آجکل ہین آئیگی **اقول**
ماشاءاللہ جبکہ آپ جیسے مشاق کو یہ بوجھ ناگوار اور یاد گار رہا تو پھر جنکا یہ کام نہین
ضرور ناگوار ہوگا بوجھ ایسی ہی چیز ہے یہ تو کچھ خداے تعالی نے آپکی ہی ذات پر
بار برداری اور مسکینی ختم فرمائی ہے یہی وجہ تو ہے کہ آپ انسانون کے نزدیک کسقدر
عزیز ہین اور یہی تو وجہ تھی کہ مینے آپکی بہت سی بےتمیزی کی باتون پر برا نہ مانا اور آپکو
عزیز سمجھا اب مین آپ کا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہون کہ آپ کے ان جوابات کی
بدولت خداوند کریم نے مجھکو ہدایت بخشی اگرچہ اس سے پیشتر فقط دل پر خیالات
تھی کہ جو اعتراضات مذہب اہل تسنن پر وارد ہوتے ہین شاید صحیح ہون لیکن

آپ کے جوابات سے یقین کامل ہو گیا کہ یہ سب اعتراضات صحیح ولاجواب
یعنے حد درجہ کی بات ہے کہ جب ایسا فاضل ان اعتراضات کا جوا
ندے سکا تو معلوم ہوا کہ دراصل ان اعتراضات کا جواب ہی نہین اہل
میرے اس قول پر کہ مولویصاحب کے جوابات سے مجھکو ہدایت
نفرماوین کسی نے لقمان سے پوچھا کہ تونے دانائی اور تجربہ کس سے حاصل
بولا کہ نادانون سے حاصل کیا فافہم۔ قد تمت ھذہ الرسالۃ
جناب میر اولاد علیصاحب رسالدار دام اقبالہ کے

ہشت ماہ مین بخط خام بے ربط عاصی پرمعاصی خاکپائے مومنان و ثنا مسرآل
والثنا سید احمد حسین ولد مولوی میر گلزار علی مرحوم رضوی شکوہ آبادی ضلع مین پور

قطعہ تاریخ تصنیف عالیجناب فیض مآب مرزا محمد زکی علیخان بہادر المتخلص

جنابِ شیخ احمد خالد مسکن	کہ بس خیر العمل اونکا تہا معمول	خدا کا فضل ہے تائید
عنایت احمد و حیدر کی مشمول	لکھی تفسیر آیاتِ امامت	احادیثِ ائمہ سے
ولیلین ہین شال نجم ساقب	شیاطین ہو گئے مردود و مجہول	نکیون قلبِ مخالف
ہے نوکِ کلک اقدس رمح مصقول	عیان تحریر سے وہ راستی ہے	کہ ہین کج بحث ناعق
صلہ اس نثر کا ہے حوض کوثر	ریاضِ خلد اس محنت کا محصول	مقدس سیدِ عابد
کتاب صاف ہے مطبوع و مقبول	معما ہے زکی تاریخ ہجرے	سرِ غاصب بریدہ

[illegible]

اطلاع - واضح ہو کہ جس کتاب کے آخر صفحہ پر مہر راقم کی نہ ہو اوس کتاب کو مسروقہ سمجھنا چاہیے خریداری سے پرہیز لازم ہے -

اعلان

اس کتاب سیف مسلول کا حق تصنیف برادر مصنف مولوی شیخ محمد قمر الدین صاحب نائب تحصیلدار نے راقم کو ہبہ فرمایا ہی لہذا کوئی صاحب مطبع یا تاجر کتب نہ چھاپین نہ چھپوائین جسقدر نسخہ درکار ہون راقم سے طلب فرمائین -

راقم سید عابد علی رضوی از لکھنو محلہ فراشخانہ

التماس

مخفی نماند کہ طبع این کتاب مستطاب کہ مسمیٰ بہ سیف مسلول است ازین کتاب اغلاط بسیار جاے گرفتہ بود بقدر طاقت بشری صحت این نسخہ مطبوعہ قصور شدہ رجا کہ اگر بر غلطی اطلاع یابد بقلم عفو [illegible] زبان از توبیخ بر مصحح و کاتب مسدود دارد -

[illegible] اللہ المستعان
[illegible] ابد علے